ردِّ قادیانیّت

رسائل

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

احتسابِ قادیانیّت

سوم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام کتاب : احتساب قادیانیت جلد سوم (۳)

مصنف : حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۴۱۶

قیمت : ۱۵۰ روپے

مطبع : ناصر زین پریس لاہور

طبع اوّل : جون ۲۰۰۰ء

طبع دوم : .....

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

Ph: 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست رسائل مشمولہ.....احتساب قادیانیت جلد۳

☆.....	پیش لفظ	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری			۴
۱.....	مراق مرزا	حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ			۷
۲.....	مرزائیت کی تردید بطرز جدید	//	//	//	۲۳
۳.....	حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں	//	//	//	۵۷
۴.....	عمر مرزا	//	//	//	۱۱۳
۵.....	بشارت احمد صلی اللہ علیہ وسلم	//	//	//	۱۳۱
۶.....	مرزا قادیانی نبی نہ (ایک مناظرہ)	//	//	//	۱۹۹
۷.....	نزول مسیح علیہ السلام	//	//	//	۲۰۷
۸.....	حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ	//	//	//	۲۴۵
۹.....	معجزہ اور مسمریزم میں فرق	//	//	//	۲۶۱
۱۰.....	عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا، مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا	//	//	//	۲۸۵
۱۱.....	مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں	//	//	//	۳۰۱
۱۲.....	سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ	//	//	//	۳۱۳
۱۳.....	مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی	//	//	//	۳۳۳
۱۴.....	مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی	//	//	//	۳۴۵
۱۵.....	حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ کی زبانی اور مرزا قادیانی کی کذب بیانی	//	//	//	۳۵۷
۱۶.....	مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان	//	//	//	۳۷۱
۱۷.....	اختلافات مرزا	//	//	//	۳۷۹
۱۸.....	سلسلہ بہائیہ و فرقہ مرزائیہ	//	//	//	۳۹۱
۱۹.....	انجیل برنباس اور حیات مسیح	//	//	//	۴۰۱
۲۰.....	مرزائیت میں یہودیت و نصرانیت	//	//	//	۴۰۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم . اما بعد !

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ''احتساب قادیانیت جلد اوّل'' کے نام سے ردقادیانیت پر مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ رسائل کو شائع کیا اور ''احتساب قادیانیت جلد دوم'' میں محقق العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل کو شائع کیا گیا۔ حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل کی ترتیب وتخریج کے دوران میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے تحریراً حکم فرمایا کہ اس کے بعد مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل کو شائع کیا جائے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ ان رسائل کی تخریج وتحقیق کا کام کریں۔ انہوں نے بڑی جانفشانی وتندہی سے ان رسائل پر کام کیا۔ قادیانی کتب کے جدید ایڈیشنوں کے صفحات لگائے، سن اشاعت کے اعتبار سے ترتیب قائم کی، ان کا کام مکمل ہوا تو تفسیر وحدیث، تاریخ وسیرت وغیرہ کے حوالہ جات کا کام مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ذمہ لگایا گیا۔ عزیز محترم ماسٹر عزیز الرحمٰن رحمانی نے بھی آپ کا ہاتھ بٹایا۔ یوں تقریباً سال بھر کی محنت کے بعد یہ مجموعہ رسائل مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، ''احتساب قادیانیت جلد سوئم'' کے نام سے آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اعزاز حاصل کر رہی ہے۔

مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق امرتسر سے تھا۔ انہوں نے دینی تعلیم مولانا مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ اشرفیہ سے حاصل کی اور انہی کے زیر اثر انہوں نے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ ج ۳ ۷ ش ۱۱ ص ۸)

آپ محکمہ نہر میں کلرک تھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ردقادیانیت پر

کام کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قوت حافظہ کی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ کو حافظ مرزائیات کہا جاتا تھا۔ تحریر اور تقریر میں خاص ملکہ حاصل تھا اور صوبہ پنجاب میں ان کی تقاریر کو بڑی مقبولیت حاصل تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور دوسرے قادیانی مصنفین کی کتابیں ان کو ازبر تھیں۔ قادیانیت کی تردید میں آپ نے بے شمار مضامین اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھے۔ اس کے علاوہ آپ نے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار ونظریات کے خلاف تقریباً ۱۸ کتابیں لکھیں۔ آپ کی یہ کتابیں حجم کے لحاظ سے گو مختصر ہیں۔ لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت بھاری ہیں۔ ان کتب کی تفصیل یہ ہے:

۱..... مراق مرزا، شوال ۱۳۴۷ھ، اپریل ۱۹۲۹ء

۲..... حضرت مسیح کی تردید بطرز جدید، شعبان ۱۳۵۱ھ، دسمبر ۱۹۳۲ء

۳..... حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں، شوال ۱۳۵۱ھ، فروری ۱۹۳۳ء

۴..... عمر مرزا، صفر ۱۳۵۲ھ، جون ۱۹۳۳ء

۵..... بشارت احمد ﷺ، ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ، جولائی ۱۹۳۳ء

۶..... مرزا قادیانی نبی نہ، شوال ۱۳۵۲ھ، جنوری ۱۹۳۴ء

۷..... نزول مسیح، شوال ۱۳۵۲ھ، فروری ۱۹۳۴ء

۸..... حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ، محرم ۱۳۵۳ھ، اپریل ۱۹۳۴ء

۹..... معجزہ اور مسمریزم میں فرق، محرم ۱۳۵۳ھ، اپریل ۱۹۳۴ء

۱۰..... حضرت مسیح کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا، ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ، اگست ۱۹۳۴ء

۱۱..... مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں، جمادی الاوّل ۱۳۵۳ھ، ستمبر ۱۹۳۴ء

۱۲..... سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ، جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ، ستمبر ۱۹۳۴ء

۱۳..... مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی، محرم ۱۳۵۴ھ، اپریل ۱۹۳۵ء

۱۴..... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی، جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ، اگست ۱۹۳۷ء

۱۵..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی، رجب ۱۳۸۰ھ، دسمبر ۱۹۶۰ء

۱۶..... مرزا غلام احمد رئیس قادیانی اور اس کے بارہ نشان، تاریخ اشاعت نہ معلوم

۱۷..... اختلاف مرزا

۱۸..... سلسلہ بہائیہ وفرقہ مرزائیہ

نوٹ: ان کے علاوہ ایک رسالہ کا ایک کتاب میں نام ملا ''قادیانی کی کذب بیانی'' جو مل نہیں سکا۔ باقی بحمدہ تعالیٰ تمام رسائل اس مجموعہ میں شامل ہیں۔ حضرت مرحوم کے اس زمانہ کے اخبارات ورسائل میں جو مضمون شائع ہوئے اور اس میں شامل نہیں۔ تاہم جو کچھ ان رسائل کی شکل میں شائع ہوا وہ سب جمع کر دیا ہے۔ جو رسالہ نہیں مل سکا یہ بھی کوئی مضمون معلوم ہوتا ہے۔ نامعلوم کتابی شکل میں شائع بھی ہوا یا نہیں، بحمدہ تعالیٰ یہ مجموعہ انتہائی جامع ومکمل ہے جو پیش خدمت ہے۔ اللہ رب العزت ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

مطالعہ کرتے وقت خیال رہے کہ جہاں کہیں ایک کتابچہ کا دوسرے کتابچہ کے کسی مضمون سے تکرار تھا تو اسے ایک جگہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف مرحوم پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الامیی الکریم خاتم النّبیین ﷺ

عزیز الرحمٰن جالندھری

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

دفتر مرکزیہ ملتان پاکستان

۲۵ رشوال ۱۴۲۰ھ، ۲ رفروری ۲۰۰۰ء

نوٹ: کتاب کی تیاری کے آخری مراحل میں دو مضامین اور ''مرزائیت میں یہودیت اور نصرانیت'' شائع شدہ در شمس الاسلام بھیرہ ستمبر ۱۹۳۲ء و دسمبر ۱۹۳۳ء کو ان کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر مجموعہ ہذا میں شامل کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ کا تمام کام عزیز محترم یوسف ہارون اور طباعت واشاعت کا کام برادر محترم قاری محمد حفیظ اللہ نے نہایت ہی جانفشانی سے انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طرح حصہ لینے والے رفقاء کو دارین میں جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ آمین!

مراق مرزا

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

قرآن مجید میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت ﷺ کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ کے الفاظ بولتے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے بڑی سختی سے رد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے: ''ن ، والقلم ، وما یسطرون ، ما انت بنعمة ربک بمجنون، وان لک لاجرا غیر ممنون . وان لعلیٰ خلق عظیم (القلم)'' ﴿قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں تو اے نبی، اللہ کے فضل سے مجنون نہیں۔ تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔﴾

اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتایا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظم اور باقاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے تو فوراً خوشی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو معاً قرآن پڑھنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ حضور ﷺ کے حق میں فرمایا تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظم ہیں۔ اس لئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے۔ ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بہت بڑا تضاد و تخالف ہے۔

مراق

ابتدا میں معمولی تغیّر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مالیخولیا مراقی ہو جاتا ہے۔ (طب اکبر) اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ: ''مرض مراق میں مریض کو بدہضمی اور تخیل (بدحواسی) ہو جاتی ہے۔''

چنانچہ قادیانی رسالہ ریویو میں ایک معتبر قادیانی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کی رائے یوں چھپی تھی: ''یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطین سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض

میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔''

(بابت اگست ۱۹۲۶ء، ج ۲۵ ص ۶ نمبر ۸)

مراق کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

تشریح مراق از روئے طب جدید

''مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو CATALAPSY (قاتالپسی) کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کے لئے بولا جاتا ہے اور اس میں بڑی متعین علامات پائی جاتی ہیں۔ یعنی بازو اچانک بالکل سن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو، وہیں پڑا رہتا ہے۔ یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم رہتا ہے۔ دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض سست ہو جاتی ہے۔ سانس مدھم پڑ جاتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ سر درد اور متلی وغیرہ پہلے شروع ہو جاتی ہے۔'' (رسالہ ریویو قادیان اگست ۱۹۰۶ء ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۸)

مرض مراق کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ''یہ تو امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) کو بدہضمی، اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔''

(حوالہ مذکور ص ۶)

بس مطلع صاف ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں: ''بروز اور عکس محمد ہوں۔''

(چشمہ معرفت ص ۳۲۵، خزائن ج ۲۳ ص ۳۴۰ حاشیہ)

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ مرزا قادیانی ان جملہ عوارض سے پاک وصاف ہوتا جن سے حضور پیغمبر خدا ﷺ پاک وصاف تھے۔ کیونکہ جو عوارض اور امراض صورت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً متضاد قرار دیئے گئے ہیں، وہ صورت مرزائیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں؟

پس شکل اوّل

کا کبریٰ تو مدلل اور فریقین میں مسلّم ہے۔ اب صغریٰ کا ثبوت باقی ہے یعنی:

''مرزا قادیانی مراقی تھے۔''

اس کا ثبوت اخبار ''اہل حدیث'' امرتسر میں بارہا دیا گیا۔ رسالہ ہذا میں عزیزی مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امرتسری نے جو حوالہ جات جمع کئے ہیں، ناظرین سے امید ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں گے اور نبوت مرزائیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں گے۔

ابوالوفا ثناءاللہ کفاہ اللہ (امرتسر)، شوال ۱۳۴۷ھ

مراق مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کا مراقی اعتراف

۱..... ''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی، تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔''

(اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ ص ۴، ۵ مورخہ ۷/ جون ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵)

خانگی شہادت

۲..... جناب مرزا بشیر احمد (پسر دوم مرزا) لکھتے ہیں: ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اوّل کی وفات کے چند دن کے بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اٹھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر

دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والد صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس حالت میں آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔‘‘

(سیرۃ المہدی مصنفہ پسر مرزا حصہ اوّل ص۱۴، ۱۵، روایت نمبر۱۹)

۳..... ’’حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔‘‘

(رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء، ج۲۴ نمبر۱۹ ص۴۵)

۴..... ’’میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔‘‘ (کتاب منظور الٰہی ص۳۴۸، ملفوظات ج۲ ص۳۷۶)

۵..... ’’حضرت (مرزا قادیانی) صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو

مراق ہے۔‘‘ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ج ۲۵ ص ۶ نمبر ۸)

۶..... ’’مراق کا مرض حضرت (مرزا قادیانی) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارج اثرات کے ماتحت پیدا ہوا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوءِ ہضم تھا جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔‘‘ (رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء، ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۱۰)

۷..... ’’حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔‘‘ (رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء، ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۲۶)

۸.....مرزا قادیانی کو مراق کیوں ہوا؟

مرض مراق حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔ اوّل کثرت دماغی محنت، تفکرات، قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر۔ دوسری غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوءِ ہضم اور اسہال کی شکایت۔‘‘

(ریویو قادیان ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۹، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۹.....مرزا قادیانی کی بیوی کو مراق (یک نہ شد دو شد)

خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے مراقی دو

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: ’’میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔‘‘

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۱ء، ص ۱۴، کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۴)

۱۰.....مرزا قادیانی کے بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

یک نہ شد دو شد بلکہ سہ شد

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

’’حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔‘‘ (ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء، ص ۱۱ ج ۲۵ نمبر ۸)

۱۱..... نبی اور مراقی میں فرق عظیم

’’نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔‘‘

(ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء، ج ۲۶ نمبر ۵، ص ۳۰)

مریض مراق

’’اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (یعنی مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔‘‘

(ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء، ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

۱۲.....مراق ایک برا مرض ہے

’’پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز تھانیسری نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔‘‘

(منشی احمد حسین قادیانی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۶ ؍دسمبر ۱۹۰۶ء، کالم انمبر ۴۹ ج ۶ ص ۴)

لاہوری شہادت

’’بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہوں گا کہ **MONONONIA** (مونو مانیا) تک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے، جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کا خاصہ یہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جما لیا تو باقی تمام دنیا جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔‘‘

(پیغام صلح مورخہ ۱۴ ؍اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

۱۳..... پشاوری شہادت

قاضی یوسف پشاوری لاہوری مرزائی کو مخاطب کر کے بطور حقارت لکھتے ہیں:

بگوش ہوش بشنوائے مراقی
بہ میخانہ نخواہی جام ساقی

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۰؍اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

۱۴.....مراقی شخص نبی یا ملہم نہیں ہوسکتا

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قادیانی لکھتے ہیں: ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوی کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔''

(رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء، ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، ۷)

مرزا قادیانی کو اپنے خیالات پر قابو نہیں تھا

مثال نمبر:۱

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''**ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس** .....اے میرے خدا! اے میرے خدا!! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی آوس، باعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنے کھلے۔ **واللہ اعلم بالصواب!**'' (براہین احمدیہ ص ۵۱۳ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۶۱۳)

''پھر اس کے بعد (خدا نے) نے فرمایا: ''**ھو شعنا نعسا**'' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۵۶ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

''بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

اس کے متضاد

''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

تضاد کا نتیجہ

''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔'' (ست بچن ص۳۱، خزائن ج۱۰ ص۱۴۳)

''ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۸۴، خزائن ج۲۲ ص۱۹۱)

مثال نمبر:۲

مرزا قادیانی کی تحریر

آیت: ''**فلما توفیتنی**'' سے پہلے یہ آیت ہے: ''**واذ قال اللہ یا عیسی أانت قلت للناس..... الخ !**'' اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل ''**اذ**'' موجود ہے۔ جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۰۲، خزائن ج۳ ص۴۲۵)

''یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا۔ نہ یہ کہ قیامت میں کیا جائے۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۷۴۷، ۷۴۸، خزائن ج۳ ص۵۰۳) یعنی واقعہ ماضی کا ہے۔

اس کے متضاد

اس تمام آیت: ''اذ قال اللہ'' کے اوّل وآخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۴۰، خزائن ج۲۱ ص۵۱) یعنی واقعہ مستقبل کا ہے۔

دوسرا متضاد

''جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں..... جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون'' اور جیسا کہ فرماتا ہے: ''واذ قال اللہ یا عیسٰی ابن مریم أنت قلت للناس اتخذونی وامیی الھین من دون اللہ. قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۶، خزائن ج۲۱ ص۱۵۹)

مثال نمبر:۳

مرزا قادیانی کی تحریر

''آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچالیا اور ان کی وہ دعا منظور کرلی جو انہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جاکر زار زار رودیا اور دعا کی کہ یا الٰہی! اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے: ''فبکیٰ بدموع جاریة وعبرات متحدرة فسمع

لتقواہ ''یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہوگئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔ تب اس کے تقوی کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی۔

(تذکرۃ الشہادتین ص۲۶، خزائن ج۲۰ ص۲۸، ۲۹)

اس کے خلاف

''حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوز سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کے دعا کرتے رہے تاکہ وہ بلا کا پیالہ جوان کے لئے مقدر تھا، ٹل جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلا کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔''

(تبلیغ رسالت ج۱ ص۱۳۲، ۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۷۵ حاشیہ)

مثال نمبر:۴

مرزا قادیانی کی تحریر

''اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ: ''علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ''یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ

انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

اس کے خلاف

مرزا قادیانی کا قول ہے: ’’حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔‘‘ (الحکم مورخہ ۲۴ ؍نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۲)

نتیجہ: قول اوّل میں حضرت موسیٰ کے اتباع سے نبی بننے کا انکار ہے۔ قول دوم میں اقرار: ’’ضدان مفترقان ای تفرق‘‘

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔ صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کی سزا بہت سخت ہے اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔ یعنی جرم زنا، ہم نے شرعی نصاب کی اعلیٰ حد اختیار کر کے مرزا قادیانی کی مراقیت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔ لہٰذا ہمارا دعویٰ ثابت ہونے میں کسی کو مجال سخن نہیں۔

قرآن شریف میں مجنونوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے کا انکار کیا گیا ہے، مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ وہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الٰہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ’’لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا (النساء: ۸۲)‘‘ ﴿یعنی قرآن اگر غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت اختلاف پاتے۔﴾

نتیجہ: ان سارے حوالہ جات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نہ نبی تھے، نہ رسول، نہ مجدد، نہ مسیح، نہ ملہم، نہ محدث۔ ہاں! کچھ تھے تو مراقی تھے۔ جس کا انہیں خود اعتراف ہے۔

مرزا قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔ یہ زمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس

کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت و رسالت کے مدعی گزرے ہیں۔ ان مدعیان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ نے مسیح موعود، مہدی مسعود، نبی، رسول، مجدد، کرشن اوتار وغیرہ ہونے کے دعوی کئے۔ آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔ (اس سے بھی کہیں زیادہ۔ مرتب) آپ کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور الٰہی قادیانی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور ''البشریٰ'' نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔ اس میں سے کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

۱..... ''ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس'' اے میرے خدا! اے میرے خدا!! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی آوس، باعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب!

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۱۳، خزائن ج ۱ ص ۶۱۲، ۶۱۳، البشریٰ ج ۱ ص ۳۶)

۲..... ''ربنا عاج'' ہمارا رب عاجی ہے۔ اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۵۵، ۵۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۶۲، ۶۶۳، البشریٰ ج ۱ ص ۴۳)

۳..... ''کرمہائے تو مارا رد گستاخ'' تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۵۵، ۵۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۶۲، ۶۶۴، البشریٰ ج ۱ ص ۴۳)

مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود احمد کہتے ہیں: نادان ہے وہ شخص جس نے کہا: ''کرمہائے تو مارا گستاخ کرد'' کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے۔ (الفضل مورخہ ۲۳ ؍جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

احمدیو! باپ نادان یا بیٹا؟ سچ کہتے ہوئے جھجکنا نہیں۔

۴..... ''پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا: ''ھو شعنا نعسا'' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

۵..... ''شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسودمنم''
(البشریٰ ج۱ص۴۸، تذکرہ ص۳۶، طبع سوم)

۶..... پریشن۔عمر براطوس یا پلاطوس۔
نوٹ: آخری لفظ پراطوس ہے یا پلاطوس ہے۔ ہباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور نمبر۲ میں عمر عربی لفظ ہے۔اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں؟
(از مکتوبات احمدیہ ج۱ص۶۸، تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲/دسمبر۱۸۸۳ء، تذکرہ ص۱۱۵، طبع سوم)

۷..... ''آریوں کا بادشاہ آیا۔'' (الحکم مورخہ ۶/مارچ ۱۹۰۸ء)
''ہے کرشن جی رودر گوپال۔'' (پرانا الہام ہے)
(البدر مورخہ ۲۹/اکتوبر، ۸/نومبر ۱۹۰۳ء، کشف نمبر۵۴، البشریٰ ج۱ص۵۶، تذکرہ ص۳۸۱، طبع سوم)

۸..... ''خدا قادیان میں نازل ہوگا۔''
(البدر مورخہ ۳، ۷/نومبر ۱۹۰۲ء، الحکم مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۲ء ص۱، تذکرہ ص۴۳۷، طبع سوم، البشریٰ ج۱ص۵۶)

۹..... ''بعد''۱۱'' انشاء اللہ'' اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ''۱۱'' سے کیا مراد ہے۔گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا؟ یہی ہندسہ ''۱۱'' کا دکھایا گیا۔
(البشریٰ ج۲ص۶۵، ۶۶، الحکم ج۴نمبر۴۵، تذکرہ ص۴۰۱، طبع سوم)

۱۰..... ''نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا'' آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔ (البشریٰ ج۲ص۷۴، ۷۵، تذکرہ ص۴۳۷، طبع سوم)

۱۱..... ''ینادی مناد من السماء'' آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا۔
(البدر ۱۲/دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر)
نوٹ: حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا۔ (البشریٰ ج۲ص۷۶، تذکرہ ص۴۴۶، طبع سوم)

۱۲..... ''انی انا الصاعقة'' میں ہی صاعقہ ہوں۔
نوٹ: یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے۔ (البشریٰ ج۲ص۷۶، تذکرہ ص۴۴۷، طبع سوم)

۱۳..... ''انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم'' میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا

ہوں گا اور نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا۔ (البشریٰ ج۲ص۷۸،۷۹)

۱۴..... ''اصلی واصوم واسھر وانام'' میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ (البشریٰ ج۲ص۷۹، تذکرہ ص۴۶۰، طبع سوم)

نوٹ: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے: ''لا تأخذہ سنة ولا نوم'' اور مرزا قادیانی کے الہام میں خدا کہتا ہے۔ میں سوؤں گا چہ عجب؟

۱۵..... ''۲۷؍مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا.....''

تشریح: فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا؟ (البدر، البشریٰ ج۲ص۸۲، تذکرہ ص۴۷۳، طبع سوم)

۱۶..... ۱۹، ۲۰؍فروری ۱۹۰۵ء ''انما امرک اذا اردت شیاء ان تقول لہ کن فیکون'' (تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا۔ پس وہ ہو جاتی ہے) (البدر ج۴ نمبر۷، البشریٰ ج۲ص۹۴، حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ ص۱۰۸، نصرۃ الحق ص۹۵، خزائن ج۲۱ص۱۲۴، تذکرہ ص۵۲۷، طبع سوم)

۱۷..... ہفتہ مختتمہ ۲۴؍فروری ۱۹۰۵ء: ''خاکسار پیپر منٹ''

(البشریٰ ج۲ص۹۴، تذکرہ ص۵۲۷، طبع سوم)

۱۸..... ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ حاصل مطلب یہ ہے: ''مکذبوں کو نشان دکھایا جائے گا۔'' (الحکم ج۹ نمبر۱۰، البشریٰ ج۲ص۹۴)

۱۹..... ''لنگر اٹھا دو۔'' (بدر ج۱ نمبر۷، البشریٰ ج۲ص۹۷، تذکرہ ص۵۵۰، طبع سوم)

۲۰..... ''۱۲؍ستمبر ۱۹۰۵ء دو شہتیر ٹوٹ گئے۔'' (البشریٰ ج۲ص۱۰۰، تذکرہ ص۵۶۶، طبع سوم)

۲۱..... ''ایک دانہ کس کس نے کھایا۔'' (البشریٰ ج۲ص۱۰۷، تذکرہ ص۵۹۵، طبع سوم)

۲۲..... ۷؍مئی ۱۹۰۶ء کلیسیا کی طاقت کا نسخہ۔ (البشریٰ ج۲ص۱۱۴، تذکرہ ص۶۱۵، طبع سوم)

۲۳..... ''ایک دم میں دم رخصت ہوا۔''

نوٹ از حضرت مسیح موعود: فرمایا کہ آج رات مجھے ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے۔ لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے۔ مگر ایک لفظ

درمیان میں سے بھول گیا ہے۔(بدر ج۲ نمبر۳۱ ص۲، البشریٰ ج۲ ص۱۱۷، تذکرہ ص۶۶۶، طبع سوم)

۲۴..... ''پیٹ پھٹ گیا۔'' دن کے وقت کا الہام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ (البشریٰ ج۲ ص۱۱۹، تذکرہ ص۶۷۲، طبع سوم)

۲۵..... ''خدا اس کو پنج بار ہلاک سے بچائے گا۔'' نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔ (البشریٰ ج۲ ص۱۱۹، تذکرہ ص۶۷۴، طبع سوم)

۲۶..... ۲۴ ؍ستمبر ۱۹۰۶ء، مطابق ۵ ؍شعبان ۱۳۲۴ھ، بروز پیر: ''موت تیرہ ماہ حال کو۔''

نوٹ: قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔

(بدر ج۲ نمبر۳۹ ص۳، البشریٰ ج۲ ص۱۲۰، تذکرہ ص۶۷۵، طبع سوم)

۲۷..... وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔

(حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ ص۱۰۸، البشریٰ ج۲ ص۱۲۳، تذکرہ ص۶۶۲، طبع سوم)

۲۸..... ''بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں۔'' معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔

(البشریٰ ج۲ ص۱۲۴، تذکرہ ص۶۹۷، طبع سوم)

۲۹..... ''لاہور میں ایک بے شرم ہے۔'' (البشریٰ ج۲ ص۱۲۶، تذکرہ ص۷۰۴، طبع سوم)

لاہوری مرزائیو! یہ کون ہے؟

۳۰..... ''بلغت قدم الرسول'' میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں۔

(البشریٰ ج۲ ص۱۲۷، تذکرہ ص۷۰۹، طبع سوم)

۳۱..... ''ایسوسی ایشن۔'' (بدر ج۶ نمبر۳۰ ص۴، البشریٰ ج۲ ص۱۳۲، تذکرہ ص۷۲۴، طبع سوم)

۳۲..... ''آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔'' (البشریٰ ج۲ ص۱۳۹، تذکرہ ص۷۵۱، طبع سوم)

فیصلہ

واقعات اور اقوال مرزا غلام احمد قادیانی پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر ہم چھوڑتے ہیں کہ مرزا قادیانی کون تھا؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مرزائیت کی تردید بطرز جدید

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ آج کل مرزائی تعلیم پر مختلف اقسام کی کتابیں لکھی جا چکی ہیں مگر جن چند مضامین کو راقم پیش کرنا چاہتا ہے وہ اپنی نوعیت میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ کیونکہ ان مضامین پر اہل قلم مصنفین نے بہت کم توجہ دی ہے اور یا ان کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ آج کل ایسے مضامین کی اہمیت بڑھ گئی ہے اس لئے راقم نے اپنی تمام طاقت علمی خرچ کر کے یہ رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے: ''مرزائیت کی تردید بطرز جدید''

امید ہے کہ ناظرین اس سے مستفید ہو کر تردید مشن قادیانی میں پہلے سے زیادہ جدوجہد کرنے کی جرأت کر سکیں گے اور مؤلف کے حق میں دعائے خیر فرماویں گے کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کو باقیات صالحات میں داخل فرما کر کفارہ گناہ بنائے۔ آمین!

خداوند تعالیٰ مسلمانان مگاڈی (کینیا کالونی برٹش ایسٹ افریقہ) کو جزائے خیر عطاء کرے کیونکہ انہوں نے ایک کثیر رقم سے اس کار خیر میں عاجز کی مدد کی ہے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ: عاجز حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

باب اوّل

کیا حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب ہوئے؟
اور ان کے زخموں کو مرہم عیسیٰ سے اچھا کیا گیا؟

مرہم عیسیٰ کی حقیقت

مرزا غلام احمد قادیانی کے جہاں اور بہت سے حیرت انگیز دعاوی ہیں ان میں یہ بھی کوئی کم حیثیت نہیں رکھتا جس پر آج ہم سرسری نظر ڈال رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مسیحیت کی بنیاد اس پر رکھی ہے کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو گئے اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ آج ہم اسی سلسلہ میں مرزا قادیانی کے اس دعویٰ پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ: ''حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ ان پر غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ بعد میں دو تین روز کے بعد غشی دور ہو گئی اور ہوش میں آ گئے اور ان کے زخم مرہم عیسیٰ سے اچھے ہو گئے۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۳۹)

امید ہے ناظرین مرہم عیسیٰ کی حقیقت کا دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب

۱..... ’’حضرت مسیح علیہ السلام ہی گرفتار کئے گئے اور وہی صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ یہود اور نصاریٰ دونوں اس بات پر یک زبان متفق ہیں کہ مسیح ناصری ہی پکڑا گیا اور اسی کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ برس کی عمر میں مصلوب کئے گئے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۳۷۸ تا ۳۸۱، خزائن ج۳ ص۲۹۴، ۲۹۶، نزول المسیح ص۱۵۱، خزائن ج۱۸ ص۵۲۹، کتاب مسیح ہندوستان میں ص۴۹، خزائن ج۱۵ ص۵۰، اخبار بدر مورخہ ۲/جون ۱۹۰۸ء ص۷، کتاب البریہ ص۲۴۲، ۲۴۳ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۲۷۹، اخبار الحکم مورخہ ۱۰/نومبر ۱۹۰۲ء ص۶، الحکم مورخہ ۲۸/مئی ۱۹۲۵ء ص۶، کتاب ایام الصلح ص۱۴۵، خزائن ج۱۴ ص۳۹۱، راز حقیقت ص۳ حاشیہ، خزائن ج۱۴ ص۱۵۵، تحفۃ الندوہ ص۱۰، خزائن ج۱۹ ص۱۰۴، تحفہ گولڑویہ ص۲۱۰، خزائن ج۱۷ ص۲۹۵)

۲..... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہوگئی تھی۔ بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آ گئے اور مرہم عیسیٰ کے استعمال سے ان کے زخم بھی اچھے ہوگئے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۶، خزائن ج۲۲ ص۳۹، ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۰۰ حاشیہ، خزائن ج۲۱ ص۲۶۲، اور ایسے ہی ایام الصلح، راز حقیقت، ست بچن، مسیح ہندوستان میں، سراج منیر، تریاق القلوب، لیکچر سیالکوٹ، تحفہ گولڑویہ، مواہب الرحمٰن، کشف الغطاء، چشمہ مسیحی اور کتاب البریہ)

۳..... ’’ایک اعلیٰ درجہ کی شہادت جو حضرت مسیح کے صلیب سے بچنے پر ہم کو ملی ہے اور جو ایسی شہادت ہے کہ بجز ماننے کے کچھ بن نہیں پڑتا وہ ایک نسخہ ہے جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے جو طب کی صدہا کتابوں میں لکھا ہوا پایا جاتا ہے..... اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا..... بہرحال اس دوا کے استعمال سے حضرت مسیح کے زخم چند روز ہی میں اچھے ہوگئے اور اس قدر طاقت آ گئی کہ آپ تین روز میں یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پیادہ پا گئے۔‘‘ (مسیح ہندوستان میں ص۵۴ تا ۵۶، خزائن ج۱۵ ص۵۶ تا ۵۸، رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص۳۹۶، ۳۹۷ پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ)

جواب نمبر۱: حق بات یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ، احادیث صحیحہ نبویہ ﷺ، روایات صحابہ رضی اللہ عنہم، اقوال تابعین رحمہم اللہ وائمہ اربعہ رحمہم اللہ، اسلامی تاریخوں اور اسلامی تفسیروں میں مرہم عیسیٰ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے اور مرہم عیسیٰ سے ان کا علاج ہونے کا کوئی ذکر ہے۔

جواب نمبر۲: علامہ شیخ الرئیس فی الطب بوعلی سینا کی کتاب (قانون ج۳، مطبوعہ ۱۲۹۴ھ چھاپہ مصری، فصل مرہموں کے بیان ص۴۰۵) پر الفاظ یوں ہیں: ''مرهم الرسل وهو شليحا اى مرهم الحواريين ويعرف بمرهم الزهرة ومرهم منديا وهو مرهم يصلح بالرفق النواصير الصعبة والخنازير الصعبة ليس شئى مثله وينقى الجراهات من اللحم الميت والقيح ويدمل يقال انه اثنا عشر دواء لاثنى عشر حواريا''

''مرہم رسل اس مرہم کو مرہم شلیحا کہتے ہیں: یعنی مرہم حواریین کا اور مرہم زہرہ اور مرہم مندیا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایسا مرہم ہے کہ باآسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے اور کوئی دوا مثل اس کے نہیں ہے اور پھوڑوں کے مردار گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہے اور اندمال کرتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔''

نوٹ: شیخ بوعلی سینا نے اس مرہم کو ''مرہم عیسیٰ'' کے نام سے یاد نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے یہ کہا کہ اسے حواریوں نے حضرت مسیح کے لئے یعنی آپ کے زخموں کے لئے بنایا۔ بلکہ اس نے یہ لکھا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں، بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔ اس کو شیخ کا اپنا مذہب لکھنا سراسر دھوکہ دینا ہے۔ پس مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ: ''ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۵۵، خزائن ج۱۵ ص۵۷) سراسر غلط ہے۔

مرزا قادیانی نے کتاب (مسیح ہندوستان میں ص۵۶، خزائن ج۱۵ ص۵۸، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص۳۹۷) پر بعنوان فہرست ان طبی کتابوں کی جن میں مرہم عیسیٰ کا

ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ سب سے پہلے کتاب ''قانون'' شیخ الرئیس بوعلی سینا کا نام لکھا ہے۔ حالانکہ اس کتاب میں شیخ الرئیس بوعلی سینا نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یہ مرہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔

جواب نمبر۳: مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (مسیح ہندوستان میں ص۵۷، خزائن ج۱۵ص۵۹) پر کتاب: ''منهاج الدكان بدستورا لاعيان فى اعمال وتركيب النافعة للابدان تاليف افلاطون زمانه ابوالمنا ابن ابى نصر العطاء الاسرائيلى الهارونى'' (یعنی یہودی) کا حوالہ بھی دیا ہے۔ حالانکہ اس کتاب (منہاج الدکان ص۸۳، مطبوعہ مصر) پر یوں لکھا ہے: ''مرهم الرسل وهو مرهم الحواريين ومرهم الشلاحين ومعنى هذا للفظة بالعبرانى الرسل''

''یعنی مرہم رسل کو مرہم حواریین اور مرہم شلاحین بھی کہتے ہیں اور لفظ شلاحین کے معنے عبرانی میں رسل کے ہیں۔''

نوٹ: اس اسرائیلی طبیب نے اس مرہم کا نام ''مرہم عیسیٰ'' نہیں لکھا اور نہ ہی یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔ بلکہ اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا کہ مرہم عیسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ چونکہ یہ طبیب اسرائیلی تھا زبان عبرانی کا عالم۔ اس نے لفظ شلاحین کے صحیح معنے رسل بتلا دیئے۔ پس مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ یہ عبرانی یا یونانی لفظ ہے جس کے معنی بارہ کے ہیں۔ (ست بچن حاشیہ متعلقہ ص۱۶۴، خزائن ج۱۰ص۳۰۴، تبلیغ رسالت ج۴ص۸۵) اور یہ کہ شلیخا کا لفظ جو یونانی ہے جو بارہ کو کہتے ہیں ان کتابوں میں اب تک موجود ہے۔ (مسیح ہندوستان میں ص۶۰، خزائن ج۱۵ ص۶۲، ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ص۴۰۰) سراسر غلط ہے۔ چنانچہ جناب منشی خادم حسین قادیانی ساکن بھیرہ نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ شلیخا عبرانی لفظ ہے جس کے معنے رسل کے ہیں۔

(اخبار الحکم مورخہ ۱۷ ؍نومبر ۱۸۹۹ء ص۵)

جواب نمبر۴: ''مرهم حوارى ايں مرهم را مرهم رسل نيزنا مند وترجمه كرده شد در قرابادين رومى بمرهم سيلخا ومعروف به مرهم زهره گفته كه ايں مرهم دوازده دواست از دوازده حوارى حضرت

عیسٰی علٰی نبینا وعلیہ السلام کہ ہریک یک دوارا اختیار کردہ ترکیب نمودندو ایں مرہم بہترین مرہم ہاست‘‘

(کتاب قرابادین کبیر ج۲ص۵۰۸،۵۰۹)

اس کے بعد کتاب میں یہ بھی لکھا ہے:’’**وگفتہ کہ ایں مرہم رامرہم بخارو اثنا عشری نیز نامند‘‘**

نوٹ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرہم کا کوئی خاص نام نہیں بلکہ متعدد نام ہیں۔ شلیخا یا سلیخا، رسل، حواریین، مندیا، اثناعشری، زہرہ، بخار، سب سے کم مشہور نام مرہم عیسٰی ہے جس کو نہ شیخ نے ذکر کیا، نہ رومی نے اور نہ اسرائیلی نے اور نہ صاحب قرابادین کبیر نے اور سب سے قدیم اور مشہور نام شلیخا یا سلیخا اور رسل ہے اور یہ تو بالکل غلط ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے بنایا گیا۔

جواب نمبر۵: جس زمانہ میں فرنگستان میں طب جالینوس رائج تھا۔ صدہا مرکبات کے ایسے ہی شاعرانہ نام وہاں بھی مشہور تھے۔ ایک تریاق تھا جس کا یونانی نام ’’ڈوویکاتھیون‘‘ ہے۔ بمعنی بارہ دیوتا اس میں بھی بارہ اجزا تھے جو یونان کے بارہ دیوتاؤں سے منسوب ہوئے۔ مرہم رسل جس کا بھی یونانی نام ’’ڈوویکافارمیکم‘‘ یعنی بارہ دوائیں ہے۔ عیسائی اطباء نے یونانیوں کے تریاق ’’بارہ دیوتا‘‘ کے مدمقابل اس کو بارہ رسول کے نام سے منسوب کر کے ’’انگوئنٹم اپاسٹولورم‘‘ زبان لاطینی کہنا شروع کر دیا۔ (دیکھو ڈاکٹر ہوپر کی میڈیکل ڈکشنری) جس کے معنی ہیں ’’مرہم رسل‘‘ اور اس نام میں محض ۱۲عدد کی رعائت منظور تھی۔ مسلمان اطباء نے اسی بارہ عدد کی رعایت سے اس کو ’’اثناعشری‘‘ کہا اور مجوسیوں نے اس کا نام مرہم زہرہ رکھا اور اب مسلمانوں کو بھی حق ہو گیا کہ وہ اس کو بارہ اماموں سے منسوب کریں۔ مگر نہ قرص کوکب (قرابادین کبیر ج۲ص۳۴۶) زحل کا دیا ہوا نسخہ تھا اور نہ عطبۃ اللہ نامی دوائی (قرابادین کبیر ج۲ص۳۴۶) خدا نے الہام کی تھی اور نہ مرہم عیسٰی، مرہم رسل، مرہم اثناعشری حضرت مسیح یا حواریوں یا اماموں کا دیا ہوا ہے۔

جواب نمبر۶: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے قدیم نام اس کا اسم بامسمےٰ ’’دوڈیکا فارمیکم‘‘ ہی تھا۔ یعنی بارہ دوائیں (موم سفید، راتینج، زنگار، جاؤشیر، اشق، زراوند طویل، کندر، مرکی، بیروزہ، مقل، مراوسنگ، روغن زیت) جس کا ترجمہ اثناعشری ہوا۔ مگر یونانیوں

کے تریاق کی اسم مجوسیوں نے جو منجم ہوتے تھے۔ اپنے عقیدے کی رعایت سے اس کو مرہم زہرہ کہا۔ یہودیوں نے اس کو مرہم شلیحا کہا۔ عیسائیوں نے مرہم حواریین یا مرہم رسل اور مسلمانوں نے اثناعشری۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ حالانکہ دوائیوں میں معجون مسیحی مشہور ہے اور مفرح مسیحی بھی۔ (قرابادین شفائی ص۱۷۳، ۱۸۳)

اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ یہ دوائیں بھی مسیح نے یا حواریوں نے تیار کی تھیں۔

باب دوم

حدیث ظہور مہدی

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''پس رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا۔ یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس دیکھو کہ ہمارے نبی ﷺ کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی۔''

(نورالحق ص۱۹ حصہ دوم، خزائن ج۸ ص۲۰۹)

ماسٹر عبدالرحمٰن قادیانی اپنے رسالہ (اسلام کی پہلی کتاب ص۲۴ اور رسالہ ''حضرت مسیح موعود وعلماء زمانہ'' حصہ اوّل ص۳۰) پر لکھتے ہیں: ''حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس زمانہ میں ایک ہی رمضان میں نشان کے طور پر چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا اور ایسا گرہن جب سے زمین وآسمان پیدا کئے گئے۔ کبھی کسی مدعی کے وقت میں ظہور میں نہیں آئے گا۔ چنانچہ فرمایا: ''ان لمهدينا ايتين لم تكونا منذخلق السموات والارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فى النصف'' فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہمارے مہدی کی سچائی اور ثبوت کے لئے دو نشانیاں مقرر ہیں کہ اس کے زمانہ میں گرہن کی راتوں میں سے چاند کو پہلی رات میں گرہن ہوگا اور سورج کو دوسری تاریخ میں گرہن لگے گا۔''

مولوی محمد دل پذیر مرزائی اپنے رسالہ (نیزہ احمدی مطبوعہ ۱۳۴۰ھ روز بازار پریس امرتسر ص۱۲، ۱۳) کے حاشیہ پر لکھتے ہیں: ''یہ حدیث دارقطنی میں موجود ہے: ''عن محمد ن

الباقر بن زین العابدین قال قال رسول اللہ ﷺ ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه واخرج مثله البیهقی وغیره المحدثین ''روایت ہے محمد باقر کے بیٹے زین العابدین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے مہدی کے لئے دونشان ہیں جو کبھی نہیں ہوئے جب سے کہ زمین وآسمان پیدا ہوئے ہیں۔(یعنی وہ کبھی کسی دوسرے نبی یا امام کے لئے نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے اور وہ یہ ہیں) چاند گرہن ہوگا اوّل رات میں (یعنی جن راتوں میں چاند گرہن ہوتا ہے ان کی اوّل رات میں) رمضان سے اور سورج گرہن ہوگا نصف میں (یعنی اس مدت کے نصف میں جس میں سورج گرہن ہوتا ہے) اسی ماہ رمضان میں اور اسی کی مانند بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔''

اقول:

۱..... ''**حدثنا ابوسعید الاصطخری ثنامحمد بن عبداللہ بن نوفل ثناعبید بن بعیش ثنا یونس بن بکیرعن عمروبن شمرعن جابرعن محمدبن علی قال ان لمهدینا اٰیتین لم تکونا منذخلق السموات والارض تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذخلق اللہ السموات والارض**''

(سنن دارقطنی ج۱ص۱۸۸، باب: صفة الخسوف والکسوف وهیئتما، مطبع انصاری دہلی)

''کہا امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین نے کہ تحقیق واسطے مہدی ہمارے کے دونشان ہیں نہیں ہوئے یہ دونوں جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے۔ گرہن لگے گا چاند کو واسطے پہلی رات کے رمضان سے اور گرہن لگے گا سورج کو رمضان کے نصف میں اور نہیں ہوئے یہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔''

۲..... مندرجہ بالا الفاظ امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن علی کے ہیں نہ کہ رسول خدا ﷺ کے ہیں۔ دراصل یہ روایت موضوع ہے کسی صورت میں صحیح نہیں۔ اس میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے جس کی نسبت یحییٰ نے کہا ہے کہ وہ کچھ شے نہیں ہے۔ جوزجانی نے کہا وہ بہت جھوٹا ہے۔ ابن حبان نے کہا رافضی تھا۔ صحابہ کو گالیاں دیا کرتا

تھا۔موضوع روایتیں بیان کرتا ہے۔غیر ثقات سے،امام بخاری نے فرمایا منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ نے کہا نہ لکھ اس کی حدیث کو۔نسائی و دار قطنی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔

(دیکھو میزان الاعتدال ج دوم ص ۲۶۲)

اس روایت کی سند میں دوسرا راوی جابر جعفی ہے۔کہا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہیں دیکھا میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا۔کہا یحییٰ بن یعلی سے کہا گیا کہ تم کیوں نہیں روایت کرتے ان تین آدمیوں سے کہ جو ابن ماہی لیلی و جابر جعفی و کلبی ہیں۔کہا اس نے اللہ کی قسم جابر جھوٹا تھا۔رجعت کے ساتھ ایمان رکھتا تھا۔کہا احمد نے چھوڑ دیا جابر کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے اور کہا وہ ثقہ نہیں ہے۔(اور نہ لکھی جاوے حدیث اس کی) حاکم نے کہا وہ بھول جانے والا ہے حدیث کا۔کہا جریر بن عبدالحمید بن ثعلبہ نے میں نے اس کا ارادہ کیا۔پس کہا لیث بن ابی سلیم نے نہ آنا پاس اس کے۔پس وہ کذاب ہے۔کہا جریر نے نہیں ہے جائز یہ کہ اس سے روایت کی جاوے۔تھا ایمان رکھتا ساتھ رجعت کے۔کہا ابوداؤد نے نہیں ہے نزدیک میرے وہ قوی بیچ حدیث کے۔کہا یحییٰ بن یعلی نے سنا میں نے زائدہ سے کہ کہتا تھا کہ جابر جعفی رافضی تھا اور صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔کہا ابن سعد نے کہ وہ مدلس تھا اور ضعیف تھا اپنی رائے اور روایت میں۔جھوٹا کہا اس کو سعید بن جبیر نے۔ کہا عجلی نے غالی شیعہ تھا اور مدلس تھا۔جھوٹا کہا اس کو ابن عیینہ نے۔ابن جان نے کہا وہ سبائی تھا۔عبداللہ بن سبا کے یاروں میں سے تھا۔ (تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۶ تا ۵۰)

پس حق بات یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔اس سے استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔

۳..... اس مندرجہ بالا روایت کے الفاظ سے یہ تین باتیں معلوم ہوتی ہیں:

(۱) رمضان کے مہینہ میں رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔

(۲) رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن لگے گا۔

(۳) جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں ایسے دو نشان کبھی نہیں ہوئے۔

مرزا قادیانی کے وقت ۱۳۱۱ھ میں ۱۳؍رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸؍رمضان کو سورج گرہن ہوئے تھے۔اس لئے مرزا قادیانی نے ان ہر دو واقعات کو مدنظر رکھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے (چشمہ معرفت ص ۳۱۴، خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۹) پر مندرجہ بالا روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے: ”چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کے لئے خدا نے راتیں

مقرر کر رکھی ہیں یعنی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں) پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے (جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں یعنی ۲۷، ۲۸، ۲۹) درمیانی دن میں کسوف پذیر ہوگا اور یہ دونوں خسوف وکسوف رمضان میں ہوں گے۔''

اس لئے اب میں ذیل میں دو مسلمہ بزرگوں کے ترجمہ کو درج کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنئے:

۱..... حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں: ''دور ظہور سلطنت او در چہاردھم شہر رمضان کسوف شمس خواھد شد ودراول آن ماہ خسوف قمر برخلاف عادت زمان وبرخلاف حساب منجمان'' (دفتر دوم کے مکتوب شصت وہفتم (۶۷) ص ۵۰، ۵۱، مطبع روز بازار امرتسر)

۲..... نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم لکھتے ہیں: ''ومحمد بن علی گفتہ مہدی رادو آیت است کہ نبودہ از روز یکہ خدا آسمانہا وزمین آفرید کسوف گیر ماہتاب درشب اوّل ازماہ رمضان وآفتاب درنصف رمضان واجتماع ایں ہردو کسوف درماہے گاہے نبودہ'' (حجج الکرامہ ص ۳۴۴)

۳..... مرزا قادیانی کے وقت ۱۳۱۱ھ میں ۱۳؍رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸؍رمضان کو سورج گرہن ہوا اور بعد اس کے ۱۳۱۲ھ میں ۱۳؍رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸؍رمضان کو گرہن پھر دوبارہ ہوا۔ اس پر مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دو مرتبہ واقع ہوں گے۔ چنانچہ یہ دونوں دو مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہوگئے۔ ایک مرتبہ ہمارے اس ملک میں دوسری مرتبہ امریکہ میں۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۲، چشمہ معرفت ص ۳۱۴ حاشیہ، خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۹)

عرض حبیب

مرزائی، علماء حدیث کی کسی کتاب سے صحیح مرفوع روایت نکال کر دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ: ''سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت اٹھائیسویں تاریخ کو ماہ رمضان میں ہوگا۔'' (نور الحق حصہ دوم ص ۱۹، خزائن ج ۸ ص ۲۰۹)

جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے: دوسری عرض یہ ہے کہ حدیث کی کسی کتاب سے صحیح مرفوع یا موقوف روایت نکال کر دکھائیں جس میں آیا ہو کہ مہدی کے وقت یہ دو مرتبہ ماہ رمضان میں ہوں گے۔

باب سوم

قادیانی مغالطے سے بچو

الف..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی، مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں: ''دراربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد قال النبی ﷺ یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعۃ ویصدقہ اللہ تعالٰی ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علٰی عدۃ اھل بدر بثلاث مأۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعۃ) فیہا عدد اصحابہ باسمائھم وبلادھم وخلالھم ''یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں گے اور ان کے نام بقید مسکن وخصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۰، خزائن ج۱۱ص۳۲۴)

ب..... ''ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔''

(کتاب البریہ ص۲۲۵، ۲۲۶ حاشیہ، خزائن ج۱۳ص۲۶۰، ۲۶۱ حاشیہ)

ج..... ''اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج۲ نمبر۱۱، ۱۲، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص۴۳۷)

د..... ''حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔''

(رسالہ تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ص۴۰)

۲..... مولوی جلال الدین سیکھوانی قادیانی لکھتے ہیں: ''اور جواہر الاسرار میں ایک حدیث ہے کہ: '' یخرج المھدی من قریة یقال لھاقدہ ''مہدی قادیان گاؤں میں خروج کرے گا۔''

(التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح تشحیذالاذھان، بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۲۴)

ب..... ''شیخ علی بن حمزہ بن علی ملک الطوسی نے اپنی کتاب جواہر الاسرار میں لکھا ہے: ''دراربعین آمدہ است کہ خروج مھدی از قریہ کدہ باشد قال النبی ﷺ یخرج المھدی من قریة یقال لھا کدہ ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی میں ظاہر ہوگا جس کو لوگ کدہ کہیں گے لفظ کدہ بتا رہا ہے کہ اس کا نزول قادیان میں ہوگا۔'' (رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۱)

اقول: واضح ہو کہ مرزا قادیانی نے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۵، ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۳۷) پر لفظ ''کدعہ'' لکھا ہے۔ (کتاب البریہ ص ۲۲۵، ۲۲۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۶۰، ۲۶۱ حاشیہ) پر لفظ ''کدیہ'' لکھا ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین فارسی ص ۳۸، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰) پر لفظ ''کدعہ'' لکھا ہے۔ مجھے سیکھوانی صاحب کی حالت پر بھی تعجب آتا ہے کہ اس نے لفظ ''قدہ'' اپنے رسالہ (التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح ص ۶۴) پر اور لفظ ''کدہ'' رسالہ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۱) پر لکھا ہے۔ حالانکہ حوالہ ایک ہی کتاب ''جواہر الاسرار'' کا دیتے ہیں۔ اب میں بتلاتا ہوں کہ حدیث میں لفظ '' کرعہ'' ہے، نہ کہ ''کدعہ'' یا ''قدہ'' اور درحقیقت یہ روایت موضوع ہے:

۱..... ''یخرج المھدی رضی اللہ عنہ من قریة بالیمن یقال لھا کرعہ''

(میزان اعتدال ج ۲ ص ۱۶۱ بحوالہ کتاب کامل، لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ)

''یعنی مہدی یمن کے ایک گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کرعہ ہوگا۔''

نوٹ: اس روایت کے ایک راوی عبدالوہاب بن الضحاک کی نسبت لکھا ہے: ''کذبہ ابوحاتم وقال النسائی وغیرہ متروک وقال الدارقطنی منکر الحدیث'' (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰)

''یعنی اس کے ایک راوی عبدالوہاب کو امام ابوحاتم وغیرہ نے جھوٹا، نسائی نے متروک اور دارقطنی نے منکر الحدیث کہا ہے۔''

۲..... ''واخرج ابونعیم وغیرہ انہ قال یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کرعۃ'' (فتاویٰ حدیثیہ لابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۳)

۳..... ''درارشاد المسلمین گفۃ مولد وے درد ھے باشد کہ آں را کر عہ گویند امام مستغفری در دلائل النبوۃ باسناد خود مثل آں از ابن عمر آوردہ وابوبکر مقری گفتہ بر آیداز قریہ کہ آں را کرعہ خوانند''

(حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ ص ۳۵۸)

۴..... ''عن ابن عمر قال یخرج المھدی من قریۃ بالیمن یقال لھا کرعۃ'' (ینابیع المودۃ ص ۳۶۴)

۵..... ''ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خروج کرے گا مہدی ایک قصبہ سے کہ کہا جاتا ہے کرعہ۔'' (فرائد السمطین کے حوالہ سے ینابیع المودۃ ص ۳۷۵)

۶..... گنجی شافعی نے مطالب السوؤل میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: ''قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی عن قریۃ یقال لھا کرعہ''

۷..... ''خروج آں حضرت از قریہ است کہ آں را کرعہ مے گویند''

(نجم ثاقب ص ۲۸۴، ۳۴۵)

۸..... حافظ محمد مرحوم ساکن لکھوکے لکھتے ہیں: ''کرعہ یمن میں ایک بستی ہے وہاں امام مہدی پیدا ہوں گے۔'' (احوال الآخرت ص ۲۳، مطبوعہ ۱۹۲۰ء کیکسٹن پریس لاہور)

۹..... علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (العرف الوردی فی اخبار المھدی) میں فرماتے ہیں: ''اخرج ابونعیم..... عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کرعۃ'' (کتاب الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ روایت میں لفظ ''کرعہ'' ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ ''کرعہ'' ملک یمن کا ایک گاؤں ہے۔

مگر دراصل یہ روایت صحیح نہیں ہے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے۔ حدیث میں نہ تو لفظ ''کدعہ'' ہے نہ ''قدہ'' اور نہ لفظ ''کدہ'' ہے نہ ''کریہ'' یہ سب الفاظ قادیانی امت کی ایجاد ہیں جو خود غرضی پر مبنی ہیں۔

باب چہارم

کتاب کنز العمال میں ایک غلطی اور

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی مطلب پرستی

حدیث نبوی: ''روایت ہے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بڑا دجال سے۔''

(مشکوٰۃ ص ۴۷۲، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، بحوالہ مسلم روایت)

مرزا قادیانی کا مذہب

(دعویٰ مرزا) نصاریٰ کے علماء ہی بے شک دجال معہود ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ ص ۲۲ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۲۰۲)

دجال ایک گروہ..... وایک جماعت کا نام ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۳۶)

دلیل مرزا

''وہ احادیث واضحہ جو قرآن کے منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں، وہ اگرچہ بہت ہیں۔ مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک ان میں سے درج کرتے ہیں۔ وہ حدیث یہ ہے: ''**یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنتھم احلی من العسل وقلوبھم قلوب الزیاب یقول اللہ عزوجل أبی یغترون ام علی یجترؤن حتٰی حلفت لابعثین علی اولئک منھم فتنۃ** (کنز العمال ج ۷ ص ۱۷۴) ''یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا۔ وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جا بجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔ یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سامال پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے اور اس غرض

سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہوجائے۔ بھیڑوں کی پوستین پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اور خدائے عزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہورہے ہیں کہ میں ان کو جلد تر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کررہے ہیں۔ یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کروں گا۔ (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) اب بتلاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے گئے ہیں۔ یہ آج کل کسی قوم پر صادق آرہے ہیں یا نہیں اور ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کرچکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے۔ نہ یہ کہ کوئی ایک شخص اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کے لئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں۔ جیسے یختلون اور یلبسون اور یغترون اور یجترؤن اور اولئک اور منھم یہ بھی بہ آواز بلند پکار رہے ہیں کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۴۰، ۱۴۱، خزائن ج۱۷ص۲۳۵، ۲۳۶)

نوٹ: یہی روایت (عسل مصفی حصہ دوم ص۲۷۲، خزینۃ المعارف ج اوّل ص۲۰۱، ۲۰۲) پر درج ہے:

اقول: ''حدثنا سویدنا ابن المبارک نایحیٰی بن عبیداللہ قال سمعت ابی یقول سمعت اباھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ ﷺ یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الین السنتھم احلی من السکر وقلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ أبی تغترّون ام علی تجترؤن فبی حلفت لابعثن علیٰ اولئک منھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیرانا''

(سنن ترمذی ج۲ص۶۶، ابواب الزھد باب ماجاء فی ذھاب البصر)

''کہتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے نکلیں گے آخری زمانہ میں کتنے اشخاص، طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے پہنیں گے واسطے لوگوں کے چمڑے دنبے کے، واسطے اظہار نرمی کے، زبانیں ان کی شیریں زیادہ شکر سے ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ فرماتا ہے اللہ کیا بسبب مہلت دینے میرے کو ان کو

مغرور ہوتے ہیں یا اوپر میرے جرأت کرتے ہیں۔ پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کروں گا ان لوگوں پر انہیں میں سے ایک فتنہ کہ چھوڑے گا مرد عاقل کو ان میں سے حیران۔''

نوٹ: یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ (جائزۃ الشعوذی ج۲ص۱۵۶، مشکوٰۃ مترجم ج۴ص۵۰، مرقاۃ ج۵ص۱۰۰، ۱۰۱، اشعۃ اللمعات ج۴ص۲۶۸، ۲۶۹، مظاہر حق ج۴ص۲۷۴، منتخب کنزالعمال ج۶ ص۱۱، کتاب الترغیب والترہیب ج۱ص۱۸، تیسرا الوصول الی جامع الاصول ج۲ ص۵۵، ۵۶) پر موجود ہے۔

(کنزالعمال نامی ج۷ص۱۷۴، مطبوعہ ۱۳۱۴ھ مطبع دائرہ المعارف حیدرآباد دکن) پر ایک روایت ان الفاظ میں لکھی ہے: ''یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من الدین السنتهم احل من العسل وقلوبهم قلوب الذیاب یقول الله عزوجل ابی یغترون ام علی یجترون حتٰی حلفت لابعثن علی اولئک منهم فتنة قدع الحلیم منهم حیران ن عن ابی هریرة''

غرض یہ کہ (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر مندرجہ بالا عبارت لکھنے میں مطبع والوں سے چھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے یہی غلط چھپی ہوئی عبارت اپنی کتابوں میں نقل کردی ہے۔

غلطی نمبر۱: (سنن ترمذی ص۳۴۶) پر لفظ (رجال باالراء) ہے۔

مگر (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر غلطی سے (دجال بالدال) چھپ گیا ہے۔

دیکھئے (جائزۃ الشعوذی ج۲ص۱۵۶، منتخب کنزالعمال علیٰ مسند احمد ج۶ ص۱۱، مشکوٰۃ مترجم ج۴ص۵۰، مرقاۃ ج۵ص۱۰۰، اشعۃ اللمعات ج۴ص۲۶۸، مظاہر حق ج۴ص۲۷۴، کتاب الترغیب والترہیب ج۱ص۱۸، کتاب تیسرا الوصول ج۲ص۵۵) پر لفظ (رجال بالراء) ہی موجود ہے۔

غلطی نمبر۲: (سنن ترمذی ص۳۴۶) پر لفظ (اللین) ہے۔

مگر (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر لفظ (الدین) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر۳: (سنن ترمذی ص۳۴۶) پر لفظ (السکر) ہے۔

مگر (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر لفظ (العسل) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر۴: (سنن ترمذی ص۳۴۶) پر لفظ (فبی) ہے۔

مگر (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر لفظ (حتی) چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر۵: (سنن ترمذی ص۳۴۶) پر لفظ (یقول اللہ) ہیں۔

مگر (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر الفاظ (یقول اللہ عزوجل) ہیں۔

غلطی نمبر۶: (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر لکھا ہے (ن عن ابی ھریرہ) یعنی نسائی نے روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ حالانکہ یہ روایت سنن نسائی میں نہیں ہے بلکہ سنن ترمذی میں ہے۔ دیکھئے منتخب (کنزالعمال ج۶ ص۱۱) پر صحیح کر کے لکھا گیا ہے کہ (ت عن ابی ھریرہ)

افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں پر ہے کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے (کنزالعمال ج۷ص۱۷۴) پر غلط عبارت نقل کی ہے اور کسی نے عقل وفکر سے کام نہیں لیا۔

باب پنجم

مسیح کا ظہور ہند میں نہیں بلکہ شام میں

گرمی کا موسم ہے۔ جون کا مہینہ ہے۔ موسم گرما اپنے عالم شباب پر ہے۔ گرمی کی بڑی شدت ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب ایک کوچے میں صبح کے قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے۔ ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ ایک مرزائی اس کا مدّ مقابل ایک اہل سنت ہے۔ چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں۔ گفتگو میں سختی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا مسیح موعود ملک ہند میں ہوں گے یا شام میں؟ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ملک ہندوستان میں ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی مسعود و مسیح موعود ہیں۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود ملک شام میں نازل ہوگا۔ مرزائی نے جو دلائل دعویٰ کے اثبات میں پیش کئے اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

مرزائی: (۱) اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے ''ان مثل عیسٰی عنداللہ کمثل آدم'' عیسیٰ کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند

میں ہوا۔ پس عیسیٰ بھی ہند میں نازل ہوگا۔ (۲) (کنز العمال ج ۷ ص ۲، باب غزوۃ الہند) میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا ''وعصابة معه عیسٰی ابن مریم'' اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ (۳) تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیشگوئی: ''لیظهره علی الدین کله'' کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے اور ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں تاکہ مناسبت ظاہر ہو۔ (۴) دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے پس اس فتنہ کا رد کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہئے۔ (۵) پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے اس میں صاف لکھا ہے: ''یخرج المهدی من قریة یقال له قده'' یعنی قادیاں اور یہ دمشق کی شرق میں بھی ہے۔''

نوٹ: مذکورہ بالا مضمون قادیان کے رسالہ (تشحیذ الاذہان ج ۷ نمبر ۷ ص ۲۹۹، ۳۰۰، تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۶۴) پر ہے:

جواب از اہل سنت

مرزائی کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں عرض کرتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ بن مریم ملک شام میں ہوں گے۔ ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے:

دلیل نمبر ۱: (الف) ''حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کرے گا۔'' (سنن ترمذی شریف ج ۲ ص ۴۹، باب ماجاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال، کتاب جائزۃ الشعوذی شرح سنن ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

(ب) حضرت نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے: ''مسیح دجال کو تلاش کریں گے۔ اس کو پاویں گے باب لد پر۔ پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔''

(صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۱، سنن ابن ماجہ ص ۳۰۶، ترمذی ج ۲ ص ۴۸، باب ماجاء فی فتنة الدجال)

نوٹ نمبر۱: ’’لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔‘‘ (نووی شرح صحیح مسلم ج۲ ص۴۰۱، جائزۃ الشعوذی ج۲ ص۱۱۰، رفع العجاجۃ عن سنن ابن ماجہ ج۳ ص۳۲۸، مرقاۃ المفاتیح ج۵ ص۱۸۷، ۱۸۸، اشعۃ اللمعات ج۴ ص۳۵۱، مظاہر حق ج۴ ص۳۵۷، مجمع البحار ج۴ ص۴۹۰، طبع مدینہ ۱۹۹۴ء، قاموس ج۱ ص۳۴۸، تاج العروس ج۲ ص۴۹۳، منتہی الارب ج۴ ص۸۰، لسان العرب ج۴ ص۳۹۶)

نوٹ نمبر۲: ’’حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۲۰، خزائن ج۳ ص۲۰۹)

دلیل نمبر۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا۔ یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ (ملک) شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ ہلاک ہوگا۔ (مشکوۃ شریف ص۴۷۵، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، فصل اوّل مرقاۃ المفاتیح ج۵ ص۲۰۴، اشعۃ اللمعات ج۴ ص۳۵۷، مظاہر حق ج۴ ص۳۶۲)

دلیل نمبر۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے جس کا ایک حصہ یہ ہے:

’’یقتلہ اللہ تعالٰی بالشام علٰی عقبۃ یقال لھا عقبۃ افیق ثلاث ساعات یمضین من النھار علی یدی عیسٰی ابن مریم‘‘ (کنز العمال ج۷ ص۲۶۷)

’’اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔‘‘ (عسل مصفی حصہ دوم ص۷۶)

دلیل نمبر۴: ’’عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر الھند یغذو الھند بکم جیش یفتح اللہ علیہ حتٰی یاتوا بملوکھم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبھم فینصرفوا حین ینصرفوا فیجدون ابن مریم بن بالشام • نعیم بن حماد‘‘ (کنز العمال ج۷ ص۲۶۷، کتاب نجح الکرامہ ص۳۵۲)

دلیل نمبر۵: ’’حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا سلیمان بن داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحیٰی بن ابی کثیر قال حدثنی الحضر می بن لاحق

ان ذکو ان اباصالح اخبرہ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرتہ قالت دخل علی رسول اللہ ﷺ وانا ابکی فقال لی مایبکیک قلت یارسول اللہ ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول اللہ ﷺ ان یخرج الدجال وانا حی کفیتکموہ وان یخرج الدجال بعدی فان ربکم عزوجل لیس باعور انہ یخرج فی یھودیۃ اصبھان حتی یاتی المدینۃ فینزل ناحیتھا ولھا یومئذ سبعۃ ابواب علی کل نقب منھا ملکان فیخرج الیہ شرار اھلھا حتی الشام مدینۃ بفلسطین بباب لد قال ابوداؤد مرۃ حتی یاتی فلسطین باب لد فینزل عیسیٰ علیہ السلام فیقتلہ ثم یمکث عیسیٰ علیہ السلام فی الارض اربعین سنۃ اماماعدلاوحکما مقسطا‘‘ (مسند احمد ج۶ ص۷۵، مطبوعہ بیروت)

مختصر ترجمہ: ’’دجال مدینے سے شام میں چلا جائے گا وہاں حضرت عیسیٰ اتریں گے تو اس کو قتل کر ڈالیں گے.....الخ!‘‘

دلیل نمبر۶: حضرت ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے جس کا ایک حصہ یوں ہے: ’’عرب میں سے اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا۔ ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھاویں، لیکن حضرت عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے۔ پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز پڑھا۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھاوے گا جب نماز سے فارغ ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہاں پر دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو ایسا گھل جاوے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماویں گے میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔‘‘ (سنن ابن ماجہ ص۲۹۷، ۲۹۸، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ

بن مریم وخروج یاجوج ماجوج اور رفع الحجاجہ عن سنن ابن ماجہ ج سوم ص ۳۳۸)

نوٹ: اس حدیث نبوی نے تو مرزا قادیانی کی مسیحیت اور باطلہ تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل نمبر ۷: حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے۔ اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسیٰ نازل ہوگا اور اس جگہ اللہ، گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔ (ابن جریر ج ۷ ص ۳۱)

عرض حبیب

۱..... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔

۲..... پہلی دفعہ یہود نامسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا دوبارہ تشریف لاکر یہود اور دجال کو قتل کریں گے۔

۳..... پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔ (سنن ابن ماجہ)

۴..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ اب آن کر شادی کریں گے۔

۵..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام کی اولاد نہ تھی۔ اب اولاد ہوگی۔

۶..... پہلی بار حکومت وسلطنت نہ کی تھی۔ اب حکومت کریں گے۔

(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۶)

۷..... پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا۔ جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں گے۔

۸..... دین اسلام پھیلائیں گے۔

۹..... پولوس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹا دیں گے۔

۱۰..... بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ (صحیح مسلم ومسند احمد)

۱۱..... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔

(رسالہ انتباہ الاذکیا ص ۴، ۵، حجج الکرامہ ص ۴۲۹)

۱۲..... آنحضرت ﷺ کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حجج الکرامہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب

الف..... سورۂ آل عمران کی آیت مقدسہ: ''ان مثل عیسٰی عنداللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون'' ﴿میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدم سے پیش کی گئی ہے۔ یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ و بن ماں۔﴾

اس آیت میں کسی ''مثیل مسیح'' کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

ب..... (سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ ہند ج ۲ ص ۵۲، کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲) کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے، اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود ہند میں ہوگا۔ البتہ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷، حجج الکرامہ ص ۲۴۳) کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے اس کے الفاظ: ''فیجدون ابن مریم بالشام'' صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن مریم ملک شام میں ہوں گے۔

ج..... شہر لندن میں بھی ہر فرقے، ہر ملک، ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

د..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا۔ مگر نصاریٰ یورپ (پادری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشیاء کے مغرب میں ہے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص ۴۷۷، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال)

ہ..... کتاب ''جواہر الاسرار'' حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے ''کامل'' میں یہ روایت لکھی ہے: ''یخرج المھدی من قریۃ بالیمن یقال لھا کرعۃ''

مگر اس روایت میں ایک راوی عبدالوہاب بن ضحاک ہے، جس کو ابوحاتم نے

جھوٹا کہا۔نسائی وغیرہ نے متروک کہا۔دارقطنی نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(میزان الاعتدال ج۲ص۱۶۰،۱۶۱)

(کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المقصود ج۱ص۱۶۴،۱۶۵، حجج الکرامہ ص۳۵۸) پر بحوالہ دلائل النبوت لفظ ''کرعہ'' لکھا ہے۔لفظ قدہ، کدہ، کدیہ، کدعہ صحیح نہیں ہے۔بلکہ لفظ ''کرعہ'' ہے۔ (نیز دیکھو احوال الآخرت حافظ محمد صاحب ص۲۳)

باب ششم

حضرت مسیح ناصری کا مہد میں کلام کرنا

آیات قرآنی:

۱..... ''اذقالت الملئکة یٰمریم ان اللہ یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح عیسی ابن مریم وجیهاً فی الدنیا والآخرة ومن المقربین ویکلم الناس فی المهد وکهلا ومن الصٰلحین (آل عمران:۴۵،۴۶) '' ﴿جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا اور دنیا اور آخرت میں آبرو والا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے اور لوگوں سے باتیں کرے گا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہوگا۔﴾

۲..... ''اذقال اللہ یاعیسٰی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلٰی والدتک اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المهد وکهلا (المائدة:۱۱۰) '' ﴿قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر میری نعمت تجھ پر اور تیری ماں پر جس وقت کہ میں نے تیری روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ مدد کی تھی اور تو باتیں کرتا تھا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں۔﴾

۳..... ''فأتت به قومها تحمله قالوا یامریم لقدجئت شیئاً فریا یٰاخت هارون ماکان ابوک امرء سوء وماکانت امک بغیا فاشارت الیه قالوا کیف نکلم من کان فی المهد صبیا قال انی عبد اللہ..... الخ!

(مریم:۲۷تا۳۰) ‘‘﴿پس حضرت مریم صدیقہ (علیہا السلام) حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم میں آئی لوگوں نے کہا اے مریم! تو ایک عجیب چیز لائی۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بدکارنہ تھی۔ پس حضرت مسیح (علیہ السلام) کی طرف حضرت مریم (علیہا السلام) نے اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم اس سے کیونکر کلام کریں جو مہد میں ہے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا تحقیق میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں خدا مجھے کتاب عطاء فرمائے گا اور مجھے نبی کرے گا اور کرے گا مجھ کو برکت والا جہاں میں ہوں اور مجھ کو حکم کرے گا نماز کا اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی ماں کے ساتھ خوش سلوک اور مجھ کو سرکش بدبخت نہ کرے گا اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن میں زندہ ہو کر اٹھوں گا۔﴾

حدیث رسول ﷺ: ’’عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال لم یتکلم فی المھد الاثلاثۃ عیسٰی و کان فی بنی اسرائیل رجل یقال لہ جریج (الی آخر) (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۸۸، ۴۸۹، باب الذکر فی الکتاب مریم کتاب الانبیاء، فتح الباری ج ۶ ص ۳۴۴، ۳۴۸، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۴۲، ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۱، ۴۱۲، کتاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ص ۲۵۴، ۲۵۵)‘‘

﴿حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین بچوں کے سوا کسی نے ماں کی گود میں شیر خوارگی کی حالت میں کلام نہیں کیا۔ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرا بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا اس کو لوگ جریج کہتے ہیں۔ ایک دفعہ جریج نماز پڑھتا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس نے جریج کو بلایا۔ جریج نے کہا کہ میں ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں سو وہ اپنی نماز میں متوجہ رہا۔ اس کی ماں ناراض ہوئی اور اس نے بددعا کی کہ الٰہی اس کو مت مار یو جب تک کہ اس کو بدکار عورتوں کا منہ نہ دکھا لیجو اور جریج اپنے عبادت خانے میں تھا۔ سو ایک عورت اس کے سامنے آئی اور اس سے کلام کیا تو جریج نے نہ مانا۔ اس کے بعد وہ عورت ریوڑ چرانے والے کے پاس آئی۔ سو اس عورت نے اس کو اپنی ذات پر قادر کیا۔ سو وہ لڑکا جنی۔ کسی نے اس کو کہا کہ یہ لڑکا کس کے نطفے سے ہے۔ اس نے کہا جریج کے نطفے سے۔ لوگ اس کے پاس آئے۔ اس کے عبادت خانے کو توڑ ڈالا اور اس کو عبادت خانے سے اتار ڈالا اور برا کہا اس پر جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر لڑکے کے پاس آیا اور

کہا کہ اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ لڑکے نے کہا فلاں ریوڑ چرانے والا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تیرے واسطے سونے کا عبادت خانہ بنا دیتے ہیں۔ جریج نے جواب دیا نہیں مگر مٹی کا اور تیسرا یہ کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی تھی تو ایک مرد ادھر سے گزرا سنہری پوشاک والا۔ سو اس کی ماں نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس مرد کے برابر کر دیجئو تو لڑکے نے اس کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کی طرف متوجہ ہوا سو کہا الٰہی مجھ کو ایسا نہ کیجیو۔ پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھک کر پھر دودھ پینے لگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ اپنی انگلی مبارک چوستے تھے۔ پھر لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے تو اس لڑکے کی ماں نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیو۔ تو اس لڑکے نے دودھ پینا چھوڑا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا۔ سو کہا الٰہی مجھ کو ایسا ہی کیجیو تو اس لڑکے کی ماں نے کہا کہ تو نے یہ کیوں کہا؟ تو لڑکے نے کہا کہ سوار ایک ظالم تھا ظالموں سے اور اس لونڈی کو کہتے ہیں تو نے زنا کیا تو نے چوری کی اور حالانکہ اس نے حرام کاری اور چوری نہیں کی تھی۔ ﴾

نوٹ: ایک دوسری روایت میں چار بچوں کے ماں کی گود میں کلام کرنے کا ذکر ہے۔ تین یہ جو اوپر ذکر ہوئے۔ چوتھے جس نے یوسف علیہ السلام کی برأت پر گواہی دی۔ (مرتب)

تفسیر از ابن عباس رضی اللہ عنہ

''عن ابن جریج قال قال ابن عباس رضی اللہ عنہ (ویکلم الناس فی المھد) قال مضجع الصبی فی رضاعه'' (تفسیر ابن جریر طبری ج ۳ ص ۲۷۱، در منثور ج ۲ ص ۲۵)

نوٹ: ''واما المھد فانه یعنی به مضجع الصبی فی رضاعه''

(حافظ ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر جامع البیان ج ۳ ص ۲۷۱)

تحریر مرزا قادیانی

''اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں۔ مگر اس (مرزا کے) لڑکے نے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔''

(تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۷)

محمد علی لاہوری کا مذہب

''فاتت به قومها تحمله'' لازماً حضرت عیسیٰ کے زمانہ نبوت سے تعلق رکھتا ہے اور حضرت عیسیٰ اس وقت حضرت مریم کی گود میں نہ تھے، بلکہ سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہوئے تھے اور سوار ہو کر داخل ہونا کسی خاص غرض سے تھا جیسا کہ انجیل میں ہے۔''

(بیان القرآن ص ۸۵۷، سورہ مریم)

''حضرت عیسیٰ تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں۔ اس کے سوائے: ''من کان فی المهد'' کے کچھ معنی نہیں بنتے۔''

(بیان القرآن ص ۸۵۸، سورہ مریم)

''یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے نہ پیدائش کے فوراً بعد کا۔''

(بیان القرآن ص ۸۵۸، سورہ مریم)

سرسید احمد خان کا عقیدہ

''قرآن مجید سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں واقع ہوا تھا، جب حضرت عیسیٰ نبی ہو چکے تھے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ: ''انی عبدالله آتانی الکتاب وجعلنی نبیا'' تاریخ پر اور انجیلوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بارہ برس کی عمر تھی۔ (تفسیر القرآن ج ۲ ص ۳۱)

''غرض اس قدر تو جملہ علمائے مفسرین تسلیم کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ولادت کے زمانہ کے متصل واقع نہیں ہوا تھا، اس کے بعد ہوا۔ کوئی مدت مابعد کے زمانہ کی چالیس دن اور کوئی قریب عمر مراہق یعنی بارہ برس کے قرار دیتا ہے اور ہم باستدلال قرآن مجید زمانہ نبوت قرار دیتے ہیں۔'' (تفسیر القرآن ج ۲ ص ۳۱)

نوٹ: حضرت مسیح علیہ السلام کا والدہ کی گود میں بحالت صغرسنی باتیں کرنا قرآن وسنت سے ثابت ہے جیسا کہ آپ نے مطالعہ کیا۔ محمد علی لاہوری مرزائی اور سرسید نیچری کا عقیدہ اسلام اور اہل اسلام کی تصریحات کے خلاف ہے۔ (مرتب)

باب ہفتم

شق القمر للمعجزۃ سید البشر

شق القمر کے معجزہ پر مرزا قادیانی اور اس کی امت کے مختلف خیالات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وکذبوا واتبعوا اھواء ھم وکل امر مستقر (القمر: ۱تا۳)'' ﴿قیامت نزدیک آ گئی اور چاند پھٹ گیا اور مشرک وکافر جب کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ہمیشہ کا قوی جادو ہے اور مخالفوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے۔﴾

اقوال مرزا قادیانی:

۱..... ''لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمر ان المشرقان اتنکر'' اس (آپ ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے (مرزا قادیانی) لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔

(کتاب اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳)

۲..... ''یہ آیت یعنی: ''وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر'' یہ آیت سورۃ قمر کی آیت ہے شق القمر کے معجزہ کے بیان میں اس وقت کافروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تھا۔ یہی کہا تھا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے۔ قدیم سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے کوئی خارق عادت امر نہیں۔''

(کتاب نزول المسیح ص۱۲۸، خزائن ج۱۸ ص۵۰۶)

۳..... ''کیا ممکن نہیں کہ اس میں حکیم مطلق نے انشقاق واتصال کی دونوں خاصیتیں رکھی ہوں۔ جن کا ظہور اوقات مقررہ سے وابستہ ہو اور ازلی ارادہ سے وہی وقت ظہور مقرر ہو جب کہ ایک نبی سے ایسا ہی معجزہ مانگا گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کی قوت قدسیہ کے اثر سے دیکھنے والوں کو کشفی آنکھیں عطا کی گئی ہوں اور جو انشقاق قرب قیامت میں پیش آنے والا ہے اس

کی صورت ان کی آنکھوں کے سامنے لائی گئی ہو۔ کیونکہ یہ بات محقق ہے کہ مقربین کی کشفی قوتیں اپنی شدت جدت کی وجہ سے دوسروں پر بھی اثر ڈال دیتی ہیں اس کے نمونے ارباب مکاشفات کے قصوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ بعض اکابر نے اپنے وجود کو ایک وقت اور ایک آن میں مختلف ملکوں اور مکانوں میں دکھلا دیا ہے باذن اللہ تعالیٰ۔''

(کتاب سرمہ چشم آریہ ص ۲۲۹، ۲۳۰، خزائن ج ۲ ص ۲۷۷، ۲۷۸)

نوٹ: معلوم ہونا چاہئے کہ ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے؟ (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء، ج ۹ نمبر ۹ ص ۳۴۸)

۴..... ''اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہوتا تو ان کا حق تھا کہ وہ کہتے کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا تھا جس کا نام شق القمر رکھا گیا۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا۔ جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی اور یہ آیتیں بطور پیشگوئیوں کے ہیں۔ اس صورت میں شق کا لحاظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا۔ کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے گویا وہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ایک استعارہ ہے۔''

(کتاب چشمہ معرفت ص ۲۲۳، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۲)

۵..... ''اس پر ایک صاحب نے پوچھا شق القمر کی نسبت حضور (مرزا قادیانی) کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔ ہم نے اس کے متعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھ دیا ہے۔''

(اخبار بدر قادیاں مورخہ ۲۴ ؍مئی ۱۹۰۸ء، ج ۷ نمبر ۱۹، ۲۰ ص ۵ کالم ۳، ملفوظات ج ۱۰ ص ۳۷۵)

۶..... ''اور بعض محدثین کا مذہب یہ بھی ہے کہ شق القمر بھی ایک قسم خسوف کا تھا۔ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی (قادیانی) نے جواب دیا کہ عبداللہ بن عباس کا بھی یہی مذہب ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ از قسم خسوف تھا۔ کیونکہ بڑے بڑے علماء اس طرف گئے ہیں۔''

(اخبار الحکم مورخہ ۲۴ ؍جنوری ۱۹۰۳ء، ص ۱۳، اخبار بدر مورخہ ۱۳ ؍فروری ۱۹۰۳ء، ص ۲۶، ملفوظات ج ۴ ص ۳۹۱)

مذہب مرزا محمود احمد قادیانی

سوال: ''کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا؟ فرمایا اس میں ایک

پیش گوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹادی جائے گی۔ چاند فی الواقع دوٹکڑے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا اور کشف ایسے ہوسکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں۔ چنانچہ اس مجلس والوں نے چاند کو دوٹکڑے ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اس کو دیکھا تا کہ آئندہ کے لئے گواہی ہو۔ یہ خیال کہ فی الواقع چاند دوٹکڑے ہوگیا تھا صحیح نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو رصدگاہوں میں بیٹھے تھے وہ ضرور دیکھتے، لیکن انہوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا۔'' (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۷؍جولائی ۱۹۲۲ء، ص ۷ کالم ۳ ج ۱۰ نمبر ۵)

چاند گرہن نہیں بلکہ انشقاق قمر

جواب: مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔'' (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

مرزا قادیانی کا یہ مؤقف کہ انشقاق قمر دراصل خسوف تھا۔ سو یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ہوا تھا۔ بلکہ فرقان حمید کی آیت مبارکہ اور صحیح حدیثوں سے آپ کے لئے چاند کے ٹکڑے ہونے کا نشان ظاہر ہونا ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''**یسئل ایان یوم القیامة فاذا برق البصر وخسف القمر** (القیامة: ۶ تا ۸)'' ﴿پوچھتا ہے کہ کب ہوگا قیامت کا دن پس جب کہ آنکھیں پتھرا جاویں گی اور چاند گرہن جاوے گا۔﴾

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القمر کے رکوع اوّل میں الفاظ: ''**اقتربت الساعة وانشق القمر**'' بیان فرمائے ہیں اور الفاظ: ''**اقتربت الساعة وخسف القمر**'' نہیں فرمائے۔

غرض ثابت ہوا کہ چاند گرہن اور چیز ہے اور چاند کا شق ہونا اور چیز ہے۔

لفظ شق کا استعمال

۱..... ''**اذا السماء انشقت** (الانشقاق: ۱)'' ﴿جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے۔﴾

۲..... ''**ثم شققنا الارض شقا** (عبس: ۲۶)'' ﴿پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھاڑنا۔﴾

۳..... ’’وان من الحجارة لما یتفجر منه الانهار وان منها لما یشقق فیخرج منه الماء (البقرة:۷۴)‘‘ ﴿اور تحقیق بعض پتھروں میں سے وہ ہیں کہ پھٹ جاتی ہیں اس سے نہریں اور تحقیق بعض ان میں وہ ہیں کہ پھٹ جاتا ہے۔ پس اس میں سے پانی نکلتا ہے۔﴾

شق القمر کشفی واقعہ نہیں تھا

سورۂ القمر کی آیت مبارکہ: ’’اقتربت الساعة وانشق القمر‘‘ صاف ظاہر کررہی ہے کہ چاند فی الواقع دو ٹکڑے ہوگیا تھا۔ اس آیت مبارکہ سے اور کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ ایک کشف تھا۔ قرینہ صارفہ کے بغیر آیت کو ظاہر سے پھیرنا جائز نہیں ہے۔

پادری عماد الدین کا مغالطہ

پادری عماد الدین مشرک نے لکھا ہے: ’’مفسروں نے لکھا ہے کہ اکثروں کے نزدیک شق القمر ہوگیا۔ مگر بعضوں کے نزدیک نہیں ہوا۔ چنانچہ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے: ’’وعن بعض الناس ان معناه ینشق یوم القیامة‘‘ یعنی بعض آدمیوں نے یوں کہا ہے کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ قیامت کو شق القمر ہوگا اور بیضاوی نے کہا: ’’وقیل معناه سینشق یوم القیامة‘‘ (تحقیق الایمان باب اوّل فصل اوّل ص۳۲)

مسیحی کے مغالطے کا جواب

سورۂ القمر کی آیت مقدسہ بلحاظ الفاظ ومعانی کے بالکل صاف اور واضح ہے۔ منکرین کو بجز اس کے کوئی موقع ہاتھ پاؤں مارنے کا نہیں ملا کہ انشق کو جو صیغہ ماضی ہے اور جس کا ترجمہ ’’پھٹ گیا‘‘ ہے۔ صیغہ مستقبل کے معنی میں لیتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں ’’پھٹ جائے گا‘‘ مگر اس کی تردید خود آیت شریفہ کے الفاظ کررہے ہیں۔

اوّل لفظ ’’اقتربت‘‘ جو صیغہ ماضی ہے حقیقتاً ماضی کے معنوں میں ہے۔ اگر صیغہ ’’انشق‘‘ کو مستقبل میں لیا جائے تو ’’اقتربت‘‘ کو بھی مستقبل کے معنی میں لینا چاہئے ورنہ ترجمہ بالکل غلط ہوجائے گا۔ کیونکہ ’’اقتربت‘‘ کو ’’بصیغه‘‘ ماضی اور ’’انشق‘‘ کو بمعنی

مستقبل لینے سے یہ مطلب حاصل ہوگا کہ قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ جائے گا۔مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ترجمہ بلاغت قرآن شریف کے بالکل منافی ہے اور اسلوب آیات قرآنیہ ہرگز اس کا مقتضی نہیں بلکہ اسلوب صحیح کے مطابق جو جا بجا قرآن مجید کی آیات میں خصوصاً سورۃ تکویر اور سورۃ انفطار میں ملحوظ رکھا گیا ہے۔یوں چاہئے تھا:''**اذا اقتربت الساعة وانشق القمر**''یعنی جب قیامت نزدیک آئے گی تو چاند پھٹ جائے گا۔مگر یہ تو بالکل بے معنی بات ہے کہ قیامت آ گئی اور چاند پھٹ جائے گا۔کیونکہ قیامت کے نزدیک آنے کا تو حقیقتاً بزمانہ ماضی دعویٰ کیا گیا ہے اور چاند کے پھٹ جانے کا بزمانہ استقبال۔ہاں! اگر لفظ یوں ہوتے:''**وقعت الساعة وانشق القمر**''یعنی قیامت ہوگئی اور چاند پھٹ گیا تو بے شک یہ توجیہہ ہوسکتی تھی کہ چونکہ قیامت کا وقوع اور چاند کا پھٹنا ہر دو یقینی امر ہیں۔اس لئے ہر دو کے وقوع کو جو بزمانہ استقبال ہوگا۔صیغہ ماضی کے ساتھ تعبیر کر دیا ہے مگر لفظ ''**اقتربت**'' کی صورت میں وہ توجیہہ صحیح نہیں ہوسکتی۔کیونکہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ گو ابھی قیامت نزدیک نہیں ہوئی اور آئندہ کبھی نزدیک ہوگی۔مگر اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے کہہ دیا گیا کہ نزدیک آئی۔وجہ اس کی یہ ہے کہ نزدیک آنے کی زمانہ مستقبل میں خبر دینا بالکل فضول امر ہے۔کیونکہ قرآن مجید میں بار بار نفس قیامت کے وقوع کو بصیغہ ماضی ذکر کیا گیا ہے،نہ اس کے نزدیک آ جانے کے وقوع کو مثلاً:''**اتٰی امر اللہ فلا تستعجلوہ**''یا:''**اقترب للناس حسابھم**''کیونکہ:''**اقترب**''بمعنی نزدیک آ جانا تو بزمانہ مبارک نبوی واقع ہو چکا تھا۔چنانچہ احادیث صحیحہ اس امر پر دال ہیں۔یہ بات ذرا غور طلب ہے کیونکہ وقوع کی خبر صیغہ ماضی کے ساتھ دینا اور معنی مستقبل کے مراد رکھنا اور قرب وقوع کی خبر بصیغہ ماضی دینا اور معنی مستقبل کے مراد لینا ہر دو ایک امر نہیں۔پہلی صورت جو آیت مذکورہ بالا میں موجود نہیں صحیح ہے اور عین بلاغت اور دوسری بالکل غلط اور منافی بلاغت جو بزعم منکرین یہاں موجود ہے۔ذرا غور کرو اور انصاف سے کام لو کہ آیا مقام تحذیر اور تہدید اس امر کا مقتضی ہے کہ منکرین کو یوں کہا جائے کہ قیامت آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔یا اس امر کا مقتضی ہے کہ انہیں یوں سنایا جائے کہ قیامت قریب آ جاوے گی اور چاند پھٹ جاوے گا؟اس پچھلی لغو اور بے معنی تقریر کو تو کوئی وہی شخص مانے گا کہ جس کا دماغ قانون قدرت نے مختل کر رکھا ہو۔ورنہ عقل و ہوش کا آدمی تو ایسی بے سر و پا بات منہ سے نہ نکالے گا۔

ثانیاً: سورۃ القمر کے الفاظ: ’’وان یروآیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر‘‘ منکر کی کسی کٹ حجتی کو چلنے نہیں دیتے۔ کیونکہ یہ الفاظ صاف صاف اس امر کی شہادت دے رہے ہیں کہ منکرین نے کسی خرق عادت کو دیکھا ہے اور ضد اور ہٹ سے اس کو سحر سے تعبیر کر دیا۔ تعجب ہے کہ منکرین ایسے اندھے ہو گئے ہیں کہ انہیں ان الفاظ پر مطلقاً توجہ نہیں۔ کیونکہ اگر بزعم منکر یہ تسلیم کیا جاوے کہ قرب قیامت میں بزمانہ مستقبل چاند پھٹے گا تو اسے سحر کہنے کا کیا مطلب ہے؟ (از رسالہ صوفی بابت ماہ نومبر ۱۹۱۲ء ص ۲۴، ۲۵)

احادیث صحیحہ

(صحیح بخاری شریف ج ۲ ص ۷۲۱، ۷۲۲، کتاب التفسیر باب قولہ وانشق القمر، فتح الباری ج ۸ ص ۴۷۴، ۴۷۵، ارشاد الساری ج ۷ ص ۳۶۴، ۳۶۵، عمدۃ القاری ج ۹ ص ۱۸۴، اعظم التفاسیر ج ۲۷ ص ۶۹، ۷۰) پر ہے:

۱..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا نیچے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہی دو۔

۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا اور حالانکہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو ہو گیا چاند دو ٹکڑے تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہی دو، گواہی دو۔

۳..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ گیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔

۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ شریف والوں نے سوال کیا کہ ان کو کوئی نشانی دکھلا دیں۔ سو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھلایا۔

۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔

نوٹ: (تفسیر ابن جریر ج ۱۱ ص ۸۴ تا ۸۸، ابن کثیر ج ۹ ص ۱۲۶ تا ۱۳۰، فتح البیان ج ۹ ص ۱۴۹ تا ۱۵۱، در منثور ج ۶ ص ۱۳۲ تا ۱۳۴، خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۳۱۲ تا ۳۱۴، کتاب الشفا ج ۱ ص ۱۸۳ تا ۱۸۵،

شرح الشفاج ۱ص ۵۸۴تا۵۸۹، مواہب اللدنیہ ج ۱ص ۳۵۶، ۳۵۷، شرح مواہب للزرقانی ج ۵ص ۱۰۶تا۱۱۴) میں بھی معجزہ شق القمر کا بیان موجود ہے۔

مرزا قادیانی کا دوسرا عقیدہ

الف..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''اور اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف میں درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اس کی بروقت نزول ہزاروں مسلمانوں اور منکروں کو سنائی جاتی تھی اور اس کی تبلیغ ہوتی تھی اور صدہا اس کے حافظ تھے۔ مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافروں نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''**اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر**'' تو اس صورت میں اس کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت ﷺ کے مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اس کو ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے بھی دم نہ مارا تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا تھا۔ تب ہی تو ان کو چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہی۔'' (کتاب سرمہ چشم آریہ ص ۶۲، ۶۳، خزائن ج ۲ص ۱۱۰، ۱۱۱)

ب..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ: ''**اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر**'' یعنی قیامت نزدیک آ گئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے۔ جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ نرا دعویٰ نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر مرے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن

کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے۔ ہم نے تو چاند کو دوٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کرسکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کرکے پھر بھی چپ رہے۔ بالخصوص جب کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔ پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہیں یہ عذرات بالکل فضول ہیں۔ معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزے کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی بات ہو اور علاوہ اس کے علم ہیئت کی کسی نے اب تک حد بست کرلی ہے؟'' (کتاب چشمہ معرفت ضمیمہ ص۴۱، ۴۲، خزائن ج۲۳ ص۴۱۱)

اعتراض: ''خود شق القمر کے متعلقہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قسم کا چاند گرہن تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاند کے دونوں ٹکڑوں میں سے ایک نظر آتا تھا اور دوسرا غائب تھا۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ چاند گرہن تھا۔''

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷ ؍شوال ۱۳۴۰ھ ص۶)

جواب: (صحیح بخاری شریف ج۲ ص۷۳۱، ۷۳۲) پر روایت یوں آئی ہے: ''عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال انشق القمر فی زمان النبی ﷺ'' یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا۔

نوٹ: اس صحیح روایت سے صاف ظاہر ہے کہ چاند پھٹ گیا تھا۔

محمد علی (ایم۔اے) امیر جماعت مرزائیہ لاہور کا قول

محمد علی لاہوری نے لکھا ہے: ''ان تمام روایات سے جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ اس حد تک یقینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں انشقاق قمر دیکھا گیا۔ یعنی چاند کا پھٹنا دیکھا گیا..... لیکن جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے ایک طرف احادیث اس بارہ میں تواتر کو پہنچ گئی ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم کے صریح الفاظ بھی اس پر دال ہیں کہ انشقاق قمر وقوع میں آیا۔'' (تفسیر بیان القرآن ص۱۳۲۱، سورۃ القمر)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء، بمطابق ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے شروع میں تین استادوں سے علم حاصل کیا۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک ''براہین احمدیہ'' نامی ضخیم کتاب لکھی۔ آپ نے مسیح موعود، مہدی مسعود، محدث، امام الزماں، مجدد، ملہم، مامور، نبی، رسول، کرشن، اوتار وغیرہ ہونے کے تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔ آپ نے اپنی اکثر کتابوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر زیادہ زور دیا ہے اور دعویٰ مسیحیت کی بنیاد اسے ٹھہرایا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق وکذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ درحقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اس کو سوچو۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۴)

اس وقت ناظرین کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول کراتا ہوں اور وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں (مثلاً ایام الصلح، کشتی نوح، اعجاز احمدی، تذکرۃ الشہادتین، حقیقت الوحی، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مواہب الرحمٰن، کتاب البریہ، ست بچن، راز حقیقت، کشف الغطاء، تحفہ گولڑویہ، مسیح ہندوستان میں، الہدیٰ، تحفہ غزنویہ اور نور القرآن) میں لکھا ہے کہ: ''جو سری نگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔'' (راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۲)

اس عقیدے اور دعویٰ پر جو دلائل مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کو نمبروار درج کرکے ساتھ ہی ان کا جواب لکھا جاتا ہے:

''وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب''

قادیانی دلیل نمبر ۱

''خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مرگیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''واوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین'' یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھوں سے بچا کر ایک ایسے

پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے۔'' (کتاب کشتی نوح ص۱۶، ۶۹ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۱۶، ۷۵، اعجاز احمدی ص۱۹، تذکرۃ الشہادتین ص۲۷، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲۸، ۲۲۹، حقیقت الوحی ص۱۰۱ حاشیہ ص۲۳۲، رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر۱۹۰۳ء ص۴۲۹، ریویو بابت ماہ نومبر۱۹۰۲ء ص۴۳۶، ریویو بابت ماہ دسمبر۱۹۰۲ء ص۴۹۱، اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ رمئی ۱۹۱۱ء ص۱۰، اخبار الحکم مورخہ ۱۴ راپریل ۱۹۱۵ء ص۱، الحکم مورخہ ۲۴ رستمبر ۱۹۰۲ء ص۸، الحکم مورخہ ۱۷ راکتوبر ۱۹۰۲ء ص۵، اخبار بدر مورخہ ۱۲ ردسمبر ۱۹۰۲ء ص۵۶، الحکم مورخہ ۲۴ ردسمبر ۱۹۰۳ء ص۴ کا خلاصہ مطلب، حقیقت الوحی ص۱۰۱ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۰۴)

قادیانی دلیل کی تردید

الزامی جواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کیا لکھ دیا کہ حضرت مریم علیہا السلام کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کے ایک مرید سید محمد السعید طرابلسی نے ان (مرزا قادیانی) کی طرف ایک خط لکھا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا: ''جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اس کو اورشلم بھی کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد اس شہر کا نام ایلیاء رکھا گیا اور پھر فتوح اسلامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام قدس کے نام سے مشہور ہے اور عجمی لوگ اس کو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں۔'' (اتمام الحجۃ ص۲۱، ۲۲ حاشیہ، خزائن ج۸ ص۲۹۹، ۳۰۰)

نوٹ نمبر۱: سید محمد سعید مرزائی کے خط سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم علیہا السلام کی قبر شہر یروشلم کے بڑے گرجے میں ہے اور حضرت مسیح ناصری بیت اللحم نامی قصبہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا (حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۴ حاشیہ) پر یہ

لکھنا کہ: ''حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔'' سراسر غلط ہے۔ اس طرح مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی ناصرہ کی بستی میں پیدا ہوا تھا۔ (کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۹، ۲۵۳) صحیح نہیں ہے۔

نوٹ نمبر۲: اس سے پیشتر مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ: ''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوگیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہوگیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

سو میں ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک قول درج کرتا ہوں: ''ہاں ہم نے کسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی بلاد شام میں قبر ہے مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے جو کشمیر میں ہے اور ملک شام کی قبر زندہ در گور کا نمونہ تھا جس سے وہ نکل آئے۔'' (ست بچن حاشیہ ص ز، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۷)

تحقیقی جواب

۱..... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اکثر کتابوں میں اور ان کے مریدوں میں سے حکیم خدا بخش مرزائی نے کتاب ''عسل مصفی'' قاضی ظہور الدین اکمل نے اپنی کتاب ''ظہور المسیح'' اور ''ظہور المہدی'' سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اٹاوہ نے رسالہ کشف الاسرار، مولوی غلام رسول فاضل راجیکے نے رسالہ ''التنقید'' اور ان کے علاوہ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ۱۹۰۳ء، ۱۹۰۴ء، ۱۹۰۶ء، ۱۹۰۷ء، ۱۹۲۵ء، اخبار الحکم، بدر، فاروق اور الفضل کے) متعدد پرچوں میں اس امر پر زور دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کی قبر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلّہ خانیار میں ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ دل کھول کر دلائل قویہ کے ساتھ قادیانی مذہب کا باطل ہونا لکھوں۔ اب قادیانی دلیل کی تردید کی جاتی ہے۔ ذرا غور سے سنئے:

۲..... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''وجعلنا ابن مریم وامه آیة وآوینا هما الی ربوة ذات قرار ومعین (المؤمنون: ۵۰)'' ﴿اور ہم نے حضرت ابن مریم علیہ السلام (یعنی مسیح علیہ السلام) اور اس کی ماں کو نشانی کیا اور ہم نے ان دونوں کو ایسی بلند زمین کی طرف پناہ دی جو رہنے کی جگہ تھی اور جہاں پانی جاری تھا۔﴾

۳..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب (ماں) سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں

سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم علیہا السلام کو اپنی بیٹی کر رکھا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔ (موضح القرآن سورۂ مومنون:۵۰)

۴..... ''عیسٰی بن مریم ولادت اوبعد مضی سه صدوسه سال از سکندراست وقتل یحییٰ قبل از رفع اوبه سه سال شد ونصاریٰ یحییٰ رایوحنا، نامندوقصئه ولادت عیسٰی منصوص قرآن است ووے روح وکلمه وعبدخدا است ونبی مرسل صاحب انجیل است ومریم عیسٰی را اوّل بمصر برو وبعد دوازده سال بشام آورد درقریه ناصره نزول کرد وبها سمیت النصاریٰ چوں عیسٰی دریں جا، سی ساله شد اور اوحی آمدن گرفت'' (کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ ص۲۹، مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع شاہجہانی بھوپال)

۵..... حضرت امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری کی کتاب (تاریخ الامم والملوک ج۲ ص۲۰، ۲۱، تاریخ کامل ابن اثیر ج۱ ص۱۳۵، ۱۳۶، عماد الدین ابوالفداء کی تاریخ ج۱ ص۳۵، تاریخ ابن خلدون ج۲ ص۱۴۶) پر بھی حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد ان کے ہمراہ ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کی طرف جانا اور پھر وہاں سے واپس آ کر شہر ناصرہ میں قیام پذیر ہونا لکھا ہے۔

۶..... ''اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ملک شام کے ایک قصبہ بیت اللحم نامی میں پیدا ہوئے تھے۔'' (اتمام الحجہ ص۱۹ تا ۲۱ حاشیہ، خزائن ج۸ ص۲۹۹، رسالہ التنقید ص۴۲، ۴۳)

آپ کی پیدائش کے وقت ہیرودیس ایک ظالم بادشاہ حکمران تھا وہ حضرت مسیح کے قتل کرنے کے درپے ہوا۔ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام ملک شام کو چھوڑ کر ملک مصر کو چلے گئے۔ وہاں بارہ سال تک رہے بادشاہ ہیرودیس کے مرنے کے بعد دونوں اپنے وطن واپس آئے چونکہ ان دنوں یروشلم وغیرہ پر ہیرودیس کے بیٹے ارخلاوس کی حکومت تھی۔ اس لئے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ دونوں صوبہ یہودیہ میں کوہ کارمل کے ایک فرحت افزا مقام ''ناصرہ'' نامی کی طرف تشریف لے گئے وہاں اٹھارہ سال تک رہے۔ (طبقات الکبریٰ لابن سعد ج۱ ص۲۶)

حضرت مسیح تیس سال کی عمر میں ان قوموں کی تبلیغ کے لئے مامور ہوئے تھے۔
(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۵۷۰)

اسی واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح ناصری بھی کہتے ہیں۔

۷..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''انجیل متی میں لکھا ہے کہ خداوند کے ایک فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کے کہا۔ اٹھ اس لڑکے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا اور وہاں جب تک میں تجھے خبر نہ دوں ٹھہرا رہ۔ کیونکہ ہیرودیس اس لڑکے کو ڈھونڈے گا کہ مار ڈالے۔'' (رسالہ ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۳ء، ص ۱۴، مسیح ہندوستان میں ص ۲۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۳)

۸..... ''گلیل کے علاقہ میں ایک شہر ناصرہ نام تھا۔ جو دراصل ایک پہاڑی پر بستا تھا۔ لوقا: ۴/ ۲۹ اس جگہ کو مریم مقدسہ نے مصر سے واپس آ کر اپنا جائے قرار بنایا تھا۔ ناصرہ بستی کا نام ناصرہ اس لئے ہوا کہ یہ لفظ نتصر سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں چھوٹا پودا۔ چنانچہ یسعیاہ: ۱۱/ ۱ میں بعینہٖ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے۔ چونکہ مسیح اور اس کی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت تک اس بستی میں رہے تھے۔ اس لئے مسیح بھی مسیح ناصری کہلوایا۔ (یوحنا: ۱/ ۴۰)''

(رسالہ ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۱۶ء، ص ۲۹۲)

قادیانی دلیل نمبر۲

۱..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے اس ارادہ سے کہ پنجاب اور ہندوستان دیکھتے ہوئے پھر کشمیر کی طرف قدم اٹھاویں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ افغانستان اور کشمیر کی حد فاصل چترال کا علاقہ اور کچھ حصہ پنجاب کا ہے۔ اگر افغانستان سے کشمیر میں پنجاب کے رستے سے آویں تو قریباً اسّی کوس یعنی ۱۳۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور چترال کی راہ سے سو کوس کا فاصلہ ہے۔ لیکن حضرت مسیح نے بڑی عقلمندی سے افغانستان کا راہ اختیار کیا تا اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں جو افغان تھے فیضیاب ہو جائیں اور کشمیر کی مشرقی حد ملک تبت سے متصل ہے اس لئے کشمیر میں آ کر بآسانی تبت میں جا سکتے تھے اور پنجاب میں داخل ہو کر ان کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ قبل اس کے جو کشمیر اور تبت کی طرف آویں۔ ہندوستان کے مختلف مقامات کی سیر کریں۔ سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں کہ یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا اور پھر

جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے۔ اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہوگی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔'' (مسیح ہندوستان میں ص ۶۷، ۶۸، خزائن ج ۱۵ ص ۶۹، ۷۰)

۲..... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب کی موت سے بچنے کے متعلق ایک پیش گوئی یسعیاہ باب ۵۳ میں اس طرح پر ہے اور اس کے بقائے عمر کی جو بات ہے سو کون سفر کر کے جائے گا۔ کیونکہ وہ علیحدہ کیا گیا ہے۔ قبائل کی زمین سے اور کی گئی شریروں کے درمیان اس کی قبر پر، وہ دولتمندوں کے ساتھ ہوا اپنے مرنے میں، جب کہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہوگا۔ اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دیکھے گا۔'' (یعنی صلیب پر بے ہوشی پر، وہ پوری عمر پائے گا)

(کتاب تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۴، ۳۱۵)

الف..... ''اس آیت کا مطلب ہے کہ صلیب سے اتار کر مسیح کو سزا یافتہ مردوں کی طرح قبر میں رکھا جائے گا۔ مگر چونکہ وہ حقیقی طور پر مردہ نہیں ہوگا۔ اس لئے اس قبر میں سے نکل آئے گا اور آخر عزیز اور صاحب شرف لوگوں میں اس کی قبر ہوگی اور یہی بات ظہور میں آئی۔ کیونکہ سری نگر محلّہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس موقعہ پر قبر ہے۔ جہاں بعض سادات کرام اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۴)

۳..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے:

بست و یکم (اکیسواں): یہ کہ مسیح صاحب اولاد ہوگا۔ جس کی تصدیق توریت سے یوں ہوتی ہے۔ جب کہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا تو وہ بچ جائے گا اور صاحب اولاد ہوگا اس کی عمر لمبی کی جائے گی۔ وہ اپنی جان کی نہائیت سخت تکلیف دیکھے گا۔ دیکھو کتاب یسعیاہ باب: ۵۳، درس: ۱۰ جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی لغزش کی وجہ سے مسیح پر ایک جانکاہ دکھ آئے گا۔ بہ منطوق آیت: ''ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت

ایدیکم'' مگر وہ بفضل خدا اس مصیبت سے بچ جائے گا اور اس کی عمر دراز ہوگی۔

بست ودوم: یسعیاہ باب:۵۱، درس:۱۵ میں ہے جھکایا ہوا، بند ہوا، کہاں سے آزاد کیا جائے گا۔ وہ غار میں نہ مرے گا اور اس کی روٹی کم نہ ہوگی۔ چنانچہ احادیث ذیل سے ظاہر ہے کہ اس واقعہ صلیب کے بعد ۸۷ برس اور زندہ رہا اور صاحب اولاد بھی ہوا۔ چنانچہ افغانستان میں اب تک عیسیٰ خیل قوم موجود ہے۔ (کتاب عسل مصفی طبع ثانی حصہ اوّل ص ۴۵۱، ۴۵۲)

قادیانی دلیل کی تردید

الف..... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (مسیح ہندوستان میں ص ۶۸، خزائن ج ۱۵ ص ۷۰) میں یہ تو لکھ دیا کہ: ''اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں۔'' مگر یہ نہ بتایا کہ پرانی تاریخیں کس زبان میں ہیں۔ ان کے مصنف کون ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں اور کہاں ہوئے ہیں؟ خالی زبانی باتیں کون مان سکتا ہے؟ ذرا ان پرانی تاریخوں کی اصلی عبارتیں تو نقل کر دیتے جو بتلاتی ہیں کہ (بقول آپ کے) حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا۔

ب..... مرزا قادیانی کے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے: ''سیر کیا ہوگا، گئے ہوں گے، ٹھہرے ہوں گے، کوچ کیا ہوگا، کر لی ہوگی، رہے ہوں گے۔'' واہ صاحب واہ! کیسے زبردست دلائل مرزا قادیانی پیش کر رہے ہیں۔ ساتھ یہ بھی ملاحظہ ہو کہ: ''اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ہی کی اولاد ہوں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۵)

قربان جایئے ایسے استدلال پر۔ افغانوں میں تو محمد زئی، عمر زئی اور یوسف زئی قومیں بھی تو ہیں۔ واضح ہو کہ: ''ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے۔'' (دیکھو رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء، ج ۹ ص ۳۴۸)

ج..... واضح ہو کہ پرانے عہد نامے میں سے یسعیاہ نبی کے صحیفہ کا باب:۵۳ حضرت مسیح ناصری کے حق میں نہیں ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید حکیم خدا بخش مصنف ''عسل مصفی'' نے لکھا ہے بلکہ اگر بغور دیکھا جائے تو سارا باب:۵۳ یسعیاہ کی کتاب کا سیدنا محمد ﷺ کے حق میں ہے۔ (دیکھو رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۹ء، ص ۲۰) آج سے کئی سال پیشتر جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سیدنا ناصر الدین محمد ابو المنصور نے اپنی مشہور و معروف

کتاب (میزان المنیر ان درجواب میزان الحق ص۱۷،۱۸) پر دلائل سے ثابت کیا تھا کہ یسعیاہ:۵۳ باب میں کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ وہ حضرت پیغمبر اسلام ﷺ کے حق میں ایک پیش گوئی ہے۔

د..... حضرت مسیح نے نہ شادی کی اور نہ آپ کی اولاد ہوئی۔ اب ذیل میں خود مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریروں سے اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہ کوئی بیوی تھی اور نہ آپ کی کوئی اولاد تھی۔

۱..... ''اور کوئی اس (یعنی مسیح) کی بیوی بھی نہیں تھی۔'' (ریویو ج۱ نمبر۳ ص۱۲۴)

۲..... ''اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔'' (تریاق القلوب ص۹۹ حاشیہ، خزائن ج۱۵ ص۳۶۳)

۳..... ''سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی ظاہری اولاد نہ تھی۔'' (الفضل مورخہ ۲۹ ؍جنوری ۱۹۲۵ء ص۶)

۴..... ''کیا مریم کا بیٹا مسیح جس کا کوئی باپ نہ تھا نہ بیوی اور نہ بچہ تھا۔ اس دنیا کے ایک عام آدمی کے لئے کامل نمونہ ہوسکتا ہے۔'' (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص۳۱)

۵..... ''یہ وہی بات ہے جو ہم رسول اللہ ﷺ کی شان میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ پھر کس طرح معلوم ہو کہ وہ اپنی بیوی بچوں سے اچھا سلوک کر سکتے تھے۔'' (الفضل ضمیمہ ۸ ؍مئی ۱۹۲۸ء نمبر۹۴)

۶..... ''عام خیال حضرت مسیح کے متعلق یہی تھا کہ انہوں نے نکاح نہیں کیا۔''

(ریویو ج۴ نمبر۶ ص۲۳۷، ۱۹۰۵ء)

۷..... ''دیکھو مسیح نے ایک بھی بیوی نہیں کی۔''

۸..... ''یسوع فرقہ صوفیا بنام اسیر میں داخل تھا جو شادی نہ کرتے تھے۔''

(اخبار بدر ۲۰ ؍جولائی ۱۹۱۱ء ص۴)

۹..... ''حضرت عیسیٰ بلا باپ تھے۔ صاحب اولاد ہونا معلوم نہیں۔ غالباً نہ تھے۔''

(الفضل مورخہ ۱۷ ؍جولائی ۱۹۱۷ء ص۵)

۱۰..... ''اگر کوئی عیسائی شادی کرے اور حضرت عیسیٰ سے پوچھے کہ حضرت میں نے شادی کی ہے۔ بیوی بچوں سے کیا سلوک کروں تو وہ کیا جواب دے سکتے ہیں۔ جب کہ خود

انہوں نے شادی نہیں کی۔'' (الفضل مورخہ ۱۰ رجنوری ۱۹۲۸ء ص ۴)

۱۱..... ''مسیح کا شادی نہ کرنا دلالت کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم ناقص ہے وجہ یہ کہ انبیاء اور مرسلین دوسروں کے لئے نمونہ بن کر آتے ہیں۔'' (تشحیذ الاذہان ج ۱۶ نمبر ۱ ص ۴)

۱۲..... حضرت مسیح نے نہ صرف تجرد کو تاہل پر ترجیح دی بلکہ اسے آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کا ذریعہ بتایا ہے اور خود بھی انہوں نے شادی نہیں کی۔''

(الفضل مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۲۸ء ص ۵۲)

۱۳..... ''اصیل مسیح نے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی۔''

(اعلام الناس حصہ اوّل ص ۵۹)

۱۴..... ''دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا پانی پی لیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے (یعنی زمین پر ہی بلا بستر کے لیٹ رہتے) پھر کہتے کہ نہ تو میرا گھر ہے کہ جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا کوئی غم ہو۔''

(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۱۹۱، ۵۸۳، مصنفہ خدا بخش مرزائی، بحوالہ کنز العمال ج ۲ ص ۷۱)

نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نہ شادی کی اور نہ ان کی کوئی بیوی تھی اور کتاب (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵، در منثور ج ۲ ص ۲۹، حیات القلوب ج ۱ ص ۳۶۱، تاریخ روضۃ الصفا ج ۱ ص ۱۳۲) کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ پس افغانوں کی قوم عیسیٰ خیل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد قرار دینا سراسر غلط ہے۔

قادیانی دلیل نمبر ۳

الف..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۱..... ''حال ہی میں جو روسی سیاح نے ایک انجیل لکھی ہے جس کو لندن سے میں نے منگوایا ہے وہ بھی اس رائے میں ہم سے متفق ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں آئے تھے۔'' (ملخص راز حقیقت ص ۱۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۴ ص ۱۶۱)

۲..... ''تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں

ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے۔ان کو ہدایت کی اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلّہ خانیار میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہوگئے۔اس واقعہ کی تائید وہ انجیل بھی کرتی ہے جو حال ہی میں تبت سے برآمد ہوئی ہے۔یہ انجیل بڑی کوشش سے لندن سے ملی ہے۔ہمارے مخلص دوست شیخ رحمت اللہ تاجر قریباً تین ماہ تک لندن میں رہے اور اس انجیل کو تلاش کرتے رہے۔آخر ایک جگہ سے میسر آ گئی۔یہ انجیل بدھ مذہب کی ایک پرانی کتاب کا گویا ایک حصہ ہے۔بدھ مذہب کی کتابوں سے یہ شہادت ملتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک ہند میں آئے۔'' (راز حقیقت ص۹ حاشیہ،خزائن ج۱۴ص۱۶۱)

۳..... ''حال میں ایک انجیل تبت سے دفن کی ہوئی نکلی ہے جیسا کہ وہ شائع بھی ہو چکی ہے۔بلکہ حضرت مسیح کے کشمیر میں آنے کا یہ ایک دوسرا قرینہ ہے۔ہاں! یہ ممکن ہے کہ اس انجیل کا لکھنے والا بھی بعض واقعات کے لکھنے میں غلطی کرتا ہو۔جیسا کہ پہلی چار انجیلیں بھی غلطیوں سے بھری ہوئی ہیں۔مگر ہمیں اس نادر اور عجیب ثبوت سے بکلی منہ نہیں پھیرنا چاہئے، جو بہت سی غلطیوں کو صاف کر کے دنیا کو صحیح سوانح کا چہرہ دکھلاتا ہے۔واللہ اعلم بالصواب!'' (ست بچن ص۱۶۴ حاشیہ،خزائن ج۱۰ص۳۰۷)

۴..... ''حال میں جو تبت سے ایک انجیل کسی غار میں سے برآمد ہوئی ہے جس کو ایک روسی فاضل نے کمال جدوجہد سے چھپوا کر شائع کر دیا ہے۔جس کے شائع کرنے سے پادری صاحبان بہت ناراض پائے جاتے ہیں۔یہ واقعہ بھی کشمیر کی قبر کے واقعہ پر ایک گواہ ہے۔''
(ایام الصلح ص۱۱۸ حاشیہ،خزائن ج۱۴ص۳۵۶)

۵..... ''اور پھر دوسرا ماٰخذ اس تحقیق کا مختلف قوموں کی وہ تاریخی کتابیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان اور تبت اور کشمیر میں آئے تھے اور حال میں جو ایک روسی سیاح نے بدھ مذہب کی کتابوں کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس ملک میں آنا ثابت کیا ہے۔وہ کتاب میں نے بھی دیکھی ہے اور میرے پاس ہے وہ کتاب بھی اس رائے کی مؤید ہے۔'' (کشف الغطاص۲۵،خزائن ج۱۴ص۲۱۱)

ب..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے:

۱..... ''ناٹووچ روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی نسبت لکھ کر شائع

کی ہے۔اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۳۶ سال کی عمر میں حضرت مسیح نیپال میں تھے۔تبت و کشمیر و ہندوستان آئے تھے۔''

(کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص ۵۸۵، نیز دیکھو رسالہ احمدی بابت ۱۹۱۹ء ص ۲۵)

۲..... ''ناٹووچ روسی سیاح لکھتا ہے کہ ہندوستان کے برہمنوں سے بھی مسیح علیہ السلام کے مباحثے ہوئے اور جب نیپال میں تھے تو اس وقت ان کی عمر ۳۶ برس کی تھی۔''

(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۱۹۲، ۱۹۳)

قادیانی دلیل کی تردید

مرزا غلام احمد قادیانی کا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ:

۱..... حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

۲..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں ملک شام میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔

۳..... حضرت ابن مریم صلیب پر نہ مرے تھے بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے۔

۴..... حضرت یسوع مسیح کے زخموں پر مرہم عیسیٰ سے علاج کیا گیا۔

۵..... حضرت مسیح ابن مریم نے اس واقعہ صلیب کے بعد ملک شام سے ہجرت کی۔

۶..... آپ ملک عراق، ایران، افغانستان، پنجاب، ہندوستان، تبت وغیرہ کی طرف صلیبی واقعہ کے بعد تشریف لائے۔

۷..... بعد ازیں ۱۲۰ سال کی عمر پا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ملک کشمیر میں وفات پائی۔

۸..... آپ کی قبر شہر سری نگر کے محلّہ خانیار میں ہے۔

یہ ہے مرزا قادیانی کا مذہب۔اب روسی سیاح مسٹر نکوسن نوڈووچ کی سنو۔اس میں کچھ شک نہیں کہ مسٹر نکوسن نوڈووچ روسی سیاح نے ''یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات'' بودھوں مٹھ واقع مقام لیہ دارالخلافہ سے دریافت کر کے فرانسیسی اور انگریزی زبان میں شائع کئے تھے۔اس کا ترجمہ اردو زبان میں لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا۔مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں ۱۸۹۹ء میں یہ اردو ترجمہ چھپا تھا۔مسٹر ناٹووچ روسی سیاح لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کے یہ حالات ۱۸۸۷ء میں بودھوں کے مٹھ واقعہ مقام لیہ کے بدھ لامہ نے مجھے بتلائے تھے۔اب ذیل میں اس کتاب ''یسوع مسیح کی نامعلوم

زندگی کے حالات'' کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

اس کتاب میں ۱۴ باب ہیں۔ باب اوّل شامی تجار کی زبانی مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ وجلال کے واقعات۔ اس کے بعد یوں لکھا ہے:

باب چہارم

۸..... یہ خدائی بچہ جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ بچپن سے ہی گمراہوں کو توبہ کے ذریعہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترغیب دے کر ایک خدا کا وعظ کرنے لگا۔

۹..... چاروں طرف سے لوگ اس کا وعظ سننے آیا کرتے اور اس بچہ کے وعظ کو سن کر حیران ہوا کرتے۔ قوم اسرائیل کے تمام لوگ اس بات میں متفق الرائے تھے کہ روح ابدی اس بچہ میں موجود ہے۔

۱۰..... جب عیسیٰ تیرہ برس کی عمر کو پہنچا کہ جس عمر میں اسرائیلی لوگ شادی کیا کرتے تھے۔

۱۱..... تو دولت مند اور امیر لوگ عیسیٰ کے والدین کی جائے سکونت میں جہاں وہ اپنے گذارہ کے لئے بیوپار کرتے تھے۔ آ کر جمع ہونے لگے تا کہ وہ نوجوان عیسیٰ کو جو قادر مطلق خدا کے نام کا وعظ کرنے میں مشہور ہو چکا تھا اپنا داماد دیں۔

۱۲..... یہ وہ وقت تھا جب کہ عیسیٰ چپ چاپ والدین کا گھر چھوڑ کر یروشلم سے نکل گیا اور سوداگروں کے ساتھ سندھ کی طرف روانہ ہوا۔

۱۳..... تا کہ وہ تعلیم الٰہی میں کمالیت حاصل کرے اور بدھ دیو کے قوانین کا مطالعہ کرے۔

(یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات ص ۴۰، ۴۱)

باب پنجم

۱..... نوجوان عیسیٰ جس کو خدا نے برکت دی تھی۔ چودہ برس کی عمر میں سندھ کے اس پار آیا اور ایشور کی پیاری سرزمین میں آریوں کے درمیان رہنے لگا۔

۲..... اس عجوبہ بچہ کی شہرت سارے شمالی ہند میں پھیل گئی اور جب وہ پنجاب اور راجپوتانہ میں سے گزرا تو جین دیو کے پیروؤں نے اس سے درخواست دی کہ وہ ان کے پاس رہے۔

۳..... لیکن وہ جین کے گمراہ پوجاریوں کے پاس نہ رہا اور جگن ناتھ واقع ملک اڑیسہ کو چلا گیا۔ جہاں ویاس کرشن کے پھول (استخوان) مدفون تھے۔ یہاں کے برہمنوں نے اس کا بہت آدر ستکار کیا۔

۴..... برہمنوں نے عیسیٰ کو وید پڑھائے اور ان کا مطلب سمجھایا اور دعا کے ذریعے شفا بخشنا، لوگوں کو وید اور شاستروں کا پڑھانا اور سمجھانا اور آدمیوں سے بھوت، پریت نکال کر ان کو تندرست کرنا سکھلایا۔

۵..... جگن ناتھ راجن گڑھ بنارس اور دیگر متبرک شہروں میں وہ چھ برس رہا۔ (ص۴۱)

باب ششم

۱..... برہمنوں اور کشتریوں نے عیسیٰ کے ان اپدیشوں کو جو وہ شودروں کو دیا کرتا تھا سن کر عیسیٰ کے قتل کی ٹھانی۔ چنانچہ انہوں نے اس مطلب کے لئے اپنے نوکروں کو نوجوان پیغمبر کی تلاش میں بھیجا۔

۲..... مگر عیسیٰ کو شودروں نے اس منصوبے سے مطلع کر دیا تھا۔ پس وہ رات کو ہی جگن ناتھ سے نکل گیا اور گوتم کے پیروؤں کو کوہستانی ملک میں جہاں کہ سا کی منی بدھ دیو پیدا ہوئے تھے اور جہاں کہ لوگ آپ کو مانتے تھے جابسا اور ان لوگوں کے درمیان رہنے لگا۔ (ص۴۴)

۳..... میں کمالیت حاصل کر کے مصنف مزاج عیسیٰ سوتروں کے متبرک خرطوم کو پڑھنے لگا۔

۴..... چھ برس کے بعد عیسیٰ نے جس کو بدھ دیو نے اپنے شاستر پھیلانے کے لئے منتخب کر رکھا تھا ان متبرک خرطوموں کی تشریح کرنے میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی۔

۵..... اس وقت عیسیٰ نیپال اور ہمالہ کے پہاڑوں کو چھوڑ کر راجپوتانہ میں آنکلا اور مختلف قوموں کو اس بات کا وعظ کرتا ہوا کہ انسان کمالیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے مغرب کی طرف چلا گیا۔ (ص۴۵)

باب ہشتم

۱..... عیسیٰ کے اپدیشوں کی شہرت گردونواح کے ملکوں میں پھیل گئی اور جب وہ ملک فارس میں داخل ہوا تو پجاریوں نے ڈر کر لوگوں کو اس کا اپدیش سننے سے منع کر دیا۔

(ص۴۸، ۴۹)

باب نہم

۱..... عیسیٰ جس کو خالق نے گمراہوں کو سچے خدا کا راستہ بتانے کے لئے پیدا کیا تھا۔ ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آیا۔ (ص۵۱)

باب دہم

۱..... حضرت عیسیٰ اسرائیلیوں کا حوصلہ جو ناامیدی کے چاہ میں گرنے والے تھے۔ خدا کے کلام سے مضبوط کرتا ہوا گاؤں بہ گاؤں پھرا اور ہزاروں آدمی اس کا اپدیش (یعنی وعظ) سننے کے لئے اس کے پیچھے ہو لئے۔

باب سیزدہم

۱..... حضرت عیسیٰ اس طرح تین برس تک قوم اسرائیل کو ہر قصبہ اور ہر شہر میں سڑکوں پر اور میدانوں میں ہدایت کرتا رہا اور جو کچھ اس نے کہا وہی وقوع میں آیا۔ (ص۶۱)

باب چہاردہم

۱..... حاکم کے حکم سے سپاہیوں نے عیسیٰ اور ان دو چوروں کو پکڑ لیا اور ان کو پھانسی کی جگہ پر لے گئے اور ان صلیبوں پر جو زمین میں گاڑی گئی تھیں چڑھا دیا۔

۲..... عیسیٰ اور دو چوروں کے جسم دن بھر لٹکتے رہے جو ایک خوفناک نظارہ تھا اور سپاہیوں کا ان پر برابر پہرہ رہا۔ لوگ چاروں طرف کھڑے رہے۔ پھانسی یافتوں کے رشتہ دار دعا مانگتے رہے اور روتے رہے۔

۳..... آفتاب غروب ہونے کے وقت عیسیٰ کا دم نکلا اور اس نیک مرد کی روح جسم سے علیحدہ ہو کر خدا میں جا ملی۔ (ص۶۵)

نوٹ: اخبار (الفضل قادیان ص۸، مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء) پر مذکورہ بالا کتاب کا خلاصہ مطلب یوں لکھا ہے: ''اس کتاب میں چودہ باب ہیں۔ باب اوّل شامی تجار کی زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ وجلال کے واقعات۔ باب چہارم مسیح کی پیدائش۔ باب پنجم مسیح کا ہندوستان

کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا اور پھر سیاحت ہند۔ باب ششم برہمنوں کی مسیح پر خفگی۔ باب ہفتم بت پرستوں کا بت پرستی چھوڑ کر مسیح کے پیرو بننا اور برہمنوں سے مباحثات مذہبی۔ باب ہشتم مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔ باب نہم مسیح کا ۲۹ سالہ عمر میں شام پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔ باب دہم مسیح کے تبلیغی حالات اور یہودیوں کا مسیح کو دکھ دینا۔ باب یازدہم یہودیوں کا حاکم وقت کے پاس فریاد کرنا اور مسیح کو عدالت میں جوابدہی کے لئے مجبور کرنا۔ باب دوازدہم مسیح کے پیچھے جاسوسوں کا پھرنا۔ باب سیزدہم تین سال مختلف ممالک شام کے شہروں میں مسیح کے تبلیغی حالات۔ باب چہاردہم ۳۳ سالہ عمر میں مسیح کا صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ۔'' نہ تین دن قبر میں رہنے کا ذکر نہ آسمان پر جانے کا ذکر۔

بھلا انصاف سے بتاؤ کہ مرزا قادیانی کے مذہب وعقیدہ کو اس سے کیا تعلق ہے۔ مرزا قادیانی کا مذہب تو یہ ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد یعنی ۳۳ سال کے بعد مسیح نے مشرقی ملکوں کی سیاحت کی مگر اس افسانہ میں لکھا ہے کہ صلیبی واقعہ سے بیس سال پہلے عیسیٰ ہندوستان وغیرہ میں آیا۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''یہ بات ہرگز صحیح نہیں ہے کہ حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے پہلے ہندوستان کی طرف آئے تھے۔''

(کتاب مسیح ہندوستان میں ص۳، خزائن ج۱۵ ص۷۵)

قادیانی دلیل نمبر۴

مرزا قادیانی اور اس کی کذب بیانی

شہزادہ یوز آسف کے حالات

کتاب اکمال الدین کے حوالے: واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بعض کتابوں مثلاً کتاب البریۃ، راز حقیقت، ایام الصلح، نور القرآن، ست بچن، کشف الغطا، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، مسیح ہندوستان میں، حقیقت الوحی، تحفہ قیصریہ، تذکرۃ الشہادتین، الہدیٰ، تحفہ گولڑویہ، کشتی نوح، اعجاز احمدی وغیرہ میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ: ''جو سری نگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔'' (راز حقیقت ص۲۰، خزائن ج۱۴ ص۱۷۲)

اپنے اس دعوے کے ثبوت کے لئے مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے: ’’وتواتر علی لسان اھلھا انہ قبر نبی کان ابن ملک وکان من بنی اسرائیل وکان اسمہ یوزاسف فلیسئلھم من یطلب الدلیل واشتھر بین عامتھم ان اسمہ الاصل عیسٰی صاحب وکان من الانبیاء وھاجر الٰی کشمیر فی زمان مضی علیہ من نحو ۱۹۰۰ سنۃ واتفقوا علی ھذہ الانبیاء بل عندھم کتب قدیمۃ توجدفیھا ھذہ القصص فی العربیۃ والفارسیۃ ومنھا کتاب سمی اکمال الدین وکتب اخری کثیرۃ الشھرۃ..... ثم معذٰلک کان یوزاسف سمی کتاب الانجیل وماکان صاحب الانجیل الاعیسٰی فخذ ماصحص من الحق واترک الا قاویل وان کنت تطلب التفصیل فاقرؤا کتاباً سمی باکمال الدین تجدفیہ کلما تسکن الغلیل‘‘ (کتاب الہدیٰ ص۱۰۹، خزائن ج۱۸ ص۳۶۱)

نوٹ: اس کتاب اکمال الدین کا حوالہ کتاب (راز حقیقت ص۱۸، اخبار بدر مورخہ ۷/نومبر ۱۹۰۷ء ص۳، رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء، ص۳۳۹، اخبار الحکم مورخہ ۱۰/اکتوبر ۱۹۰۵ء، ص۵، حکیم خدا بخش مرزائی کی کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص۵۷۴ تا ۵۷۶، ۵۸۵، غلام رسول مرزائی آف راجیکی رسالہ التقلید ص۲۵ تا ۲۷، سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اٹاوہ کی کتاب کشف الاسرار ص۱۴، رسالہ دروس الصلیب ص۳۷، ۳۸، رسالہ واقعات صلیب از اناجیل مروجہ ص۲۸، ۲۹، رسالہ مباحثہ سار چور ص۴۲) پر بھی دیا گیا ہے:

جواب: واضح ہو کہ کتاب اکمال الدین ’’واتمام النعمۃ فی اثبات الغیبۃ وکشف الخیرۃ‘‘ کے مصنف شیخ السعید ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی ہیں۔ یہ کتاب ایران میں ناصر الدین شاہ ایرانی کے عہد میں چھپی ہے۔ تاریخ طبع ۱۳۰۱ھ ضخامت کتاب علاوہ تقریظات وغیرہ کے تین سو تراسی صفحہ ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ص۴، مورخہ یکم مئی ۱۹۱۷ء)

میں نے اس کتاب کا عربی نسخہ چار دفعہ دیکھا ہے اور بڑے غور سے اس کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۵۹ کا مطالعہ کیا ہے۔ ماہ مئی ۱۹۲۰ء میں اور ۲۹/مارچ ۱۹۳۰ء بروز ہفتہ جناب مولوی سید علی حائری صاحب مجتہد اہل تشیع لاہور کے پاس یہ کتاب دیکھی تھی اور ماہ دسمبر ۱۹۲۲ء میں جمعہ کے دن قادیان میں فضل الدین مرزائی وکیل کی مہربانی سے مجھے یہ

کتاب ملی تھی۔ پھر ۱۹۳۱ء میں یہ کتاب دیکھی تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں نے اس کے بارے میں خدا کے بندوں کو بہت دھوکہ دیا ہے اور جھوٹ بولا ہے۔ اب میں اسی کتاب ''اکمال الدین'' اور اس کے اردو ترجمے کتاب ''شہزادہ یوز آسف اور حکیم بلوہر'' مطبوعہ ۱۸۹۶ء مفید عام پریس آگرہ (جس کا حوالہ کتاب (راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۲) پر بھی دیا گیا ہے) کے حوالے سے شہزادہ یوز آسف اور اس کے باپ کے حالات مختصر طور پر ذیل میں لکھتا ہوں: ''وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب''

یوز آسف کے باپ کا حال

''ان ملکا من ملوک الھند کان کثیر الجند واسع المملکۃ مھیبا فی النفس مظفرا علی الاعداء وکان مع ذالک عظیم النھمۃ فی شھوات الدینا ولذاتھا وملاعیھا مؤثر الھواہ مطیعالہ وکان اکرم الناس علیہ وانصمھم لہ فی نفسہ من ذین لہ وحسن لائہ وابغض الناس الیہ واغشھم لہ فی نفسہ من امرہ بغیر ھاوترک امرہ فیھا وقد کان اصاب الملک فیھا فی حداثۃ سنۃ وعنفوان شبابہ'' (اکمال الدین ص ۳۱۷، ۳۱۸)

''اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار و مالک ملک وسیع ہندوستان میں گزرا ہے۔ بڑا رعب اس کا رعایا پر چھایا ہوا تھا اور ہمیشہ دشمنوں پر ظفریاب رہتا تھا۔ اس پر بھی اس کی طبیعت میں حرص بہت تھی۔ دنیوی لذتیں حاصل کرنے میں اور مزے اڑانے میں اور کھیل کود میں اور اپنی خواہشیں پوری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتا تھا اور اس کا بڑا خیر خواہ اور دوست صادق وہ شخص تھا جو اس کی بدافعالیوں کی تعریف کرتا رہے اور اس کی بدکاریوں کو اچھا ظاہر کرے اور بڑا بدخواہ اور دشمن اس کے نزدیک وہ شخص تھا جو اسے ایسی حرکتیں ترک کرنے کو کہے اور یہ بادشاہ ابتدائے جوانی اور کمسنی میں تخت نشین ہو گیا تھا اور بہت صاحب فہم اور خوش بیان تھا اور تدبیر ملک اور بندوبست رعایا سے خوب ماہر تھا اور سب لوگ اس کے ان اوصاف کو جانتے تھے۔ اس سبب سے اس کے فرمانبردار تھے اور بڑے بڑے سرکش اور اہل رائے اس کے تابع حکم و بندہ فرمان تھے اور کچھ جوانی کی بے ہوشی میں کچھ بادشاہی وحکمرانی کے نشہ میں کچھ شہوت وخود بینی کی مستی میں وہ سرشار تو تھا ہی، دشمنوں پر فتح یاب

ہونے سے اور رعایا کے مطیع اور فرمانبردار رہنے سے یہ سب نشہ اور بھی چوگنا ہو گیا تھا اور بہت غرور و تکبر کیا کرتا تھا اور سب کو حقیر سمجھتا تھا اور لوگوں کی تعریف اور خوشامد سے اس کو اپنے کمال عقل و خوبی رائے پر بھروسہ بڑھتا ہی جاتا تھا اور تحصیل دنیا کے سوا اس کی کوئی آرزو اور مقصد نہ تھا اور دنیا کو جس طرح سے وہ چاہتا تھا۔ اسی طرح بآسانی اسے حاصل ہو جاتی تھی۔ لیکن اس کے یہاں کوئی لڑکا نہیں ہوا تھا، لڑکیاں ہی تھیں اور اس کے بادشاہ ہونے سے پیشتر اس کے ملک میں دینداری بہت پھیلی ہوئی تھی اور بہت سے دیندار لوگ تھے۔ شیطان نے اس کے دل میں دین سے عداوت اور دینداروں سے دشمنی پیدا کر دی اور اہل دین کو ایذاء رسانی کرنے لگا اور اپنے زوال سلطنت کے ڈر سے ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دیا اور بت پرستوں کو اپنا مقرب کیا اور ان کے لئے چاندی سونے کے بت بنوائے اور ان کو اور سب پر بزرگی دی اور ان بتوں کو سجدہ کیا۔ جب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو وہ بھی بتوں کو پوجنے لگے اور دینداروں کی توہین کرنے لگے۔'' (شہزادہ یوز آسف اور حکیم بلوہر ص ۲ تا ۴)

شہزادہ یوز آسف کی پیدائش

''فولد للملک فی تلک الایام بعد اماسه من الذکور غلام لم یر الناس مولودا مثله قط حسنا وجمالا وضیاء فبلغ السر ورمن الملک مبلغا کادان یشرف منه علٰی هلاک نفسه من الفرح وزعم ان الاوثان التی کان یعبدها التی وهبت له الغلام فقسم عامة ماکان فی بیوت اموالہ علٰی بیوت اوثانه وام الناس بالاکل والشرب سنة وسمی الغلام یوز اسف..... الخ'' (اکمال الدین ص ۳۲۱، ۳۲۲)

''اور اسی زمانہ میں جب کہ بادشاہ کو کوئی امید لڑکا ہونے کی باقی نہ رہی تھی۔ اس کے یہاں ایک ایسا خوش جمال لڑکا پیدا ہوا، جس کا ثانی چشم روزگار نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے اتنی خوشی بادشاہ کو ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے اور اس نے یہ گمان کیا کہ جن بتوں کی ان دنوں میں پرستش کیا کرتا ہے۔ انہوں نے یہ فرزند اسے عنایت کیا ہے۔ اسی خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا بت خانوں پر تقسیم کر دیا اور رعایا کو حکم دیا کہ سال بھر تک خوشی کریں اور اس لڑکے کا نام یوز آسف رکھا اور اس کے طالع دیکھنے کے لئے منجموں کو اور اہل علم کو

جمع کیا۔ان سب نے غور وتامل کے بعد عرض کیا کہ اس کے طالع سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدر شرف وبزرگی اسے حاصل ہوگی کہ ہندوستان میں کبھی کسی کو حاصل نہ ہوئی ہوگی اور جتنے منجم تھے۔سب نے ہمزبان ہوکر یہی بات کہی،لیکن ان میں سے ایک منجم نے یہ کہا کہ میرا ایسا گمان ہے کہ اس لڑکے کے طالع میں جو شرف وبزرگی معلوم ہوتی ہے۔وہ شرف آخرت ہے اور مجھے یہ گمان ہے کہ یہ لڑکا عابدوں کا اور اہل دین کا پیشوا ہونے والا ہے اور عقبیٰ کے مرتبوں میں سے مرتبہ بلند پر یہ فائز ہونے کو ہے۔اس لئے کہ جو بزرگی اس کے طالع میں مجھے معلوم ہوتی ہے۔ بزرگی دنیا کو اس سے کوئی نسبت نہیں ہے۔'' (شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص۱۴)

بلوہر کا لنکا سے یوز آسف کے پاس آنا

''وشاع خبره فی آفاق الارض وشهر یتفکره وجماله وکما له وفهمه وعقله وزهادته فی الدنیا وهوا منها علیه فبلغ ذلک رجلامن النساک یقال له بلوهر بارض یقال له سراندیپ وکان رجلانا سکا حکیما فرکب البحرحتی اتی ارض سولابط ثم عمدالی باب ابن الملک فلزمه وطرح عنه ذی النساک ولبس ذی التجار وتردد الی باب ابن الملک حتی عرف الاهل والاحیاء'' (اکمال الدین ص۳۲۵)

''اس لڑکے کی عقل وعلم وکمال وفکر وتدبیر وفہم وزہد وترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین واہل عبادت میں سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا یہ خبر لنکا میں سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم دانا تھا۔اس نے دریا کا سفر کیا اور سولابط کی زمین کی طرف آیا اور شہزادہ کی ڈیوڑھی کا ارادہ ٹھان لیا اور عابدوں کا لباس اتار ڈالا،تاجروں کی سی وضع بنائی اور اس لڑکے کی ڈیوڑھی پر آمدورفت شروع کی۔یہاں تک کہ بہت سے ایسے لوگوں سے جو بادشاہ کے لڑکے کے دوست ورفیق تھے اور اس کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔اس سے جان پہچان ہوگئی۔'' (شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص۲۶،۲۷)

کتاب (اکمال الدین ص۳۲۶ تا ۳۵۵،کتاب شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص۲۸ تا ۱۲۲) میں بلوہر کی ملاقات اور گفتگو کا مفصل حال لکھا ہے۔اس کے آگے جو کچھ درج ہے اس کا خلاصہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

حکیم بلوہر کا رخصت ہونا

''جب بلوہر کی گفتگو یہاں پہنچی تو یوز آسف سے رخصت ہوا اور اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا اور چند روز اور اس کی خدمت میں آمد و رفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اسے معلوم ہو گیا کہ بہتری و فلاح اور ہدایت و صلاح کے دروازے اس کے کھل گئے اور راہ حق اور دین روشن کی ہدایت اسے ہوگئی۔ پھر اس سے بالکل ہی رخصت ہوا اور اس شہر سے چلا گیا اور یوز آسف غمگین و دل گیر و تنہا رہ گیا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا کہ وہ دینداروں اور عابدوں میں مل جائے اور تمام خلق کو ہدایت کرے۔'' (اکمال الدین ص ۳۵۶، شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۲۳)

(ص ۳۵۷) پر لکھا ہے کہ یوز آسف کے پاس خدا کی طرف سے ایک فرشتہ آیا۔

(ص ۳۵۸) پر لکھا ہے کہ یوز آسف نے شاہانہ پوشاک گلے سے اتار ڈالی اور وزیر کو دے دی۔ اسی صفحہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ وزیر شہر کی طرف پلٹ گیا اور یوز آسف نے اپنی راہ لی۔

یوز آسف کا پھر ارض سولابط میں آنا

''فمکث فی تلک البلاد حین ثم اتی ارض سولا بط فلما بلغ والده قد ومه خرج یسیرهو والاشراف فاکر موه ووقروه واجمع الیه اهل بلده مع ذوی قرابته وحشمه وقعدوابین یدیه وسلموا علیه وکلمهم الکلام الکثین'' (اکمال الدین ص ۳۵۸)

اور ایک مدت تک اس ملک میں یوز آسف رہا اور لوگوں کو دین حق کی ہدایت کی اس کے بعد پھر سرزمین سولابط پر آیا جو کہ اس کے باپ کا ملک تھا۔ جب اس کے باپ نے اس کے آنے کی خبر سنی۔ رؤساء و امراء و بزرگان ملک کو لئے ہوئے استقبال کے لئے آیا اور سب نے اس کی عزت و توقیر کی اور سب عزیز و آشنا و اہل فوج و اہل شہر اس کی خدمت میں آئے۔ بعد اس کے ان لوگوں سے یوز آسف نے بہت باتیں کیں اور سب لوگوں سے مہربانی و لطف سے پیش آیا۔ (شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر ص ۱۲۸)

یوز آسف کا ملک کشمیر میں آنا

''ثم انتقل من ارض سولابط وسار فی بلاد مدائن کثیرة حتی اتی

ارضا تسمی قشمیر فسارفیها واحیا منها ومکث حتی اتاہ الاجل الی خلع الجسد وارتفع الی النور وقبل موتہ دعا تلمیذا لہ اسمہ یابد الذی کان یخدمہ ویقدم علیہ وکان رجلا کاملافی الامور کلها فاوحی الیہ فقال لہ قدرنا ارتفاعی عن الدینا فاحفظوا بفر ائضکم ولا تزیغوا عن الحق وخذ وابالنسک ثم امریابدان یبنی لہ مکانا وبسط ھو رجلیہ وھیئا راسہ الٰی الغرب وجھہ الٰی الشرق ثم قضی نحبہ'' (اکمال الدین ص۳۵۹)

''پھر یوز آسف نے ارض سولابط سے انتقال کیا اور بہت سے شہروں میں گیا اور لوگوں کو ہدایت کی۔ آخر ایک ایسی زمین میں آیا جس کا نام کشمیر ہے اور اس ملک کے لوگوں کو ہدایت کی اور وہیں رہا۔ یہاں تک کہ اس کا وقت مرگ آپہنچا تو پہلے ایک مرید کو اپنے پاس بلایا کہ اسے لوگ یابد کہا کرتے تھے اور وہ اس بزرگوار کی خدمت وملازمت میں برابر رہا کرتا تھا اور علم وعمل میں صاحب کمال ہوگیا تھا۔ اس سے وصیت کی اور کہا کہ میری روح کا عالم قدس کی طرف پرواز کرنا قریب ہے۔ چاہئے کہ آپس میں فرائض الٰہی کا خیال رکھو اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف توجہ نہ کرو اور عبادت وبندگی الٰہی کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ یہ کہہ کر اس بزرگ نے عالم بقا کی طرف رحلت کی۔'' (شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص۱۳۳)

نوٹ: اسی شہزادہ یوز آسف کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں پیر سید نصیر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس ہے۔ (تاریخ کشمیر اعظمی ص۸۲)

یوز آسف کے متعلق یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوا تھا، نہ یہ لکھا ہے کہ اس کی ماں کا نام مریم تھا اور نہ ہی یہ الفاظ آئے ہیں کہ اس کو خدا نے انجیل دی تھی۔ یہ بھی نہیں لکھا کہ وہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔ جب کہ یہ چاروں باتیں اس میں نہیں پائی جاتیں۔ تو یوز آسف کی قبر کو حضرت مسیح ناصری کی قبر قرار دینا سراسر جھوٹ بولنا ہے۔

حضرت مسیح از روئے لٹریچر مرزائیہ

۱..... حضرت مسیح کا کوئی باپ نہ تھا۔

۲..... حضرت مسیح کی ماں کا نام مریم تھا۔

۳..... حضرت مسیح کو انجیل ملی تھی۔

۴..... حضرت مسیح بچپن میں مصر گئے تھے۔
۵..... مصر سے واپس آ کر ناصرہ کو گئے۔
۶..... حضرت مسیح کے بارہ حواری تھے۔
۷..... حضرت مسیح ملک شام کے رہنے والے تھے۔
۸..... حضرت مسیح ۳۳ برس میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔
۹..... مسیح کے زخموں کا علاج مرہم عیسیٰ سے کیا گیا۔
۱۰..... حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد عراق، عرب، ایران، افغانستان، پنجاب، ہندوستان وغیرہ کا سفر کیا۔

شہزادہ یوز آسف

۱..... یوز آسف کا باپ تھا۔
۲..... یوز آسف کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔
۳..... اس کو انجیل نہ ملی تھی۔
۴..... آپ مصر نہ گئے تھے۔
۵..... آپ ناصرہ نہ گئے تھے۔
۶..... آپ کے بارہ حواری نہ تھے۔
۷..... آپ ملک ہندارض سولابط کے رہنے والے تھے۔
۸..... آپ کے ساتھ صلیب کا واقعہ پیش نہ آیا۔
۹..... آپ کا مرہم عیسیٰ کے ساتھ علاج کا واقعہ پیش نہ آیا۔
۱۰..... آپ کو عراق وعرب ہندوستان کے سفر کا واقعہ پیش نہ آیا۔

قادیانی دلیل نمبر۵

۱..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''اور یہ کہ وہ مسیح مختلف ملکوں کی سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخر سری نگر کے محلّہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔ دور دراز سفر کر کے کشمیر میں

پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا۔ اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی بلکہ بعض مثالیں اور بعض فقرے اس کی تعلیم کے بعینہٖ مسیح کے ان تعلیمی فقرات سے ملتے ہیں۔ جواب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔ (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ج ۲ نمبر ۹ ص ۳۳۸)

۲..... ''اور جو مزار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر میں ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قریباً انیس سو برس سے ہے۔ یہ اس امر کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا ثبوت ہے۔''

(راز حقیقت ص ۱۱، خزائن ج ۱۴ ص ۱۶۳ حاشیہ)

۳..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''حال میں مسلمانوں کی تالیف بھی چند پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔ جن میں صریح یہ بیان موجود ہے کہ یوز آسف ایک پیغمبر تھا، جو کسی ملک سے آیا تھا اور شہزادہ بھی تھا اور کشمیر میں اس نے انتقال کیا اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی چھ سو برس پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گزرا ہے۔'' (راز حقیقت ص ۱۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۴ ص ۱۶۴)

قادیانی دلیل کی تردید

۱..... مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام کا ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔ دور دراز سے سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا تھا اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا۔ صحیح نہیں ہے کیونکہ عیسائی اور مسلمان ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں رکھتے کہ:

الف..... یوز آسف کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ ہے۔

ب..... جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا یوز آسف باشندہ تھا۔ یہ دونوں باتیں مرزا قادیانی نے اپنے دل سے بنالی ہیں تاکہ ثابت کرے کہ یوز آسف کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہے۔

۲..... مرزا قادیانی کے الفاظ: ''یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب (جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے یہ بھی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے) جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں۔ انجیل کو اس کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی عبارتیں

باہم ملتی ہیں۔ مگر ہماری رائے تو یہ ہے کہ خود حضرت عیسیٰ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی۔'' (کتاب چشمہ مسیحی ص۳، خزائن ج۲۰ ص۳۴۰، ۳۳۹، اخبار بدر مورخہ ۲۹ رمارچ ۱۹۰۶ء ص۲، اخبار الحکم مورخہ ۱۷ رمارچ ۱۹۰۶ء ص۴)

جناب! آپ کی رائے کیا حیثیت رکھتی ہے؟ آپ کی یہ رائے کہ خود حضرت عیسیٰ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی بے دلیل ہے واقعات کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے اگر عیسیٰ نے ہندوستان کے سفر میں یہ انجیل لکھی تھی تو آپ نے یہ نہ بتایا کہ کس مقام پر لکھی تھی اور کس زبان میں لکھی تھی۔ بہرحال اس عبارت سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ یوز آسف کی قدیم کتاب کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے یہ بھی خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہوچکی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ شہزادہ یوز آسف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے ہوا ہے۔

۳..... کتاب (یوز آسف وبلوہر ص۳، مطبع شمسی دہلی) پر لکھا ہے کہ: ''کتاب سوانح یوز آسف حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔'' اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف حضرت مسیح سے پہلے ہوا ہے۔ اس کتاب یوز آسف وبلوہر کے اسی (ص۳) پر لکھا ہے کہ: ''پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا تھا تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ مہاتما گوتم رشی بدھ ۵۵۰ سال قبل مسیح پیدا ہوئے تھے اور ۴۸۷ قبل مسیح فوت ہوئے تھے۔'' (تاریخ ہند مؤلفہ لتھمر ج ص۳۰)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف حضرت یسوع مسیح سے کئی سو سال پیشتر گزرا ہے۔

۴..... سید صادق حسین مرزائی مختار عدالت اٹاوہ کی کتاب (کشف الاسرار ص۲، مطبوعہ ۱۹۱۱ء، مطبع بدر قادیاں) پر یہی الفاظ لکھے ہیں کہ: ''پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا ہے تو اس وقت تین سو برس بدھ کو ہو چکے تھے۔ یوز آسف کے زمانہ کے دو سو برس کے بعد یہ کتاب لکھی گئی ہے اور چونکہ بدھ حضرت عیسیٰ سے قریباً پانچ سو برس پہلے گزرا ہے۔ اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ کتاب غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی۔''

اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ یوز آسف شہزادہ سے کئی سو سال بعد حضرت یسوع ہوئے ہیں:

۵..... ’’اور بموجب شہادت کشمیر کے معمر لوگوں کے عرصہ انیس سو برس کے قریب سے یہ مزار سری نگر محلّہ خانیار میں ہے۔‘‘ (راز حقیقت ص۱۱، ۱۵، ۱۹، خزائن ج۱۴ ص۱۷۱)

اور اسی کتاب پر ہے: ’’اور پھر انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا۔‘‘ (راز حقیقت ص۱۸ حاشیہ، خزائن ج۱۴ ص۱۷۰)

حضرت مسیح ابن مریم کی نسبت مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ ان کی عمر ۱۲۰ برس کی ہوئی ہے۔ (راز حقیقت ص۲، ۹ حاشیہ، خزائن ج۱۴ ص۱۵۴)

اور کتاب راز حقیقت نومبر ۱۸۹۸ء میں لکھی گئی تھی۔ اگر سری نگر کشمیر کے محلّہ خانیار والی قبر حضرت مسیح کی قبر ہوتی اور حضرت مسیح نے ۱۲۰ برس عمر پائی ہوتی تو اس مزار کی مدت ۱۷۷۸ سال ہوتی نہ کہ انیس سو سال۔ انیس صدیاں تو مسیح کی پیدائش پر ہوئیں۔ اب مرزا قادیانی کے پیش کردہ گواہوں کی اور گواہی سنئے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں: ’’یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطۂ کشمیر ہے یعنی سری نگر محلّہ خانیار ہے۔ اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانے کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔ علاوہ ازیں سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقہ کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر کو عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا اور اسرائیلی نبی اور شہزادہ نبی کے نام سے شہرت رکھتا تھا۔ قوم نے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اس لئے بھاگ آیا تھا۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ج اوّل نمبر۱۰ ص۴۱۹، اکتوبر ۱۹۰۲ء)

یہاں مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ سری نگر اور اس کے نواح کے کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقہ کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر، انیس سو سال کا عرصہ ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔ مرزا قادیانی کے پیش کردہ گواہوں کے بیانات میں سخت اختلاف ہے۔ کجا انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا، کجا یہ بیان کہ صاحب قبر عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کی قبر سری نگر محلّہ خانیار میں بتلانا سراسر جھوٹا قصہ ہے۔

۶..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’اور کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان سے بھی مفصلاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں جو اس

وقت شمار کی رو سے دو ہزار برس کے قریب گزر گیا ہے۔ ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اسی کی قبر محلّہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۷، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۳)

دعویٰ تو اتنا بڑا ہے کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر کی طرف سفر کرنا ایسا امر نہیں ہے کہ جو بے دلیل ہو بلکہ بڑے بڑے دلائل سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے۔'' (حوالہ بالا ص ۲۲۶)

مگر دلائل قوی اس پر پیش نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی یہ بتلاتے ہیں کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں کس زبان میں ہیں۔ ان کے مصنف کون ہیں اور کس زمانے میں ہوئے ہیں؟ مرزا قادیانی نے کشمیر کی تاریخی کتابیں کے الفاظ لکھ کر حوالہ تو خوب دیا ہے۔ مگر نہ تو صفحہ لکھا ہے اور نہ ان کی اصل عبارتیں لکھی ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس قدر اخفا کیوں کیا گیا ہے؟ صرف یہ الفاظ لکھنے سے کہ کشمیر کی تاریخی کتابیں جو ہم نے بڑی محنت سے جمع کی ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ مخالف مان نہیں سکتا ہے۔ جب تک اصل عبارت مع حوالہ وصفحہ درج نہ کی جائے۔

قادیانی دلیل نمبر ۶

۱..... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے: ''کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہوگیا ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا اور پھر اسی کتاب میں اس نبی کی تعلیم لکھی ہے اور وہ تعلیم مسئلہ تثلیث کو الگ رکھ کر بعینہٖ انجیل کی تعلیم ہے۔ انجیل کی مثالیں اور بہت سی عبارتیں اس میں بعینہٖ درج ہیں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو کچھ بھی اس میں شک نہیں رہ سکتا کہ انجیل اور اس کتاب کا مؤلف ایک ہی ہے اور طرفہ تر یہ کہ اس کتاب کا نام بھی انجیل ہی ہے اور استعارہ کے رنگ میں یہودیوں کو ایک ظالم باپ قرار دے کر ایک لطیف قصہ بیان کیا ہے جو عمدہ نصائح سے پر ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰)

۲..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اور یوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اتری تھی۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۴)

۳..... مرزا قادیانی کے الفاظ: ''اور یوز آسف کے حالات کے بیان کرنے کے بارے میں مسلمانوں کی کتابوں میں بعض ہزار برس سے زیادہ زمانہ کی تالیف ہیں۔ جیسا کہ کتاب اکمال الدین جس میں یہ تمام باتیں درج ہیں اور اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شہزادہ نبی تھا اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا۔ ماسوا اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں، جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی ہے جو اس پرانے زمانہ میں کشمیر میں آیا تھا جس کو ان کتابوں کی تالیف کے وقت قریباً سولہ سو برس گزر گئے تھے۔ یعنی اس موجودہ زمانہ تک انیس سو برس گزرا ہے۔'' (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۹)

۴..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے: ''اکمال الدین نام کتاب میں جو گیارہ سو برس کی ہے لکھا ہے کہ یسوع جب کشمیر وغیرہ کی طرف آیا تو اس کے پاس کتاب انجیل تھی جس کا اصل نام بشوریٰ ہے۔'' (کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص ۵۸۵، رسالہ التقلید ص ۲۷)

۵..... ''کتاب اکمال الدین کا مصنف ایک عجیب واقعہ بیان کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شہزادہ نبی جو غیر ملک سے آیا اور کشمیر میں وفات پائی۔ حضرت مسیح علیہ السلام ہی تھے اور کوئی نہیں تھا..... مذکورہ بالا بیان میں لفظ بشریٰ قابل توجہ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوز آسف یسوع مسیح ہی تھے۔ عبرانی میں انجیل کو بشوریٰ کہتے ہیں اور انگریزی میں گاسپل اور تینوں لفظوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ یعنی خوشخبری اصل عبرانی نام بشوریٰ ہے اور چونکہ عبرانی عربی سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے بشوریٰ وہی لفظ ہے جس کو عربی میں بشریٰ کہتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی، اس کا نام بشریٰ تھا۔ جو انجیل کا عبرانی نام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں نام ایک ہی شخص کے ہیں۔ جس پر بشریٰ یعنی انجیل اتاری گئی تھی۔''

نوٹ: یہی دلیل (رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۴ء ص ۱۸۴، رسالہ ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۱ء ص ۱۷۷، رسالہ ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۳۳، رسالہ کشف الاسرار ص ۱۴) پر پیش کی گئی ہے۔

قادیانی دلیل کی تردید

۱..... واضح ہوا کہ شہزادہ یوز آسف کے حالات کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ، کتاب شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر اور کتاب یوز آسف وبلوہر میں لکھے ہوئے ہیں۔ مگر ان کتابوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ یوز آسف پر انجیل اتری تھی۔ پہلی کتاب کے (ص ۳۱۷) غایت ۳۵۹ کو بغور پڑھا گیا۔ ان صفحوں میں نہ تو لفظ یسوع کہیں آیا ہے اور نہ ہی کہیں لفظ انجیل لکھا ہوا ہے۔ مرزا قادیانی اور ان کے مرید حکیم خدا بخش مصنف کتاب عسل مصفی خدا کے بندوں کو سخت دھوکہ دے رہے ہیں۔

۲..... جس عبارت کا حوالہ دیا جاتا ہے اس کے الفاظ یوں ہیں: ’’وتقدم یوز اسف امامہ حتی بلغ فضاء واسعاً فرفع راسہ فرای شجرۃ عظیمۃ علی عین ماء احسن مایکون من الشجر واکثرھا فرعاو غصنا واملاھا ثمروقد اجتمع الیہ من الطیر مالا یعد کثرۃفسربذالک المنظر وفرح بہ وتقدم الیہ حتی دنی منہ وجعل یعبر فی نفسہ ویفسرہ الشجرۃ بالبشریٰ التی دعاالیہ وعین الماء بالحکمۃ والعلم والطیر بالناس الذین یجتمعون الیہ ویقبلون منہ الدین‘‘ (کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ ص ۳۵۸)

’’اور شہزادہ یوز آسف نے اپنی راہ لی یہاں تک کہ ایک صحرائے وسیع میں پہنچا۔ پس اس نے اپنا سر اٹھایا اور وہاں ایک بڑا سا درخت دیکھا کہ ایک چشمہ کے کنارہ پر لگا ہوا ہے۔ جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ نہایت ہی پاکیزہ شفاف چشمہ ہے اور نہایت ہی خوبصورت وشاداب درخت ہے کہ کبھی ایسا درخت خوبصورت اس نے نہیں دیکھا تھا اور اس درخت میں شاخیں بہت تھیں اور جب اس درخت کے میوہ کو چکھا تو دنیا بھر کے میوؤں سے زیادہ شریں پایا اور یہ دیکھا کہ درخت پر بے حد وبے شمار پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان باتوں کے دیکھنے سے یہ بہت ہی خوش ہوا اور اس درخت کے نیچے کھڑا ہوگیا اور اپنے دل میں ان باتوں کا مطلب سوچا تو درخت کو اس نے مثال دی خوشخبری ہدایت سے جو اسے پہنچی تھی اور پانی کے چشمہ کو علم وحکمت سے اور پرندوں کو ان لوگوں سے جو اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے عقل وحکمت سیکھیں گے اور اس سے ہدایت پائیں گے۔‘‘ (شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص ۱۲۷)

کتاب (اکمال الدین واتمام النعمۃ ص ۳۵۸) پر جو لفظ بشریٰ آیا ہے۔ اس سے یہ لوگ (مرزائی) یہ سمجھے کہ یوز آسف پر انجیل اتری تھی۔ حالانکہ ایسا استدلال سراسر غلط ہے۔ کتاب اکمال الدین عبرانی زبان میں نہیں ہے بلکہ عربی زبان میں ہے۔ پس یہاں لفظ بشریٰ سے مراد کتاب انجیل نہیں ہے بلکہ اس کے معنی خوشخبری کے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھ لیجئے کہ اس کتاب (اکمال الدین ص ۳۵۷) پر لکھا ہے کہ فرشتے نے شہزادہ یوز آسف کے پاس آ کر کہا کہ: ''درگاہ الٰہی کی طرف سے خیر وسلامتی تجھے نصیب ہو تو انسان ہے اور ایسے جانوروں اور حیوانوں میں تو پھنسا ہوا ہے جو سب کے سب بدکاری وگنہگاری ونادانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں تیرے پاس اس لئے آیا ہوں کہ رحمت الٰہی کی تجھے مبارک بادوں اور امور دنیا وآخرت کی چند باتیں جو تجھے معلوم نہیں ہیں وہ تعلیم کروں۔ (فاقبل بشارتی) تو میری خوشخبری کو یقین کر اور میرے مشورہ کو اختیار کر اور میرے کہنے سے باہر نہ ہو..... الخ!

(کتاب شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص ۱۲۳، ۱۲۴)

اس جگہ اردو الفاظ تو میری خوشخبری کو یقین کر عربی الفاظ (فاقبل بشارتی) کا ترجمہ ہیں۔ دیکھئے بشارت کا معنی خوشخبری کے ہیں نہ کہ کتاب انجیل۔

۳..... قرآن مجید کی سورۃ البقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، مریم، انبیاء، مؤمنون، زخرف، حدید، صف میں حضرت عیسیٰ ابن مریم کا ذکر خیر آیا ہے اور سورۃ مائدہ آیت: ۴۶ اور سورۃ حدید آیت: ۲۷ میں صاف اور کھلے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''واتینٰہ الانجیل'' ﴿اور ہم نے عیسیٰ کو انجیل دی۔﴾ غرض یہ کہ قرآن مجید میں انجیل کا لفظ آیا ہے اور کئی بار آیا ہے لیکن انجیل کے لئے لفظ بشریٰ فرقان حمید میں کہیں نہیں آیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید میں لفظ بشریٰ استعمال ہوا ہے۔ مگر اس کے معنی اس جگہ خوشخبری ہے نہ کہ کتاب انجیل۔

سورۃ البقرہ آیت: ۹۷ میں ہے: ''وبشریٰ للمؤمنین'' اسی طرح سورۃ النحل آیت: ۸۹، ۱۰۲ میں قرآن شریف کے بارہ میں ہے: ''وبشریٰ للمسلمین'' سورۃ یونس آیت: ۶۴ میں اولیاء اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے: ''لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ'' ﴿ان کے واسطے خوشخبری ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں۔﴾ سورۃ الانفال آیت: ۱۰ میں ملائکہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وما جعلہ اللہ الا بشریٰ'' ﴿اور نہیں کیا ہم نے اس کو مگر خوشخبری۔﴾ غرض یہ کہ

قرآن مجید میں لفظ بشریٰ کتاب انجیل کے معنوں میں نہیں آیا ہے۔ البتہ اس کے معنی ان مقامات میں خوشخبری کے ہیں۔

۴..... **الزامی جواب:** خود مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۳۱۱ھ میں عربی میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام انہوں نے ''حمامۃ البشریٰ'' رکھا تھا۔ اس کے معنی ہیں: ''خوشخبری کا کبوتر'' نہ کہ ''انجیل کا کبوتر'' مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد نورالدین قادیانی بھیروی کے زمانے میں محمد منظور الٰہی مرزائی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامات کو ایک کتاب میں اکٹھا کر کے شائع کیا تھا اور اس کا نام رکھا تھا: ''البشریٰ'' یہ کتاب دو حصوں میں ہے۔

پھر اور سنئے اسی کتاب (البشریٰ حصہ دوم ص۱۳۴) پر مرزا قادیانی کا ایک الہام یوں لکھا ہے: ''**لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا**'' ﴿تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔﴾ نیز دیکھو (البشریٰ حصہ دوم ص۶۱) بشریٰ لک خوشخبری ہووے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ کتاب (اکمال الدین ص۳۵۸) پر جو لفظ بشریٰ آیا ہے اس سے کتاب انجیل مراد لینا غلط ہے۔

قادیانی دلیل نمبر ۷

۱..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اور جب میں نے اس قصہ کی تصدیق کے لئے ایک معتبر مرید اپنا جو خلیفہ نورالدین کے نام سے مشہور ہیں۔ کشمیر سری نگر میں بھیجا تو انہوں نے کئی مہینے رہ کر بڑی آہستگی اور تدبر سے تحقیقات کیں۔ آخر ثابت ہو گیا کہ فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھے کرنے والا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کشمیر کے بعض باشندے اس قبر کا نام عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں اور ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا، جس کو قریباً انیس سو برس آئے ہوئے گزر گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے اور وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا اور اس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا۔ جس کے یہ لفظ تھے کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ نام اس کا یوز ہے۔ پھر وہ کتبہ سکھوں کے عہد میں محض تعصب اور عناد سے

مٹایا گیا۔ اب وہ الفاظ اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے اور وہ قبر بنی اسرائیل کی قبروں کی طرح ہے اور بیت المقدس کی طرف منہ ہے اور قریباً سری نگر کے پانچ سو آدمی نے اس محضر نامہ پر بدیں مضمون دستخط اور مہریں لگائیں کہ کشمیر کی پرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اور شہزادہ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آ گیا تھا اور بہت بڈھا ہو کر فوت ہوا اور اس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے ہیں اور شہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔ اب بتلاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۹، خزائن ج۱۷ ص۱۰۰، ۱۰۱، نیز دیکھو اخبار فاروق مورخہ ۲۰/ اکتوبر ۱۹۲۶ء ص۶)

قادیانی دلیل کی تردید

۱..... اس جگہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیش کردہ گواہوں نے پیٹ بھر کر جھوٹ بولا ہے۔ مرزا قادیانی کا لکھنا کہ ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ مرزا قادیانی دعویٰ تو کر دیتے ہیں مگر اس پر دلیل پیش نہیں کرتے۔ ان کا فرض تھا کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں کا نام لکھتے اور یہ بتلاتے کہ ان کے مصنف کون تھے اور کس زمانے میں ہوئے ہیں اور اہل کشمیر کی یہ پرانی تاریخیں کس زبان میں ہیں اور اصل عبارت معہ حوالہ لکھتے۔ تب آپ کی تحقیقات کا پتہ چلتا اور اگر سری نگر کے قریباً پانچ سو آدمی نے یہ بیان دیا ہے کہ کشمیر کی پرانی تاریخ سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا تو یہ بیان بھی بے دلیل ہے۔ ذرا کشمیر کی پرانی تاریخ کا نام، صفحہ، اصل عبارت تو لکھ دی ہوتی۔ آپ کی وہی مثل ہوئی: جھوٹ اوڑھنا، جھوٹ بچھونا، جھوٹ ہی ان کا سرہانا ہے۔ خود مرزا قادیانی نہ کبھی سری نگر (کشمیر) تشریف لے گئے۔ جو کچھ مریدوں وغیرہ نے لکھا اور کہا آپ نے اس کو سچ مان لیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کو کہا جاتا کہ ’’پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔‘‘ (حقیقت النبوت ص۱۴۲)

تو کیا مرزا قادیانی اور ان کے مرید حضرت مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان لے آتے۔ وہ بجائے ماننے کے یہ سوال کرتے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے حیات مسیح کا

ثبوت دو ہم تب مانیں گے۔ ٹھیک اسی طرح میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی اور سری نگر کے قریباً پانچ سو آدمی کے بے دلیل دعویٰ کو کون مان سکتا ہے؟

۲..... میں نے ۲۴ رستمبر ۱۹۲۶ء، اخبار اہل سنت والجماعت امرتسر اور ۲۴ رستمبر ۱۹۲۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں علماء مرزائیہ کو چیلنج دیا تھا کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ مجھے دکھا دو کہ: ''یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔''

میرا یہ مطالبہ تھا جس کا صحیح جواب آج تک مرزائی علماء نہ دے سکے اور ان شاء اللہ! نہ دے سکیں گے۔ البتہ غلام احمد مرزائی مولوی فاضل ساکن بدّ وملہی نے یہ جواب ناصواب لکھا کہ حضرت صاحب نے یہ پانچ سو آدمیوں کی روایت بیان کی ہے اور کشمیریوں میں جو بات مشہور ہے یا خود کشمیریوں نے جس بات کو اپنی پرانی تاریخوں کی طرف منسوب کر کے بیان کیا ہے۔ اس کو حضور نے بیان کیا ہے۔ جب کہ ان لوگوں کا دستخطی محضر نامہ بھی حضور کے پاس پہنچا۔'' (فاروق قادیان مورخہ ۲۰ راکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶)

اس جواب کے لکھنے سے یہ بہتر تھا کہ مولوی فاضل غلام احمد مرزائی اس بارے میں قلم نہ اٹھاتے۔ یہ میرے مطالبے کا جواب نہیں ہے۔ میرا سوال صرف اس قدر ہے کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ دکھاؤ کہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ پانچ سو کشمیریوں نے اگر یہ بیان دیا ہے تو جھوٹ بولا ہے۔ جھوٹ کی تائید کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔ پھر یہی مولوی فاضل اس اخبار کے ص ۶ پر تاریخ طبری، کتاب اکمال الدین اور کتاب کنز العمال کا ذکر کرتا ہے۔ حالانکہ یہ کتابیں اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں میں سے نہیں ہیں۔ تاریخ طبری اور کنز العمال میں لفظ ''یوز آسف'' کہیں نہیں آیا ہے اور نہ یہ الفاظ آئے ہیں کہ یوز آسف بلاد شام سے آیا تھا۔ کتاب (اکمال الدین ص ۳۱۷ تا ۳۵۹) میں شہزادہ یوز آسف کے حالات بے شک درج ہیں۔ مگر یہ الفاظ کہیں نہیں کہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ بہر حال میرا مطالبہ قائم ہے اور اس کا صحیح جواب دینے سے مرزائی علماء قاصر ہیں۔

۳..... واضح ہو کہ خواجہ محمد اعظم مرحوم کی تاریخ (کشمیر اعظمی ص ۸۲، مطبوعہ ۱۳۰۳ھ مطبع محمدی لاہور) پر حضرت سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھا ہے: ''در جوار ایشاں سنگ قبرے واقع شدہ در عوام مشہورہ است کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است کہ درزمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود. ایں مکان بمقام

پیغمبر معروف است در کتابے از تواریخ دیدہ شدہ کہ بعد قضیہ دورد راز حکایتے مے نویسد کہ یکے از سلاطین زادہ براہ زھد وتقویٰ آمدہ ریاضت وعبادت بسیار کرد برسالت مردم کشمیر مبعوث شدہ درکشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمودوبعد رحلت درمحلہ انزہ مرہ آسود دراں کتاب نام آں پیغمبررا یوزآسف نوشت..... الخ''

(نیز دیکھو تاریخ کبیر کشمیر ص۳۴)

مرزا قادیانی کی کتاب (راز حقیقت ص۲۰، خزائن ج۱۴ ص۱۷۲، رسالہ کشف الاسرار ص۱۳، رسالہ ریویو بابت ماہ نومبر، دسمبر۱۹۰۳ء ص۴۷۰، رسالہ ریویو ج۳ نمبر۵ ص۱۷۸، رسالہ ریویو بابت مئی۱۹۰۶ء ص۱۷۶) پر مندرجہ بالا عبارت کا خلاصہ مطلب اردو میں یوں لکھا ہے:

''سید نصیر الدین کی قبر کے ساتھ ایک نبی کی قبر مشہور ہے۔ وہ ایک شہزادہ تھا جو غیر ملک سے کشمیر میں آیا۔ وہ زہد، تقویٰ اور عبادت میں کامل تھا۔ خدا کی طرف سے نبی بنایا گیا اور اہل کشمیر کی دعوت میں مشغول ہوا۔ اس کا نام یوز آسف تھا۔ بہت سے اہل کشف اور خصوصاً میرے مرشد نے شہادت دی ہے کہ اس قبر سے برکات نبوت ظاہر ہوتے ہیں۔''

دیکھئے! یہاں یہ نہیں لکھا کہ یوز آسف شہزادہ مغرب سے آیا۔ نہ یہ لکھا ہے کہ وہ اسرائیلی نبی تھا۔ یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ وہ بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ صرف اس قدر درج ہے کہ یوز آسف شہزادہ تھا، نبی تھا غیر ملک سے کشمیر میں آیا۔

قادیانی دلیل نمبر۸

۱..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز آسف کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔ جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے۔ جس کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھا کرنے والا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۹، خزائن ج۱۷ ص۱۰۰)

۲..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں، جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش

کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۴)

۳..... ''اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی ہے اور اس کے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکٹھا کرنے والا۔''

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۱۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۶۷)

۴..... نظام الدین مرزائی کہتا ہے: ''ہاں! اس کتاب (یعنی کتاب اکمال الدین) میں بجائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے۔ جو مخفف اور مرکب ہے۔ دو ناموں سے یعنی یسوع بن یوسف۔ (دیکھو رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۳۲، بابت ماہ اگست ۱۹۲۵ء)

''یوز آسف کا وجہ تسمیہ یوز کی ''ز'' حرف ''س'' سے تبدیل شدہ ہے اور ''س'' کے آگے ''و'' حذف ہو چکی ہے۔ پس اصل میں ''یوسو'' تھا جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل ''یسو'' کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل نام عبرانی میں ''یوسع'' ہو۔ کیونکہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں۔ پس ''یوسع'' کا ''یوز'' بن جانا آسان ہے اور یوز ''آ'' سے یوسا بنا ہے اور ''صف'' یا ''آصف'' سے ''سف'' اور ''آسف'' مخفف ہے یوسف کا۔ پس سارا نام یوز آسف مخفف ہے۔ ''یوسو یوسف'' کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف۔ چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ یوسف کے ربیب تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۳۲، بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء)

قادیانی دلیل کی تردید

جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے (تحفہ گولڑویہ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۴) یوز آسف کے معنوں پر لکھا ہے اس کی تردید میں، میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ مرزا قادیانی کی چند ایک دوسری تحریریں ذیل میں درج کئے دیتا ہوں۔ ناظرین ذرا غور سے پڑھیں:

الف..... ''اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے۔ مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین، آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے پھر اجنبی زبان میں بکثرت استعمال ہو کر یوز آسف بن گیا۔ مگر میرے نزدیک یسوع اسم بامسمّٰی ہے اور ایسے نام جو واقعات پر دلالت کریں عبرانی نبیوں اور دوسرے اسرائیلی راست بازوں میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ یوسف جو حضرت یعقوب کا بیٹا تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس کی جدائی پر اندوہ اور غم کیا گیا۔ جیسا کہ اللہ جل شانہ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما کر کہا: ''یا اسفا علٰی یوسف '' پس اس سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا۔ اس لئے اس کا نام یوسف ہوا۔''

(ست بچن ص ۱۶۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۶)

ب..... ''جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے وہ (مسیح) کشمیر میں آ کر فوت ہوئے اور اب تک نبی شہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے اور لوگ بہت تعظیم سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شہزادہ نبی تھا، جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اسی شہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے۔ جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔''

(کتاب البریہ مقدمہ ص ۲، خزائن ج ۱۳ ص ۲۰، ۲۱)

ج..... ''فرجع موسیٰ غضبان اسفا '' پس موسیٰ علیہ السلام غضب اور تاسف کی حالت میں واپس ہوا۔ (حمامۃ البشریٰ ص ۲۸، خزائن ج ۷ ص ۲۱۰)

د..... ''یا اسفا علیھم انھم اتفقوا علی الضلالۃ جمیعا '' برایشاں افسوس کہ ایں مردم ہمگناں طریق ضلالت اختیار نمودند۔ (انجام آتھم ص ۸۳، خزائن ج ۱۱ ص ۸۳)

س..... لغت کی مشہور و معروف کتاب (مجمع البحار ج اوّل ص ۳۱، ۳۲، قاموس ج ۳ ص ۱۲۱، لسان العرب ج ۱۰ ص ۳۴۶، صراح ج ۲ ص ۳۴۰، تاج العروس ج ۶ ص ۴۰، منتہی الارب ج اوّل ص ۳۶،

مفردات امام راغب ص۱۵، المصباح المنیر ج اوّل ص۱۰) پر لفظ آسف کے معنی اندوہ غم، حزن اور غصے کے آئے ہیں۔''

ش..... نظام الدین مرزائی کا یہ لکھنا کہ سارا نام یوز آسف مخفف ہے۔ یوسو یوسف کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف۔ ایک مضحکہ آمیز بات ہے اور کوئی دانا اسے قبول نہ کرے گا۔ کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ عربی زبان میں ہے اور اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یوز آسف کی ماں کا نام مریم تھا اور نہ ہی اس میں کہیں اس یوسف کا ذکر آیا ہے۔ نظام الدین مرزائی کی اس توجیہہ سے بڑھ کر مفتی محمد صادق مرزائی کی توجیہہ سنئے: ''پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے: ''ایسو گول تے کچھ نہ پھول'' غالباً مرور زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں تھا کہ ایسو کول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے۔ لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔'' (دیکھو اخبار فاروق قادیان ص۱۱، مورخہ ۱۱، ۱۸، ۲۵ رمئی ۱۹۱۶ء)

واہ صاحب! کیا کہنے مفتی صاحب نے تو کمال کر دیا۔ جو بات آپ کے پیرومرشد کو نہ سوجھی وہ آپ کو سوجی۔ اب ناظرین خود ہی انصاف سے فرمائیں کہ ایسی بے دلیل اور من گھڑت باتوں کا جواب ہم کیا دیں؟

قادیانی دلیل نمبر۹

مرزا قادیانی کہتا ہے: ''یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پاکر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہٖ موجود ہیں جیسا کہ ایک کسان کی مثال۔''

(تبلیغ رسالت ج۹ ص۱۸، ۱۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۶۶)

''اور اس کی (یعنی یوز آسف کی) تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی

تھی۔ بلکہ بعض مثالیں اور بعض فقرے اس کی تعلیم کے بعینہٖ مسیح کے ان تعلیمی فقرات سے ملتے ہیں، جو اب تک انجیلوں میں پائے جاتے ہیں۔'' (ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

نوٹ: ''یوز آسف کی تعلیم یسوع کی تعلیم سے بہت ملتی جلتی ہے۔'' (رسالہ ریویو بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۷۲، ۴۷۳، ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۷۷، ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۳۳ کا خلاصہ مطلب)

قادیانی دلیل کی تردید

مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا یہ مذہب ہے کہ: ''جو سری نگر محلّہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے۔ وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔'' (راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۲)

''اور اس پر دلیل یہ پیش کی ہے کہ یوز آسف کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔'' (ریویو ج ۲ نمبر ۱۲ ص ۳۳۸)

حالانکہ یہ دلیل بھی کمزور ہے کیونکہ مرزا قادیانی اس امر کو لکھ چکے ہیں کہ:

''حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔''

(کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۸۴، خزائن ج ۱۵ ص ۸۶)

تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف کی تعلیم بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔ مثلاً خط الف، ب، ج، د کے متوازی ہے اور خط ر، س، ج، د کے متوازی ہے تو ثابت ہوا کہ خط الف، ب اور خط ر، س آپس میں متوازی ہیں:

الف ج ر

ب د س

باوجود اس بات کے حضرت یوز آسف کو بدھ نہیں کہہ سکتے ذرا غور سے سنو۔ یورپ کے بعض مصنفوں نے جوزافٹ اور گوتم بدھ کو ایک ہی شخص ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ (دیکھو ریویو آف ریلیجنز ص ۴۷۴، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء)

اور چونکہ اس قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس لئے اکثر عیسائی صاحبان کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ شہزادہ یوز آسف گوتم بدھ

کا ہی دوسرا نام ہے۔ (ریویوج ۹ نمبر ۶ ص ۲۳۸، ۲۳۹، بابت ماہ جون ۱۹۱۰ء)

ان باتوں کا جواب مرزائیوں کی طرف سے یوں دیا گیا کہ: ''اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہوسکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ (ریویوج ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ ص ۴۷۴)

''اگر سری نگر کی قبر بدھ کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیروؤں کا مرجع ہونی چاہئے تھی۔'' (ریویوج ۹ نمبر ۶ ص ۲۳۹، بابت ماہ جون ۱۹۱۰ء)

ٹھیک اسی طرح میں عرض کرتا ہوں کہ اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات یسوع مسیح کے حالات سے ملتے ہیں تو اس سے ثابت نہیں ہوسکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر سری نگر کی قبر یسوع مسیح کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل مسیحی مذہب کے پیروؤں کا مرجع ہونا چاہئے تھی۔ بقول مرزا قادیانی حضرت مسیح کی تعلیم اور بدھ کی تعلیم میں نہایت شدید مشابہت ہے۔ اس بات کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں اور لطف یہ ہے کہ: ''وہ خطاب جو بدھ کو دیئے گئے مسیح کے خطابوں سے مشابہ ہیں اور ایسا ہی وہ واقعات جو بدھ کو پیش آئے مسیح کی زندگی کے واقعات سے ملتے ہیں۔''

(مسیح ہندوستان میں ص ۷۰، خزائن ج ۱۵ ص ۷۲)

پھر بھی یہ دونوں الگ الگ ہستیاں ہیں۔ دونوں ایک ہی شخص کے نام نہیں ہیں۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۰

''واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کی رو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گم شدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے۔ ان ملکوں میں آ گئے تھے، جن کے آنے سے کسی مؤرخ کو انکار نہیں ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گم شدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض بے نتیجہ اور نامکمل تھی۔''

(مسیح ہندوستان میں ص ۹۱، خزائن ج ۱۵ ص ۹۳)

قادیانی دلیل کی تردید

مانا کہ بنی اسرائیل کے دس فرقے ان مشرقی ملکوں میں آ گئے تھے اور یہ بھی تسلیم کیا کہ افغان اور کشمیری لوگ بنی اسرائیل ہیں۔ (مسیح ہندوستان میں ص۹۲، خزائن ج۱۵ ص۹۴)

مگر یہ لکھنا کہ ضروری ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ایران، افغانستان، ہندوستان اور کشمیر میں آئے ہوں۔ دلائل قویہ اور تاریخوں سے ثابت نہیں ہے۔ واقعات کا ثبوت دلائل سے ہوتا ہے نہ کہ قیاسات سے۔ دیکھو یہ بات بھی تسلیم کی گئی ہے کہ یہودی لوگ تاتار، بخارا، مرو اور خیوا کے متعدد علاقوں میں بڑی تعداد میں موجود تھے۔ یہودی لوگ چین، ایران، تبت میں آباد ہیں۔ بنی اسرائیل ملک عرب میں بھی تھے۔ (مسیح ہندوستان میں ص۹۴ تا ۱۰۰)

اس کے علاوہ بعض یہود یونان میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔

(ریویوج اوّل ص۱۰۴ نمبر۳ ص۹۸، ۱۰۰)

تو کیا حضرت مسیح علیہ السلام یونان، عرب، تاتار اور چین میں بھی تشریف لے گئے تھے؟

قادیانی مغالطے کا جواب

مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اور ایک کتاب (تاریخ طبری ص۳۹۷) میں ایک بزرگ کی روایت سے حضرت عیسیٰ کی قبر کا بھی حوالہ دیا ہے جو ایک جگہ دیکھی گئی۔ یعنی ایک قبر پر پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ عیسیٰ کی قبر ہے۔ یہ قصہ ابن جریر نے اپنی کتاب میں لکھا ہے جو نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۲۵۰، خزائن ج۲۳ ص۲۶۱ حاشیہ)

۲..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے: ''ہمارے پاس ابن حمید نے ان کے پاس مسلمہ نے محمد بن اسحٰق سے ان کے پاس عمر بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر نے ان کے پاس ابن سلیم انصاری زرقی نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک عورت نے منت مانی تھی کہ راس الجماء پر جو مدینہ کے نواحی میں ایک پہاڑ عقیف میں ہے جا کر نذر ادا کرے گی۔ راوی کہتا ہے کہ میں بھی اس عورت کے ساتھ گیا۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے تو کیا دیکھا کہ ایک بڑی قبر ہے جس پر دو بھاری پتھر پڑے ہیں۔ ایک پتھر تو سرہانے ہے اور ایک پتھر اس کی پائیں کی طرف ہے۔ جن پر کچھ لکھا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیا لکھا ہوا ہے۔ میں دونوں پتھروں کو اپنے ہمراہ اٹھا لیا۔ جب میں بعض حصہ پہاڑ پر سے نیچے اترنے لگا تو بوجھ سنگین کی وجہ سے ایک پتھر کو میں نے پھینک دیا اور

دوسرے کو لے کر نیچے اترا اور پھر میں نے سریانی لوگوں کے آگے اس کو پیش کیا کہ کیا وہ اس کو پڑھ سکتے ہیں؟ مگر وہ اس کی تحریر کو نہ سمجھ سکے۔ پھر میں نے زبور کے زبان دانوں کے آگے اس کو پیش کیا، جو یمن میں رہتے تھے اور جو لکھنا جانتے تھے۔ مگر وہ بھی اس کی تحریر کو نہ پہچان سکے تو جب مجھے کوئی شخص بھی اس کو پہچاننے والا نہ ملا تو میں نے اس کو ایک صندوق کے نیچے رکھ دیا اور کئی سال تک وہ وہاں پڑا رہا۔ پھر کچھ مدت کے بعد فارسیوں میں سے اہل ماہ ہمارے ہاں آئے جو موتی خریدنے آئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ تمہارے ہاں بھی کوئی لکھائی ہوتی ہے تو انہوں نے کہا ہاں ہوتی ہے۔ میں نے وہ پتھر نکالا، ان کے آگے پیش کیا تو اس کو دیکھ کر پڑھنے لگے اور اس پر لکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی یہ قبر ہے جو ان بلاد کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا تھا اور جب وہ لوگ اس زمانہ میں اس کے پیرو ہو گئے تو ان میں رہتا تھا اور ان کے ہاں فوت ہو گیا اور اس کی وفات پر انہوں نے اس کو پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دیا۔ اس روایت سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گیا خواہ کہیں مرا۔

(کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص ۵۲۱، ۴۶۷، بحوالہ تاریخ الرسل والملوک ص ۷۳۸، ۷۳۹)

نوٹ: (اخبار الحکم مورخہ ۳۰ رنومبر ۱۹۰۷ء ص ۱۸، اخبار بدر مورخہ ۲۱ رنومبر ۱۹۰۷ء ص ۶، فاروق مورخہ ۲۰ راکتوبر ۱۹۲۶ء ص ۶، رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱۵ نمبر ۳ ص ۲۲، رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۳ء ص ۴۵، ۴۶، کتاب محقق ص ۱۱۸، کتاب نعم الوکیل ص ۴۰، کتاب مرآۃ الحقائق ج ۳ ص ۳۰۴ تا ۳۰۶) پر بھی یہی روایت پیش کی گئی ہے۔

جواب: اس روایت میں ایک راوی محمد بن اسحٰق ہے جو جھوٹا ہے۔ دراصل یہ روایت صحیح نہیں ہے بلکہ موضوع ہے۔ محمد بن اسحٰق راوی کی نسبت علماء مرزائیہ میں سے سید سرور شاہ مقیم قادیان لکھتے ہیں: ''نسائی نے کہا قوی نہیں اور دار قطنی نے کہا اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔ ابوداؤد نے کہا قدری ہے، معتزلہ ہے۔ سلیمان تیمی نے کہا کذاب ہے۔ وہب نے کہا سنا میں نے ہشام بن عروہ سے وہ کہتا تھا کذاب ہے اور وہب نے کہا پوچھا میں نے مالک سے ابن اسحٰق کے متعلق تو اس نے اس پر تہمت لگائی۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک ابن اسحٰق پر جرح کرتے تھے اور کہا یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہ ہم کو ابن ادریس نے کہا میں مالک کے پاس تھا تو اس کو کہا گیا۔ ابن اسحٰق کہتا ہے کہ مالک کا علم مجھ پر پیش کرو، میں اس کا طبیب ہوں۔ پس مالک نے کہا دیکھو اس دجال کی طرف جو کہ

دجالوں میں سے ہے اور یحییٰ نے کہا تعجب ہے ابن اسحٰق پر حدیث بیان کرتا ہے اہل کتاب سے اور بے رغبتی کرتا ہے۔ شرجیل بن سعید سے اور احمد بن حنبل نے کہا یہ بیاضی فرقہ ہے اور کہا ابن ابی فدیک نے کہ میں نے ابن اسحٰق کو دیکھا لکھتا ہے اہل کتاب کے آدمی سے اور امام احمد نے کہا کہ وہ بہت ہی ملانے والا تھا۔ ابوقلابہ الرقاشی نے کہا ہے حدیث بیان کی ابوداؤد سلیمان بن داؤد نے کہا کہ یحییٰ بن قطان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن اسحٰق کذاب ہے۔ ابوداؤد الطیالسی نے کہا کہ میرے پاس حدیث بیان کی میرے ایک دوست نے کہا میں نے ابن اسحٰق کو یہ کہتے سنا تھا کہ حدیث بیان کی میرے پاس مضبوط راوی نے۔ پس کہا گیا اس کو (کس نے) اس نے کہا یعقوب الیہودی نے۔''

(کتاب القول المحمود فی شان الموعود ص ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۷۳، ۱۷۴، کتاب میزان الاعتدال ج ۳ ص ۲۱، ۲۲)

اس سے ثابت ہوا کہ روایت مندرجہ تاریخ طبری ایک موضوع روایت ہے صحیح نہیں ہے۔ خود حکیم خدا بخش مرزائی اس قبر کے بارے میں لکھتے ہیں: ''یہ قبر فرضی ہے اور بلاشک فرضی ہے۔'' (کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص ۴۶۸)

عسل مصفی حصہ اوّل میں حکیم صاحب مذکور نے وفات مسیح پر بہت زور دیا ہے اور یہ بات بھی لکھی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں سراسر غلط ہیں۔ قادیانی دلائل کا رد کرتے ہوئے میں نے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت شہزادہ یوز آسف کی جو قبر سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔ وہ حضرت یسوع مسیح کی قبر نہیں ہے۔

جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے

الحمدللہ کہ خدا کے فضل وکرم کے ساتھ میں نے ثابت کر دیا کہ ملک کشمیر کے شہر سری نگر محلہ خانیار میں جو شہزادہ یوز آسف کی قبر ہے، وہ حضرت یسوع مسیح ابن مریم کی قبر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا اپنی کتابوں مثلاً ایام الصلح، کشف الغطاء، راز حقیقت، مسیح ہندوستان میں، نور القرآن، ست بچن، تحفہ گولڑویہ، کشتی نوح، حقیقت الوحی، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ میں یہ لکھنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ہے۔ صریح جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے۔ چنانچہ جھوٹ بولنے والے کے بارے میں خود مرزا قادیانی یوں لکھتا ہے:

۱..... ''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں

میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

۲..... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

۳..... ''اے بے باک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ ص۲۱۵)

۴..... ''دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔''

(نزول المسیح ص۲، خزائن ج۱۸ ص۳۸۰)

۵..... ''جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔''

(الحکم ص۱۳، مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۰۵ء)

۶..... ''جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔''

(تبلیغ رسالت ج۷ ص۳۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۴)

۷..... ''جھوٹ ام الخبائث ہے۔'' (تبلیغ رسالت ج۷ ص۲۸، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۱)

۸..... ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۲۶، خزائن ج۲۲ ص۴۵۹)

قادیانی دلیل نمبر۱۱

غلام رسول مرزائی کہتے ہیں: ''علاوہ اس کے قرآن کریم کا حسب ارشاد: ''**ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل آدم**'' حضرت مسیح کو حضرت آدم کی مماثلت میں پیش کرنا مماثلت کے ایک پہلو کے لحاظ سے لطیف طور پر اس بات کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس طرح حضرت آدم کی ہجرت گاہ سرزمین ہند ہوئی، اسی طرح مسیح کے لئے بھی ہجرت گاہ سرزمین ہند ہی قرار دی گئی۔ یہ آیت قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی جس سے ایک نیا علم آپ کو دیا گیا اور جس میں علاوہ اور مماثلت کے پہلوؤں کے ایک پہلو مماثلت کا یہ بھی ثابت ہوا کہ مسیح، آدم کا اس بات میں بھی مثیل ہے کہ دونوں کی ہجرت گاہ سرزمین ہند بنائی گئی بلکہ مرزا قادیانی جو مسیح، محمدی ہیں اور جو آنحضرت ﷺ کے کامل بروز اور کامل مظہر ہونے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے ہی قائم مقام ہیں۔ آپ کا بھی سرزمین ہند میں ظہور

فرما ہونا مناسب تھا۔ کیا بوجہ اس مرتبہ مماثلث کے جو آپ کو آدم اور مسیح سے ہے اور کیا بوجہ اس کے کہ آنحضرت ﷺ بہ مماثلث آدم سرزمین ہند میں ہجرت فرما ہوئے آپ کے قائم مقام اور آپ کی نیابت میں ہو کر دونوں طرح کی مماثلث کے مصداق بنے۔''

(رسالہ التقدید ص ۳۱، ۳۲)

قادیانی دلیل کی تردید

۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ان مثل عیسٰی عنداللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون آل عمران: ۵۹'' ﴿تحقیق مثال حضرت عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک مانند حضرت آدم کے ہے کہ اس کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا پھر فرمایا اس کو ہو پس ہو گیا۔﴾

نوٹ: نصاریٰ اس بات پر حضرت رسول خدا ﷺ سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ بندہ نہیں، اللہ کا بیٹا ہے۔ آخر کہنے لگے کہ وہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کس کا بیٹا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کا تو نہ ماں نہ باپ، عیسیٰ کا باپ نہ ہو، تو کیا عجب۔

(موضح القرآن ص ۷۵)

بات یہ ہے کہ یہود نامسعود حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام پر (معاذ اللہ) زنا کاری کا الزام و بہتان لگاتے ہیں۔ (سورۃ النساء آیت: ۱۵۶، سورۃ مریم آیت: ۲۷) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بن باپ نہیں مانتے۔ اس کے برخلاف عیسائی لوگ حضرت مسیح کو بن باپ مانتے ہوئے ان کو خدا اور خدا کا حقیقی بیٹا مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکیم و علیم نے مندرجہ بالا آیت میں حضرت آدم علیہ السلام کی مثال دے کر دونوں فرقوں کا رد فرمایا۔ یہود اور نصاریٰ دونوں فرقے بائبل کی رو سے حضرت آدم علیہ السلام کی بابت تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے بغیر اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ پس یہود نامسعود کے عذر کو یوں توڑا کہ جب تم خود حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ماں باپ کے بغیر مانتے ہو تو حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ کے پیدا کئے جانے میں کیوں شک کرتے ہو؟ نصاریٰ کو یوں جواب دیا گیا کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا اس جہت سے مانتے ہو کہ وہ بن باپ ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام کو کیا کہو گے جن کا نہ باپ تھا اور نہ ماں تھی؟ پس جس قادر مطلق نے حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا تھا۔ اسی قادر مطلق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ پیدا کیا ہے۔

۲..... اس آیت مقدسہ سے مسیح علیہ السلام ناصری کے ہندوستان کی طرف آنے پر استدلال کرنا اور مرزا قادیانی (جو مثیل مسیح علیہ السلام ہونے کے مدعی تھے) کے ہند میں پیدا ہونے پر استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔ حدیث نبوی ﷺ مندرجہ کتاب (مسند احمد ج۶ ص۵۷، کتاب کنز العمال ج۷ ص۲۶۷، کتاب حجج الکرامہ ص۳۴۳) کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام ملک شام میں نازل ہوں گے۔

قادیانی دلیل نمبر۱۲

''اور لاکھوں انسانوں نے اس جسم کی آنکھ سے دیکھ لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور جیسا کہ گلگت یعنی سری کے مکان پر حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچا گیا تھا۔ ایسا ہی سری کے مکان پر یعنی سری نگر میں ان کی قبر کا ہونا ثابت ہوا۔ یہ عجیب بات ہے کہ دونوں موقعوں میں سری کا لفظ موجود ہے۔ یعنی جہاں حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر کھینچے گئے اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے اور جہاں انیسویں صدی کے اخیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر ثابت ہوئی۔ اس مقام کا نام بھی گلگت یعنی سری ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ گلگت جو کشمیر کے علاقہ میں ہے۔ یہ بھی سری کی طرف ایک اشارہ ہے۔ غالباً یہ شہر حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں بنایا گیا ہے اور واقعہ صلیب کی یادگار مقامی طور پر اس کا نام گلگت یعنی سری رکھا گیا۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۵۳، خزائن ج۱۵ ص۵۵)

قادیانی دلیل کی تردید

انجیل متی کے باب:۲۷ آیت:۳۳ میں جو لفظ ''گلگتا'' آیا ہے، اس کے معنی ہیں: ''کھوپری کی جگہ'' (دیکھو انجیل متی مع مختصر شرح از پادری ایچ یو وٹیبر یخت ص۱۳۹ حاشیہ) اور ملک کشمیر کے شہر سری نگر میں جو لفظ ''سری'' آیا ہے، اس سے مراد ''کھوپری'' نہیں ہے، بلکہ یہ نام دو لفظوں سے مرکب ہے: ''سری'' اور ''نگر'' ہندوؤں کی زبان میں ''نگر'' سے مراد آبادی ہے اور لفظ ''سری'' ہندوؤں میں تعظیم و تکریم کے موقعہ پر بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہندو لوگ کہا کرتے ہیں سری رام چندر جی، سری لچھمن جی، سری ہنومان جی، سری کرشن جی، سری مہادیو جی، سری گنیش جی، سری نارائن جی وغیرہ۔ ہمارے ہاں کسی بزرگ و نیک کے لئے لفظ ''حضرت'' استعمال ہوتا ہے اور ہندوؤں میں لفظ ''سری''

قادیانی دلیل نمبر۱۳

''اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی تھیں کہ کسی نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں:

۱..... ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس برس زندہ رہے۔

۲..... دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے۔

اب ظاہر ہے کہ اگر وہ صرف تینتیس برس کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے جاتے تو اس صورت میں ایک سو پچیس برس کی روایت صحیح نہیں ٹھہر سکتی تھی اور نہ وہ اس چھوٹی سی عمر میں یعنی تینتیس برس میں سیاحت کر سکتے تھے اور یہ روایتیں نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ کنز العمال جو احادیث کی ایک جامع کتاب ہے اس کے (ج۲ص۳۴) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث لکھی ہے: ''اوحی اللہ تعالٰی الی عیسٰی ان یعیسٰی انتقل من مکان لئلا تعرف فتوذی'' یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کرتا رہ یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف جا، تا کہ کوئی تجھے پہچان کر دکھ نہ دے اور پھر اسی کتاب (ج۲ص۱۷) میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے یہ حدیث لکھی ہے: ''کان عیسٰی بن مریم یسیح فاذا امسی اکل بقل الصحراء ویشرب الماء القراح'' یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سیاحت کیا کرتے تھے اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف سیر کرتے تھے اور جہاں شام پڑتی تھی تو جنگل کے بقولات میں سے کچھ کھاتے تھے اور خالص پانی پیتے تھے اور پھر اسی کتاب (ج۶ص۵۱) میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کے یہ لفظ ہیں: ''قال احب شئی الی اللہ الغرباء قیل ای شئی الغرباء قال الذین یفرون بدینھم ویجتمعون الٰی عیسٰی ابن مریم'' یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنی ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۵۳، ۵۴، خزائن ج۱۵ص۵۶،۵۵)

قادیانی دلیل کی تردید

۱..... مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے، صحیح نہیں ہے۔ ایسی کوئی صحیح مرفوع متصل حدیث نہیں ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب (ماثبت من السنۃ ص۴۹) پر آنحضرت ﷺ کی عمر شریف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''من قال خمساوستین حسب السنة التی ولد فیها والسنة التی قبض فیها ومن قال ثلثا وستین وهوالمشهور اسقطهما ومن قال ستین اسقط الکسورومن قال اثنین ونصف کانه اعتمدعلی حدیث فی الاکلیل وفیه کلام لم یکن نبی الاعاش نصف عمراخیه الذی قبله وقد عاش عیسٰی علیہ السلام خمسا وعشرین ومائة''

حکیم خدا بخش مرزائی کی خیانت ملاحظہ ہو۔ اس نے اپنی کتاب (عسل مصفی ج اوّل ص۵۱۹) پر حضرت شیخ کی اس کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے صرف الفاظ: ''وعاش عیسٰی علیہ السلام خمس وعشرین سنة ومائة'' نقل کر دیئے ہیں اور الفاظ: ''وفیه کلام'' نقل نہ کئے۔

۲..... (تفسیر ابن جریر ج۳ ص۱۶۴) پر ایک روایت ہے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ برس بتلائی گئی ہے۔ مگر یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی عبداللہ بن لہیعہ ہے، جس کی بابت کہا گیا ہے کہ: ''ضعیف تھا اور مغلوب الحال ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جابر سے قابل انکار اور اوپری باتیں اس نے روایت کی ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ جھوٹ بولتا تھا اور نسائی نے کہا ہے کہ وہ معتبر نہیں ہے اور اس نے کہا ہے کہ ابن لہیعہ بوڑھا اور احمق اور ضعیف العقل آدمی تھا اور وہ کہتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہے اور ہمارے ساتھ بیٹھتا تھا اور بادل دیکھتا تو کہتا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ بادل میں سے گزرے جارہے ہیں۔'' (رسالہ ریویو بابت ماہ مارچ ۱۹۲۵ء ص۱۷، بحوالہ تاریخ ابن خلدون ص۲۲۶)

۳..... مقتداء اہل حدیث امام حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (مسک العارف ص۱۴۲ از سید محمد احسن امروہی مرزائی نے (اپنی تفسیر ج۳ ص۲۴۵) پر لکھا ہے کہ صحیح امر) ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اس وقت ہوا کہ جب آپ کی عمر ۳۳ برس کی تھی۔ پھر اس (تفسیر ابن کثیر ج۹ ص۳۸۰) پر بحوالہ ابن ابی الدنیا ایک حدیث نبوی ﷺ لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰی

ابن مریم علیہ السلام کی عمر ۳۳ سال کی ہوئی ہے۔

۴..... جو دو باتیں مرزا قادیانی نے لکھی ہیں ان دونوں باتوں کو اسلام کے تمام فرقے ہرگز نہیں مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی پر ضروری تھا کہ کتابوں کے حوالوں اور دلائل سے اس امر کو ثابت کرتے۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے پیشتر حضرت نوح علیہ السلام ہوئے ہیں جن کی عمر ۹۵۰ سال قرآن کریم سے ثابت ہے۔

اور حضرت ابراہیم کی سیاحت وسفر ملاحظہ ہو۔ ملک عراق عرب میں آپ پیدا ہوئے۔ شام کی طرف ہجرت کی ملک مصر میں بھی گئے اور سرزمین حجاز کو بھی اپنے قدم سے مشرف فرمایا۔

۵..... ''قال احب شئی الی اللہ الغرباء قیل ای شئی الغرباء قال الذین یفرون بدینھم ویجتمعون الی عیسٰی بن مریم'' ﴿آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پیارے خدا کی جناب میں غریب لوگ ہیں۔ پوچھا گیا کہ غریب کے کیا معنی ہیں؟ حضور پرنور نے فرمایا وہ لوگ جو بھاگیں گے اپنے دین کے ساتھ اور عیسٰی ابن مریم علیہ السلام کی طرف جمع ہوں گے۔﴾ (کتاب کنز العمال ج ششم ص ۵۱)

مرزا قادیانی کی چالاکی ملاحظہ ہو الفاظ: ''الٰی عیسٰی بن مریم'' کا ترجمہ کرتے ہیں: ''عیسٰی مسیح کی طرح۔'' حالانکہ صحیح ترجمہ یہ ہے: ''عیسٰی ابن مریم کی طرف۔'' غرض یہ کہ جملہ: ''الذین یفرون بدینھم ویجتمعون الیٰ عیسیٰ بن مریم'' کا ترجمہ یہ کرنا کہ: ''وہ لوگ ہیں جو عیسٰی مسیح کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگے ہیں۔'' سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔ بھاگنے والے جمع ہونے والے لوگ ہیں نہ کہ عیسٰی ابن مریم علیہ السلام۔ مرزا قادیانی غلط ترجمہ کر کے استدلال پیش کرتے ہیں کہ حضرت عیسٰی مسیح علیہ السلام اپنا دین لے کر اپنے ملک سے بھاگے تھے۔

۶..... بقول مرزا قادیانی لغت کی مشہور ومعروف کتاب (لسان العرب ص ۴۳۱) پر لکھا ہے: ''قیل سمی عیسٰی بمسیح لانہ کان سالما فی الارض لایستقر'' یعنی عیسٰی کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا کہ وہ زمین میں سیر کرتا تھا اور کہیں اور کسی جگہ اس کو قرار نہ تھا یہی مضمون تاج العروس شرح قاموس میں بھی ہے۔''

(مسیح ہندوستان میں ص ۶۹، خزائن ج ۱۵ ص ۷۱)

حضرت مسیح علیہ السلام کا وطن ملک شام تھا۔ علاقہ فلسطین شام کا ایک حصہ ہے۔ موجودہ اناجیل اربعہ اور انجیل برنباس کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح تبلیغ کے لئے سفر کیا کرتے تھے۔ آپ کی بیوی و بچے نہ تھے اور نہ گھر بار تھا۔ ملک شام ملک پنجاب سے بہت بڑا ہے۔ کوئی ضلع گورداسپور کے برابر علاقہ نہیں ہے اور تاریخ روضۃ الصفا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح ملک عراق کے شہر نصیبین کی طرف بھی گئے تھے جو بیت المقدس سے قریباً ۴۵۰ کوس دور ہے۔ پس مسیح ناصری نے اپنے رفع سے پیشتر خوب سفر کئے ہیں۔

قادیانی مغالطے سے بچو تاریخ روضۃ الصفا کا حوالہ

۱..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''بہرحال اگر روضۃ الصفا کی روایت پر اعتبار کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا نصیبین کی طرف سفر کرنا اس غرض سے تھا کہ تا فارس کی راہ سے افغانستان میں آویں اور ان گم شدہ یہودیوں کو جو آخر افغان کے نام سے مشہور ہوئے حق کی طرف دعوت کریں۔'' (کتاب مسیح ہندوستان میں ص ۶۷، خزائن ج ۱۵ ص ۶۹)

۲..... حکیم خدا بخش مرزائی نے اپنی کتاب (عسل مصفی حصہ اوّل ص ۵۷۱، ۵۷۲) پر لکھا ہے: ''واقعہ صلیب سے ۴۰ روز تک مسیح حواریوں سے ملتا بھی رہا۔ لیکن خفیہ دروازہ بند کر کے ملا کرتا تھا۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں کو افشاء راز سے ممانعت کی گئی تھی۔ اس واسطے ان کو مصنوعی بات بنانی پڑی کہ وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور بعض نے محض یہودیوں کے خیال کو پھیرنے کے لئے کہ وہ تعاقب نہ کریں۔ مصنوعی قبریں بنالیں تا کہ یہودیوں کو یقین ہو جائے کہ مسیح مر گیا۔ حالانکہ مسیح علیہ السلام اس پہاڑ سے اتر کر دوسری سمت کو چل دیئے اور کئی سو میل کی مسافت طے کر کے نصیبین میں پہنچے۔ چنانچہ (کتاب روضۃ الصفا ج اوّل ص ۱۳۳) میں لکھا ہے: ''ملک را حدیث ثمعون مستحسن افتاد باحضار روح اللہ فرمان داد عیسٰی آمد'' یعنی بادشاہ کو شمون کی بات اچھی لگی۔ حضرت روح اللہ کے بذات خود تشریف لانے کا حکم دیا اور سرخی میں یہ لکھا ہے: ''درذکر رفتن عیسٰی علیہ السلام ناحیۃ نصیبین'' یعنی عیسٰی علیہ السلام کے جانے کا ذکر نصیبین میں۔ پھر اسی (کتاب کے ص ۱۳۲) پر لکھا ہے: ''ارباب اخبار گفتہ اند کہ درزمان عیسٰی بادشاھے بود وولایت نصیبین بغایت متکبر وجبار حضرت نبوی بدعوت اہ مامور شدہ متوجہ نصیبین گشتہ'' اس تمام عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ضرور نصیبین میں گئے۔''

۲..... سید صادق مرزائی اٹاوی نے لکھا ہے: ''صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب نومان، شمعون بتایا ہے۔ واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے اور جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا وہی تھوما حواری ہے۔ جس کی نسبت انسائیکلو پیڈیا ''بلیکا'' میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر بھی دکھلا چکے ہیں۔ اب جب تومان یا تھوما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اور اس کی یعنی تھوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خان یار میں وفات پانے والا یوز آسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور۔'' (کتاب کشف الاسرار ص ۳۸)

جواب:

۱..... (کتاب تاریخ روضۃ الصفا من تالیفات محمد خاوند شاہ مطبوعہ ۱۲۷۱ھ چھاپہ بمبئی ج اوّل ص ۱۳۰) پر عنوان یوں قائم کیا گیا ہے۔ ذکر احوال عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام: ''اس کے بعد ان کی ولادت کا ذکر خیر ہے۔ (ص ۱۳۰، ۱۳۱) پر لفظ مسیح پر بحث کی گئی ہے۔ (ص ۱۳۲) پر ان کے معجزات مندرجہ سورۂ آل عمران مثلاً اندھے اور برص والے کو اچھا کرنا اور مردے زندہ کرنا باذن اللہ درج ہیں۔ (ص ۱۳۲) پر عنوان یوں ہے: ''ذکر رفتن عیسٰی علیہ السلام بناحیۃ نصیبین وزندہ شدن سام ابن نوح علیہ السلام بدعائے آنحضرت علیہ السلام'' (ص ۱۳۳) پر عنوان ہے: ''ذکر نزول مائدہ از آسمان بدعاے حضرت عیسٰی علیہ السلام'' (ص ۱۳۴) پر عنوان ہے: ''ذکر مہاجرت عیسٰی از بیت المقدس وظہور بعضے از معجزات دوران سفر'' (ص ۱۳۵) پر عنوان یوں ہے: ''ذکر رفع حضرت عیسٰی از دار یہوداں بر آسمان بحکم ایزدمنان'' (ص ۱۳۶) پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ کسی اور شخص کا ان کا ہم شکل ہو کر مارا جانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے۔ پھر اس کے آگے یوں لکھا ہے: ''وکثیرے از ثقات روایت کردہ اند کہ عیسٰی دربیت المعمور مقیم است وایزد تعالٰی سبحانہ بشری ازوے انتزع نمودہ است وطبع ملائکہ کرامت فرمودہ وآنحضرت باایشاں درآں مقام تادامن آخر الزمان بعبادت قیام خواہد نمود وچوں حضرت

مهدی علیہ السلام درآخرالزمان خروج کند عیسٰی بامر خدا وندعالمیان از آسمان بمکه معظمه نزول فرماید درمسجد الحرام ودروقتیکه مردم صفوف راست کرده باشندتا بامهدی علیہ السلام فریضئه بامد ادبگذار ند درآں حال منادی ندا کندکه ایں شخص عیسٰی بن مریم است که از آسمان فرده آمده وخلایق متوجه عیسٰی شده از نزول اومسرورکرد ند ومهدی ازوے التماس نماید تا امت احمد را امامت فرماید وعیسٰی گوید که توپیش روکه ماامروز متابعت شمایاید نمائیم ومهدی درمحراب رفته وسایئر مسلمین باداقتدا نموده نماز بگذار ند گفته اندکه عیسٰی علیہ السلام بعد از نزول از عالم علوی چهل سال دیگر زندگانی کند وبتزویج میل فرماید وفرزندان ازوے متولد کرد ند وباعدائے ملت احمدی محاربه فرمایند ومجموع امم مختلفه راکه از دین بیگانه باشند بقتل آورد ودرزمان اوشیر وشتر وپلنگ بابقروگرگ باگو سفند زیست مے کند وکودکان بایات بازی کنند وچوں بعالم بقا آخر آمد مسلمانان بروے نماز گذار ده درحجره عائشة رضی اللہ عنہا که مدفن حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم وشیخین است مدفونش ساز ند وصلی الله علی نبینا وعلیه وعلی سائر الانبیاء والمرسلین الٰی یوم الدین ذکر مقتل بنی اسرائیل ورفتن حواریان بدعوت خلق اطراف چوں عیسٰی علیہ السلام بآسمان رفت یهود اصحاب اورا اگر فته درتعذیب کشیدند'' (ص۱۳۶،۱۳۷)

ناظرین نے دیکھ لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اوران کے مریدوں نے کس قدر مغالطہ دیا ہے۔ کتاب تاریخ الصفا میں تو حضرت مسیح ابن مریم کا آسمان پر اٹھایا جانا اب تک آسمان میں زندہ رہنا اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا اور فوت ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں دفن ہونا صاف طور پر لکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام اور آپ کے تین حواری نصیبین کی طرف ان کے رفع سے پہلے تشریف لے گئے تھے۔ مرزا قادیانی اوران کے مریدوں کا مذہب یہ ہے کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر (ملک شام میں) کھینچے گئے تھے۔ مرہم عیسٰی سے ان کے زخموں

کا علاج ہوا۔ پھر اس صلیبی واقعہ کے بعد آپ نے عراق، ایران، افغانستان، پنجاب و کشمیر کا سفر کیا۔ ۱۲۰ برس کی عمر پائی۔ سری نگر محلّہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔ تاریخ روضۃ الصفا کا مضمون اس سے بالکل الگ ہے۔ اس کتاب میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ کے ساتھ مشرقی ممالک کا سفر کیا اور یہ بھی نہیں لکھا کہ مسیح کشمیر میں آ کر فوت ہوا تھا۔

۲..... صحیح بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی عمر مبارک رفع کے وقت ۳۳ سال تھی۔ (دیکھو تفسیر ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان ج۳ ص۲۴۵) اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کی والدہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی قبر بیت المقدس میں ہے۔ (تفسیر درمنثور ج۴ ص۱۵۷ و نیز سید محمد سعید مرزائی کا خط مندرجہ کتاب اتمام الحجۃ ص۲۰، ۲۱ حاشیہ، خزائن ج۸ ص۲۹۹) اس سے صاف ظاہر ہے کہ واقعہ صلیبی کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا مشرقی ملکوں کی طرف آنا سراسر غلط ہے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کی تاریخوں اور تفسیروں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام صلیبی واقعہ کے بعد کشمیر میں تشریف لائے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کشمیر میں مر گیا۔

۳..... بے شک تھوما حواری کی قبر مدراس (میلا پور) میں موجود ہے۔ مگر تھوما حواری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے بعد ہندوستان میں آیا تھا اور شہر کالمین واقع احاطہ مدراس میں وہاں کے راجہ کے حکم سے شہید ہوا تھا۔ (کاتھولک کلیسا کی مختصر تواریخ ص۲۰، ۲۱، ۲۸)

قادیانی خبط العشوا، حضرت مریم علیہا السلام کی قبر

سید محمد سعید مرزائی ساکن طرابلس کی تحریر

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا۔''

(کتاب اتمام الحجۃ ص۲۰، ۲۱ حاشیہ، خزائن ج۸ ص۲۹۹)

۲..... ’’معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ممالک مشرقیہ میں آئیں۔ کیونکہ ان کی قبر بھی ارض مقدسہ میں نہیں۔ حضرت مریم کی قبر اب تک کاشغر میں موجود ہے جس کو شک ہو جا کر دیکھ لے۔‘‘

(حکیم خدا بخش مرزائی کی کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص ۴۵۳)

۳..... مرزا بشیر احمد ایم اے کے الفاظ: ’’آخر کار مسیح کی قبر بھی محلہ خانیار سری نگر میں مل گئی۔ اس قبر کے متعلق بھی لوگوں سے دریافت کیا گیا اور تاریخ سے پتہ لیا گیا تو یہی معلوم ہوا کہ یہ اسی یوز آسف کی قبر ہے جو انیس سو سال ہوئے کشمیر میں آیا تھا۔ مزید ثبوت یہ ملا کہ وہ قبر اور اس کے ساتھ والی مسیح کی ماں کی قبر ٹھیک اسی طرز پر ہیں جس طرح بنی اسرائیل کی قبریں ہوتی تھیں۔‘‘ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۲۵۶ حاشیہ، بابت ماہ جولائی ۱۹۱۷ء)

نوٹ: سری نگر کے محلہ خانیار میں ایک قبر تو شہزادہ یوز آسف کی ہے اور دوسری قبر پیر سید نصیر الدین کی ہے۔ (تاریخ کشمیر ص ۸۲)

مرزائی مولویوں کے عجیب وغریب اقوال

۱..... مولوی غلام رسول راجیکی فرماتے ہیں: ’’اور شام سے کشمیر کی طرف آتے ہوئے درمیان کے سفر میں نصیبین سے درّے کی طرف راستہ میں عیسیٰ خیل اور کوہ مری جو دراصل کوہ مریم ہے۔ ایسے نشانوں کا پایا جانا ضرور اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ حضرت مسیح اور حضرت مریم کو ضرور ان مقامات سے کوئی تعلق اور نسبت ہے۔‘‘ (رسالہ التقدیس ص ۳۳)

نوٹ: قوم عیسیٰ خیل کے علاوہ موسیٰ زئی، محمد زئی، عمر زئی، یوسف زئی، قومیں بھی تو سرحد پر ہیں اور کوہ سلیمان کو کیوں بھول گئے۔ کیا حضرت سلیمان نبی علیہ السلام یہاں آئے تھے۔

۲..... منشی محمد اسماعیل دہلوی قادیانی لکھتا ہے: ’’معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کشمیر میں للہ دوی (بی بی للہ) کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ نام آپ کا عبرانی کے الماہ سے بگڑ کر بنا ہے۔ عبرانی میں جوان عورت کو الماہ کہا کرتے ہیں۔‘‘

(رسالہ اعجاز احمدی ص ۱۲ حاشیہ، ص ۱۸ حاشیہ، مصنفہ اسماعیل دہلوی قادیانی)

نوٹ: حضرت للہ دوی رحمۃ اللہ علیہا ایک مجذوبہ کشمیر میں گزری ہیں اور آپ حضرت

امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ہوئی ہیں اور حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ۷۱۲ھ میں اور وفات شریف ۷۸۶ھ میں ہوئی تھی۔ ان کو حضرت مریم علیہا السلام قرار دینا سراسر غلط ہے۔

۳..... نظام الدین مرزائی نے کہا ہے: ''اور یہ جو بعض تواریخ میں آیا ہے کہ یوز آسف ''شولاپت'' سے آیا تھا اور عربی تحریروں میں اصل لفظ ''شولابت'' آیا ہے یعنی اصل میں ''ب'' کے ساتھ ہے اور فارسی تحریروں میں حرف ''پ'' کے ساتھ آیا ہے۔ یہ دراصل ''صلیب'' کی بگڑی ہوئی صورت ہے اور کشمیری ملاں آج بھی ''صلیب'' کو ''صولیب'' کہتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کو تنبیہ کی گئی۔ پھر بھی ''صلیب'' ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔''

(ریویوص۲۳، بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء)

(کتاب اکمال الدین ص۳۱۷، ۳۲۱ اور کتاب شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص۲، ۴) پر لکھا ہے کہ شہزادہ یوز آسف کا باپ ہندوستان میں ایک حکمران تھا اور (اکمال الدین ص۳۲۵، ۳۵۸، ۳۵۹، کتاب شہزادہ یوز آسف ص۲۶، ۱۲۸) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ یوز آسف کا وطن سرزمین ''سولابط'' تھا۔ اسی لفظ کو لفظ ''صلیب'' سے کیا تعلق ہے؟

۴..... سید صادق حسین قادیانی اٹاوی لکھتا ہے: ''پس کیا تعجب کہ اجنبی زبان کا نام ہونے اور مرور زمانہ اور کثرت استعمال کے سبب سے ہندوستان میں برتھولما حواری کا نام بگڑ بگڑا کر بلوہر ہو گیا ہو۔'' (کشف الاسرار ص۴۶)

یہ بات سراسر غلط ہے کیونکہ (کتاب اکمال الدین ص۳۲۵، کتاب شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ص۲۶) پر لکھا ہے کہ یوز آسف کی عقل وعلم وکمال وفکر وتدبیر وفہم وزہد وترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین واہل عبادت میں سے تھا اور اس کا نام بلوہر تھا۔ یہ خبر لنکا میں سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم دانا تھا۔ اس نے دریا کا سفر کیا اور سولابط کی طرف آیا حواری برتھولما تو ملک شام میں ہوا ہے۔

۵..... قاضی ظہور الدین اکمل مرزائی نے کہا ہے: ''پکی روٹی وڈی میں لکھا ہے: ''جے کوئی پچھے عمر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دی کتنی ہوئی تو آکھ جی ہک سو تریہہ ورے'' اب خیال فرمایئے کہ واقعہ صلیب تو ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا۔ پس یقیناً اس کے بعد زمین پر زندہ رہے ہیں اور ۱۲۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔'' (ضمیمہ ظہور المسیح ص۲۲، ۲۳)

قادیانی الفاظ ممکن ہے کی تردید

۱..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے اور مسیح نے بھی اپنی ہجرت کی طرف انجیل میں اشارہ فرمایا ہے اور کہا کہ نبی بے عزت نہیں، مگر اپنے وطن میں مگر افسوس کہ ہمارے مخالفین اس بات پر بھی غور نہیں کرتے کہ حضرت مسیح نے کب اور کس ملک کی طرف ہجرت کی بلکہ زیادہ تر تعجب اس بات سے ہے کہ وہ اس بات کو تو مانتے ہیں کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام نے مختلف ملکوں کی بہت سیاحت کی ہے بلکہ ایک وجہ تسمیہ اسم مسیح کی یہ بھی لکھتے ہیں لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنی نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا ان پر حرام تھا۔ کیا ممکن نہیں کہ کشمیر میں بھی گئے ہوں اور وہیں وفات پائی ہو اور پھر جب صلیبی واقعہ کے بعد ہمیشہ زمین پر سیاحت کرتے تو آسمان پر کب گئے۔ اس کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۳ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۱۰۶، ۱۰۷)

نوٹ: یہ جو مرزا نے لکھا ہے کہ: ''ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے۔'' صحیح نہیں ہے۔ قرآن مجید کی کسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں فرمایا: کسی صحیح حدیث نبوی میں بھی یہ نہیں ہے۔ اناجیل اربعہ مروجہ کے الفاظ ہم مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہیں۔ احادیث صحیحہ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد مختلف ملکوں کی بہت سیاحت کی ہے۔ (تاریخ روضۃ الصفاج اوّل ص۱۳۰، ۱۳۵) میں یہ لکھا ہے کہ واقعہ صلیبی سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام نصیبین کی طرف گئے تھے۔ پھر ملک شام میں واپس آئے اور آسمان پر اٹھائے گئے۔ مسیحی تاریخوں، اسلامی تاریخوں وتفسیروں اور اہل کشمیر کی تاریخی کتابوں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام صلیبی واقعہ کے بعد شام سے ہجرت کر کے کشمیر میں چلے آئے اور یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر سری نگر میں ہے۔

۲..... مولوی غلام رسول مرزائی کے الفاظ: ''مولوی ابراہیم سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے، اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شہزادوں

سے ایک شہزادہ سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شہزادہ بھی ہو چکا ہو۔ جس کا نام مسیح علیہ السلام کے اسی کے نام پر رکھا گیا ہو۔ جیسا کہ سینکڑوں آدمیوں کا نام انبیاء کے نام پر ابراہیم، اسحٰق، اسماعیل، یعقوب، یوسف، داؤد، سلیمان، عیسیٰ، محمد وغیرہ بطور تفاؤل رکھا جاتا ہے۔'' (رسالہ التقدیص ۲۵)

۳..... مفتی محمد صادق مرزائی کی تحریر لیڈی مسز فرو کا بیان: ''اور کچھ عرصہ ہوا ہمارے ایک دوست مولوی دستگیر صاحب احمدی کو جو میلا پور میں رہتے ہیں۔ ایک لیڈی مسز فرد نام نے یہ بھی کہا تھا کہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ خود حضرت مسیح بھی ہندوستان آئے تھے اور ممکن ہے کہ تھوما کا کام دیکھنے گئے ہوں۔ تھوما خود بھی کہتے ہیں کہ مسیح نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔''

(اخبار فاروق قادیان ص ۱۵، مورخہ ۲۷ ؍اپریل، ۴ ؍مئی ۱۹۱۶ء)

۴..... ''جیسا کہ بعض مورخین کی رائے ہے تھوما اور اس کے بعد بارتھولومیو ہر دو صاحبان ہندوستان تشریف لائے اور مرقس نے بھی اپنے ایلچی بھیجے اور ممکن ہے کہ بعض دیگر حواری بھی آئے ہوں۔'' (اخبار فاروق قادیان ص ۱۰، مورخہ ۱۱، ۱۸، ۲۵ ؍مئی ۱۹۱۶ء)

۵..... شیر علی مرزائی کی تحریر: ''اگر یوز آسف کے قصہ کے بعض واقعات گوتم کے حالات سے ملتے ہوں تو اس سے ثابت نہیں ہوسکتا کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ ممکن ہے کہ جس طرح گوتم کو بدھ (یعنی حکیم) کا خطاب دیا گیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی یہی خطاب دیا گیا ہو۔ بدھ صرف گوتم کا ہی نام نہیں، گوتم سے پہلے بھی اور پیچھے بھی کئی بدھ ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح کے ہند میں آنے پر ممکن ہے کہ اہل ہند نے ان کو بدھ کا خطاب دیا ہو۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۴۷۴، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء)

جواب: الفاظ ''ممکن ہے'' کوئی دلیل نہیں ہوسکتے۔ دلیل کے بغیر کوئی بات قابل تسلیم نہیں ہوتی: ''ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقع ہونا اور چیز ہے۔'' (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۹، نمبر ۹ ص ۳۴۸، بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء)

نتیجہ: نتیجہ یہ نکلا کہ ملک کشمیر کے شہر سری نگر میں جو شہزادہ یوز آسف کی قبر ہے وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی قبر نہیں ہے اور قادیانی مذہب باطل ہے۔

عمر مرزا

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل اوّل

الہامات مرزا

۱..... ''وتریٰ نسلا بعیدا ولنحیینک حیوٰۃ طیبۃ ثمانین حولا اوقریبا من ذالک'' (البشریٰ ج۲ص۹، ازالہ اوہام ص۶۳۵، خزائن ج۳ص۴۴۳)

۲..... ''چھتیسویں پیش گوئی یہ ہے جیسا کہ میں ازالہ اوہام میں لکھ چکا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تیری عمر اسّی برس یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی۔''

(سراج منیر ص۷۹، خزائن ج۱۲ص۸۱)

۳..... ''میں تجھے اسّی برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔''

(تریاق القلوب ص۱۳ حاشیہ، خزائن ج۱۵ص۱۵۲)

۴..... ''اسّی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔''

(حقیقت الوحی ص۹۶، خزائن ج۲۲ص۱۰۰)

۵..... ''تیس سال سے زیادہ عرصہ گزرتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ تیری عمر اسّی برس یا دو چار اوپر یا نیچے ہوگی۔'' (کتاب منظور الٰہی ص۲۲۸)

۶..... ''چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا۔ اس لئے پہلے ہی سے خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: ''ثمانین حولا اوقریباً من ذالک اوتزید علیہ سنینا وتریٰ نسلا بعیدا ''یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھ لے گا۔'' (اربعین نمبر۳ص۳۶، خزائن ج۱۷ص۴۱۹، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۹، خزائن ج۱۷ص۶۶)

۷..... ''اور پھر (خدا نے) فرمایا: ''لنحیینک حیوٰۃ طیبۃ ثمانین حولا اوقریباً من ذالک وتری نسلا بعیدا ''ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت

کریں گے۔ اسّی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔'' (اربعین نمبر۳ص۳۹، خزائن ج۱۷ص۴۲۲، البشریٰ ج۲ص۲)

۸..... ''سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا۔''

(اربعین نمبر۳ص۱۰، خزائن ج۱۷ص۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۴)

۹..... ''میرے لئے بھی اسّی برس کی زندگی کی پیش گوئی ہے۔''

(رسالہ تحفۃ الندوہ ص۲، خزائن ج۱۹ص۹۳)

۱۰..... ''اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مرضوں کے انجام کی نظریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیوں کر افتراء پر جرأت کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسہ پر کہتا ہے کہ میری عمر اسّی برس کی ہوگی۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر۴ص۵، خزائن ج۱۷ص۴۷۱)

۱۱..... ''اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، ضمیمہ ص۹۷، خزائن ج۲۱ص۲۵۸)

۱۹۰۵ء میں مرزا کی عمر ۶۷ سال تھی۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹، خزائن ج۲۱ص۱۱۸)

نوٹ: ''اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چھہتر اور چھیاسی کے اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔'' (کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ص۲۵۹)

فصل دوم

پیدائش مرزا

۱..... مرزا قادیانی کے الفاظ: ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔'' (کتاب البریہ ص۱۴۶، خزائن ج۱۳ص۱۷۷ حاشیہ)

۲..... حکیم نورالدین صاحب بھیروی لکھتا ہے: ''سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود ۱۸۳۹ء۔'' (کتاب نورالدین ص ۱۷۰)

۳..... حضرت مرزا صاحب ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔'' (یعنی ۱۸۳۹ء)

(رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۳ نمبر ۲، ۳ ص ۵۶، بابت ماہ فروری، مارچ ۱۹۰۸ء)

۴..... ''الف ششم میں جو کہ ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا۔ آپ کی پیدائش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت ۱۲۵۵ھ کو ہوئی ہے۔'' (یعنی ۱۸۳۹ء)

(اخبار الحکم ص ۶، مورخہ ۶/جنوری ۱۹۰۸ء، رسالہ تشحیذ الاذہان ص ۹۱، بابت ماہ فروری، مارچ ۱۹۰۸ء)

۵..... ''آپ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں بمقام قادیان اسی مکان میں جہاں سکونت ہے توام پیدا ہوئے۔'' (اخبار بدر ج انمبر ا ص ۳، مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۲ء)

۶..... ''آپ کی مبارک پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔'' (اخبار الحکم ج ۸ نمبر ۴۳، ۴۴ ص ۱۴، مورخہ ۱۷، ۲۴/دسمبر ۱۹۰۴ء)

۷..... ''مرزا صاحب کا جنم ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں ہوا تھا۔''

(اخبار بدر ص ۵، مورخہ ۱۳/دسمبر ۱۹۰۶ء، اخبار الحکم ص ۷، مورخہ ۱۰/دسمبر ۱۹۰۶ء پر بحوالہ رسالہ سرستی)

۸..... ''اس فرقہ (احمدیہ) کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک گاؤں ہے۔ آپ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔''

(اخبار پیغام صلح ص ا کالم ۲، مورخہ ۲۱/جولائی ۱۹۲۳ء)

۹..... ''آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھی۔''

(کتاب عسل مصفی حصہ دوم ص ۶۳۲، مطبوعہ ۱۹۱۴ء الہ بخش پریس قادیان، بحوالہ اخبار علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ)

۱۰..... ''۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔''

(رسالہ سوانح حضرت مسیح موعود ص ۷، اخبار پیغام صلح ص ۹، مورخہ ۲۹/شوال، ۳/ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ)

۱۱..... ''۱۸۳۹ء اور ۱۲۵۵ھ دنیا کی تواریخ میں بہت بڑا مبارک سال ہے جس میں خدا تعالیٰ نے مرزا غلام مرتضی کے گھر قادیان میں وہ موعود مہدی پیدا فرمایا جس کے لئے اتنی تیاریاں زمین وآسمان پر ہو رہی تھیں۔'' (کتاب براہین احمدیہ (مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور)

کے ساتھ شائع ہونے والے رسالہ ''مسیح موعود کے حالات'' مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی ص ۶۰، ۶۱)

۱۲..... ''اور مسیح موعود کی ولادت اور رنجیت سنگھ کی موت کا ایک ہی سال میں واقعہ ہونا مرسلانہ بعثت کے نشانات کا مظہر ثابت ہوتا ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھی سلطنت کا تاج تھا جو مسیح موعود کے پیدا ہوتے ہی ۲۷/جون ۱۸۳۹ء کو گر کر خاک میں مل گیا۔''

(کتاب براہین احمدیہ کے ساتھ شائع ہونے والے رسالہ مسیح موعود کے حالات ص ۶۱)

۱۳..... ''مرزا قادیانی نے بموضع قادیان ضلع گورداسپور ۱۸۳۹ء میں پیدا ہو کر نزول جلال فرمایا اور ۱۹۰۸ء میں دار فانی سے رحلت فرمائی۔'' (صوفی ابو عنایت الرحمٰن مرزائی مالیر کوٹلوی اپنے رسالہ استفتاء لاثانی بر قائلین ممات حضرت مسیح آسمانی ص ۱۵، گلزار ہند سٹیم پریس لاہور)

۱۴..... ''مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔''

(کتاب مذاہب الاسلام ص ۱۰۷، مطبوعہ ۱۹۱۳ء خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور)

۱۵..... ''مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں توام پیدا ہوئے۔''

(اخبار وکیل ص ۸ کالم ۱، مورخہ ۳/جون ۱۹۰۸ء)

۱۶..... ''یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ غلام احمد جو غلام مرتضیٰ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ مسلمانوں کے ایک مشہور مذہبی فرقہ احمدیہ کا بانی ہوا۔ یہ شخص ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔'' (اخبار بدر قادیان ص ۲، مورخہ ۱۴/جون ۱۹۱۲ء، کتاب روئسائے پنجاب ج دوم ص ۶۹، رسالہ ریویوص ۳۲۵، بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۶ء)

۱۷..... ''مرزا کا تولد ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ میں ہوا۔'' (عسل مصفی ج ۲ ص ۶۷۵)

۱۸..... ''بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقام قادیان سکھوں کے عہد حکومت کے آخری ایام میں قریباً ۱۸۳۹ء، ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ خاندان کے لحاظ سے آپ مغل تھے۔'' (احمدیہ جنتری ۱۹۲۱ء ص ۳۵، مولفہ محمد منظور الٰہی مرزائی)

۱۹..... ''حضرت مرزا صاحب کی ولادت باسعادت سکھوں کے آخری وقت یعنی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔'' (عسل مصفی ص ۵۷۵)

نوٹ: ان ۱۹ تحریروں سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یعنی ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

ایک عجیب بات

مرزا قادیانی کے الفاظ: ''میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۵۴، خزائن ج۱۷ص۲۵۲ حاشیہ، رسالہ ریویوص۳۳، ۳۶، باب ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

نوٹ: واضح ہو کہ الف ششم ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا تھا۔

(اخبار الحکم ص۶ کالم۳، مورخہ ۶/جنوری ۱۹۰۸ء)

پس اس تحریر کی رو سے مرزا قادیانی کا سنہ پیدائش ۱۲۵۹ھ یعنی ۱۸۴۳ء بنتا ہے۔ چنانچہ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۱۵۴، بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء) پر ہے: ''اور ۱۲۶۰ھ پیدائش مسیح موعود کا سال۔''

فصل سوم

مرزا قادیانی کی عمر

قوی دلائل سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر چوہتر سال سے کم ہوئی ہے۔ جس کے لئے ذیل میں بیس سے زیادہ دلائل لکھے جاتے ہیں:

دلیل نمبر:۱

مرزا قادیانی کے الفاظ: ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔'' (کتاب البریہ ص۱۴۶، خزائن ج۱۳ص۱۷۷، اخبار بدر قادیان مورخہ ۸/اگست ۱۹۰۴ء ص۵، کتاب حیاۃ النبی ج۱ص۴۹، ریویو آف ریلیجنز ص۲۱۹، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، اخبار الحکم ص۴، مورخہ ۲۱، ۲۸/مئی ۱۹۱۱ء)

نوٹ: مرزا قادیانی ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوئے تھے۔ (عسل مصفی ج۲ص۶۱۴)

پس آپ کی عمر ۶۹ سال شمسی حساب سے اور ۷۱ سال قمری حساب سے ہوئی ہے۔

دلیل نمبر:۲

''اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا۔'' (کتاب البریہ ص۱۴۶

حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷، ریویو آف ریلیجنز ص ۲۲۰، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، اخبار بدر ص ۵، مورخہ ۸/اگست ۱۹۰۴ء، اخبار الحکم ص ۴، مورخہ ۲۱، ۲۸/مئی ۱۹۱۱ء)

نوٹ: اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال شمسی حساب کی رو سے بنتی ہے۔

دلیل نمبر:۳

''میری عمر قریباً چونتیس پینتیس برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔'' (کتاب البریہ ص ۱۵۹ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۹۲ حاشیہ، رسالہ ریویو ص ۲۲۳، بابت ماہ جون ۱۹۰۱ء، اخبار الحکم ص ۵، مورخہ ۲۱، ۲۸/مئی ۱۹۱۱ء، کتاب حیاۃ النبی ج اوّل ص ۴۳)

نوٹ: مرزا غلام مرتضیٰ ۱۸۷۴ء میں فوت ہوئے تھے۔ (نزول المسیح ص ۱۱۶ تا ۱۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۹۴، ۴۹۵) اس وقت مرزا قادیانی ۳۵ برس کے تھے۔ پس کل عمر ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر:۴

''۱۶/مئی ۱۹۰۱ء حضرت مسیح موعود کا بیان جو آپ نے عدالت گورداسپور میں بطور مدعا علیہ مرزا نظام الدین کے مقدمہ بند کرنے راستہ شارع عام جو مسجد کو جاتا تھا۔ میں حسب ذیل دیا۔ اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ میں سچ کہوں گا۔ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔''

(کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۱)

نوٹ: مئی ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ کے قریب تھی۔ پس مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۷، ۶۸ سال ہوئی۔

دلیل نمبر:۵

''۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ صاحب کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص کر ہمارے لئے استاد رکھے ہوئے تھے پڑھا کرتا تھا اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی۔'' (اخبار الحکم ص ۶، مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۱ء، کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸)

نوٹ: اگر ۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء میں مرزا قادیانی کی عمر ۱۷ برس ہو تو ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۷، ۶۸ سال بنتی ہے۔

دلیل نمبر:۶

''حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا۔ اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔'' (کتاب سیرۃ المہدی ج۱ نمبر۲۸۳ ص۲۵۶، منظور الٰہی ص۳۴۳)

نوٹ: خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ۱۹۱۳ء بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء عیسوی میں پیدا ہوئے تھے۔ (سیرت المہدی ج۲ ص۱۹۶، روایت: ۴۶۷)

پس اس حساب سے بھی مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۸ء میں ۶۸، ۶۹ سال بنتی ہے۔

دلیل نمبر:۷

''مشیر اعلیٰ! اب جناب کی عمر کیا ہوگی؟ حضرت اقدس! ۶۵ یا ۶۶ سال۔''

(اخبار الحکم ج۸ نمبر۹ ص۲، مورخہ ۱۷، ۳۱/مارچ ۱۹۰۴ء)

نوٹ: ماہ مارچ ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال تھی۔ پس ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر:۸

۱۹۰۵ء مرزا قادیانی نے بمقام جالندھر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا: ''خدا تعالیٰ ایک مفتری، کذاب انسان کو اتنی لمبی مہلت نہیں دیتا کہ وہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ جاوے۔ میری عمر ۶۷ سال کی ہے اور میری بعثت کا زمانہ ۲۳ سال سے بڑھ گیا ہے۔'' (رسالہ پیغام امام ص۳۵)

نوٹ: ۱۹۰۵ء میں مرزا قادیانی ۶۷ سال کے تھے۔ پس سال وفات ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۷۰ سال تھی۔

دلیل نمبر:۹

''میری عمر اس وقت تقریباً ۶۸ سال کی ہے۔''

(کتاب حقیقت الوحی ص۲۰۱، خزائن ج۲۲ ص۲۰۹ حاشیہ)

نوٹ: کتاب حقیقت الوحی ۱۹۰۶ء، ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر ۶۸ سال تھی۔ پس سال وفات ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۶۹ سال تھی۔

دلیل نمبر:۱۰

''اور انہوں نے (یعنی کریم بخش نے) نہایت رقت سے چشم پر آب ہوکر کئی جلسوں میں میرے رو برو اس زمانہ میں جب کہ چودھویں صدی میں سے ابھی آٹھ برس گزرے تھے۔ یہ گواہی دی کہ مجذوب گلاب شاہ صاحب نے آج سے تیس برس پہلے یعنی اس زمانہ میں جب کہ یہ عاجز قریباً بیس سال کی عمر کا تھا۔ خبر دی کہ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہوگیا ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۳۷، خزائن ج۱۷ص۱۴۹ حاشیہ)

نوٹ: اس جگہ مرزا قادیانی اپنی عمر ۱۳۰۸ھ میں تقریباً پچاس سال تحریر فرماتے ہیں۔ پس کل عمر ۶۸، ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر:۱۱

الف..... ''اگر وہ ساٹھ برس الگ کردیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں، تو ۱۲۵۷ھ تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔'' (کتاب تحفہ گولڑویہ ص۱۰۰، خزائن ج۱۷ص۲۶۰)

ب..... ''اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں۔ ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا تھا۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۰۱، خزائن ج۱۷ص۲۶۴)

نوٹ: کتاب تحفہ گولڑویہ ۱۳۱۷ھ میں لکھی تھی۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ پس سال وفات ۱۳۲۶ھ میں کل عمر ۶۹ سال تھی۔

دلیل نمبر:۱۲

الف..... ''اور میں چالیس سال کا تھا کہ الہام کا دروازہ مجھ پر کھولا گیا۔''

(حمامۃ البشریٰ ص۲۷، خزائن ج۷ص۲۰۹)

ب..... ''میرے اس دعوے وحی اور الہام پر پچیس سال سے زیادہ گزر چکے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں۔ کیونکہ وہ تئیس برس تھے اور یہ تیس سال کے قریب۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ص۲۱۴)

''یہ یاد رہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے، جب اوّل حصہ براہین احمدیہ کا لکھا گیا تھا۔ تب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے

قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہارم حصہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس سال گزر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۶ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۲۱۵)

نوٹ: کتاب حقیقت الوحی ۱۹۰۶ء ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی تھی۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر ستر برس قمری (۴۰+۳۰) تھی۔ پس کل عمر ۷۱ سال قمری ہوئی۔

دلیل نمبر:۱۳

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اس زمانہ میں میں جوان تھا۔ اب بوڑھا ہوا اور ستر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گزر گئے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۴۶۱)

نوٹ: حقیقت الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی اس وقت عمر ۷۰ سال تھی۔ ۱۹۰۸ء میں وفات تو عمر ۷۱ سال ہوئی۔

دلیل نمبر:۱۴

''آتھم کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔''

(کتاب اعجاز احمدی ص۳، خزائن ج۱۹ ص۱۰۹)

نوٹ: (اخبار بدر کالم۳ ص۵، مورخہ ۸/اگست ۱۹۰۴ء) میں ہے: ''اس عبارت سے یہ امر صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپ کی عمر تھی۔ اس کا مقابلہ عبداللہ آتھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور (کتاب البریہ ص۱۴۶ حاشیہ) میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے اخیری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترھویں برس میں تھا۔ اب حساب کرلو کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہئے تھی یا کہ نہیں۔''

نوٹ: ۱۹۰۲ء میں مرزا کی عمر ۶۴ سال تھی۔ پس ۱۹۰۸ء میں کل عمر ۷۰، ۷۱ سال قمری ہوئی۔

دلیل نمبر:۱۵

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک دفعہ کہا:''میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول رہا ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں۔(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۱،خزائن ج۱۳ص۳۳۹،اشتہار بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ ص۳،مورخہ ۲۴؍فروری ۱۸۹۸ء)

فروری ۱۸۹۸ء میں مرزا قادیانی کی عمر قریباً ساٹھ برس ہوئی تو مئی ۱۹۰۸ء میں ستر برس کی عمر ہوئی۔

دلیل نمبر:۱۶

''اور اب حضرت کی عمر ۶۵ سال کی ہے۔(اخبار الحکم ص۱۳،مورخہ ۱۰، ۱۷؍نومبر ۱۹۰۴ء)

نومبر ۱۹۰۴ء میں مرزا صاحب ۶۵ سال کے تھے تو مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۶۸، ۶۹ سال ہوئی۔

دلیل نمبر:۱۷

''اس زمانہ میں مرزا صاحب کی عمر راقم کے قیاس میں تخمیناً ۲۴ سے کم اور ۲۸ سے زیادہ نہ تھی۔غرضیکہ ۱۸۶۴ء میں آپ کی عمر ۲۸ سے متجاوز نہ تھی۔''(راقم امیر حسن)

(کتاب حیاۃ النبی یعنی سیرت مسیح موعود حصہ اوّل ص۶۲)

۱۸۶۴ء میں مرزا قادیانی کی عمر کا ۲۸ سال سے زیادہ نہ ہونا ثابت کرتا ہے کہ ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۷۲ سے کم تھی۔

دلیل نمبر:۱۸

''سب سے پہلے ۱۸۶۶ء میں اندرمن مراد آبادی نے جب ہمارے سید و مولا امام حضرت مسیح موعود کی عمر کوئی بیس برس سے بھی کم ہوگی۔پاداش اسلام نام ایک گندی سے گندی کتاب شائع کر کے مسلمانوں کو ستایا۔'' (اخبار الحکم ص۱۲،مورخہ ۲۱؍فروری ۱۹۰۲ء)

اگر ۱۸۶۶ء میں مرزا قادیانی کی عمر بیس برس سے بھی کم ہو تو کل عمر آپ کی اس حساب سے ۷۴ سال سے کم بنتی ہے۔

دلیل نمبر:۱۹

''مرزا صاحب جنہوں نے ستر برس عمر پائی۔ قادیان ضلع گورداسپور میں جاگیردار تھے اور ذات کے مغل تھے۔''

(کتاب عسل مصفی حصہ دوم ص ۶۳۲ پر (بحوالہ سول اینڈ ملٹری گزٹ) اور ریویوص ۳۲، بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء)

دلیل نمبر:۲۰

''مرزا غلام احمد خان صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور جن کی وفات گزشتہ منگل کو ۶۹ برس کی عمر میں لاہور ہوئی۔''

(ریویوص ۳۲۱، بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ء، کتاب عسل مصفی حصہ دوم ص ۶۳۳)

فصل چہارم

عمر مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی

۱..... ''دسمبر ۱۹۰۰ء میں آپ کی عمر ۷۵ کے قریب تھی۔ لہٰذا وفات کے وقت مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۸۲، ۸۳ ہوئی۔'' (رسالہ ریویوج ۷ انمبر ۹ ص ۳۴۴، بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء)

۲..... ''اب اگر حضرت مسیح موعود چوہتر سال عمر پا کر وفات پا جاتے تو بھی وعدہ الٰہی جو عمر کے متعلق تھا پورا سمجھا جاتا۔ لیکن حکمت الٰہی نے حضرت مسیح موعود کو ۸۰ سال عمر عنایت فرمائی۔'' (ریویوج ۷ انمبر ۹ ص ۳۴۱، بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء)

۳..... ''قاضی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یوز آسف (یسوع مسیح) دوبارہ دنیا میں آئے اور ۷۸ سال ہندوستان میں رہ کر پھر خداوند تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ وہ مرزا غلام احمد کے وجود میں ظاہر ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ء تک زندہ رہے۔ یہاں تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔'' (ریویوص ۴۳۹، بابت ماہ نومبر ۱۹۱۶ء)

۴..... ''معلوم ہوا کہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس سال تھی اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی تو آپ کی عمر اس لحاظ سے ۷۶ سال ہوئی۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج ۲۳ نمبر ۴ ص ۱۶۴، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

۵..... ’’جب حضرت اقدس نے وفات پائی تو آپ اس وقت ۷۴ سال کے تھے۔‘‘

(تشحیذ الاذہان ص ۲۸، بابت ماہ جون، جولائی ۱۹۰۸ء)

۶..... (کتاب نورالدین ص ۱۷۱ سطر ۱۹) میں مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال عمر پانا لکھا ہے۔

۷..... (رسالہ ریویوص ۱۵۴، بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء) پر مرزا قادیانی کا سن پیدائش ۱۲۶۰ھ لکھا ہے اور وفات ۱۳۲۶ھ میں ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۶ سال قمری بنتی ہے۔

۸..... ’’اسی وقت یعنی ۱۲۸۸ھ میں حضرت مرزا قادیانی کی عمر عین شباب کی تھی۔ یعنی ۲۱ برس۔‘‘ (کتاب عسل مصفی حصہ دوم ص ۵۲۲)

نوٹ: مرزا قادیانی کی وفات ۱۳۲۶ھ، تو اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۵۹ سال بنتی ہے۔

فصل پنجم

پیدائش مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی

۱..... ’’صحیح امر یہی ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۲۸ء یا ۱۸۲۹ء میں ہوئی۔‘‘

(مرزائی اخبار الحق دہلی ص ۴، مورخہ ۲۰، ۲۷/فروری ۱۹۱۴ء)

۲..... رسالہ (ریویوص ۴۳۹، بابت ماہ نومبر ۱۹۱۶ء) پر مرزا قادیانی کی عمر ۷۸ سال لکھی ہے اس سے آپ کی پیدائش کا سنہ ۱۸۳۰ء بنتا ہے۔

۳..... ’’میرے خیال میں خاتم مصلحین کا سر الصلیب المہدی ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوئے تھے۔‘‘ (اخبار بدر ج ۷ نمبر ۳۳ ص ۶، مورخہ ۲۷/اگست ۱۹۰۸ء)

۴..... ’’مرزا صاحب ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے تھے۔‘‘ (اخبار بدر ص ۴، مورخہ ۱۱/جون ۱۹۰۸ء، بدر ص ۹، مورخہ ۲۰/اگست ۱۹۰۸ء، ریویو ج ۲۳ نمبر ۳ ص ۸، بابت ماہ مارچ ۱۹۲۴ء، ریویو ج ۷ نمبر ۷ ص ۲۷۱، بابت ماہ جولائی ۱۹۰۸ء، ریویوص ۳۳۳، بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء، تشحیذ الاذہان ج ۱۳ نمبر ۱۲ ص ۶، بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء، بدر ص ۲، ۲۵/جون ۱۹۰۸ء، ریویوص ۱۹۲، بابت ماہ مئی ۱۹۲۵ء)

۵..... ’’سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ۱۸۳۹ء۔‘‘

(کتاب نورالدین ص ۱۷۰ کی سطر ۱۱)

۶..... ''اور ۱۲۶۰ھ پیدائش مسیح موعود کا سال۔'' (ریویوص۱۵۴، بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء)

نوٹ: اس حساب سے مرزا قادیانی کا سنہ پیدائش ۱۸۴۴ء بنتا ہے۔ اب دیکھئے ان چھ حوالہ جات میں قادیانیوں نے مرزا کی پیدائش ۱۸۲۸ء سے ۱۸۴۴ء تک پھیلادی ہے۔ اب خود مرزائی فیصلہ کریں کہ کون سا سن صحیح ہے۔

فصل ششم

مرزائیوں کی تحریروں کی تردید

قادیانی: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گزر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۲۵۸)

اور (تریاق القلوب ص۶۸، خزائن ج۱۵ ص۲۸۳) سے ظاہر ہے کہ آپ کی عمر چالیس برس کی تھی کہ مکالمہ مخاطبہ شروع ہوا تو ۳۰، ۴۰ مل کر کل ستر برس ہوئے اور یہ کتاب ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی ہے تو تہتر سال شمسی لحاظ سے جو قمری لحاظ سے ۷۵ سال ہوئی۔

(رسالہ ریویوص۲۳، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی نے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۲۵۸) پر الفاظ (ستر برس کے قریب) لکھے ہیں نہ کہ ستر برس۔ یہ کتاب ۱۹۰۵ء میں لکھی گئی تھی اور مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی تھی۔ پس ۱۹۰۵ء میں ان کی عمر ۶۶ سال تھی اور (تحفہ گولڑویہ ص۱۵۴، خزائن ج۱۷ ص۲۵۲ حاشیہ) کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹے ہزار یعنی الف ششم میں گیارہ برس رہتے تھے کہ مرزا قادیانی پیدا ہوئے تھے۔ نیز دیکھو (ریویوص۳۳ تا ۳۶، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء) الف ششم ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا۔ اس حساب سے مرزا صاحب کی پیدائش کا سال ۱۲۵۹ھ بنتا ہے اور ۱۹۰۵ء یعنی ۱۳۲۳ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۶۴ سال قمری تھی۔ پس کل عمر ۱۳۲۶ھ میں ۶۷ سال قمری ہوئی۔

قادیانی: ''آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی۔قریب ۶۴ سال کے اور آتھم ۱۸۹۶ء میں مرا اس کے مرنے کے بعد آپ بارہ برس زندہ رہے۔اس لحاظ سے آپ کی عمر ۷۶ کے قریب ہوئی۔ (اعجاز احمدی ص۳،خزائن ج۱۹ص۱۰۹،رسالہ ریویوص۲۳،بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

مسلمان: ''مرزا قایانی نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کے وقت جو آپ کی عمر تھی۔اس کا مقابلہ عبداللہ آتھم کی عمر سے کیا ہے۔اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور (کتاب البریہ ص۱۴۶ حاشیہ،خزائن ج۱۳ص۱۷۷) کی سطر ۷ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا۔اب حساب کرلو کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہئے تھی یا کہ نہیں۔'' (قادیانی اخبار بدر کالم۳ص۵،مورخہ ۸/اگست ۱۹۰۴ء)

۱۹۰۲ء کے ماہ دسمبر میں مرزا قادیانی ۶۴ برس کے تھے۔پس مئی ۱۹۰۸ء میں ۶۸ یا ۶۹ برس عمر تھی۔

قادیانی: ''یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پاچکا تھا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۹۹،خزائن ج۲۲ص۲۰۸،تریاق القلوب ص۶۸،خزائن ج۱۵ص۲۸۳) میں فرماتے ہیں: پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔معلوم ہوا کہ ۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس کی تھی اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی تو آپ کی عمر اس لحاظ سے ۷۶ سال ہوئی۔ (رسالہ ریویوص۲۳،بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

مسلمان: مرزا قادیانی کا ایک قول: ''میری پیدائش اس وقت ہوئی تھی جب چھ ہزار میں گیارہ برس رہتے تھے۔''

(ریویوج۲۳نمبر۴ص۳۳،۳۶،تحفہ گولڑویہ ایڈیشن اوّل حاشیہ ص۹۵،خزائن ج۱۷ص۲۵۲)

اس حساب سے مرزا کا سن ولادت ۱۲۵۹ھ بنتا ہے۔کیونکہ الف ششم ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا تھا۔پس ۱۲۹۰ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۳۱ برس قمری تھی اور کل عمر ۶۷ برس قمری تھی نہ کہ ۷۶ سال۔۷۶ کو الٹا دینے سے ۶۷ بنتا ہے۔

قادیانی: اور خلیفہ اوّل نے سن پیدائش ۱۸۳۹ء لکھا ہے نہ کہ ۱۸۴۰ء۔ جیسا کہ مولوی صاحب لکھتے ہیں اور اگر ۱۸۳۹ء کو بھی شامل کیا جائے تو آپ کی کل عمر ستر برس بنتی ہے جو قمری لحاظ سے قریباً ۷۲ برس بنتی ہے جو مولوی صاحب کے نزدیک مصداق الہام ہوسکتی ہے۔ (ریویوج ۲۳ نمبر ۴ ص ۲۴)

مسلمان: ''سن پیدائش حضرت صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود ۱۸۳۹ء۔''

(مولوی نورالدین بھیروی کی کتاب نورالدین ص ۱۷۰ سطر ۱۲، مطبوعہ فروری ۱۹۰۴ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان)

اور اس کتاب کے ص ۱۷۱ کی سطر ۱۹ میں مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس کی عمر پانا لکھا ہے۔ ۶۹ برس شمسی ۷۱ برس قمری بنتا ہے۔ ۷۴ سال سے کم عمر ہوئی۔

قادیانی: چنانچہ ہم خلیفہ اوّل کی دوسری شہادت پیش کرتے ہیں۔ آپ (ریویو آف ریلیجنز ج ۷ ص ۲۰۰) میں تحریر کرتے ہیں: ''مرزا قادیانی مغفور کی کیا عمر تھی۔ جب آپ کا انتقال ہوا، اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے تولد کا سن ۳۶، ۳۷ بتایا ہے۔ پس اس شمسی حساب سے آپ کی عمر قمری حساب میں چوہتر پچھتر ہوئی ہے اور کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اور حضرت نے نصرۃ الحق میں قریباً یہی لکھا ہے۔''

(ریویوج ۲۳ نمبر ۴ ص ۲۴)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (مطابق ۱۳۲۶ھ) کو فوت ہوئے تھے۔ مولوی حکیم نورالدین کی کتاب نورالدین نامی فروری ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے چار سال اور چار ماہ بعد یعنی مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ان کے مریدوں نے اس اعتراض کو دور کرنا چاہا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب کے الفاظ (اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے) سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مولوی حکیم نورالدین نے مرزا قادیانی کی زندگی میں فروری ۱۹۰۴ء میں کچھ اور لکھا تھا اور ان کے مرنے کے بعد کچھ اور لکھا۔

قادیانی: مرزا سلطان احمد کی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے اور اب ہم دوسرے طریق سے مرزا سلطان احمد کی روایت پیش کرتے ہیں۔ جسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب (سیرۃ المہدی ص ۱۹۶، ۱۹۷ ج اوّل قدیم، جدید ج اوّل ص ۲۱۵) میں لکھا ہے:

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں نے عزیزم مرزا رشید احمد (جو مرزا سلطان احمد کا چھوٹا لڑکا ہے) کے ذریعے مرزا سلطان احمد سے دریافت کیا تھا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود کے سن ولادت کے متعلق کیا علم ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے ۱۸۳۶ء میں آپ کی ولادت ہوئی تھی۔'' (رسالہ ریویوص ۲۴، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

مسلمان: مرزا سلطان احمد کی روایت غلط ہے کیونکہ:

۱..... مرزا قادیانی کے الفاظ: ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔'' (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷، رسالہ ریویوج ۵ نمبر ۶ ص ۲۱۹، اخبار بدر ص ۵، مورخہ ۸/اگست ۱۹۰۴ء؛ کتاب حیات النبی ج ۱ ص ۴۹، الحکم ۲۱، ۲۸/مئی ۱۹۱۱ء)

۲..... ''حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا، اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔'' (کتاب سیرۃ المہدی ج اوّل قدیم ص ۲۵۶، جدید ص ۲۵۵)

خان بہادر مرزا سلطان احمد ۱۹۱۳ء، بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اس حساب سے مرزا قادیانی کا سن پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء بنتا ہے۔

قادیانی: ایڈیٹر زمیندار مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اخبار زمیندار میں آپ کی وفات پر لکھا تھا کہ: ''مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۲ یا ۲۴ سال ہوگی اور ہم چشم شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔''

اس شہادت کی رو سے بحساب قمر ۷۴ سال بنتی ہے۔

(ریویوص ۲۵، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

مسلمان: مرزا قادیانی نے ایک بار کہا: ''۱۸۵۹ء یا ۱۸۶۰ء کا ذکر ہے کہ مولوی گل علی شاہ کے پاس جو ہمارے والد صاحب نے خاص ہمارے لئے استاد رکھے ہوئے تھے پڑھا کرتا رہا تھا اور اس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہوگی..... الخ!''

(اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۴۰ ص ۶، کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸)

۱۸۵۹ء میں مرزا قادیانی سترہ برس کے تھے تو ۱۹۰۸ء میں ۶۶، ۶۷ سال عمر ہوئی

نہ کہ ۷۴ سال۔

قادیانی: ملک دین محمد صاحب افسر انہار ریاست بہاولپور فرماتے ہیں کہ ۱۸۹۱ء کے حصہ اوّلین میں وہ دہلی میں مرزا قادیانی کو ملے تھے اور اس وقت انہوں نے مرزا قادیانی سے ان کی عمر کے متعلق سوال کیا تھا کہ کتنی ہے تو آپ نے جواب دیا تھا کہ چونسٹھ یا پینسٹھ سال کی عمر ہوگی۔ اس واقعہ کے سترہ سال بعد آپ فوت ہوئے ہیں اور اس حساب سے آپ کی عمر اکاسی بیاسی سال بنتی ہے۔ (الفضل قادیان ص۴، مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۲۱ء، فاروق ص۹، مورخہ ۸، ۱۵/جولائی ۱۹۲۱ء، ریویوص ۳۴۲، ۳۴۳ ج ۱۷، بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء، اخبار بدر ص۸، مورخہ ۱۰/دسمبر ۱۹۰۸ء)

مسلمان: مرزا قادیانی کی عمر ۱۸۹۱ء یا ۱۳۰۸ھ میں ۶۴ یا ۶۵ برس نہ تھی بلکہ قریباً پچاس سال کی تھی۔

۱..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دیئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ھ تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۰۰، (جو ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی)، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۰)

۱۹۰۰ء (۱۳۱۸ھ) میں مرزا قادیانی کی عمر ساٹھ برس تھی۔ پس ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی ۵۱ برس عمر رکھتے تھے۔

۲..... مشیر اعلیٰ نے مرزا قادیانی سے پوچھا کہ اب جناب کی عمر کیا ہوگی۔ اس پر مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ ۶۵ یا ۶۶ سال۔ (اخبار الحکم ص۲، مورخہ ۱۷، ۳۱/مارچ ۱۹۰۴ء)

۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی ۶۵ یا ۶۶ سال کے تھے تو ۱۸۹۱ میں ۵۲ یا ۵۳ سال عمر تھی اور ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال شمسی۔ یہ تو ناممکن ہے کہ ۱۸۹۱ء میں عمر ۶۴ یا ۶۵ سال ہو اور تیرہ سال کے بعد ۱۹۰۴ء میں ۶۶ سال۔

نتیجہ: ان تمام دلائل کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر ۷۴ سال سے کم ہوئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

بشارت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے دین اسلام کی خدمت کی توفیق دی اور میری مدد فرمائی۔ میری کتابیں مراق مرزا، مرزائیت کی تردید بطرز جدید، حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور عمر مرزا، پنجاب کے اہل سنت والجماعت اور اہل حدیث مسلمانوں میں مقبول ہوئیں اور چند مہینوں میں (یعنی ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء اور جنوری تا اپریل ۱۹۳۳ء) ان کی اشاعت کثرت سے ہوئی۔ خصوصاً پنجاب کے دارالسلطنت لاہور، نوشہرہ چھاؤنی، پشاور چھاؤنی، ضلع جالندھر اور امرتسر کے مسلمانوں نے ان کتابوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔

فرقہ مرزائیہ کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص توفیق و مدد عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خاص حافظہ اور خاص دماغ و ذہن عطا کیا ہے۔

جماعت مرزائیہ کے نام نہاد خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔'' (کتاب انوار خلافت ص ۹۰)

مرزا قادیانی کے نبی ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے: ''اوّل دلیل حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے، حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک تو آیت: ''**مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۸)

میاں محمود قادیانی نے (کتاب انوار خلافت ص ۱۸، ۲۰، ۲۱، القول الفصل ص ۳۱، حقیقت النبوۃ ص ۱۸۸، اخبار الفضل مورخہ ۲، ۵ / دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۳) میں اس بشارت کا اصل اور حقیقی مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو ٹھہرایا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ایک گمراہ کن عقیدہ ہے اور قرآن مجید کی نصوص قطعیہ، احادیث صحیحہ، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع مفسرین کے خلاف ہے۔ شیعہ، سنی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور اہل حدیث سب فرقے اس بات کو

مانتے ہیں کہ اس بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے مصداق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ اہل سنت تفسیروں میں سے تفسیر ابن کثیر، ابن جریر، غرائب القرآن، فتح البیان، مواہب الرحمٰن، درمنثور، خازن، مدارک، بیضاوی، جلالین، کمالین، فتوحات الٰہیہ، بحرالحیط، روح البیان، روح المعانی، معالم التنزیل، حسینی، قادری، مفاتیح الغیب، ابی السعود، عرائس البیان، سراج منیر، تبصیر الرحمٰن، جامع البیان، فوز الکبیر، ترجمان القرآن، اکسیر اعظم، فتح المنان، اعظم التفاسیر، اتقان، بحرمواج، الدرالقیط، تفسیر الوجیز، حاشیہ شیخ صاوی علی جلالین، النہرالماد، تاج التفاسیر، تفسیر محمدی اور کتب معتبرہ مثلاً کنز العمال، مسند احمد، مشکوٰۃ، مرقاۃ، لمعات، مظاہر حق، فتح الباری، ارشاد الساری، عمدۃ القاری، خصائص الکبریٰ، کتاب الشفاء، نسیم الریاض، مواہب اللدینہ، شرح مواہب، الجواب صحیح وغیرہ میں لکھا ہے کہ: ''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی یہ بشارت آنحضرت ﷺ کے لئے ہے۔ چونکہ میاں محمود احمد قادیانی اور ان کے مریدوں کا عقیدہ قرآن مجید، احادیث صحیحہ، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کی تردید میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مرزائی لوگ باطل عقیدے سے توبہ کر کے اسلام کو قبول کریں اور اس آخری نبی کا دامن پکڑیں جو رحمۃ اللعالمین، سید المرسلین اور شفیع المذنبین ﷺ ہے۔ خادم دین رسول اللہ ﷺ

عاجز: حبیب اللہ امرتسری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بشارت اسمہ احمد ﷺ

''الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النّبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین''

آیت قرآنی: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''واذا قال عیسٰی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقالما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد. فلما جآء ھم باالبینت قالوا ھٰذا سحر مبین (الصف: ۶)'' ﴿اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل! تحقیق میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف ماننے والا اس چیز کو کہ آگے میرے ہے

توریت سے اور خوشخبری دینے والا ساتھ اس ایک رسول کے کہ میرے بعد آوے گا۔(صفاتی نام اس کا احمد ہے) پس جب وہ احمد ان لوگوں کے پاس کھلی کھلی دلیلوں کے ساتھ آیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔﴾

احادیث رسول ربانی

۱..... ''عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسمآء انا محمدوانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللہ بی الکفروانا الحاشر الذی یحشر الناس علٰی قدمیّ وانا العاقب (والعاقب الذی لیس بعدہ نبی)'' (صحیح بخاری شریف ج۱ص۵۰۱، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ، ترمذی ج۲ص۱۷، فتح الباری پارہ۱۴ ص۳۱۲، عمدۃ القاری ج۷ص۵۰۹، ارشاد الساری ج۶ ص۲۱، فیض الباری پارہ نمبر۱۴ص۵۳، مسند احمد ج۴ص۸۰، ۸۴، صحیح مسلم ج۲ص۲۶۱، مواہب الرحمٰن پارہ۲۸ص۳۷۲، مشکوٰۃ المصابیح ج۲ص۵۱۵، باب اسماء النبی وصفاتہ، مرقاۃ المفاتیح ج۵ص۳۷۶، اشعۃ اللمعات ج۴ص۵۰۶، مظاہر حق ج۴ ص۵۰۰، ابن کثیر ج۸ص۹۱، ابن کثیر ج۹ص۴۴۹، کتاب الشفاء ج اوّل ص۱۴۴، شرح الشفاء ج اوّل ص۴۸۵، ۴۸۶، دلائل النبوۃ ج اوّل ص۱۲، ترجمان القرآن ج۱۵ص۳۹۳، درمنثور ج۶ص۲۱۴، مصفی شرح مؤطا ج دوم ص۲۴۷، نسیم الریاض ج۲ص۳۸۱)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میرے لئے نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں مٹادے گا اللہ میرے ساتھ کفر کو اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جائیں گے۔ لوگ میرے قدم پر اور میں عاقب ہوں (اور عاقب وہ ہے کہ اس کے پیچھے کوئی شخص نبوت کے خلعت سے سرفراز نہ کیا جائے) (یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہ پیدا ہوگا) والعاقب الذی لانبی بعدہ یہ تفسیر امام زہری تابعی کی ہے۔ جیسا کہ (مسند احمد ج۴ص۸۴) سے واضح ہے۔ لیکن (ترمذی مطبع مجتبائی ج۲ص۱۰۷، باب ماجاء فی اسماء النبی) کے تحت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی سے ثابت ہے کہ یہ حدیث نبوی کا حصہ ہے اور اپنے نام عاقب کی حضور علیہ السلام نے: ''الذی لیس بعدی نبی'' سے تفسیر فرمائی ہے۔

ب..... ''عن العرباض بن سارية عن رسول الله ﷺ انه قال انی عندالله مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته وساخبر کم باول امری دعوة ابراهیم علیہ السلام وبشارة عیسٰی ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام'' (مسند احمد ج۴ص۱۲۷، ۱۲۸، مسند احمد ج۵ ص۲۶۲، تفسیر ابن جریر پ۲۸ص۸۷، تفسیر ابن کثیر ج۹ص۴۴۹، درمنثور ج اوّل ص۱۳۹، درمنثور ج۶ ص۲۱۳، ۲۱۴، ترجمان القرآن ج اوّل ص۱۶۱، ۱۶۸، ۱۶۹، ترجمان القرآن ج۱۵ص۳۹۶، ۳۹۷، مواہب الرحمٰن ج۱ص۳۲۲ ج۲۲ص۴۴ ج۲۸ص۳۷۳، نسیم الریاض ج۲ص۲۱۶، ۲۱۷، مشکوٰۃ المصابیح ج۲ص۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین، مرقاۃ المفاتیح ج۵ص۳۶۷، اشعۃ اللمعات ج۴ص۴۹۹، مظاہر حق ج۴ص۴۹۳، فتح الباری پارہ۱۴ص۳۲۵، فیض الباری پارہ۱۴ص۸۰، کتاب الشفاء ج اوّل ص۱۰۲، ۱۰۳، شرح الشفاء ج اوّل ص۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، مواہب اللدنیہ ج اوّل ص۲۰، ۲۲، زرقانی شرح مواہب ج۶ص۱۶۷، خصائص الکبریٰ ج اوّل ص۴، ۹، ۴۵، ۴۶)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا تھا ختم کرنے ولا نبیوں کا، اس حال میں کہ تحقیق حضرت آدم علیہ السلام اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے اور میں خبر دوں تم کو ساتھ اوّل امر کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ہے اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کا خوشخبری دینا ہے اور میری ماں کا خواب دیکھنا ہے کہ دیکھا اس نے جب مجھ کو جنا اور تحقیق میری ماں کے لئے ظاہر ہوا ایک نور جس سے اس کے لئے ملک شام کے محل ظاہر ہوئے۔

نوٹ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا: ''ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم آیتک ویعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم انک انت العزیز الحکیم (بقرۃ: ۱۲۹)'' میں ہے۔

مذہب محمود احمد قادیانی

الف..... محمود احمد قادیانی (القول الفصل ص۲۷تا۲۹) پر لکھتا ہے: ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔

چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں: ''اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے: ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

اسی طرح اعجاز المسیح میں لکھتے ہیں: ''اور عیسیٰ علیہ السلام نے کزرع اخرج شطأہ الایۃ میں و آخرین منھم والی جماعت اور ان کے امام کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ اسمہ احمد کہہ کر صریح طور پر اس امام کا نام بھی بتا دیا ہے اور اس مثال میں (یعنی کزرع اخرج شطأہ) میں جو قرآن کریم میں مذکور ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور نرم و نازک پودے کے مشابہ ہوگا۔ سخت چیز سے مشابہت نہیں رکھتا ہوگا۔ پھر منجملہ قرآنی لطائف کے ایک نکتہ یہ ہے کہ احمد نام کا تو عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی میں ذکر کیا ہے اور محمد کا حضرت موسیٰ کی پیش گوئی میں تا کہ پڑھنے والے کو یہ نکتہ معلوم ہو جائے کہ جلالی نبی یعنی موسیٰ نے ایسا نام پیش گوئی میں اختیار کیا جو اس کے اپنے حال کے موافق تھا یعنی محمد جو جلالی نام ہے اور اسی طرح حضرت عیسیٰ نے اسم احمد کو پیش گوئی میں ظاہر کیا جو جمالی نام ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ جمالی نبی تھے اور قہر و قتال سے انہیں کچھ حصہ نہیں دیا گیا تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ (موسیٰ و عیسیٰ میں سے) ہر ایک نے اپنے مثیل نام کی طرف اشارہ کیا۔ اس نکتہ کو یاد رکھو کیونکہ یہ تمام اوہام سے نجات دینے والا ہے اور جلال اور جمال دونوں کو خوب واضح کرتا ہے اور پردہ اٹھا کر اصل حقیقت دکھا دیتا ہے اور جب تم اس کو تسلیم کر لو گے اور اسے مان لو گے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں داخل ہو کر ایک دجال سے بچ جاؤ گے اور ہر ایک گمراہی سے نجات پا جاؤ گے۔'' (اعجاز المسیح ص ۱۲۳، ۱۲۴، خزائن ج ۱۸ ص ۱۲۷)

''ان حوالوں سے آپ کو یہ تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس پیش گوئی کا مصداق حضرت نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے..... آنحضرت ﷺ احمد تھے اور اس پیش گوئی کے اوّل مظہر وہ تھے لیکن چونکہ اس میں ایک ایسے رسول کی پیش گوئی ہے جس کا نام احمد ہے اور آنحضرت ﷺ کی صفت احمدی تھی۔ نام احمد نہ تھا اور دوسرے جو نشان اس کے بتائے گئے ہیں وہ اس زمانہ میں

پورے ہوئے ہیں اور مسیح موعود پر پورے ہوئے ہیں اور آپ کا نام احمد تھا اور آپ احمد کے نام پر ہی بیعت لیا کرتے تھے اور خدا نے بھی آپ کا نام احمد رکھا اور آپ نے اپنے نام کا یہی حصہ اپنی اولاد کے ناموں کے ساتھ ملایا۔ اس لئے سب باتوں پر غور کرتے ہوئے وہ شخص جس کی نسبت خبر دی گئی تھی مسیح موعود ہی ہے۔'' (القول الفصل ص ۲۹)

۲..... ''پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا یا آنحضرت ﷺ کا اور کیا سورۃ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی گئی ہے آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے یا حضرت مسیح موعود کے متعلق۔'' (انوار خلافت ص ۱۸)

اسمہ احمد کی پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہیں

''میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے، وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہی ہے۔'' (انوار خلافت ص ۱۸)

۳..... ''ان آیات میں احمد کا اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور آنحضرت ﷺ صرف احمدیت کی وجہ سے اس کے مصداق ہیں۔ ورنہ جس احمد کے نام کے انسان کے متعلق خبر ہے وہ حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۲۰)

۴..... ''اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا قادیانی، احمد ہیں۔ چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۲۱)

۵..... پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ ہاں! اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں

پورے ہوں، تب بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے۔ کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہوگئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے۔ لیکن یہ بات بھی نہیں جیسا کہ میں آگے چل کر ثابت کروں گا۔''

(انوار خلافت ص ۲۳)

۶..... ''اس پیش گوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ پیش گوئی خاتم النّبیین کے متعلق ہے نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ پیش گوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے۔ سوم باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہوسکتی تھی کہ آپ نے خود فرمایا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں۔ لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ نہ سچی، نہ جھوٹی، نہ وضعی، نہ قوی، نہ ضعیف، نہ مرفوع، نہ مرسل، کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ پس جب یہ بھی بات نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خلاف مضمون آیت کے اس پیش گوئی کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کریں۔'' (انوار خلافت ص ۲۳)

۷..... اور ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی وہ رسول ہیں، جن کی خبر اس آیت میں دی گئی ہے۔'' (انوار خلافت ص ۳۱)

۸..... ''اب میں اس بات کا ثبوت قرآن کریم سے پیش کرتا ہوں کہ اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہوسکتے ہیں نہ اور کوئی۔'' (انوار خلافت ص ۳۳)

۹..... ''اس عبارت (مرزا والی) سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد اور احمد کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۳۷)

۱۰..... غرض یہ دس ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھی۔'' (انوار خلافت ص ۳۹)

۱۱..... ''ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ (مرزا) اس کے حقیقی مصداق ہیں۔'' (الفضل کالم۳ص۶، مورخہ۲، ۵ردسمبر۱۹۱۶ء)

۱۲..... ''میرا دعویٰ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا۔'' (الفضل کالم۲ص۷، مورخہ۲، ۵ردسمبر۱۹۱۶ء)

۱۳..... ''جب اس آیت میں ایک رسول کا، جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے، دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کردیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔''

(الفضل کالم۳ص۵، مورخہ۲، ۵ردسمبر۱۹۱۶ء)

۱۴..... ''اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں۔'' (انوار خلافت ص۳۷)

نوٹ: ذیل میں میاں صاحب کے پیش کردہ دلائل کا جواب ایک مکالمہ کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ غور سے پڑھئے۔

قادیانی: ''آپ (یعنی مرزا غلام احمد) کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔'' (انوار خلافت ص۳۳)

مسلمان: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام آپ کے والدین نے ''غلام احمد'' رکھا تھا نہ کہ ''احمد'' جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے:

۱..... ''مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔'' (کتاب براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور کے ساتھ ملحقہ ''حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات'' مصنفہ معراج الدین عمر ص۶۲)

۲..... ''مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا۔''

(کتاب حیاۃ النبی ج اوّل ص۵۱ سطر۵، مصنفہ یعقوب علی تراب)

۳..... ''اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔''

(تحفہ شاہزادہ ویلز ص۲۹، مصنفہ مرزا محمود)

۴..... ''مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد یہی ان کا نام ان کے والدین نے رکھا۔''

(الفضل ص۸، مورخہ۱۵، ۱۹رمئی ۱۹۱۷ء)

۵..... ’’حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا۔‘‘

(الفضل ص۹، مورخہ ۲۷ر نومبر، یکم ردسمبر ۱۹۱۷ء)

۶..... ’’والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا ہے۔‘‘ (الفضل ص۶، مورخہ ۶ر ستمبر ۱۹۱۴ء)

۷..... ’’ہم جو کچھ کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی عزت کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم تو اسلام کے مزدور ہیں۔ میرا نام جو غلام احمد رکھا ہے میرے والدین کو کیا خبر تھی کہ اس میں کیا راز ہے۔‘‘ (الحکم ص۸، مورخہ ۳۰ر اپریل ۱۹۰۲ء)

۸..... ’’اور خود اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ذریعہ سے غلام احمد نام رکھا ہے۔‘‘

(اخبار الحکم ج۶ نمبر۱۸ ص۱۲، مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۰۲ء)

۹..... ’’اور اللہ تعالیٰ نے نام اس کا بذریعہ والدین کے غلام احمد رکھوایا ہے۔‘‘

(اخبار الحکم ج۶ نمبر۱۸ ص۱۳، مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۰۲ء)

<u>قادیانی:</u> ’’حضرت مسیح موعود کا اصلی نام احمد ہے۔‘‘

(تشحیذ الاذہان ص۱۵ تا ۱۸، بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۴ء)

’’آپ کا نام احمد ہی تھا۔‘‘ (انوار خلافت ص۳۳، القول الفصل ص۲۹)

<u>مسلمان:</u> مرزا قادیانی نے خود اس بات کو لکھا ہے کہ میرا نام غلام احمد ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے:

۱..... ’’چونکہ میں جس کا نام غلام احمد اور باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا رہنے والا ایک مشہور فرقہ کا پیشوا ہوں۔‘‘

(رسالہ کشف الغطاء ص۲، خزائن ج۱۴ ص۱۷۹)

۲..... ’’میرا نام غلام احمد، میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پڑدادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔‘‘ (کتاب البریہ ص۱۳۴ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۶۲، ریویو آف ریلیجنز ص۲۱۵، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، اخبار الحکم ص۲، مورخہ ۲۱، ۲۸ر مئی ۱۹۱۱ء)

۳..... ’’ہمارا شجرۂ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ابن مرزا عطاء محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ص۲۱۸ حاشیہ، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

۴..... ’’فاعلموا رحکم اللہ فی انا المسمی بغلام احمد بن مرزا غلام مرتضٰی‘‘ (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص۷۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰۳)

۵..... ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۶..... ’’ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا: ’’یا احمد جعلت مرسلا‘‘ اے احمد تو مرسل بنایا گیا یعنی جیسا کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا۔ حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا۔ سو اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے۔ کیونکہ احمد نبی ہے۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین ص۴۳، خزائن ج۲۰ ص۴۵، ۴۶)

قادیانی: حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے۔ (القول الفصل ص۲۷)

حضرت صاحب کے الہامات میں کثرت سے احمد ہی آتا ہے۔

(انوار خلافت ص۳۵)

مسلمان: اس بات کے جواب میں ذیل میں خود مرزا قادیانی کے اقوال درج کرتا ہوں:

۱..... ’’وہ خدا فرماتا ہے: ’’یا احمد بارک اللہ فیک‘‘ اے احمد (یہ ظلی طور پر اس عاجز کا نام ہے) خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۴۴، خزائن ج۲۲ ص۳۵۷)

۲..... ’’اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۷۲ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۷۶)

۳..... ’’اور اس آیت: ’’ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد‘‘ کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے، جب مبعوث ہوگا تو اس وقت وہ نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے، اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ یہی وہ بات ہے جو اس سے پہلے میں نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھی تھی یعنی یہ کہ میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۹۶، خزائن ج۱۷ ص۲۵۳)

غرض مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو ظلی، مجازی اور بروزی طور پر احمد لکھا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔

قادیانی: ''آنحضرت ﷺ کا نام درحقیقت احمد نہ تھا۔ آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔'' (القول الفصل ص۲۹)

مسلمان: مرزا قادیانی کا نام دراصل احمد نہ تھا اور آپ کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا تھا نہ کہ احمد۔ خود مرزا قادیانی نے اس بات کو لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا نام احمد تھا۔

الف..... ''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج، جس کا نام محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔'' (سراج منیر ص۷۲، خزائن ج۱۲ ص۸۲)

ب..... ''اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ دوسرا احمد ﷺ۔''

(اشتہار واجب الاظہار ص۴، مورخہ ۴/نومبر ۱۹۰۰ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۳۶۵)

ج..... زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے

لاکھوں ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمد ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(رسالہ دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

د..... ''تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں:

ا..... ایک محمد ﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: ''محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم..... ذلک مثلهم فی التورة''

۲..... دوسرا نام احمد ﷺ اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔''

(اربعین نمبر۴ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

ر..... حضرت رسول کریم کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا: ''یأتی من بعدی اسمه احمد'' من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلافصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔ (ملفوظات احمد ص۱۷۷، مرتبہ فخر الدین قادیانی)

قادیانی: حضرت مسیح تو کہتے ہیں کہ: ''من بعدی اسمه احمد'' یعنی میرے بعد جو آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ احمد کس کا نام ہے۔ احمد وہ ہے جس نے کہا کہ کہو کہ احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اور اپنے بیعت کنندوں کو کہا کہ تم احمدی کہلاؤ۔ اگر کوئی کہے کہ ان کا نام تو غلام احمد تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ غلام تو ایک خاندانی لفظ ہے جو نام کے ساتھ شروع سے چلا آتا ہے۔ اصل نام وہی ہے جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے۔''

(الفضل ص۶، مورخہ ۱۸/اپریل ۱۹۱۴ء)

مسلمان: مرزا قادیانی کے الفاظ: ''میرا نام غلام احمد، میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد اور میرے پڑدادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے۔'' (اخبار الحکم کالم ا ص۳، مورخہ ۲۱، ۲۸/مئی ۱۹۱۱ء)

اگر ہم یہ بات مان لیں کہ (اصل نام وہی جو غلام کو علیحدہ کر کے ہے) تو اس سے لازم آئے گا کہ مرزا صاحب کے والد ماجد کا اصل نام ''مرتضیٰ'' ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اور واضح ہے کہ مرزا صاحب کے ایک بھائی کا نام ''غلام قادر'' تھا۔ (ازالہ اوہام ص۷۶، خزائن ج۳ ص۱۴۰ حاشیہ)

اس قادیانی جدید اصطلاح کی رو سے لازم آئے گا کہ مرزا قادیانی کے بھائی کا

اصل نام ''قادر'' ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی اسلامی خاندان کے مردوں کا نام غلام اللہ، غلام محمد، غلام رسول، غلام نبی، غلام علی، غلام حسن اور غلام حسین ہو تو کیا اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ان لوگوں کے اصل نام وہی ہیں جو غلام کو علیحدہ کر کے ہیں۔''

قادیانی: آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاؤں بسایا ہے۔ اس کا نام احمد آباد رکھا ہے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا تھا تو چاہئے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام احمد آباد ہوتا۔'' (انوار خلافت ص۳۳)

مسلمان: ''انہوں نے (یعنی مرزا غلام مرتضیٰ) نے اپنے دونوں لڑکوں کے ناموں پر دو گاؤں آباد کئے ہیں، جن میں سے ایک کا احمد آباد اور دوسرے کا قادر آباد نام رکھا۔'' (اخبار الفضل کالم۲ ص۶، مورخہ ۱۸/اپریل ۱۹۱۴ء)

قادیانی اصطلاح جدید کی رو سے یہ بات لازم آتی ہے کہ مرزا قادیانی کے بھائی کا نام بھی والدین نے ''قادر'' رکھا ہو۔ کیونکہ ان کا نام غلام قادر رکھا گیا تھا۔ چاہئے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام قادر آباد ہوتا۔ پھر مزے کی بات (انوار خلافت ص۳۳) پر یہ لکھی ہے:

''اسی طرح آپ کے بھائی کے نام پر بھی ایک گاؤں بسایا گیا ہے، جس کا نام قادر آباد ہے۔ حالانکہ ان کو غلام قادر کہا جاتا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام بھی قادر تھا۔''

سبحان اللہ! کیا کہنا اس بات کا۔ اگر کسی خاندان میں نام مردوں کے عبداللہ، عبیداللہ، حمیداللہ، عنایت اللہ، حبیب اللہ، ثناء اللہ، عطاء اللہ، رضاء اللہ، ذکاء اللہ ہوں تو کیا ان کا یہ مطلب ہوگا کہ ان کے نام کا پہلا حصہ الگ کر کے ان کا اصلی نام دوسرا حصہ سمجھا جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک!

مرزا قادیانی تو اپنے بھائی کا نام ''غلام قادر'' لکھتے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص۷۶ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۱۴۰) اور مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں کہ ان کا نام بھی قادر تھا۔ کیا خوب! میاں صاحب کو بہت دور کی سوجھی۔

قادیانی: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں۔ کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔'' (القول الفصل ص۲۷)

مسلمان: بے شک آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔ مگر آپ کا محمد اور احمد دونوں ہونا اس بات کے منافی نہیں ہے کہ آپ اس پیش گوئی کے اصل اور حقیقی مصداق ہوں۔ دیکھئے کہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ میں محمد اور احمد ہوں:

۱..... مرزا قادیانی لکھتا ہے:

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا

منم محمد واحمد که مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۳۴)

۲..... ''مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں۔ میرا نفس درمیان نہیں ہے، بلکہ محمد مصطفیٰ ہے اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔''

(حقیقت النبوۃ حصہ اوّل ص۲۶۹ پر (بحوالہ ایک غلطی کا ازالہ)

۳..... ''اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔''

(کتاب حقیقت الوحی ص۷۳ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۷۶)

قادیانی: آنحضرت ﷺ احمد تھے اور اس پیش گوئی کے اوّل مظہر وہ تھے۔ لیکن چونکہ اس میں ایک ایسے رسول کی پیش گوئی ہے جس کا نام احمد ہے اور آنحضرت ﷺ کی صفت احمدی تھی نام احمد نہ تھا اور دوسرے جو نشان اس کے بتائے گئے ہیں وہ اس زمانہ میں پورے ہوئے ہیں اور مسیح موعود پر پورے ہوئے ہیں اور آپ کا نام احمد تھا اور آپ احمد کے نام پر ہی بیعت لیا کرتے تھے اور خدا نے بھی آپ کا نام احمد رکھا اور آپ نے اپنے نام کا یہی حصہ اپنی اولاد کے ناموں کے ساتھ ملایا۔ اس لئے سب باتوں پر غور کرتے ہوئے وہ شخص جس کی نسبت خبر دی گئی تھی۔ مسیح موعود ہی ہے..... آنحضرت ﷺ کا نام درحقیقت احمد نہ تھا..... آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔'' (القول الفصل ص۲۹)

مسلمان:

۱..... ''آنحضرت ﷺ کی والدہ ماجدہ نے خواب دیکھا اور اسے خواب میں کہا گیا کہ

تو خیر البریہ وسید العالمین سے حاملہ ہے۔ جب پیدا ہوں تو آپ کا نام محمد اور احمد رکھنا۔ دیکھو دلائل النبوۃ ج اوّل ص ۴۰، مطبوعہ حیدر آباد دکن۔''

(رسالہ عصائے حق سطر ۴ تا ۶ ص ۹، جس کو انجمن احمدیہ امرتسر نے وزیر ہند پریس میں چھاپا ہے)

۲..... ''احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو وہ شے دی گئی جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ مجھ کو رعب کے ساتھ نصرت دی گئی اور مجھ کو روئے زمین کی کنجیاں دی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے زمین پاک کی گئی اور میری امت خیر الامم کی گئی۔'' (خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۹۳، معجزات نبی الوریٰ ج ۲ ص ۵۰۶، زرقانی شرح مواہب ج ۵ ص ۲۰۵، شرح الشفاء ج ۱ ص ۳۶۶، مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۳۸۴، ۳۹۶، درمنثور ج ۶ ص ۲۱۴)

قادیانی: ''باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہوسکتی تھی کہ آپ نے خود فرمادیا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں۔ لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا نہ سچی نہ جھوٹی نہ وضعی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔'' (انوار خلافت ص ۲۳)

مسلمان: آنحضرت ﷺ نے اس بشارت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہے اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہے۔ (دیکھو تفسیر درمنثور ج اوّل ص ۹۱، تفسیر ابن جریر ج اوّل ص ۴۳۹) پر لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''قد بشر بی عیسٰی ان یاتیکم رسول اسمہ احمد''

قادیانی: اور الہامات میں سے الہام بشریٰ لک یا احمدی سے تو اس کی اور بھی توضیح ہوتی ہے کہ احمد موعود کی پیش گوئی اور حضرت عیسیٰ کی بشارت اور بشریٰ کے مصداق حضرت مرزا صاحب ہی ہیں۔ کیونکہ اس میں صاف بتایا گیا ہے کہ اے میرے احمد بشارت یعنی وہ بشارت جو عیسیٰ کی وحی کے ذریعہ دی گئی وہ تیرے لئے ہے۔ اس الہام میں بشریٰ اور احمدی کا لفظ نہایت ہی قابل غور ہے۔ کیونکہ بشریٰ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی پیش گوئی ''مبشرا برسول یأتی بعدی اسمہ احمد'' کے الفاظ سے لفظ مبشر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو بشارت اور بشریٰ سے نکلا ہے اور احمد کا لفظ اسمہ احمد کی طرف اور احمد کی یائے تکلم اس بات کی طرف کہ خدا کا وہ

موعود کہ جس کی خدا نے عیسیٰ کی معرفت بشارت دی۔ وہ یہی احمد ہے۔ جس کے احمد ہونے کی نسبت کسی غیر کی طرف نہیں بلکہ اس کے موعود ہونے کی وجہ سے خدا کی طرف ہے اور لک کا لفظ تو اور بھی اس کو نور علی نور کر دیتا ہے جس سے حقیقت کا انکشاف بتمام وکمال ظہور میں آ جاتا ہے۔ کیونکہ لک سے ظاہر ہے یہ مرکب اضافی ہے اور اسم علم کبھی یائے متکلم کی طرف بحالت علمیت مضاف نہیں ہوتا کہ احمد موعود ہونے کی بشارت محض آپ (مرزا قادیانی) ہی کے لئے ہے نہ کسی اور کے لئے۔'' (الفضل ص ۶، مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۷ء، مولوی غلام رسول راجیکی)

مسلمان: بے شک قرآن مجید کی سورۃ الصّف میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے یہ الفاظ ہیں: ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' ﴿اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ ایک نبی کے جو میرے بعد آئے گا جس کا اسم احمد ہے۔﴾

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''وساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسٰی'' ﴿اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اوّل امر اپنے کے کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور خوشخبری دینا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔﴾

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''وسمیت احمد'' ﴿اور میرا نام احمد رکھا گیا۔﴾ (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۱۴)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''اسمی فی القرآن محمد وفی الانجیل احمد'' ﴿نام میرا قرآن میں محمد ہے اور انجیل میں احمد ہے۔﴾ (خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۱۹۲، نسیم الریاض شرح الشفاء ج ۲ ص ۴۰۸، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۴، مواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۱۹۴)

ان تحریروں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد موعود کی پیش گوئی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کے اصلی اور حقیقی مصداق حضرت محمد مدنی ہی ہیں نہ کہ مرزا قادیانی۔ ان میں الفاظ: ''وبشارۃ عیسٰی'' ﴿اور خوشخبری دینا عیسیٰ علیہ السلام کا۔﴾ اور: ''سمیت احمد'' ﴿میرا نام احمد رکھا گیا۔﴾ نہایت ہی قابل غور ہیں۔ کیونکہ بشارۃ کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی: ''مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' کے الفاظ میں سے لفظ ''مبشرا'' کی طرف اشارہ کرتا ہے جو بشارت سے نکلا ہے اور ''سمیت احمد'' کے الفاظ ''اسمہ احمد'' کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

قادیانی: ''نرا بعدی نہیں بلکہ من بعدی کہنے کا یہ مطلب ہے کہ بعد ظرف کے علاوہ اسم بھی ہے۔ جیسے جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا میں فوق باوجود ظرف ہونے کے اسم واقع ہوا اور بعد اسم ہونے کی صورت میں آنحضرت ﷺ مراد ہوں گے اور اس صورت میں یأتی من بعدی اسمه احمد کا یہ مطلب ہوگا کہ میں اس رسول کی بشارت دینے والا ہوں کہ جو میرے بعد کا نہیں بلکہ میرے بعد آنے والے رسول سے ہوگا۔ یعنی آنحضرت کا امتی اور آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہوگا۔

(الفضل ص ۷، مورخہ ۲ راکتوبر ۱۹۱۷ء، اخبار الفضل ص ۶، مورخہ ۲۸ رفروری ۱۹۳۳ء)

مسلمان: جو بات نہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سوجھی تھی اور نہ مرزا محمود احمد قادیانی کو۔ وہ مولوی غلام رسول مرزائی راجیکی کو سوجھی ہے۔

''حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد وہ ہے جس کا ذکر حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا: ''یأتی من بعدی اسمه احمد'' من بعدی کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلافصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا۔'' (مرزا قادیانی کے الفاظ کتاب ملفوظات احمدیہ مرتبہ فخر الدین قادیانی یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص ۱۷۷، ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۲۰۸)

ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں آئے ہیں: ''انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اولاد علات لیس بینی وبینه نبی'' ﴿میں لوگوں میں سے قریب تر ہوں ابن مریم سے اور پیغمبر علاتی بھائی ہیں۔ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں۔﴾

(صحیح بخاری شریف ج اوّل ص ۴۸۹، باب فی قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم)

قادیانی: اگر آنحضرت ﷺ اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرماتے تو بھی کوئی بات تھی لیکن آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ آیت مجھ پر چسپاں ہوتی ہے بلکہ فرمایا کہ انا بشارة عیسٰی میں عیسٰی کی بشارت ہوں اور اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح موعود نے دو خبریں دیں تھیں۔ ایک اپنی دوبارہ بعثت کی اور ایک عظیم الشان نبی کی جسے ''وہ نبی'' کر کے پکارا ہے اور ہمارے آنحضرت ﷺ ''وہ'' نبی تھے اور مسیح موعود کی آمد حضرت مسیح کی دوبارہ بعثت تھی۔'' (القول الفصل ص ۳۰، ۳۱)

مسلمان:

۱..... آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہے یعنی ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آیت مجھ پر چسپاں ہوتی ہے۔ (دیکھو درمنثور ج۱ص۹۱، ابن جریر ج۱ص۴۳۹)

۲..... (مشکوٰۃ المصابیح ص۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین) پر ایک مرفوع روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''**وساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم** علیہ السلام **وبشارۃ عیسٰی** علیہ السلام'' جس طرح آنحضرت ﷺ نے ''**دعوۃ ابراھیم**'' فرما کر اس دعائے خلیل کی طرف اشارہ کیا ہے، جو سورۃ البقرہ:۱۲۹ میں یوں مذکور ہے: ''**ربنا وابعث فیھم رسولا منھم**'' ﴿اے ہمارے رب بھیج ان (عربوں) میں ایک رسول ان میں سے۔﴾

اسی طرح آپ ﷺ نے ''**وبشارۃ عیسٰی**'' فرما کر اس نوید مسیحا کی طرف اشارہ کیا جو سورۃ الصف میں ہے:

۳..... قرآن شریف، احادیث صحیحہ، انجیل برنباس اور انجیل یوحنا کو غور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی تین طور پر خبر دی تھی۔

اوّل: یہ فرما کر کہ: ''**ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**'' (الصف:۶) ''﴿اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ اس ایک نبی کے جو میرے پیچھے آنے والا ہے اور اس کا نام احمد (ﷺ) ہے۔﴾

دوم: حضرت عیسٰی علیہ السلام نے برنباس سے فرمایا کہ: ''یہ بدنامی (یسوع مسیح کا مصلوب ہونا) اس وقت تک باقی رہے گی جب کہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔''

(انجیل برنباس ص۳۶۷، فصل:۲۲۰، آیت:۲۰، مطبوعہ ۱۹۱۶ء لاہور آرٹ پریس لاہور)

سوم: حضرت مسیح نے (فارقلیط) تسلی دینے والے یعنی روح حق کے آنے کی خبر دی ہے۔ (انجیل یوحنا باب:۱۴، آیت:۱۶ تا ۳۰، باب:۱۵، آیت:۲۶، ۲۷، باب:۱۶، آیت:۷ تا ۱۵)

چہارم: ''اور یوحنا (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام) کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے۔ اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے۔ کیا تو ایلیاء ہے۔ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو ''وہ نبی'' ہے۔ اس جواب دیا کہ نہیں۔ پس انہوں نے

اس سے کہا کہ پھر تو ہے کون؟ تا کہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا میں جیسا یسعیا علیہ السلام نبی نے کہا ہے بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔'' (انجیل یوحنا آیت:۱۹تا۲۳، باب:اوّل، مطبوعہ ۱۹۵۱ء)

میں کہتا ہوں کہ ''وہ نبی'' کے آنے کی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے نہیں دی تھی بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی جیسا کہ لکھا ہے: ''اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔'' (کتاب استثنا باب:۱۸، آیت:۱۷،۱۸)

اللہ تعالیٰ اس بشارت کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے: ''انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا (المزمل:۱۵)'' ﴿ہم نے تمہاری طرف ایک نبی بھیجا جو تم پر گواہ ہے جیسا بھیجا تھا ہم نے طرف فرعون کے (موسیٰ علیہ السلام) نبی۔﴾

قادیانی: حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں۔ (القول الفصل ص۲۷)

آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں۔ (انوار خلافت ص۳۷)

مسلمان: گو مرزا غلام احمد قادیانی رئیس قادیان نے (ازالہ اوہام ص۶۷۳، خزائن ج۳ ص۴۶۳، اعجاز المسیح ص۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، خزائن ج۱۸ ص۱۲۶) پر اس آیت یعنی بشارت ''اسمہ احمد'' کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے آئینہ کمالات اسلام اور اربعین میں اس بشارت ''اسمہ احمد'' کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کیا ہے۔

الف..... ''مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ: ''مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد'' یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت ﷺ اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وجہ یہ کہ

آیت میں آنے کے مقابل پر جانا بیان کیا گیا ہے اور ضرور ہے کہ آنا اور جانا دونوں ایک ہی رنگ کے ہوں یعنی ایک اس عالم کی طرف چلا گیا اور ایک اس عالم کی طرف سے آیا۔''

(کتاب آئینہ کمالات اسلام ص۴۲، خزائن ج۵ ص۴۲، مطبوعہ جولائی ۱۹۲۴ء وزیر ہند پریس امرتسر)

نوٹ: اگر اس دلیل کے ساتھ یہ اضافہ بھی لگایا جائے کہ بقول مرزا قادیانی جس طرح اس دنیا سے جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر واپسی کے ہے، اسی طرح اس میں آنا آنحضرت ﷺ کا بھی بغیر واپسی کے ہوگا تو اس دلیل (دعویٰ مرزا بعثت ثانی) کا سارا بہروپ کھل جائے گا۔

ب..... ''تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں: ایک محمد ﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: ''**محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ذلک مثلھم فی التورۃ**'' دوسرا نام احمد ﷺ ہے اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی سے ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے: ''**ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد**'' اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔''

(رسالہ اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

ج..... ''حضرت رسول کریم ﷺ کا نام احمد ہے جس کا ذکر حضرت مسیح نے کیا: ''**یأتی من بعدی اسمہ احمد**'' **من بعدی** کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ وہ نبی میرے بعد بلافصل آئے گا۔ یعنی میرے اور اس کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا..... اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کا نام احمد بتلایا۔ کیونکہ وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔'' (رسالہ ملفوظات احمدیہ مرتبہ فخر الدین یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء حصہ اوّل ص۱۷۷، ملفوظات احمدیہ ج۲ ص۲۰۸، اخبار الحکم ص۱۱، مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۰۱ء)

قادیانی: ''خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''**فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین**'' پس جب وہ رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آ گیا تو ان لوگوں نے کہا کہ یہ تو سحر مبین ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ رسول آئے گا تو لوگ ان دلائل و براہین کو سن کر جو وہ دے گا کہیں گے کہ یہ تو سحر مبین ہے۔ یعنی کھلا کھلا فریب یا جادو ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے یہی سلوک ہوا ہے۔ جب آپ نے زبردست دلائل

اور فیصلہ کن براہین اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کئے تو بہت سے لوگ چلاّ اٹھے کہ باتیں بہت دلربا ہیں لیکن ہیں جھوٹ۔'' (انوار خلافت ص۴۰)

مسلمان: میں کہتا ہوں کہ بشارت ''اسمہ احمد'' کے حقیقی اور اصلی مصداق حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں اور آپ ﷺ کے سوا کسی اور پر اس بشارت ''اسمہ احمد'' کو چسپاں کرنا گمراہی ہے۔

۱..... سورۃ السبا آیت:۴۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اور جب ہماری نشانیاں ظاہر ان پر پڑھی جاتی ہیں.....اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے واسطے حق کے۔ جس وقت کہ ان کے پاس آیا۔ نہیں یہ مگر جادو ظاہر ہے۔﴾

۲..... سورۃ الاحقاف آیت:۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر، کہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے حق کے جب آیا ان کے پاس۔ یہ جادو ہے ظاہر۔﴾

ان آیات مقدسہ میں بتلایا ہے کہ مخالفین اسلام نے آنحضرت ﷺ کے متعلق صریح طور پر لفظ ''سحر مبین'' استعمال کیا ہے۔ ان آیات میں ''بینٰت'' کا لفظ بھی ہے اور ''لماجآء ھم'' بھی ہے اور ''سحر مبین'' بھی ہے۔ پس بشارت ''اسمہ احمد'' کا اصلی اور حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔

قادیانی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''**ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا وھو یدعٰی الی الاسلام واللہ لایھدی القوم الظالمین**'' یعنی اور اس سے زیادہ اور کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے۔ درآں حالیکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر افتراء کرے وہ تو سب سے زیادہ سزا کا مستحق ہے۔ پھر اگر یہ شخص جھوٹا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو تو اسے ہلاک ہونا چاہئے نہ کہ کامیاب۔ اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو بھی ہدایت نہیں کرتا تو جو شخص خدا تعالیٰ پر افتراء کر کے ظالموں سے بھی ظالم تر بن چکا ہے۔ اس کو وہ کب ہدایت دے سکتا ہے۔ پس اس شخص کا ترقی پانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جھوٹا نہیں۔ جیسا کہ تم لوگ بیان کرتے ہو۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس احمد رسول کی ایسی تعیین کردی ہے کہ ایک منصف مزاج کو اس

بات کے ماننے میں کوئی شک ہی نہیں ہوسکتا کہ یہ احمد، رسول کریم ﷺ کے بعد آنے والا ہے اور نہ آپ خود رسول ہیں نہ آپ سے پہلے کوئی اس نام کا رسول گزرا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی شرط لگادی ہے جو نہ آنحضرت ﷺ میں پوری ہوتی ہے نہ آپ سے پہلے کسی اور نبی میں پوری ہوسکتی ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرے۔ حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور یہ شرط کہ حالانکہ اسلام کی طرف اسے بلایا جاتا ہے۔ ایک ایسی شرط ہے جو رسول کریم ﷺ میں نہیں پائی جاتی۔'' (انوار خلافت ص ۴۱)

''غرض **یدعٰی الی الاسلام** کی شرط ظاہر کررہی ہے کہ یہ شخص رسول کریم کے بعد آئے گا اور اس وقت کے مسلمان اسے کہیں گے کہ میاں تو کافر کیوں بنتا ہے اپنا دعویٰ چھوڑ اور اسلام سے منہ نہ موڑ۔'' (ص ۴۲)

''غرض اس آیت میں صاف طور پر بتادیا گیا ہے کہ یہ احمد رسول، رسول کریم ﷺ کے بعد آئے گا اور اس وقت کے مسلمان اسے کہیں گے کہ اسلام کی طرف آ۔''

(انوار خلافت ص ۴۴، ضمیمہ اخبار الفضل ص ۴۶، مورخہ ۲۷ رجنوری ۱۹۲۸ء)

مسلمان: قرآن کریم میں ہے: ''**ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یدعٰی الی الاسلام واللہ لایھدی القوم الظلمین** (الصف:۷)'' ﴿اور کون ہے بہت ظالم اس (مشرک) شخص سے جو باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ (یعنی شرک کرتا ہے) اور وہ (یعنی حالانکہ) مشرک شخص بلایا جاتا ہے طرف اسلام کے (یعنی اس دین اسلام کی طرف جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے) اور اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت کرتا قوم مشرکوں کو۔﴾

حق اور صحیح بات یہ ہے کہ الفاظ: ''**وھو یدعٰی الی الاسلام**'' حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ احمد رسول کی نسبت نہیں ہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے دشمن (مشرکین مکہ، یہود، نصاریٰ، مجوسی) کی نسبت ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس آیت میں مشرک شخص کا ذکر کرتا ہے۔ کیونکہ مشرک آدمی بھی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والا ہوتا ہے۔

مرزا محمود نے لکھا ہے: ''افتراء کہتے ہیں اس بات کو جو جان بوجھ کر بنائی جائے اور کذب اور افتراء میں یہ فرق ہے کہ کذب اس کو بھی کہیں گے جو بات غلط ہو خواہ اس نے خود نہ بنائی ہو بلکہ کسی سے سنی ہو۔'' (انوار خلافت ص ۴۳)

اب ذیل میں آیات مقدسہ کے نمبرات درج کرتا ہوں، جن میں مشرکین مکہ اور نصاریٰ کو اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والے کہا گیا ہے:

۱..... سورۃ النساء آیت: ۴۸، ۴۹، ۵۰

۲..... سورۃ النساء آیت: ۱۷۱

۳..... سورۃ المائدہ آیت: ۱۰۳

۴..... سورۃ الانعام آیت: ۱۴۰

۵..... سورۃ یونس آیت: ۵۹، ۶۰

۶..... سورۃ الاعراف آیت: ۲۸

نوٹ: اس جگہ ان کافروں کو مفتری علی اللہ قرار دیا ہے جو بے حیائی کا کام کرتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں ایسا کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کو کہا گیا کہ: ''اتقولون علی اللہ مالا تعلمون''

۷..... سورۃ طٰہٰ آیت: ۶۱

نوٹ: فرعون مصر کا دعویٰ یہ تھا کہ میں تمہارا رب ہوں اور ان کے متبعین اس کو خدا مانتے تھے۔ فرعون مدعی رسالت و نبوت نہ تھا اور نہ وحی والہام کا مدعی تھا۔ اس آیت میں اس کو اور اس کے متبعین کو مفتری علی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

۸..... سورۃ یونس آیت: ۱۷

۹..... سورۃ یونس آیت: ۶۸، ۶۹

۱۰..... سورۃ النحل آیت: ۱۱۶

۱۱..... سورۃ الکہف آیت: ۱۳، ۱۵

ان آیات مقدسہ میں ''مشرک'' اور کافر شخص کو ''مفتری علی اللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والا کہا گیا ہے۔ عرب کا بت پرست، روم و مصر کا عیسائی، شام کا یہودی اور ایران کا مجوسی، مشرک شخص ہے اور شرک کو سورۃ لقمان آیت: ۱۱ میں ''ظلم عظیم'' کہا گیا ہے اور اسلام وہ پاک مذہب ہے جو خدا نے ایمان والوں کے لئے چن لیا تھا۔ (سورۃ المائدہ) اور آنحضرت ﷺ: ''داعیاً الی اللہ باذنہ'' تھے۔ (سورۃ الاحزاب) پس آیت مقدسہ کا صحیح مطلب یہی ہے کہ:

کون بہت ظالم ہے اس مشرک شخص سے (خواہ وہ عیسائی ہو یا عرب کا بت پرست) جو اللہ پر جھوٹ بولتا ہے (یعنی عیسائی مسیح کو اللہ وابن اللہ، مشرک لوگ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور یہودی، عزیز اللہ کو ابن اللہ کہتا ہے) شرک کرکے۔ حالانکہ نبی پاک ﷺ اس مشرک کو اسلام کی طرف بلاتا ہے۔

قادیانی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یریدون لیطفئوا نور اللہ بافوا ھھم'' لوگ چاہیں گے کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں۔ مگر اللہ اپنے نور کو پورا کرکے ہی رہے گا۔ اگرچہ کافر لوگ اسے ناپسند ہی کرتے ہوں۔ یہ آیت بھی حضرت مسیح موعود کے احمد ہونے پر ایک بہت بڑی دلیل ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس پیش گوئی کے اوّل مصداق نہیں ہیں۔ کیونکہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس رسول کے وقت لوگ اس کے سلسلہ کو مونہوں سے مٹانا چاہیں گے لیکن رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے حالات ہمیں بتا رہے ہیں کہ آپ کے سلسلہ کو منہ سے نہیں بلکہ تلوار سے مٹانے کی کوشش کی گئی اور ایسے ایسے مظالم کئے گئے کہ الامان۔'' (انوار خلافت ص ۴۴، ۴۵)

مسلمان: واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''مشرک چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کے ساتھ اور اللہ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر۔'' (سورۃ الصف آیت:۸)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ارادہ کرتے ہیں یہ کہ بجھادیں نور اللہ کے کو، ساتھ مونہوں اپنے کے اور نہیں قبول رکھتا اللہ مگر یہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر۔'' (سورۃ التوبہ آیت:۳۲)

اب سوال یہ ہے کہ اس آیت کے پہلے مسیح علیہ السلام ناصری کا ذکر خیر موجود ہے کیا اس آیت میں ''قادیانی سلسلہ'' کا ذکر مراد سمجھا جائے گا۔ گویا جہاں مسیح علیہ السلام ناصری کا ذکر ہو رہا ہے، وہاں بھی (بقول مرزائیوں) مرزا قادیانی کا ذکر ہوتا ہے۔ سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ نساء، سورۃ المائدہ، سورۃ توبہ، سورۃ مریم، سورۃ الانبیا، سورۃ مؤمنون، سورۃ زخرف، سورۃ حدید، سورۃ صف میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر خیر موجود ہے۔ کیا یوں سمجھنا چاہئے کہ قرآن کریم میں جہاں مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے وہاں مرزا قادیانی کا بھی ذکر ہے۔ (معاذ اللہ)

آیات مندرجہ بالا میں ''نوراللہ'' سے مراد ''قرآن مجید'' ہے جیسا کہ: ''تحقیق آئی ہے تمہارے خدا کی طرف سے ایک نور یعنی کتاب بیان کرنے والی۔'' (المائدہ آیت:۱۵)

اسی طرح سورۃ الاعراف، سورۃ الشوریٰ، سورۃ التغابن میں قرآن مجید فرقان حمید کو ''نور'' کہا گیا ہے۔

قادیانی: ''واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ''اوراللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا۔ گو کہ کفار ناپسند ہی کریں۔ یہ آیت بھی احمد رسول کی ایک علامت ہے اوراس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے۔ کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور گو قرآن کریم سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر شریعت کامل کر دی گئی۔ مگر اتمام نور آپ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا بلکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا اور رسول کریم ﷺ کے وقت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی..... پس اتمام نور مسیح موعود کے ہی وقت میں ہونا مقرر تھا۔''

(انوار خلافت ص ۴۵، ۴۶)

مسلمان: افسوس کہ اس قدر جرأت کے کلمات (یعنی الفاظ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا اور یہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ہوگا) منہ سے نکالنے کے باوجود مرزا محمود نے ایک حدیث بھی نقل نہ کی جس میں یہ لکھا ہو کہ اتمام نور مسیح موعود کے وقت میں ہوگا اور اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا۔ جو روایت مرزا محمود نے پیش کی ہے۔ اس کے الفاظ صرف اس قدر ہیں: ''وہ امت کس طرح گمراہ ہوسکتی ہے جس کے ابتدا میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ہے۔'' (ص ۴۶)

اس میں کہاں لکھا ہے کہ اتمام نور میرے وقت میں نہیں ہوا۔ مسیح کے وقت میں ہوگا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے بار بار نور کہا ہے اور اس کے بارے میں پیچھے بحث ہو چکی ہے۔ اس کا اتمام اللہ نے فرمایا ہے یہ کہنا کہ اتمام نور رسول کریم ﷺ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا، بلکہ احمد (جس سے مرزا محمود کی مراد مرزا قادیانی ہیں) کا وقت اتمام نور کا وقت ہے۔ سخت جرأت ہے۔

نوٹ: افسوس ہے کہ تکمیل دین تو حضور ﷺ کے عہد میں ہوا اور اتمام نور قادیان کا منتظر رہا ہو۔ خوب!!!

قادیانی: ''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' یعنی وہ خدا ہی ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو غالب کردے باقی سب دینوں پر۔ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسیح موعود ہی کا ذکر ہے، کیونکہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ اسی کے وقت میں اسلام کو باقی ادیان پر غلبہ مقدر ہے۔'' (انوار خلافت ص ۴۶)

مسلمان:

الف..... ''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (التوبۃ:۳۳)'' ﴿اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول (احمد مجتبیٰ ﷺ) کو ہدایت کے ساتھ اور دین حق کے ساتھ تا کہ غالب کرے اس کو اوپر سب دین کے۔﴾

ب..... ''ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفٰی باللہ شھیدا (الفتح:۲۸)'' ﴿اللہ وہ ہے جس نے بھیجا اپنے نبی (احمد مجتبیٰ ﷺ) کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق تا کہ غالب کرے۔ اس کو سب دینوں پر اور کفایت ہے اللہ گواہی دینے والا۔﴾

ج..... ''ھوالذی ارسل رسول بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین ولو کرہ المشرکون (الصف:۹)'' ﴿اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے بھیجا اپنے نبی کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تا کہ غالب کرے اس کو سب دینوں پر اور اگرچہ مشرک ناخوش رکھیں۔﴾

نوٹ: مرزا محمود کے الفاظ (اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے) کے صاف معنی ہیں کہ جس رسول کا ہدیٰ اور دین حق دے کر بھیجے جانے کا ذکر ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ نہیں بلکہ مسیح موعود (جو مرزا محمود کے خیال میں مرزا قادیانی ہیں) مگر مرزا محمود نے مفسرین میں سے ایک مفسر کا بھی قول نقل نہ کیا۔ میں کہتا ہوں کہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسیح ناصری نہ صلیب پر چڑھائے گئے اور نہ مرے بلکہ زندہ ہی اٹھائے گئے اور آج تک آسمان پر زندہ ہیں۔ مگر آپ اکثر مفسرین کا اس

بات پر اتفاق کرنا نہیں مانتے کیونکہ آپ کے مطلب کے خلاف ہے اور مرزا قادیانی کی مسیحیت پر پانی پھیرتا ہے۔ سب مفسرین نے بشارت اسمہ احمد کا مصداق آنحضرت ﷺ ہی کو قرار دیا ہے۔ مگر مرزائی اسے نہیں مانتے۔ واضح ہو کہ حضرات مفسرین نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ آیت کے الفاظ: ''لیظهره علی الدین کله'' یعنی (تا کہ خدا غالب کرے دین اسلام کو سب دینوں پر) میں جو وعدہ ہے وہ مسیح علیہ السلام کے وقت میں پورا ہوگا یعنی دین اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے گا۔ ورنہ جس رسول کا ذکر خیر الفاظ: ''هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق'' میں ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی ہیں۔ کیونکہ آپ ہدایت (یعنی قرآن مجید) اور دین حق (یعنی اسلام) کے ساتھ مبعوث کئے گئے تھے۔

''عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ فی قوله لیظهره علی الدین کله قال خروج عیسٰی بن مریم (تفسیر ابن جریر ج۲۸ ص۸۸)'' ﴿حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت لیظهره علی الدین کله کی نسبت کہا کہ وہ بوقت ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم ہوگا۔﴾

''یقول لیظهره دینه الحق الذی ارسل به رسوله علی کل دین سواء وذلک عندنزول عیسٰی ابن مریم (تفسیر ابن جریر ج۲۸ ص۸۸)'' ﴿اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی ﷺ کے سچے دین کو جس کے لئے اس نے اپنا رسول بھیجا تمام دینوں پر یکساں غالب کرے اور یہ غلبہ عیسیٰ بن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔﴾

قادیانی: ''هل ادلکم علٰی تجارة تنجیکم من عذاب الیم'' وہ آنے والا رسول لوگوں کو کہے گا کہ اے لوگو تم جو دنیا کی تجارت کی طرف جھکے ہوئے ہو کیا میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جس کی وجہ سے تم عذاب الیم سے بچ جاؤ۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہوگا۔ لوگ دین کو بھلا کر دنیا کی تجارت میں لگے ہوں گے۔ چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں دنیا کی تجارت کی اس قدر کثرت ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیعت لی کہ کہو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ پس یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کہ ان آیات میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ہی ذکر ہے۔'' (انوار خلافت ص۴۸)

مسلمان: مرزا محمود قادیانی کی اس عبارت کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زعم میں گویا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تو یہ نہیں کہا: ''یآیھاالذین آمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم '' مگر مرزا قادیانی نے کہا اور آپ کا یہ استدلال کہ: ''یہ آیت بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہوگا۔'' کس قدر داد دینے کے قابل ہے اور اس پر یہ الفاظ: ''چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں دنیا کی تجارت کی اس قدر کثرت ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی۔'' اور اس پر مزید دلیل کہ: ''یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیعت لی کہ کہو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔'' سلسلہ استدلال کی تمام کڑیاں کیسی سخت فولاد کی بنی ہوئی ہیں اور کیسے پر حکمت استدلال ہیں۔ صرف ایک بات کا انتظام مرزا محمود قادیانی کو کر لینا چاہئے کہ اب دنیا کی تجارت بڑھنے نہ پائے۔ کیونکہ اگر بڑھ گئی تو کل کو ایک شخص ''احمد نور'' اٹھ کر یہ نہ کہہ دے کہ وہ احمد رسول تو میں ہوں کیونکہ احمد کے ساتھ ان آیات میں نور بھی آیا ہے اور میرے زمانے میں تجارت اس قدر بڑھی ہے کہ اس قدر تجارت پہلے دنیا میں کبھی نہیں ہوئی۔

اب میں بتاتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے ایمان والوں سے اس بات کا بھی عہد لیا تھا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور آپ ﷺ کے زمانے میں بھی تجارت ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ. یسبح لہ فیھا بالغدوا والاصال رجال لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (النور: ۲۹، ۳۰)'' ﴿بیچ گھروں کے کہ حکم کیا اللہ نے یہ کہ بلند کیا جاوے اور یاد کیا جاوے بیچ اس کے نام اللہ کا، تسبیح کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیچ اس کے صبح وشام کو۔ وہ مرد، کہ نہیں غافل کرتی ان کو سوداگری اور بیچنا یاد خدا کی سے۔﴾

''واذا راؤ تجارۃ اولھوان انفضوا الیھا وترکوک قائماً قل ماعنداللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ (الجمعۃ: ۱۱)'' ﴿اور جس وقت دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشا دوڑے جاتے ہیں طرف اس کے اور چھوڑ جاتے ہیں تجھ کو کھڑا فرما دیجئے جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے بہت بہتر ہے تماشے اور تجارت سے۔﴾

قادیانی: اس کے بعد خدا نے فرمایا..... اے وہ لوگو! جو رسول پر ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے مدد کرنے والے بن جاؤ۔ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں کو کہا

تھا کہ تم میں سے کون ہے جو انصار اللہ ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم سب کے سب انصار اللہ ہیں۔ پس ایمان لایا بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ اور ایک گروہ نے کفر کیا۔ پس ہم نے ان کی مدد کی جو ایمان لائے اوپر ان کے دشمنوں کے۔ پس وہ غالب ہو گئے۔ اس میں دلیل ہے کہ آنے والا رسول کو کہے گا کہ انصار اللہ بن جاؤ، لیکن رسول کریم ﷺ کی یہ آواز نہ تھی کہ اے لوگو! انصار بن جاؤ۔ بلکہ آپ کے وقت میں مہاجرین وانصار دو گروہ تھے اور مہاجرین کا گروہ انصار پر فضیلت رکھتا تھا۔'' (انوار خلافت ص ۴۹)

مسلمان: کسی بھوکے شخص سے پوچھا گیا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اس بھوکے شخص نے جواب دیا کہ چار روٹیاں۔ اس طرح مرزا محمود قادیانی کی حالت ہے۔ آیات مندرجہ بالا میں مسیح موعود قاتل دجال کا کوئی ذکر نہیں ہے مگر موصوف کہتے ہیں: ''اس میں دلیل ہے کہ آنے والا رسول لوگوں کو کہے گا کہ انصار اللہ بن جاؤ۔'' ان آیات مقدسہ میں تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ (اے ایمان والو! انصار اللہ بن جاؤ) جس طرح آنحضرت ﷺ سے پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضرات حوارین سے کہا تھا کہ: ''من انصاری الی اللہ'' یعنی کون ہے میرا ساتھ دینے والا خدا کے دین میں۔

آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانے میں بھی ایمان والوں (مسلمانوں) نے ''نور'' یعنی قرآن مجید کی پیروی کی اور انہوں نے آپ کی مدد کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی جو نبی ﷺ ہے ان پڑھا۔ وہ جو پاتے ہیں نبی کو لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت کے اور انجیل کے..... پس جو لوگ ایمان لائے ساتھ اس نبی کے اور قوت دی اس کو اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور (قرآن مجید) کی جو اوتارا گیا ہے ساتھ اس کے یہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے۔ ﴿ (الاعراف:۱۵۷)

قادیانی: ''اس سورۃ صف سے اگلی سورۃ میں جو اس کے ساتھ ہی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''**ھوالذی بعث فی الامین رسولا منھم یتلوا علیھم آیتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین**'' اور اس کے بعد فرماتے ہیں: ''**وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھوالعزیز الحکیم**'' اور اس رسول کو ایک اور جماعت میں مبعوث کرے گا جو اب تک تم سے نہیں ملی۔ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے اور چونکہ احادیث سے آپ کے بعد ایک مسیح کا ذکر

ہے جس کی نسبت آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ وہ میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ اور میں ایک ہی وجود ہوں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری بعثت سے مراد مسیح موعود ہی ہے۔''

(انوار خلافت ص ۵۰)

مسلمان:

۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اللہ وہ ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں (عربوں) میں ایک نبی انہیں میں سے۔ وہ رسول ان لوگوں پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور تحقیق (عرب کے لوگ) اس سے پہلے البتہ گمراہی ظاہر میں تھے اور لوگوں کو کہ ان میں سے جو ابھی نہیں ملے ساتھ ان کے اور وہ خدا غالب اور حکمت والا ہے۔'' (سورۃ الجمعہ آیت: ۲،۳)

ف..... یعنی یہی رسول دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے اور وہ فارس کے لوگ ہیں۔

۲..... ''سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ وبخاری رحمۃ اللہ علیہ ومسلم رحمۃ اللہ علیہ وترمذی رحمۃ اللہ علیہ ونسائی رحمۃ اللہ علیہ وابن جریر رحمۃ اللہ علیہ وابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ وابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ وابونعیم رحمۃ اللہ علیہ وبیہقی رحمۃ اللہ علیہ (دلائل النبوۃ میں) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب کہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ پس آپ نے اس کو پڑھا پس جب آپ ان الفاظ پر پہنچے: ''وآخرین منھم لما یلحقوا بھم'' تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! یہ لوگ کون ہیں جو ابھی تک ہم سے نہیں ملے۔ پس آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھا اور فرمایا: ''لو کان الایمان عندالثریا لنالہ رجال من ھؤلاء'' یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو ان فارسیوں میں سے کئی مرد اس کو پا جاتے۔'' (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۱۵)

اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی گئی ہے۔

(فتح الباری پارہ: ۲۰ ص ۳۶۴، فیض الباری پارہ: ۲۰ ص ۱۰۲)

۳..... مرزا محمود قادیانی کا یہ کہنا کہ (ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثوں کا ذکر ہے) اور یہ کہ (دوسری بعثت سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہے) سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ ان آیات کی تفسیر میں کسی حدیث صحیح یا مرفوع یا اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم یا اقوال مفسرین رحمۃ اللہ علیہم سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ ان آیات میں آنحضرت کی دو بعثوں کا

ذکر ہے اور جن احادیث صحیحہ مرفوعہ یا موقوفہ میں آپ کے بعد ایک مسیح کا ذکر ہے ان احادیث صحیحہ میں عیسیٰ، مسیح، عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم اور روح اللہ کے ناموں سے خبر دی گئی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ آپ مغل تھے۔

(تریاق القلوب ص۱۵۸، خزائن ج۱۵ ص۴۸۲، اخبار الحکم ص۳، مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء، حیات النبی ج اوّل ص۱۸)

''آپ کے بزرگ مرزا ہادی بیگ برلاس مشہور قوم مغل کے تھے اور آپ کا شجرۂ نسب یافث بن حضرت نوح علیہ السلام تک جاملتا ہے۔'' (احمدیہ جنتری ۱۹۲۱ء یا ۱۳۳۹ھ ص۲، ۳)

''واضح ہو کہ اہل فارس حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت اسحٰق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔'' (عسل مصفی حصہ دوم ص۲۸)

اور حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے سام اور حام اور یافث، سام کی اولاد عرب، فارس اور روم ہیں اور یافث کی اولاد یاجوج وماجوج، ترک اور صقال لوگ ہیں اور حام کی اولاد، بربری، قبطی، سوڈانی ہیں۔ (کنز العمال ج۶ ص۱۲۹)

چونکہ مرزا قادیانی کا شجرۂ نسب مرزا ہادی بیگ مغل کے واسطہ سے یافث بن حضرت نوح علیہ السلام تک جاملتا ہے نہ کہ سام بن نوح علیہ السلام تک۔ اس لئے آپ مغل تھے نہ کہ فارسی النسل اور حکیم خدا بخش قادیانی کا یہ لکھنا کہ: ''مرزا قادیانی فارسی الاصل ہیں اور محض ترکستان میں رہنے اور وہاں رشتہ قرابت پیدا کرنے کی وجہ سے مغل مشہور ہوگئے تھے۔'' سراسر غلط ثابت ہوا۔ (عسل مصفی حصہ دوم ص۴۶)

۴..... سید علی محمد ''باب'' بانی فرقہ ''بابیہ'' ملک ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے تھے۔

(کتاب حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص۴)

اور میرزا حسین علی بہاء اللہ مدعی مسیحیت ایران کے کیانی بادشاہوں کی نسل میں سے تھے اور ملک ایران کے شہر تہران کے قریب ایک گاؤں ''نور'' میں پیدا ہوئے تھے۔

(کتاب حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص۱۷)

اور سید مصطفےٰ البہائی نے بھی اس آیت اور اس مندرجہ بالا حدیث صحیح کو ''باب'' کے متبعین پر چسپاں کیا ہے۔ کیونکہ وہ سب کے سب فارسی النسل تھے۔

(کتاب المعیار الصحیح ص۱۳۵ تا ۱۳۷)

اور مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کا اس آیت اور اس حدیث صحیح کو اپنے اوپر چسپاں کرنا فرقہ بابیہ و بہائیہ کے راستے پر قدم مارنا ہے۔

قادیانی: ہمارے مخالف ہمارے مقابلہ پر ایک اور رنگ بھی اختیار کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ انجیل میں فارقلیط کی جو خبر دی گئی ہے، اس سے اسمہ احمد کی پیش گوئی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فارقلیط سے احمد نام ثابت ہوتا ہے..... سو اس کا جواب یہ ہے کہ فارقلیط کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے اور ہمارے نزدیک آپ ہی اس پیش گوئی کے مصداق ہیں۔'' (انوار خلافت ص ۲۵)

اسمہ احمد کے ساتھ فارقلیط والی پیش گوئی کا کوئی تعلق نہیں..... ان دونوں میں کوئی تعلق دلائل سے ثابت نہیں کہ ہم ان دونوں پیش گوئیوں کو ایک ہی شخص کے حق میں سمجھنے کے لئے مجبور ہوں۔'' (انوار خلافت ص ۲۷)

مسلمان: اگر مرزا محمود قادیانی اپنے اس اقرار پر قائم ہیں کہ فارقلیط کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق ہی ہے تو فارقلیط اور احمد کی پیش گوئیوں کا ایک ہی ذات اقدس حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کے لئے ہونا خود اس شخص کی زبانی (یعنی مرزا قادیانی کی زبانی) ثابت ہے جس کی طرف احمد کی پیش گوئی کا حقیقی اور اصل مصداق ہونا منسوب کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ بڑی صفائی سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے اس پیش گوئی کا مصداق حضرت نبی کریم ﷺ کو سمجھا ہے۔

''بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) حسب معمول شہ نشین پر اجلاس فرما ہوئے تو کسی شخص کا اعتراض پیش کیا گیا کہ وہ کہتا ہے کہ جب فارقلیط کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے تو قرآن شریف میں جو: ''مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' والی پیش گوئی مسیح علیہ السلام کی زبانی بیان فرمائی گئی ہے۔ وہ انجیل میں کہاں ہے؟

فرمایا یہ ہمارے لئے ضروری نہیں کہ ہم انجیل میں سے یہ پیش گوئی نکالتے پھریں وہ محرف مبدل ہوئی ہے جو حصہ اس کا قرآن مجید کے خلاف نہیں اور قرآن نے اس کی تصدیق کی ہے وہ ہم مان لیں گے۔ فارقلیط کی پیش گوئی انجیل میں ہے اور اس کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والا ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کا نام ہے کیونکہ قرآن کا نام اللہ تعالیٰ نے فرقان رکھا ہے اور آپ صاحب القرآن ہیں۔

اور پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم میں لفظ لیط بھی آ گیا ہے، جس کے معنی شیطان کے ہیں۔ بہرحال فارقلیط آنحضرت ﷺ کا نام ہے اور آپ کا نام جو احمد ہے۔ احمد کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والا اور آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر خدا کی حمد کرنے والا اور کون ہوگا؟ کیونکہ حق اور باطل میں آپ فرق کرنے والے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہی حمد کرسکتا ہے جو حق و باطل میں فرق کرے۔ احمد وہی ہے جو شیطان کا حصہ دور کرے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال قائم کرنے والا ہو۔ پس آپ فارقلیط ٹھہرے اور دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ آپ احمد ہی ہیں۔ گویا فارقلیط والی پیش گوئی بھی احمد ہی کے حق میں ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ج ۶ نمبر ۴۱ ص ۵، مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء)

قادیانی: ''جس انجیل میں آنحضرت ﷺ کو محمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے وہ برنباس کی انجیل ہے اور نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی اپنی تفسیر (فتح البیان ج ۹) میں اسمہ احمد والی پیش گوئی کے نیچے لکھتے ہیں کہ: برنباس کی انجیل میں جو خبر دی گئی ہے اس کا ایک فقرہ یہ ہے: ''لکن ھذہ الاھانۃ والاستھزا باقیان الی ان یجئی محمد رسول اللہ'' یعنی حضرت مسیح نے فرمایا کہ میری یہ اہانت اور استہزاء باقی رہیں گے۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ تشریف لائیں۔ یہ حوالہ ہمارے موجودہ اختلاف سے پہلے کا ہے اور نواب صدیق حسن خان صاحب کی قلم سے نکلا ہے۔ پس یہ حوالہ نہایت معتبر ہے بہ نسبت ان حوالہ جات کے جواب ہم کو مدنظر رکھ کر گھڑے جاتے ہیں اور اس حوالہ سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا نام انجیل میں محمد آیا ہے۔ پس جب کہ اگر کوئی نام رسول کریم ﷺ کا انجیل میں بھی آیا تو وہ محمد نام ہے۔'' (انوار خلافت ص ۲۴، ۲۵)

مسلمان: کتاب (برنباس کی انجیل ص ۲۹۷ تا ۳۰۷، مطبوعہ ۱۹۱۰ء حمیدیہ پریس لاہور) میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل نہیں ہوئے، بلکہ صلیب پر چڑھائے بھی نہ گئے۔ آپ کی جگہ یہودا اسکریوطی مارا گیا اور خدا نے آپ کو زندہ ہی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا اور (ص ۳۰۶ فصل: ۲۲۰ آیت: ۱۹، ۲۰) میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ: ''یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی۔ جب کہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔''

اور یہ الفاظ آپ نے اس وقت بیان فرمائے تھے، جب کہ آپ اپنی ماں کو تسلی دینے کے لئے آسمان سے زمین پر تشریف لائے تھے اور یہ بات بھی اسی کتاب میں لکھی ہے۔ اس سے تو صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ برنباس کی انجیل میں آپ کا اسم مبارک محمد آیا ہے۔

اقوال حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

پچھلے صفحوں میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور احادیث صحیحہ نبویہ سے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ بشارت اسمہ احمد کے اصل اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔ اب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے اقوال مبارکہ اس بارے میں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

۱..... ''ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا پانچ نبی ایسے ہوئے ہیں کہ جن کی پیدائش سے پہلے ان کے آنے کی بشارت دی گئی۔ (اوّل) اسحٰق علیہ السلام۔ (دوم) یعقوب علیہ السلام۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو بشارت دی ساتھ اسحٰق علیہ السلام کے اور اسحٰق علیہ السلام کے پیچھے یعقوب علیہ السلام کی۔ (سوم) یحییٰ علیہ السلام تحقیق اللہ تجھے اے زکریا! بشارت دیتا ہے ساتھ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے۔ (چہارم) حضرت عیسیٰ علیہ السلام تحقیق اللہ تجھے اے مریم! بشارت دیتا ہے اپنے ایک کلمہ کے ساتھ (پنجم) حضرت محمد ﷺ (جیسا کہ مسیح نے فرمایا تھا) اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کے ساتھ جو میرے بعد آئے گا اور اس کا اسم مبارک احمد ہے۔ پس یہ وہ بزرگ ہیں جن کی نسبت ان کی پیدائش کے پہلے خبر دی گئی۔ (خصائص الکبریٰ ج اوّل ص ۴۱، مکتبۃ المدنی)

۲..... ''ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم نجاشی کے ملک کی طرف حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت کر جاویں۔ نجاشی نے پوچھا کہ مجھے سجدہ کرنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ میں نے کہا ہم سوائے اللہ کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے میں نے کہا تحقیق اللہ نے ہم میں اپنا نبی مبعوث کیا اور وہ نبی وہ ذات اقدس ہے جس کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا، اس کا نام احمد ہے۔ پس اس نبی نے ہم کو خدا کی عبادت کرنے کا حکم دیا اور اس بات کا بھی حکم دیا کہ ہم کسی کو اللہ کا شریک نہ کریں۔''

(تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۱۴، امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب دلائل النبوۃ ج اوّل ص ۸۴)

۳..... ’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ہم کو نجاشی کی طرف بھیجا اور ہم قریب ۸۰ کے مرد تھے۔ ان میں سے عبداللہ بن مسعود وجعفر وعبداللہ بن رواحہ وعثمان بن مظعون وابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم تھے اور قریش نے عمرو بن عاص وعمارہ بن ولید کو ہدیہ دے کر بھیجا۔ پھر جب یہ دونوں نجاشی کے پاس آئے تو انہوں نے نجاشی کو سجدہ کیا۔ پھر اس کی طرف مبادرت کی اس کے داہنے اور بائیں طرف پھر اس سے کہا کہ ایک گروہ ہمارے بنی عم سے تیری زمین میں آیا ہے اور ہم سے اور ہماری ملت سے منہ پھیر لیا ہے۔ نجاشی نے کہا پھر وہ کہاں ہیں۔ کہا کہ وہ تیری زمین میں ہیں۔ پس تو ان کی طرف آدمی بھیج دے۔ پس ان کی طرف آدمی بھیجا تو جعفر رضی اللہ عنہ بولے کہ میں آج تمہارا خطیب ہوں پھر وہ ان کے تابع ہوئے۔ پس جعفر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور سجدہ نہ کیا تو ان لوگوں نے ان سے کہا تجھے کیا ہے کہ تو بادشاہ کو سجدہ نہیں کرتا ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ بولے کہ ہم تو سجدہ نہیں کرتے ہیں، مگر واسطے اللہ کے۔ کہا یہ کیا ہے جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک اللہ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا سو اس نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم سجدہ نہ کریں واسطے کسی کے مگر واسطے اللہ کے اور ہم کو امر کیا ہے نماز وزکوٰۃ کا۔ عمرو بن عاص بولے پس بے شک یہ مخالفت کریں گے تیری عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حق میں۔ نجاشی نے کہا تم کیا کہتے ہو حق میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے اور ان کی ماں کے۔ جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا ہم کہتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اللہ کا کلمہ ہے اور خدا کی طرف سے ایک پاک روح ہے جس کو اللہ نے القا کیا طرف عذرا، بتول، (حضرت مریم علیہا السلام) کے کہ جس کو نہ چھوا کسی بشر نے اور نہ عارض ہوا، اس کو کوئی ولد۔ پس نجاشی نے ایک لکڑی زمین سے اٹھائی پھر فرمایا: او حبشہ وقیس ورہبان کے گروہ! واللہ نہیں زیادہ کرتے اس پر جو ہم اس کے حق میں کہتے ہیں۔ اتنا جو اس کے برابر ہے۔ مرحبا ہے تم کو اور اس کو جس کے پاس سے تم آئے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ اللہ کا نبی ہے اور بے شک وہ وہی ہے۔ جس کو ہم انجیل میں پاتے ہیں اور بے شک وہ وہی ہے، جس کی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔ تم ٹھہرو اور رہو جہاں چاہو۔ واللہ! اگر نہ ہوتا وہ ملک جس میں میں ہوں تو البتہ میں اس کے پاس جاتا۔ یہاں تک میں خود اس کی جوتیاں اٹھاتا اور اس کو وضو کراتا اور دوسرے ان دو شخصوں کے ہدیہ کے متعلق حکم دیا تو وہ ان کی طرف پھیر دیا گیا۔‘‘ (مسند احمد ج اوّل ص ۴۶۱، ترجمان القرآن ج ۱۵ ص ۳۹۶، ۳۹۷، ابن کثیر ج ۹ ص ۴۵۰)

۴..... ''اخرج ابن ابی حاتم عن عمر وبن مرة قال خمسة سموا قبل ان یکونوا محمد. ومبشرا برسول یأتی من بعده اسمه احمد ویحیٰی علیہ السلام انا نبشرک بغلام اسمه یحیٰی علیہ السلام وعیسٰی علیہ السلام مصداقا بکلمة من الله واسحق ویعقوب فبشرناها باسحق ومن وراء اسحق یعقوب''

(تفسیر اتقان ج دوم ص ۲۳۹، طبع مصر)

نتیجہ: قرآن مجید کی آیات مقدسہ، احادیث نبویہ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ بات روز روشن کی طرح صاف ظاہر کرتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک احمد تھا اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے: ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' کہہ کر آپ ﷺ ہی کے لئے بشارت دی تھی۔

حکیم نوردین بھیروی کا پاؤں دو کشتوں پر

مرزائی جماعت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد حکیم نوردین بھیروی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ حکیم صاحب کی پیدائش ۱۲۵۸ھ میں ہوئی تھی۔ آپ کا وطن بھیرہ ضلع شاہ پور (سرگودھا، مرتب) تھا۔ مرزا قادیانی نے جب بیعت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے لدھیانہ میں حکیم صاحب نے آن کر بیعت کی۔ جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے حکیم صاحب نے ہی لبیک کی آواز نکالی اور ان کو مسیح موعود تسلیم کرلیا۔ بقول حکیم خدا بخش مرزائی ''حکیم صاحب کو مرزا قادیانی سے بے حد عشق تھا۔'' (عسل مصفی حصہ ۲ ص ۱۰۷) ''مرزا قادیانی ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہوئے تھے۔'' (عسل مصفی حصہ ۲ ص ۱۱۷) ان کے بعد حکیم صاحب مرزائی جماعت کے (پہلے نام نہاد) خلیفہ بنائے گئے تھے۔ ''۱۳/ مارچ ۱۹۱۴ء کو جمعہ کے روز ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر آپ فوت ہوئے تھے۔'' (عسل مصفی حصہ ۲ ص ۱۳۷)

اب ذیل میں اس بات کو لکھا جاتا ہے کہ بشارت اسمہ احمد کے متعلق حکیم نوردین صاحب کا کیا عقیدہ تھا۔ حکیم صاحب نے ایک کتاب ''فصل الخطاب لمقدمۃ اہل کتاب'' نامی لکھی تھی۔ یہ کتاب ۱۳۰۵ھ میں مطبع مجتبائی دہلی میں دو جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں (جو مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے لکھی گئی تھی) حکیم صاحب نے بشارت اسمہ احمد

کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر چسپاں کیا تھا اور جب حکیم صاحب مرزائی ہوگئے اور مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد مرزائی جماعت کے پہلے نام نہاد خلیفہ مقرر ہوئے تو قادیان میں درس قرآن مجید دیتے ہوئے اس بشارت کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو قرار دیا۔

کشتی نمبر:۱

''اذ قال عیسٰی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورات ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹے نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا اس کو جو مجھ سے آگے ہے توراۃ اور خوشخبری سناتا ایک رسول کی جو آوے گا مجھ سے پیچھے اس کا نام ہے احمد۔ (سورۃ صف پارہ:۲۸، رکوع:۹)

اس بشارت کو یوحنا نے اپنی انجیل میں لکھا ہے۔ دیکھو یوحنا:۱۴ باب درس ۱۵، ۱۷ میرے کلموں پر عمل کرو۔ میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔ قرآن نے کہا ہے مسیح علیہ السلام نے احمد کی بشارت دی اور یہ بشارت نبی عرب نے عیسائیوں کے سامنے پڑھ سنائی اور کسی کو انکار کرنے کا موقع نہ ملا۔ (فصل الخطاب حصہ۲ص۷۴)

کشتی نمبر:۲

۱..... ''حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) نے کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ میں: ''مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود ہی کے متعلق ہے اور وہی (مرزا) احمد رسول ہیں۔'' (الحکم ص۱۰، مورخہ ۱۴، ۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء)

۲..... ''من بعدی اسمہ احمد'' احمد نبی کریم ﷺ میں دو قسم کے صفات تھے۔ ایک جلالی جس کے لحاظ سے نام محمد تھا اور دوم جمالی جس کے اعتبار سے نام احمد تھا۔ اس دوسری شان کا ظہور اخیر زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعے ہوا جس کا نام ہے (احمد) **ھو الذی ارسل رسولہ** مفسرین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ اس رسول سے مراد مسیح موعود ہے یہ بھی قرینہ ہے۔ اس بات پر کہ اوپر کی پیش گوئی مسیح موعود کے بارے میں

ہے۔‘‘ (ضمیمہ بدر ج ۱۰ نمبر ۴۲ ص ۲۶۲، مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۱۱ء)

مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کا مثیل نہیں

مرزا کا دعویٰ: ایک غلطی کا ازالہ نامی اشتہار کے حوالے سے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا: ’’میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت: ’’وآخرین منھم لما یلحقوا بھم‘‘ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔‘‘ (حقیقت النبوۃ حصہ اوّل ص ۲۶۵)

’’جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا، جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔‘‘ (ص ۲۶۶)

نوٹ:

۱..... ’’چونکہ رسول کریم ﷺ سب انبیاء کے کمال کے جامع تھے۔ اس لئے آپ کے بروز میں بھی سب کمال پائے جائیں گے۔ اسی وجہ سے اس کی آمد کے متعلق سب نبی یہی کہتے رہے کہ میں ہی آؤں گا۔ گویا میرے کمال اس آنے والے میں ہوں گے۔ یہ سب کمال مسیح موعود میں پائے گئے۔ چنانچہ آپ نے دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں، میں مسیح ہوں، میں کرشن ہوں، میں زرتشت ہوں۔ پس ہمارا ایمان اور یقین یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تمام کمالات کے جامع تھے۔ اس لئے آپ رسول کریم ﷺ کے عکس تھے۔‘‘ (اخبار الفضل ص ۷، مورخہ ۳۰ رمئی ۱۹۲۱ء)

۲..... ’’غرض محمد رسول اللہ خدا کا نمونہ تھے اور آپ کا کامل نمونہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں۔‘‘ (اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۵۴ کالم ۱ ص ۵، مورخہ ۱۰ رجنوری ۱۹۲۸ء)

مندرجہ ذیل نقشہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی، حضور ﷺ کے مثیل نہیں۔

۱..... **آنحضرت ﷺ:** ’’ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴)

۱..... **مرزا قادیانی:** ’’بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے، جن

کا نام فضل احمد تھا۔'' (کتاب البریہ ص۱۴۸، ۱۴۹ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۷۹، ۱۸۰ حاشیہ)

۲..... آنحضرت ﷺ: ''اور آنحضرت ﷺ کا امی اور ان پڑھ ہونا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی تاریخ دان اسلام کا اس سے بے خبر نہیں۔''

(براہین احمدیہ ص۴۷۱، ۴۷۲، خزائن ج۱ ص۵۶۲)

۲..... مرزا قادیانی: ''اور ان آخر الذکر مولوی صاحب (یعنی گل علی شاہ) سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔''

(کتاب البریہ ص۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۸۱ حاشیہ)

۳..... آنحضرت ﷺ: ''آنحضرت ﷺ نے اصل میں کسی انسان سے فیض حاصل نہیں کیا۔'' (اخبار الفضل ص۶، مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۲۲ء)

۳..... مرزا قادیانی: ''حضرت مسیح محمدی نے محمد ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔'' (کتاب حقیقت النبوۃ ص۱۳۷)

۴..... آنحضرت ﷺ: ''اور ہمارے نبی ﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں۔''

(ملخص اربعین نمبر۴ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۶)

۴..... مرزا قادیانی: ''خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ کا دکھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔''

(ملخص اربعین نمبر۴ ص۱۷، ۱۸، خزائن ج۱۷ ص۴۴۸، ۴۵۰)

۵..... آنحضرت ﷺ: ''ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ہے (کہ ہمارے نبی ﷺ) نے اپنی آمد اوّل میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جو اب تک یاد کرتے ہیں اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۵، خزائن ج۲۱ ص۲۹۲)

۵..... مرزا قادیانی:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷، خزائن ج۱۷ ص۷۷)

۶..... آنحضرت ﷺ: ''آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے بعد کافروں اور مشرکوں کے ساتھ جہاد کیا۔ حضور ﷺ نے سلطنت اور حکومت بھی کی۔''

۶..... مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی ساری عمر غیر مسلم (یعنی مسیحی) حکومت کے ماتحت رہا۔ اس نے کبھی سلطنت نہ کی۔

۷..... آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ نے حج کیا تھا۔

(اخبار الحکم قادیان ص۱۰ کالم۳، مورخہ ۱۷/اگست ۱۹۰۷ء)

۷..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو باوجود تین لاکھ کے قریب روپیہ آنے کے ساری عمر حج نصیب نہ ہوا۔ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ ص۲۲۱)

۸..... آنحضرت ﷺ: حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے کبھی نہیں فرمایا۔

۸..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے خود اپنی نسبت لکھا کہ: ''حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔''

(کتاب نسیم دعوت ص۷۱ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۴۳۹، رسالہ ریویوص۱۵۳ حاشیہ، بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء)

۹..... آنحضرت ﷺ: حضرت خاتم النّبیین، رحمۃ اللعالمین، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ نے کبھی ایسا نہیں فرمایا۔

۹..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا کہ مجھے بیماری مراق اور کثرت بول ہے۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان ص۵، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، اخبار بدر ص۵، مورخہ ۷/جون ۱۹۰۶ء)

۱۰..... آنحضرت ﷺ: حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات مبارک اس مرض سے پاک تھی۔

۱۰..... مرزا قادیانی: مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے مرزائی نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ (کتاب سیرت المہدی حصہ اوّل ص۱۳)

۱۱..... آنحضرت ﷺ: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد ﷺ کو ان سب بیماریوں سے محفوظ رکھا تھا۔

۱۱..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ مرض تھے اور ان کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔'' (رسالہ ریویوص۲۶، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

۱۲..... آنحضرت ﷺ: حضرت محمد ﷺ نے کبھی ایسا نہ فرمایا۔

۱۲..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے خود تسلیم کیا کہ میں ایک دائم المریض آدمی ہوں۔ (ضمیمہ اربعین نمبر۴ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۷۰)

۱۳..... آنحضرت ﷺ: الغرض آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ ایسے تھے کہ: ''انک لعلیٰ خلق عظیم'' قرآن میں وارد ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی ﷺ کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خلق مجسم نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا ان کے لئے دعا کی۔ (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء ص۹۹)

۱۳..... مرزا قادیانی: ''یہ بات بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئیں ہیں۔''

(تبلیغ رسالت ج۶ص۱۶۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۴۶۶)

۱۴..... آنحضرت ﷺ: ''کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس تفسیر کی ہے: ''لانبی بعدی'' کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

(حمامتہ البشریٰ مترجم ص۲۰، خزائن ج۷ص۲۰۰)

۱۴..... مرزا قادیانی: ''وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیا ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔'' (خطبہ الہامیہ ص۳۵، خزائن ج۱۶ص۷۰)

۱۵..... آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کے دعوؤں کی بنیاد کسی پہلے نبی کی وفات پر نہ تھی۔

۱۵..... مرزا قادیانی: مرزا کے دعویٰ کی بنیاد وفات مسیح علیہ السلام پر ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ ص۵۶، خزائن ج۲۰ص۲۴۶)

قادیانی مغالطے اور ان کی تردید

مغالطہ نمبر۱: ''پھر سوال کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ''انا بشارت عیسیٰ'' فرمایا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی: ''مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' والی پیش گوئی اور بشارت کے مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں تو اس

کے جواب میں یہ عرض ہے کہ اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ بشارت عیسیٰ کے مصداق ہیں۔لیکن چونکہ حضرت عیسیٰ نے دو موعودوں کے متعلق پیش گوئی کی تھی جن میں سے ایک کے مصداق آنحضرت ﷺ ہیں اور دوسری کے مصداق حضرت مسیح موعود، اس لئے آنحضرت ﷺ کا انا بشارت عیسیٰ فرمانا اس پیش گوئی کے متعلق ہے جو حضرت مسیح موعود کی نسبت فرمائی گئی۔کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کہیں یہ فرمایا ہو کہ میں احمد والی پیش گوئی کا مصداق ہوں۔جب یہ کہیں یہ ثابت نہیں تو اپنی طرف سے بات بنا کر پیش کرنا کیوں کر قابل اعتبار ٹھہرا۔ہاں! اس میں کلام نہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک پیش گوئی کے مصداق ہیں۔لیکن وہ احمد والی پیش گوئی نہیں بلکہ وہ وہی پیش گوئی ہے جو انجیل یوحنا کے باب اوّل آیت:۲۱ میں یوں لکھی ہے:''تب انہوں نے اس (یوحنا) سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے۔اس نے کہا میں نہیں ہوں۔پس آیا تو وہ نبی ہے۔اس نے جواب دیا نہیں۔انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے، نہ الیاس اور نہ وہ نبی۔پس کیوں بپتسمہ دیتا ہے۔''

''انجیل کے ان الفاظ میں ''وہ نبی'' کا لفظ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی میں ہے جس کے متعلق یوحنا باب:۱۴ آیت:۱۶،۲۶ میں ''تسلی دینے والا'' اور یوحنا باب:۱۴ آیت:۳۰ میں ''اس جہان کا سردار آتا ہے۔'' اور لوقا باب:۲۴ آیت:۴۹ میں ''اپنے باپ کو اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں۔'' وغیرہا الفاظ میں بھی پیش گوئی کی گئی۔یہ وہ پیش گوئی ہے کہ جس کے مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور جس کے مصداق ہونے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے انا بشارت عیسیٰ کا فقرہ فرمایا۔اب اس پیش گوئی کے متعلق ہم مبائعین میں سے خدا کے فضل سے کسی کو بھی کلام نہیں۔لیکن حضرت مسیح کی دوسری پیش گوئی کہ جس میں انہوں نے اپنے دوبارہ آنے کے متعلق پیش گوئی فرمائی۔جیسا کہ متی باب:۲۴، ۲۵ وغیرہ مقامات سے ظاہر ہے۔چنانچہ مثال کے طور پر متی باب:۲۵ آیت:۳۱ کو دیکھو وہاں لکھا ہے کہ جب ابن آدم اپنے جلال سے آوے گا اور سب فرشتے اس کے ساتھ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قوم اس کے آگے حاضر کی جائے گی.....الخ!

اب اس مسیح کی آمد ثانی کی پیش گوئی جو العود احمد کی مصداق ہے، اس کا مصداق حضرت مسیح موعود کا وجود ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ص۶، ۷، مورخہ ۲/ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

جواب: قرآن مجید میں سورۃ صف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے: ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' کہہ کر اپنے بعد ایک رسول کی خبر دی تھی نہ کہ دو کی۔ حضرت مسیح نے یہ نہ کہا کہ: ''میں دو رسولوں کی بشارت دینے والا ہوں۔ ان میں سے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام غلام احمد ہوگا۔'' حضرت مسیح نے ''اسمه احمد'' کہا ''اسمهما'' نہیں کہا۔ مرزا قادیانی کے پہلے بھی ایک شخص احمد نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میرے لئے ہے۔ (دیکھو امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الفصل ج۳ ص۱۹۸)

خداوند تعالیٰ نے ''فلما جاء هم بالبینٰت قالوا هذا سحر مبین'' فرما کر اس بات کی تصریح کر دی کہ احمد رسول ﷺ آ چکا ہے۔

۲..... (مسند احمد ج۴ ص۱۲۷، ۱۲۸، مسند احمد ج۵ ص۲۶۲، مشکوٰۃ، لمعات، مرقاۃ، مظاہر حق، تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر، غرائب القرآن، ابی السعود، روح المعانی، روح البیان، خازن، مدارک، فتح البیان، ترجمان القرآن، مواہب الرحمٰن، بیضاوی، جامع البیان، جلالین، بحر المحیط، الدر القیط، تفسیر سراج منیر، کتاب الوجیز، اتقان، جمل، عرائس البیان، معالم التنزیل، بحر مواج، حسینی، قادری، درمنثور، اکسیر اعظم، فتح المنان، اعظم التفاسیر، تفسیر محمدی، کتاب الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، زرقانی، شرح مواہب، شرح الشفاء، فتح الباری، شرح صحیح بخاری، خصائص الکبریٰ وغیرہ) کتب اہل سنت میں بشارت عیسیٰ علیہ السلام اسمہ احمد کا مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کو مانا گیا ہے۔

۳..... آنحضرت علیہ السلام نے ''وانا بشارة عیسٰی'' (مشکوٰۃ) فرما کر صاف طور پر اپنے آپ کو اس بشارت ''اسمه احمد'' کا مصداق قرار دیا۔ اگر قادیانی لوگ ان صریح حوالوں کے ہوتے ہوئے بھی بشارت ''اسمه احمد'' کا مصداق آنحضرت ﷺ کو نہ مانیں تو کہنا پڑے گا کہ: ''بل هم قوم خصمون'' سچی بات یہ ہے کہ نیچری اور مرزائی لوگ بڑے ضدی ہوتے ہیں۔

۴..... بے شک انجیل یوحنا باب: اوّل آیت: ۲۱ میں ''وہ نبی'' کے الفاظ آئے ہیں۔ مگر اسی مقام پر حاشیہ پر تورات کے پانچویں حصے کتاب استثنا باب: ۱۸ آیت: ۱۵، ۱۸ کا حوالہ دیا گیا ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے اور یہ بشارت حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت انجیل یوحنا باب:۱۴، ۱۶ میں ہے۔ انجیل برنباس میں ''محمد رسول اللہ'' کے الفاظ بھی موجود ہیں۔

۵..... انجیل متی باب:۲۴ حوالہ تو مرزائی مولوی نے دے دیا، مگر اصل عبارت پوری نقل نہ کی۔ انجیل متی باب:۲۴ میں ہے:

۳..... اور جب یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔ اس کے شاگردوں نے خلوت میں اس کے پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے۔

۴..... تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔

۵..... کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

۶..... اور تم لڑائیوں اور لڑائیوں کی افواہوں کی خبر سنو گے۔ خبردار مت گھبرائیو کیونکہ ان سب باتوں کا ہونا ضرور ہے پر اب تک اخیر نہیں ہے۔

۷..... کہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھ آئے گی اور کال اور مری پڑے گی اور جگہ جگہ بھونچال آئیں گے۔

۸..... یہ سب کچھ مصیبتوں کا شروع ہے۔

۲۳..... تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے تو اسے نہ ماننا۔

۲۴..... کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے کہ اگر ہوسکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔''

نوٹ: حکیم خدا بخش مرزائی کتاب (عسل مصفی ج۲ ص۱۲۵، ۲۱۲) پر جو کچھ لکھا ہے کہ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱..... ''دسویں صدی ہجری میں شیخ محمد خراسانی نے دعویٰ کیا کہ میں عیسیٰ بن مریم ہوں جس کے آنے کا احادیث نبویہ میں وعدہ دیا گیا ہے۔''

۲..... ''دائرہ میاں نعمت میں ایک شخص ابراہیم بزلہ نامی نے دسویں صدی ہجری میں عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔''

۳..... ''دسویں صدی ہجری میں شیخ بھیک نے بھی مسیح کا دعویٰ کیا۔ ایک مدت تک اس دعویٰ پر جما رہا، مگر بالآخر اپنی غلطی کا اعتراف کر کے دعویٰ سے رجوع کر لیا۔''

۴..... ''تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ شہر لندن میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کا نام مسٹر وارڈ تھا۔ چونکہ یہ شخص فصاحت و بلاغت میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔ اس کی تقریر کا اثر لوگوں کے دلوں پر پڑتا تھا۔ اس بنا پر اس نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔''

۵..... ''جزیرہ جیکا میں ایک حبشی شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم ہے۔ جس کی انتظار میں ایک مخلوق لگی ہوئی ہے۔'' (ص۱۲۶)

۶..... ''ملک روس میں بھی ایک فرنگی نے دعویٰ کیا کہ وہ عیسیٰ بن مریم ہے۔''

۷..... ''پگٹ نے شہر لندن میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔''

۸..... ''ایسا ہی ایک شخص چراغ دین نامی جموں میں ہوا ہے۔ اس نے بھی دعوے کیا کہ میں مسیح ہوں۔'' (ص۲۱۴، ۲۱۵)

۹..... ''حال میں ایک اور شخص یورپین لوگوں میں سے اٹھا ہے، جس نے اوّل اوّل الیاس ہونے کا دعویٰ کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد کہنے لگا کہ میں مسیح موعود ہوں۔'' (ص۲۱۶)

۱۰..... ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ فرانس میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔'' (ص۲۱۸)

میں کہتا ہوں کہ تیرھویں اور چودھویں ہجری میں فرقہ بہائیہ اور جماعت مرزائیہ دو بڑے بھاری فتنے ہوئے ہیں۔ مرزا حسین علی بہاء اللہ ایرانی (جس کی پیدائش ۱۸۱۷ء میں، دعویٰ ۱۸۵۳ء میں اور وفات ۱۸۹۲ء میں ہوئی تھی) اور مرزا غلام احمد قادیانی (جس کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں اور وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی) نے مسیحیت، رسالت اور وحی و کلام الٰہی پانے کے دعوے کئے تھے اور آج ۱۹۳۳ء یعنی ۱۳۵۴ھ تک فرقہ بہائیہ اور جماعت مرزائیہ کے لوگ موجود ہیں۔

ذیل میں ایک نقشہ کے ذریعہ اس بات کو ثابت کیا جاتا ہے کہ جن جھوٹے مدعیوں کی بابت یسوع یعنی مسیح علیہ السلام ناصری نے خبر دی تھی۔ ان میں سے ایک مرزا قادیانی بھی ہیں۔

نوٹ: مرزا حسین علی بہاء اللہ بھی ''مدعی مسیحیت'' تھا۔

(مرزا کی کتاب لیکچر لاہور ٹائٹل پیج ص ب، خزائن ج۲۰ ص۱۴۶)

۱..... بہتیرے میرے نام پر آئیں گے۔

۱..... ''یاد رہے کہ انجیلوں میں دو قسم کی پیش گوئیاں ہیں جو حضرت مسیح کے آنے کے متعلق ہیں۔ایک وہ جو آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ ہے۔وہ وعدہ روحانی طور پر ہے اور وہ آنا اس قسم کا ہے۔جیسا کہ ایلیا نبی مسیح کے وقت میں دوبارہ آیا تھا۔سو وہ ہمارے اس زمانہ میں ایلیا کی طرح آچکا اور وہ یہی راقم ہے، جو خادم نوع انسان ہے، جو مسیح موعود ہو کر مسیح علیہ السلام کے نام پر آیا اور مسیح نے میری نسبت انجیل میں خبر دی ہے۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۳۶، خزائن ج۱۵ ص۳۸)

۲..... اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔

۲..... ''آنے والا مسیح میں ہی ہوں..... آخری زمانے میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۴۹، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳)

''مسیح ابن مریم فوت ہو گیا ہے اور آنے والا مسیح میں ہوں۔''

(حقیقت الوحی ص۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۹)

منم مسیح ببانگ بلندمے گوئم

(تریاق القلوب ص۲، خزائن ج۱۵ ص۱۳۲)

۳..... اور کہیں گے کہ میں وہی ہوں۔ (مرقس ۱۳:۶)

۳..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''سو میں وہی ہوں۔''

(کشتی نوح ص۱۳، خزائن ج۱۹ ص۱۴)

۴..... اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

۴..... ''لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۴، خزائن ج۲۱ ص۹۵، ۹۶)

۵..... جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔

۵..... **منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا**

منم محمدو احمد که مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۳۴)

''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶، ۴۰۷)

’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘

(اخبار بدر مورخہ ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء، ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲)

۶..... بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے۔

۶..... ’’میری تائید میں خدا نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶/ جولائی ۱۹۰۶ء ہے۔ اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی غلط بیانی

مغالطہ نمبر۲: مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ’’اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے۔ کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں، بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ہاں! عیسائیوں نے مختلف زمانوں میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کچھ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ایک عیسائی نے امریکہ میں بھی مسیح ابن مریم ہونے کا دم مارا تھا۔ لیکن ان مشرک عیسائیوں کے دعویٰ کو کسی نے قبول نہیں کیا۔ ہاں! ضرور تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ تا انجیل کی وہ پیش گوئی پوری ہو جاتی کہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ پر سچا مسیح ان سب کے اخیر میں آئے گا اور مسیح نے اپنے حواریوں کو نصیحت کی تھی کہ تم نے آخر کار منتظر رہنا میرے آنے کا یعنی میرے نام پر جو آئے گا۔ اس کا نشان یہ ہے کہ اس وقت سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا اور ستارے زمین پر گر جائیں گے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۶۸۳، ۶۸۴، خزائن ج ۳ ص ۴۶۸)

جواب:

۱..... مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ لکھنا کہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں، سراسر غلط ہے اور خلاف واقعہ ہے۔ حکیم خدا بخش مرزائی کی کتاب (عسل مصفی حصہ دوم ص ۱۲۵، ۱۲۶) پر لکھا ہے کہ کئی ایک مسلمانوں نے بھی مسیح موعود ہونے کے دعوے کئے تھے۔ جیسا کہ میں پیچھے لکھ آیا ہوں۔

۲..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''شیخ محمد طاہر صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔'' (حقیقت الوحی ص۳۴۰، خزائن ج۲۲ ص۳۵۳)

۳..... ''آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷/اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں۔ وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہشمند ہیں۔''

(تقریروں کا مجموعہ (یعنی لیکچر لاہور مطبع ضیاء الاسلام قادیان تاریخ طبع ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء) خزائن ج۲۰ ص۱۴۶)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جگہ فرقہ بہائیہ کے بانی مرزا حسین علی بہاء اللہ ایرانی کو مسیحیت کا مدعی مانا ہے۔ (قادیانی اخبار الحکم ص۴، مورخہ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۴ء، الحکم ص۱۹، مورخہ ۱۰، ۱۷/نومبر ۱۹۰۴ء) پر بھی لکھا ہے کہ بہاء اللہ نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہا۔

۴..... مرزا غلام احمد قادیانی نے الفاظ ''یعنی میرے نام پر جو آئے گا'' اپنے پاس سے زیادہ کئے ہیں۔ ورنہ انجیل متی باب:۲۴ میں اصل عبارت یوں ہے۔

۳..... ''اور جب یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا، اس کے شاگردوں نے خلوت میں اس کے پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے۔

۴..... تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے۔

۵..... کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

۲۳..... تب اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے تو اسے نہ ماننا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔''

پس اس خبر کے مطابق ایرانی اور قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت و رسالت میں سچے نہیں ہیں۔

مغالطہ نمبر۳: ''پیغام صلح ۱۹/جنوری (۱۹۳۳ء) کے پرچہ میں انہوں نے از مولوی عمر الدین شملوی لکھ کر غیر احمدیوں کے قائم مقام ہو کر اور ان کے روح رواں اور ان کا

قلب اور زبان بن کر ہم پر سوالات کئے ہیں۔ ان سوالات کی عبارت گو بہت سی لغو اور بے معنی ہے۔ لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ قریباً سب کی سب نقل کر دی جائے تا جوابات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ (اخبار الفضل قادیان ص۵، مورخہ ۲۸/فروری ۱۹۳۳ء)

سوال نمبرا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ: ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' سب سے پہلے لفظ رسول قابل توجہ ہے۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں یہ لفظ مستقل اور تشریعی نبیوں کے لئے آیا ہے اور عیسیٰ کی زبان میں رسالت سے مراد ظلی رسالت ہو ہی نہیں سکتی اور صف اولیٰ میں نبوت و رسالت سے جو مراد ہے وہی نبوت و رسالت حضرت عیسیٰ کی مراد ہے۔ پس اس پیش گوئی کا مصداق بھی صاحب رسالت حقیقی حضرت محمد ﷺ ہی ہیں نہ کہ مرزا قادیانی جو اصطلاح صف اولیٰ میں نہ نبی ہیں نہ رسول۔

جواب: اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ کی زبان میں رسالت سے مراد ظلی رسالت ہو نہیں سکتی۔ دوم یہ کہ جب صحف اولیٰ میں نبوت و رسالت سے مراد ظلی نبوت و رسالت ہو ہی نہیں سکتی، بلکہ حقیقی ہے تو اس پیش گوئی کا مصداق بھی صاحب رسالت حقیقی یعنی آنحضرت ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحیح مسلم کی حدیث میں جو نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہوگا اور ایک ہی حدیث میں اسے چار دفعہ نبی اللہ کے لقب سے یاد فرمایا اور یہ ثابت ہے کہ اس آنے والے مسیح موعود سے مراد مسیح اسرائیلی جو فوت شدہ ثابت ہیں وہ تو ہو نہیں سکتے تو اس صورت میں کیا مسیح موعود سے جو آیت استخلاف کے الفاظ ''منکم'' اور ''کما'' کی رو سے اور حدیث ''امامکم منکم'' کی رو سے مسیح محمدی اور امت محمدیہ کا ایک فرد ثابت ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ قرآن کی اصطلاح میں لفظ نبی اور رسول مستقل اور تشریعی نبیوں کے لئے آیا ہے۔ اسے مسیح موعود پر چسپاں ہونے نہیں دیں گے۔

اقول:

۱..... قرآن مجید میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ اور مسیح اس نبی و رسول کے لئے آئے ہیں، جو مریم صدیقہ کے بیٹے تھے اور جن پر انجیل شریف اتری تھی۔ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، مریم، توبہ، الانبیاء، مؤمنون، احزاب،

زخرف، حدید، صف میں ان کا ذکر خیر آیا ہے۔ صحاح ستہ شریف، مسند احمد، مستدرک حاکم، کتاب الاسماء والصفات، کنز العمال، مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث میں جو حدیثیں مسیح موعود کے آنے کے بارے میں ہیں ان میں بھی الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ، مسیح، روح اللہ موجود ہیں۔ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں مثیل مسیح کے الفاظ نہیں آئے ہیں اور نہ کسی مثیل مسیح نبی کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔

۲..... اس میں کوئی شک نہیں کہ (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۰، ۴۰۱) میں حضرت نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان صحابی سے ایک مرفوع روایت حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دمشق کے شرقی طرف سفید مینارہ کے نزدیک نازل ہونے اور باب لد پر دجال کے قتل ہو جانے کے بارے میں موجود ہے۔ مگر فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

الف..... ''یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے، جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۲۰، خزائن ج ۳ ص ۲۱۰، ۲۰۹)

ب..... ''آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس رضی اللہ عنہ راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۳۷، خزائن ج ۳ ص ۲۲۰)

ج..... ''از آں جملہ ایک یہ ہے کہ مسیح موعود جو آنے والا ہے۔ اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا۔ یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا۔ لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں۔ کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے، بلکہ وہ نبوت مراد ہے، جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے، جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۷۰۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۸)

د..... ''اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئے گا۔ اب اگر مثالی طور پر مسیح یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی امتی شخص مراد ہو، جو محدثیت کا مرتبہ رکھتا ہو تو کوئی بھی خرابی لازم نہیں آتی۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۸۶، ۵۸۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۶)

۳..... مرزا قادیانی کی کتابوں میں اور مرزائی لٹریچر میں الفاظ تشریعی نبی، غیر تشریعی نبی، نبوت تامہ، نبوت کاملہ، نبوت جزوی، بروزی نبی، امتی نبی، ظلی نبی، مجازی نبی وغیرہ آئے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ یہ الفاظ قرآن کریم اور کسی صحیح حدیث میں نہیں آئے ہیں۔

مغالطہ نمبر۴: ''پس یہ معنی کہ احمد رسول بعد والا رسول نہیں بلکہ بعد والے رسول محمد سے بشان احمدیت ظاہر ہونے والا ہے تو یہ معنی درست ثابت ہوتے ہیں۔ ہاں! احمد کی احمدیت۔ چونکہ اس بات کی مقتضی ہے کہ اس کے لئے کوئی محمد ہو اور محمد کی محمدیت چاہتی ہے کہ اس کے لئے کوئی احمد ہو۔ پس اس لزوم کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ احمد رسول کی پیش گوئی بوجہ تعلق ولزوم کے محمد کی پیش گوئی پر بھی مشعر اور دال ہے۔ لیکن احمد رسول جو محمد رسول کا نائب ہے مسیح علیہ السلام نے اپنی مماثلت کے لحاظ سے اسے ظاہریت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور محمد رسول کی جو مغیب ہے، اس کا ذکر اشارہ اور کنایہ کے طور پر، اور اس کا سبب یہ ہے کہ احمد رسول اسرائیلی اور محمد رسول اسماعیلی خاندان کا رسول ہے۔ پس مسیح اپنی قوم بنی اسرائیل کو مخاطب کرتا ہوا انہی معنوں میں اسرائیلوں کے لئے مبشر ہوسکتا تھا کہ جس احمد رسول کی وہ بشارت دیتا ہے وہ بنی اسرائیل کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہو۔ لیکن اگر احمد رسول سے محمد رسول مراد لیا جائے جو نہ نسلی لحاظ سے اسرائیلی ہیں، نہ ہی مذہبی اور ملی لحاظ سے، تو اس صورت میں مسیح کا اسرائیلوں کو مخاطب کر کے ایسے احمد رسول کی بشارت سنانا جس کے آنے پر اسرائیلوں کی شریعت کا خاتمہ ہو جانا تھا اور نسل کے لحاظ سے بھی وہ اسرائیلی نہ تھا۔ ان کے لئے خوش کن نہ ہوسکتی تھی۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بشارت کا صحیح مصداق وہی شخص ہوسکتا ہے جو اگرچہ مذہبی اور ملی لحاظ سے اسرائیلی نہ ہو۔ لیکن کسی دوسری صورت کے لحاظ سے تو بنی اسرائیل کے لئے باعث بشارت ہوسکتا ہو۔ جیسے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) جو نسلاً بنی اسرائیل سے ہیں، ان کا احمد رسول ہونا اسرائیلوں کے لئے واقعی ایک خوش کن بشارت ہے اور العود احمد کا فقرہ بھی آپ ہی کو بشارت احمد رسول کا مصداق ٹھہراتا ہے۔ اس طرح پر کہ مسیح اسرائیلی قوم کے رسول ہیں اور مسیح اسرائیلی کی آمد ثانی کے مسلمان اور عیسائی سب منتظر ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی والا رسول ہی اپنے موعود کی وجہ سے احمد رسول کے معنوں کا مصداق ہوسکتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا مصداق کسی نے بھی آنحضرت ﷺ کو نہیں ٹھہرایا، بلکہ اس رسول کو ٹھہرایا ہے۔ جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد آنا ہے اور پھر اسے مسیح کے نام سے یاد کیا جاتا

ہے۔اب اگر یہ امر واقع ہے کہ مسیح اسرائیلی فوت ہو چکے ہیں اور انہوں نے بعینہٖ نہیں آنا بلکہ ایلیا کی دوبارہ آمد کی طرح ان کا آنا مثیل کی صورت میں ہونا ہے تو اس صورت میں مسیح کا دوبارہ آنا العود احمد کا مصداق اس شخص کو ٹھہرائے گا، جو مسیح کی دوبارہ آمد کا مظہر ہوگا اور اس کا خاندانی اور نسلی لحاظ سے اسرائیلی سلسلہ سے تعلق رکھنا اور پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی قوم سے ہی ظاہر ہونا۔ یہ امر بھی اس کو العود احمد کا مصداق ٹھہراتا ہے، جو خونی اور نسلی رشتہ کے لحاظ سے پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی ہو نہ کہ اسماعیلی۔'' (اخبار الفضل ص ۶، مورخہ ۲۸ رفروری ۱۹۳۳ء)

اقول:

۱..... ''تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے۔ ان لوگوں کو کہ جو خدا کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ گویا کہ وہ عمارت ہیں سیسہ پلائی ہوئی اور جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اپنی قوم کو اے میری قوم! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ پس جب ٹیڑھے ہو گئے خدا نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ فاسقوں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل تحقیق میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف۔ ماننے والا اس چیز کو کہ میرے آگے توریت سے ہے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی کہ میرے بعد آئے گا۔ اس کا (صفاتی) نام ہوگا احمد۔ پس جب وہ احمد رسول ان کے پاس کھلے کھلے دلائل لے کر آیا تو مخالفوں نے کہا کہ یہ جادو ہے ظاہر۔'' (پارہ ۲۸ سورۃ صف رکوع اوّل)

نوٹ: پہلے اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والے لوگوں کی تعریف کی ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر خیر کیا ہے جنہوں نے جہاد کیا، تلوار اٹھائی، کافروں کا مقابلہ کیا، حکومت کی یعنی آپ جلالی نبی تھے۔ پھر اللہ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ذکر خیر کیا جو جمالی نبی تھے۔ انہوں نے تلوار نہ اٹھائی، جہاد نہ کیا، حکومت نہ کی، پھر حضرات حواریین کی تعریف کی۔ یہ سیاق وسباق چاہتا ہے کہ احمد رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والا ایسا نبی ہو جس میں جلال اور جمال دونوں صفتیں ہوں۔

۲..... حضرت امام زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جلالی نبی تھے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جمالی نبی تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نبی نے اپنی اپنی صفت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے خبر دی

تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور پرنور کے جلالی نام محمد کے ساتھ خبر دی اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حضور پرنور کے جمالی اسم احمد کے ساتھ خبر دی۔ واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ کی مقدس زندگی کے دو حصے ہیں ایک مکی اور دوسرا مدنی۔ مکہ شریف میں صبر کیا گیا۔ مخالفوں کا مقابلہ تلوار سے نہ کیا گیا نرمی اختیار کی گئی۔ ہجرت فرمانے کے بعد مدینہ طیبہ میں جہاد کا حکم آیا۔ حضور ﷺ نے اسلام کو بچانے کے لئے مشرکوں کا مقابلہ کیا۔ تلوار اٹھائی۔ حکومت وسلطنت کی۔ سارے عرب میں اسلام پھیل گیا۔ آپ کی مکی زندگی جمالی تھی اور جمالی اسم احمد کو ظاہر کرتی تھی۔ حضور ﷺ کی مدنی زندگی جلالی رنگ کی تھی اور اسم محمد کا ظہور تھا۔ غرض یہ کہ حضرت خاتم النّبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، سید المرسلین، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ جلالی اور جمالی دونوں صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی تلوار نہ اٹھائی۔ نہ کبھی حکومت وسلطنت کی بلکہ ساری عمر غیر مسلم (یعنی مسیحی) حکومت کے تابع رہے۔ پس بشارت اسمہ احمد کے حقیقی اور اصل مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔

۳..... ''فلما جاء هم بالبينٰت قالوا هذا سحر مبين (سورۂ صف)'' اس بات پر نص قطعی ہے کہ وہ احمد رسول صرف حضرت محمد ﷺ ہی ہیں جو اس کے خلاف کہے وہ حق سے دور ہے۔

۴..... مرزائی مولوی نے (الفضل کالم۲ ص۶، مورخہ ۲۸/فروری ۱۹۳۳ء) میں الفاظ ''العوداحمد'' تین دفعہ لکھے ہیں سو واضح ہو کہ یہ تو نہ قرآن شریف میں کسی آیت کے الفاظ ہیں اور نہ کسی صحیح حدیث میں ہیں۔

۵..... مرزائی مولوی کے الفاظ احمد رسول جو محمد ﷺ کا نائب ہے۔ قابل غور ہیں سورۂ صف میں یہ کہیں نہیں نہ لفظاً نہ اشارۃً کہ احمد رسول محمد رسول کا نائب ہے۔

۶..... مرزائی مولوی کے الفاظ احمد رسول اسرائیلی ہے۔ بے دلیل ہیں قرآن مجید کی سورۂ صف میں یہ قید اور شرط نہیں ہے کہ احمد رسول اسرائیلی ہوگا۔

۷..... مرزائی مولوی کے الفاظ مسیح موعود جو نسلاً بنی اسرائیل سے ہے بھی سراسر غلط ہے۔ قرآن مجید میں (لفظاً یا اشارتاً) اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا کہ مسیح کا ایک مثیل اس امت میں سے ہوگا اور وہ مثیل مسیح بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔

۸..... مرزائی مولوی مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور مثیل مسیح یقین کرتا ہے اور بنی

اسرائیل میں سے لکھتا ہے۔ حالانکہ (کتاب تریاق القلوب ص۱۵۸، خزائن ج۱۵ ص۴۸۲) میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو قوم مغل میں سے مانا ہے۔ درحقیقت مرزا قادیانی مغل تھے نہ کہ فارسی النسل اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔

۹..... قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں حضرت ایلیا (یعنی الیاس) نبی علیہ السلام کے رفع اور نزول روحانی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور یہ بھی ذکر نہیں کہ حضرت یحییٰ نبی مثیل ایلیا نبی تھے۔ پہلے اس بات کو قرآن اور حدیث نبوی سے ثابت کرو پھر بطور نظیر کے اہل اسلام کے سامنے پیش کرو۔

شیخ مبارک احمد مرزائی کا نامبارک عقیدہ اور اس کی تردید

عرض یہ ہے کہ ۳۱ رمئی ۱۹۳۳ء بدھ کے دن مجھے دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں نے اخبار فاروق قادیان کا فائل دیکھنا شروع کیا تو ۲۱ رمارچ ۱۹۳۳ء کے پرچے کے ص۴ پر نظر پڑی۔ ایک مرزائی شیخ مبارک احمد مولوی فاضل جامعہ کا ایک مضمون بہ عنوان ''بشارت احمد کا مصداق'' ص۴ پر شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون ظاہری طور پر لاہوری مرزائیوں کے مقابل پر لکھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت قرآن مجید کی آیت قطعیۃ الدلالت نص صریح اور احادیث صحیحہ نبویہ اور اجماع امت کے خلاف ایک گمراہ کن کفریہ عقیدہ کی اشاعت کی گئی ہے۔ ذیل میں اس کی تردید کی جاتی ہے: ''**وما توفیقی الا باللہ علیہ وتوکلت الیہ انیب**''

قادیانی: ''مبایعین اور غیر مبایعین میں منجملہ اور اختلافات کے ایک اختلاف: ''**ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد**'' میں جس رسول کی بشارت دی گئی ہے۔ اس کے مصداق کے متعین کرنے میں بھی ہے۔

غیر مبایعین کے نزدیک جس احمد رسول کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے۔ اس کے مصداق حضرت رسول کریم ﷺ ہیں۔ لیکن مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس بشارت کے مصداق ہیں۔'' (اخبار فاروق قادیان، مورخہ ۲۱ رمارچ ۱۹۳۳ء)

مسلمان: ہم مسلمانوں اور مرزائیوں میں منجملہ اور اختلافات کے ایک اختلاف: ''**ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد**'' میں جس احمد رسول کی بشارت دی گئی ہے۔ اس کے مصداق کے متعین کرنے میں بھی ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک جس احمد

رسول کی بشارت اس آیت میں دی گئی ہے۔اس کے اصل مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں۔لیکن ہم مسلمانوں کے نزدیک اس بشارت کے اصل وحقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں نہ اور کوئی۔

قادیانی: ''پیشتر اس کے کہ اصل مدعا کو ثابت کیا جائے۔اس بحث کو صحیح طور پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس پیش گوئی میں اسمہ احمد میں لفظ اسم سے کیا مراد ہے۔کیونکہ عربی زبان میں اسم بمعنی نام اور اسم بمعنی وصف دونوں طریق پر استعمال ہوا ہے۔'' (ایضاً)

مسلمان: پارہ ۲۸ (سورۂ صف رکوع اوّل) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا:''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' احادیث صحیحہ نبویہ (جو صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، مسند احمد، مؤطا امام مالک، مشکوٰۃ میں آئی ہیں) سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد، حاشر، ماحی اور عاقب آنحضرت ﷺ کے صفاتی نام ہیں۔پس اس پیش گوئی میں اسمہ احمد میں لفظ اسم سے مراد وصفی نام ہے اور عربی زبان اور قرآن مجید میں اسم بمعنی نام اور اسم بمعنی وصف دونوں طریق پر استعمال ہوا ہے۔

قادیانی: ''ہمارے نزدیک ایک اسمہ احمد کی بشارت میں اسم سے مراد وصف نہیں بلکہ نام ہے کیونکہ یہ پیش گوئی یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے صرف عیسائی کے لئے قرآن مجید نے بیان کی ہے۔'' (ایضاً)

مسلمان:

۱..... ہمارے نزدیک اسمہ احمد کی بشارت میں اسم سے مراد صفاتی نام ہے کیونکہ حدیث صحیح نبوی میں آچکا ہے کہ میرا نام احمد ہے۔

۲..... ''واذ قال عیسٰی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (صف:۶)'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے تین باتیں بیان کیں: (۱) میں تمہاری طرف اللہ کا پیغمبر ہوں۔ (۲) میں توریت کو خدا کی کتاب مانتا ہوں۔ (۳) میں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا، جس کا صفاتی نام احمد ہے۔پس حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے خبر دی تھی نہ کہ صرف عیسائیوں کے لئے۔

۳..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ وہی نبی ہے، جس کا انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے اور جس کا صاف اور صریح نام محمد رسول اللہ انجیل برنباس میں موجود ہے۔'' (سرمۂ چشم آریہ ص۲۴۳ حاشیہ، خزائن ج۲ ص۲۹۳)

واضح ہو کہ فارقلیط کے آنے کی خبر انجیل متی میں نہیں ہے، بلکہ انجیل یوحنا باب:۱۴، ۱۵، ۱۶ میں ہے اور فارقلیط آنحضرت ﷺ کا صفاتی نام ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اسم ذاتی یا علم، محمد ﷺ ہے۔

قادیانی: ''جاننا چاہئے کہ اسم اور نام سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی پر بولا جائے اور وہاں پر اس لفظ کے معنی مدنظر نہ ہوں اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''مبشرا بکلمة منه اسمه المسیح عیسی ابن مریم'' اس آیت میں لفظ اسم علم یعنی عیسیٰ لقب یعنی مسیح اور کنیت یعنی ابن مریم پر بولا گیا ہے۔ اس طرح اسم کا لفظ تخلص اور ان تمام الفاظ کو کہا جاتا ہے جہاں کوئی مسمی معانی سے قطع نظر کرتے ہوئے مراد لیا جائے۔ اسم اور نام کی اس تعریف کے بعد ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا حضرت رسول کریم ﷺ کا نام دعویٰ سے قبل احمد تھا یا نہیں۔ کیونکہ دعویٰ کے بعد کا نام عیسائیوں پر حجت نہیں ہوسکتا۔ لیکن باوجود پوری تحقیق وتفتیش کے آنحضرت ﷺ کا نام، کنیت، علم، لقب کسی طرح بھی احمد ثابت نہیں ہوتا۔ پس جب لفظ احمد نہ آپ کا علم ہے اور نہ ہی کنیت اور لقب تو کس طرح اسمہ احمد کی بشارت کا مصداق آنحضرت ﷺ کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں آپ کے احمد ہونے سے انکار ہے بلکہ انکار اس امر کا ہے کہ ایسے طریق پر آپ کا نام احمد نہیں جس سے عیسائیوں پر حجت پوری ہوسکے۔ پس جب آنحضرت ﷺ کا نام احمد ثابت نہیں ہے تو لازماً اس پیش گوئی کو آپ کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔'' (فاروق قادیان، مورخہ ۲۱/ مئی ۱۹۳۳ء)

مسلمان: ''اذ قالت الملائکة یٰمریم ان اللہ یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح عیسی ابن مریم (آل عمران:۴۵)'' ﴿جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم علیہا السلام تحقیق اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔﴾

اس آیت میں لفظ اسم آیا ہے۔ حالانکہ حضرت روح اللہ کا اسم علم عیسیٰ ہے۔ اسم صفاتی مسیح ہے اور کنیت ابن مریم۔

اسم اور نام کی اس تعریف اور قادیانی تحریف کے بعد ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کا نام براہین احمدیہ نامی کتاب لکھنے سے قبل احمد تھا یا نہیں۔ کیونکہ دعویٰ کے بعد کا قول ان کے مخالفوں پر حجت نہیں ہوسکتا۔ لیکن باوجود پوری تحقیق وتفتیش کے مرزا قادیانی کا نام، کنیت، علم، لقب کسی طرح بھی احمد ثابت نہیں ہوتا۔ پس جب لفظ احمد نہ مرزا غلام احمد کا علم ہے اور نہ ہی کنیت اور لقب تو کس طرح اسمہ احمد کی بشارت کا مصداق مرزا کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ پس جب مرزا قادیانی کا نام احمد ثابت نہیں ہے تو لازماً اس پیش گوئی کو مرزا قادیانی کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔

قادیانی: ''اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا لفظ احمد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام ہے یا نہیں تو ظاہر ہے کہ آپ کا علم غلام احمد اور آپ کے والد کا نام غلام مرتضیٰ، بھائی کا نام غلام قادر اور چچاؤں یا چچازاد بھائیوں کے نام غلام محی الدین اور غلام جیلانی وغیرہ ہیں۔ ان تمام افراد کے ناموں میں مشترک لفظ غلام ہے۔ پس ہم احمد کو آپ کا علم نہیں قرار دیتے بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ احمد حضرت مسیح موعود کا اسم ہے۔'' (ایضاً)

مسلمان: اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہئے کہ آیا لفظ احمد آنحضرت ﷺ کا نام ہے یا نہیں تو ظاہر ہے کہ آپ کا نام جو پیدائش کے وقت رکھا گیا تھا وہ محمد ہے۔ پس ہم احمد کو آپ ﷺ کا علم نہیں قرار دیتے بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ احمد آنحضرت ﷺ کا صفاتی اسم ہے۔

قادیانی: ''مزید برآں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے کا واضح اور روشن ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد ماجد نے دو نئے گاؤں بسائے اور دونوں کا نام اپنے بیٹوں کے نام پر رکھا، جن میں سے ایک کا نام احمد آباد اور دوسرے کا نام قادر آباد رکھا جانا، اس بات کا بین ثبوت ہے کہ لفظ احمد سے مرزا قادیانی ہی مراد ہیں۔'' (ایضاً)

مسلمان: گاؤں کا نام رکھنے میں اختصار منظور ہوتا ہے۔ دیکھ لیجئے دوسرے گاؤں کا نام قادر آباد رکھا گیا تو کیا اس سے یہ لازم آسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بھائی کا اصل نام قادر تھا؟ مرزا قادیانی کے بھائی کا نام غلام قادر تھا۔

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۷۶، ۷۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

قادیانی: اس کے بعد ایک اور مثال بھی قابل غور ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے صاحبزادوں کے نام سلطان احمد، محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد رکھے۔ اب ان تمام ناموں میں جو لفظ مشترک ہے وہ احمد ہے۔ ان تمام ناموں میں لفظ احمد کا مشترک ہونا بھی حضرت موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر نام احمد نہ ہوتا تو آپ کے صاحبزادوں کے ناموں میں لفظ مشترک احمد نہ بنایا جاتا۔'' (ایضاً)

مسلمان: شہر امرتسر میں اخبار اہل حدیث کے ایڈیٹر جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام عطاء اللہ ہے۔ عطاء اللہ صاحب کے بیٹوں کے نام ہیں: رضاء اللہ، ذکاء اللہ، بہاء اللہ، ضیاء اللہ، میرا نام ہے: حبیب اللہ اور میرے خسر کا نام تھا: عبداللہ۔ ان کے بیٹوں کے نام عبیداللہ اور عنایت اللہ (عنایت اللہ فوت ہو چکا ہے) اب ان تمام ناموں میں جو لفظ مشترک ہے وہ اللہ ہے۔

قادیانی: ''اس کے علاوہ قرآن میں جہاں اس بشارت اور پیش گوئی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہاں کا سیاق اور سباق خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے احمد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔'' (ایضاً)

مسلمان: قرآن مجید میں جہاں اس بشارت اور پیش گوئی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے، وہاں کا سیاق اور سباق خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے احمد ہونے پر دلالت کرتا ہے اور حق بات یہ ہے کہ اس بشارت کے اصل اور حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔ حضور پرنور ﷺ نے خود فرمایا: ''وانا بشارة عیسٰی''

(مسند احمد ج۵ ص۲۶۲، مشکوٰۃ شریف ص۵۱۳)

چنانچہ (اخبار فاروق قادیان ص۵، مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۱۵ء) پر ہے: ''مسیح کی بشارت میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ اب تک تمہارا ساتھ رہے یعنی (روح حق، یوحنا باب:۱۴ آیت:۱۵، ۱۷) قرآن مجید اس کی تصدیق فرماتا ہے: ''مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد''

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی خبر دی تھی؟

آج مورخہ ۳ر جون ہفتہ کے روز دفتر نہر امرتسر میں تعطیل تھی۔ بادشاہ جارج پنجم

حکمران دولت برطانیہ کی پیدائش کے دن کے سبب دفتر بند تھا اور میں گھر پر ایک مضمون لکھ رہا تھا۔ (قادیانی اخبار الفضل ص۶، مورخہ ۱۶/ستمبر ۱۹۳۰ء) پر ایک عنوان ''احمد کی بعثت'' میری نظر سے گزرا۔ اس کو درج کر کے ساتھ ہی جواب بھی لکھا جاتا ہے۔ مرزائی مولوی نے لکھا ہے:

''قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے اور بائبل کے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اپنے مثیل کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ نبی مبعوث ہوگا۔ لوگوں کو سخت انتظار رہا حتیٰ کہ یہود نے مسیح ناصری سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ کیا تو وہ نبی ہے، مگر آپ نے اس کا انکار کیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رسول کریم ﷺ کے ظہور کی خبر لوگوں کو مدت سے سنادی تھی۔ آپ کے تیرہ سو برس بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے آپ نے فرمایا: **''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد''** اے لوگو! میں تمہیں احمد رسول کی خوشخبری سناتا ہوں۔ نہ قرآن میں، نہ حدیث میں، نہ تاریخ میں۔ غرض کسی جگہ بھی رسول کریم ﷺ کا ذاتی نام احمد نہیں آتا۔ البتہ صفاتی نام احمد ضرور تھا۔ مگر وہ ایسا ہی تھا، جیسے عاقب وغیرہ صفاتی نام آپ کو عطا کئے گئے تھے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد رسولوں کی خوشخبری دی۔ اگر احمد سے مراد رسول کریم ﷺ ہوتے تو کس طرح ہوسکتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس خبر کو خوشخبری کے طور پر سناتے۔ کیا کہنے والے نہیں کہہ سکتے کہ یہ کون سی خوشخبری ہے یہ تو ہمیں پہلے ہی معلوم ہے۔ دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ ہمارے پاس ایک شخص آئے اور وہ ہمیں کوئی خوشخبری سنائے۔ لیکن اس کے بعد دوسرا آئے اور کہے تو یہ کہ میں تمہیں ایک عظیم الشان خوشخبری سناتا ہوں، مگر سنائے وہی بات جو پہلا سنا چکا ہے۔ پس اگر احمد رسول سے مراد صرف رسول کریم ﷺ ہیں تو یہ خبر بہت پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام دے چکے تھے۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کونسی بشارت دی۔ حق یہی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی بشارت دی۔ پس اس لئے سنت اللہ کے مطابق بشارت الٰہیہ کے عین موافق مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہوئے آپ کا اسم مبارک بھی احمد تھا۔'' (الفضل قادیان ص۶، مورخہ ۱۶/ستمبر ۱۹۳۰ء)

جواب:

۱..... تورات کے پانچویں حصے میں صاف اور صریح الفاظ میں آیا ہے کہ: ''اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں

میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔'' (کتاب استثنا باب:۱۸ آیت:۱۷،۱۸)

(آیت:۱۵) میں الفاظ ہیں: ''میری مانند ایک نبی۔''

اور (آیت:۱۸) میں الفاظ ہیں: ''تجھ سا ایک نبی۔'' پارہ:۲۹ سورۂ مزمل کی آیت:

''انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا''

میں بھی لفظ ''کما'' آیا ہے۔ توریت کے اس مقام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ابن عمران دوبارہ آئے گا۔ قرآن مجید میں بھی کسی آیت میں حضور پرنور کو موسیٰ علیہ السلام ابن عمران نہیں کہا بلکہ لفظ ''کما'' فرما کر آپ کو موسیٰ علیہ السلام کی مانند ایک نبی قرار دیا گیا ہے۔

۲..... ''اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے کیا تو ایلیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کہا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں۔'' (انجیل یوحنا باب:اوّل آیت:۱۹ تا ۲۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نبی اللہ سے یہود نے سوال کیا تھا کہ کیا تو وہ نبی ہے۔ حضرت مسیح ناصری سے یہود نے یہ سوال نہیں کیا تھا جس طرح کہ مرزائی مولوی نے لکھا ہے۔

۳..... ''اور پھر وہ کتاب کسی ناخواندہ کو دیں اور کہیں اس کو پڑھ اور وہ کہے میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔'' (صحیفۂ یسعیاہ نبی باب:۲۹ آیت:۱۲)

قرآن مجید کی سورۃ الاعراف پارہ:۹ میں آنحضرت ﷺ کو رسول نبی امیّ (یعنی ان پڑھ) کہا گیا ہے۔ سورۃ بقرہ کے رکوع اوّل میں قرآن مجید کو کتاب کہا گیا ہے۔ تیسویں پارہ میں ہے: ''اقراء باسم ربک الذی خلق'' (مشکوٰۃ شریف باب المبعث وبدء الوحی فصل اوّل ص۵۲۱) میں ہے کہ غار حرا میں حضرت علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا: ''فقال اقرا فقال ماانا بقاری'' پس کہا پڑھ آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھ نہیں سکتا۔''

ان دلائل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ (صحیفہ یسعیاہ نبی باب:۲۹ آیت:۱۲) میں جس ایک ان پڑھ کی خبر دی گئی ہے، وہ حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔

۴..... (انجیل یوحنا باب:۱۴، ۱۵، ۱۶) میں تسلی دینے والے اور روح اللہ (یعنی فارقلیط) کے آنے کی بشارت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے دی ہے اور مرزا غلام احمد نے تسلیم کیا ہے کہ فارقلیط کے آنے کی پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے حق میں ہے۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۱۸۶، خزائن ج ۲ ص ۲۹۳)

۵..... حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا: ''اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی۔ جب کہ محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔'' (انجیل برنباس (جس کا ذکر خیر مرزا قادیانی نے سرمہ چشم آریہ، تریاق القلوب، کشف الغطا، مسیح ہندوستان میں اور چشمہ مسیحی میں کیا ہے) کی فصل ۲۲۰ ص ۳۶۷، مطبوعہ ۱۹۱۶ء)

''حضرت مسیح نے فرمایا رسول اللہ کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی۔''

(انجیل برنباس ص ۱۴۵، سٹیم پریس لاہور طباعت ۱۹۱۶ء)

۶..... ''واذ قال عیسٰی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینت قالوا ھذا سحر مبین (صف:۶)''

ان آیات سے کسی طور پر (نہ لفظاً نہ اشارتاً) یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے مثیل ہونے کی بشارت دی تھی۔ کسی صحیح حدیث نبوی میں یا قول صحابی میں بھی کسی مثیل عیسیٰ کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔ مرزا قادیانی مثیل مسیح بھی نہ تھے اور مرزا قادیانی کو مسیح سے مشابہت تامہ نہیں ہے۔

۷..... حضرت کلیم اللہ نے میری مانند ایک نبی کہا تھا۔ حضرت یسعیاہ نبی علیہ السلام نے ایک ان پڑھ کے آنے کی خبر دی۔ حضرت روح اللہ نے فارقلیط، محمد رسول اللہ اور احمد رسول کے الفاظ فرما کر آپ ﷺ کے آنے کی بشارت دی تھی۔

مرزا قادیانی نہ نبی تھا نہ رسول

نقلی دلیل: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''وما کان لنبی ان یغل (آل عمران: ۱۶۱)'' ﴿اور نہیں لائق کسی نبی کو یہ کہ خیانت کرے۔﴾

دعویٰ مرزا قادیانی

۱..... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(اخبار بدر قادیان، مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، مرزا محمود احمد کی کتاب حقیقت النبوۃ حصہ اوّل ص ۲۱۳)

۲..... ''نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷)

۳..... ''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔''

(نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۷)

۴..... ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۵..... ''ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۶)

۶..... ''پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۶۱)

۷..... ''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔''

(بحوالہ آخری خط مرزا قادیانی مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء، کتاب حقیقت النبوۃ ص ۲۱۲)

نوٹ: مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت تھے۔ قرآن مجید میں ہے کہ خدا کا نبی امانت دار ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص نبوت و رسالت کا مدعی ہو اور پھر امانت سے کام نہ لے تو وہ اپنے دعاوی میں سچا نہیں ہے۔

حدیث رسول ربانی

''وفی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ ذکرہ صاحب کنز العمال بلفظ سمعت رسول اللہ یقول ینزل اخی عیسٰی ابن مریم من السماء علی جبل افیق اماما هادیا وحکما وعادلا علیه برنس له مربوع الخلق أصلت سبط الشعر بیده حربة یقتل الدجال تضع الحرب اوزارها''

(کتاب حجج الکرامہ ص ۴۲۳، مطبوعہ ۱۲۹۰ھ مطبع شاہجہانی بھوپال)

نوٹ: یہ حدیث (بحوالہ ابن عساکر واسحٰق بن بشیر کتاب کنزالعمال ج۱۴ ص۶۱۹ حدیث:۳۹۷۲۶ اور کتاب منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند احمد ج۶ ص۵۶) پر بھی ہے:

اقوال مرزا قادیانی

''وکذلک اختلف فی موضع نزوله وفی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ینزل اخی عیسٰی ابن مریم علی جبل افیق اماما هادیا حکما عادلا بیده حربة لقتل الدجال وتضع للحرب اوزارها''

(کتاب حمامۃ البشریٰ ص۸۸، خزائن ج۷ ص۳۱۲، مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع منشی غلام قادر سیالکوٹی)

''فلا شک ان حربة قتل الدجال حربة روحانیة منزلة من السماء کمایدل علیه حدیث روی عن ابن عباس ؓ قال قال رسول الله ﷺ ینزل اخی عیسٰی بن مریم علی جبل افیق اماما حادیا حکما عادلا بیده حربة یقتل به الدجال'' (حمامۃ البشریٰ ص۸۹، خزائن ج۷ ص۳۱۴)

نوٹ: مرزا قادیانی نے اس جگہ امانت سے کام نہیں لیا ہے۔ حدیث نبوی کو نقل کرتے ہوئے ''من السماء'' اور الفاظ ''علیه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر'' نہیں لکھے ہیں۔ پس امانت سے کام نہ لینے والا شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا ہے۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی

مکتوبات امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ؒ (دفتر دوم مطبع ایجوکیشنل سعید ایچ ایم کمپنی کراچی، مکتوب:۵۱ ص۱۴۲) پر ہے: ''الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اعلم ایها الاخ الصدیق ان کلامه سبحانه مع البشر قد یکون شفاها وذلک لافراد من الانبیاء علیهم الصلواة والتسلیمات وقد یکون ذلک لبعض الکمل من متابعیهم بالتبعیة والوراثة ایضاً واذا کثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم سمی محدثا کما کان امیر المومنین عمر ؓ'' ﴿بداں اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانہ وتعالیٰ با بشر گاہے روبارو بود وایں نوع از کلام مرآ جا انبیاء راست علیہم الصلواۃ والتسلیمات وگاہے ایں نعمت عظمی بعضے راز کمل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت ووراثت میسر ے گردد وایں قسم از کلام

بایکے از یشاں ہرگاہ بکثرت واقع گردد آنکس محدث (بفتح دال وتشدیدان) نامیدہ مے شود چنانچہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ محدث این امۃ بودہ۔

الفاظ مرزا قادیانی

''اصل میں ان کی اور ہماری تو نزاع لفظی ہے۔ مکالمہ مخاطبہ کا تو یہ لوگ خود بھی اقرار کرتے ہیں۔ مجدد صاحب بھی اس کے قائل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ جن اولیاء اللہ کو کثرت سے خدا کا مکالمہ مخاطبہ ہوتا ہے وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں۔''

(اخبار الحکم قادیان ج ۱۲ نمبر ۴۱ ص ۱۲، مورخہ ۱۴/ جولائی ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۲۱)

نوٹ: مکتوبات شریف میں الفاظ ''وہ محدث اور نبی کہلاتے ہیں'' نہیں ہیں۔ صرف یہ الفاظ ہیں: ''واذا کثر ھذا القسم من الکلام مع واحد منھم سمی محدثا'' مرزا قادیانی نے الفاظ ''اور نبی'' اپنے پاس سے زیادہ کئے ہیں۔

عقلی دلیل

خدا کے نبی اور رسول کا دماغ اعلیٰ ہوتا ہے۔ ان کا حافظہ صحیح ہوتا ہے۔ خدا کے نبی اور رسول دماغی امراض مثلاً جنون، مالیخولیا، مرگی، سوداء، مراق اور ہسٹریا (یعنی باؤ گولہ) سے پاک ہوتے ہیں۔ کسی نبی ورسول نے خود کبھی یہ اقرار نہیں کیا کہ مجھے مراق ہے۔ قرآن مجید میں یہ لکھا ہے کہ دشمنوں نے نبی ورسول کو مجنون وساحر وغیرہ کہا لیکن قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ کسی نبی یا رسول نے خود اقرار کیا ہو کہ مجھے جنون ہے یا مراق ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مرزائی لٹریچر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا کہ مجھے مراق ہے۔ دشمنوں کا طعن کرنا اور چیز ہے اور ایک مدعی نبوت ورسالت کا خود اقرار کرنا اور چیز ہے۔

مراق اور مرزا قادیانی

۱..... ''فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔'' (رسالہ تشحیذ الاذہان ص ۵، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء،

اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر ۲۳ ص ۵، مورخہ ۷/ جون ۱۹۰۵ء، ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵)

۲..... ''میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا۔ اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔'' (کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸، (جس میں منظور الٰہی نے مرزا قادیانی کے اقوال اکٹھے کئے ہیں) مطبوعہ ۱۳۴۲ھ مفید عام پریس لاہور)

۳..... ''حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔'' (رسالہ ریویوص ۶، بابت اگست ۱۹۲۶ء)

۴..... ''واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج، دل اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔'' (رسالہ ریویوص ۲۶، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

نوٹ: واضح ہو کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر میاں محمود احمد (مرزا قادیانی کے بیٹے) تھے اور اخبار بدر قادیان کے مدیر مفتی محمد صادق مرزائی تھے۔ کتاب منظور الٰہی کے مرتب کرنے والے محمد منظور الٰہی لاہوری مرزائی ہیں۔ (رسالہ ریویوج ۲۵ نمبر ۸ اور ج ۲۶ نمبر ۵ میں) مضامین لکھنے والے ڈاکٹر محمد شاہ نواز خان قادیانی مرزائی ہیں۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ مغرب کے پادریوں نے آنحضرت ﷺ کو مجنون کہا ہے۔ (ریویوج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۲) تو جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود ایسا ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے۔ مغرب کے پادری یا دوسرے مسیحی لوگ تو آنحضرت ﷺ کے دشمن اور سخت مخالف ہیں۔ مگر جن لوگوں کے نام میں نے لکھے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کے مرید ہیں اور مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا ہے کہ مجھے مراق ہے۔

نبی اور مراقی میں فرق

۱..... ''اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔'' (رسالہ ریویوص ۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۲..... ’’نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔‘‘

(رسالہ ریویوص۳۰، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

مرزا کی بیوی کو مراق

’’میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے (مرزا کے) ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔‘‘

(اخبار الحکم قادیان ج۵ نمبر۲۹ ص۱۴، مورخہ ۱۰/اگست ۱۹۰۱ء)

مرزا کے بیٹے کو مراق

’’حضرت (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔‘‘

(رسالہ ریویوص۱۹، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

مرض ہسٹیر یا اور مرزا

مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے قادیانی مرزائی نے لکھا ہے کہ: ’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیر یا کا دورہ بشیر اوّل (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہوگیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی مگر یہ دورۂ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا پرانا مخلص خادم تھا۔ اب مرگیا ہے) نے دروزہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر

زمین پر گر گیا اور غشی کی حالت ہوگئی۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۵)

اس کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی پڑھ لیجئے: ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیتی ہے۔'' (رسالہ ریویوص ۶، ۷، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

نتیجہ خود ہی نکال لیں۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ مرض ہسٹیریا (یعنی باؤ گولہ) تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے تو جواب یہ ہے کہ کتاب مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۹ پر لکھا ہے کہ اس مرض میں شاذ و نادر طور پر مرد بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ مرض مراق، ہسٹیریا، مرگی، مالیخولیا، نبوت و رسالت کے کیوں منافی ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ: ''ان امراض میں مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا۔'' (رسالہ ریویوص ۹، بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء، ریویو ج ۲۵ نمبر ۶، ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰) اور نبی کو جذبات پر پورا پورا قابو ہوتا ہے۔ (رسالہ ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰) اگر کوئی سوال کرے کہ کیا مراق مرض مالیخولیا کی ایک نوع ہے؟ تو جواب یہ ہے: ''مراق ایک قسم کا مالیخولیا ہے۔'' (کتاب مخزن حکمت ج ۲ ص ۱۰۰۴، کتاب اصل بیاض نورالدین ج ۲ ص ۲۱۱)

واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں تھیں: (۱) مراق۔ (۲) ہسٹیریا۔ (۳) سردرد۔ (۴) دوران سر۔ (۵) کثرت پیشاب۔ (۶) ذیابیطس۔ (۷) اسہال۔ (۸) تشنج دل۔ (۹) کمی خواب۔ (۱۰) کمزور حافظہ۔ (۱۱) بدہضمی۔ (۱۲) دائم المریض۔

نتیجہ: اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی بشارت یعنی آیت مقدسہ: ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' کے اصل اور حقیقی مصداق خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، سید المرسلین، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ ہی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس بشارت کے ہرگز مصداق نہیں ہیں اور جو شخص حضور پرنور ﷺ کے سوا کسی اور شخص کو اس بشارت کا مصداق مانے وہ شخص حق سے دور ہے اور گمراہ ہے۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی رو سے جو دلائل پیش کئے گئے ہیں ان کو یاد کرلیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ جماعت مرزائیہ کو ہدایت نصیب ہو اور وہ باطل کو چھوڑ کر حق کو قبول کریں۔ خادم دین: عاجز حبیب اللہ

مرزا قادیانی نبی نہ

(ایک مناظرہ)

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النّبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی تھی اور وفات ۲۶ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہوئی تھی۔ مرزا غلام احمد نے محدث، ملہم، مامور من اللہ، مجدد، رجل فارسی، مسیح موعود، امام مہدی، نبی، رسول، کرشن، اوتار وغیرہ کے تیس سے زائد دعاوی کئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں نے بابیوں، بہائیوں کی طرح قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث نبویہ کی باطل تاویلیں اور غلط معنی کر کے خدا کے بندوں کو بڑا دھوکہ دیا ہے۔ مجھے خدا تعالیٰ نے خاص دماغ اور خاص حافظہ عطا فرمایا اور اس باطل فرقے کی تردید کی توفیق عطا کی: ''**ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم**'' اس کتاب میں مرزائیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت ورسالت کی تردید نقلی اور عقلی دلائل سے کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا اس کتاب کو مرزائیوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

عاجز: حبیب اللہ کلرک محکمہ انہار امرتسر

مرزا قادیانی نبی نہ

گرمی کا موسم ہے اور گرمی شدت کی ہے۔ ابھی بارش کا آغاز نہیں ہوا ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ میں دروازہ مہاں سنگھ واقع ہے۔ دروازہ کے اندر داخل ہونے کے بعد ایک وسیع جگہ ہے۔ اس جگہ پہلے ایک بڑا کنواں ہوتا تھا اور یہ کنواں ۱۹۰۸ء میں بند کیا گیا تھا۔ اس کو ''چوڑا چاہ'' کے نام سے پکارتے تھے۔ اس جگہ سے ایک بازار سیدھا کوتوالی کی طرف جاتا ہے اور دوسرا بازار بائیں طرف کوچہ غزنویہ کی طرف جاتا ہے۔ اس راستے کو یہاں کے رہنے والے لوگ ''کچی سڑک'' کے نام سے پکارتے ہیں۔ دوپہر کے وقت ایک جوان آدمی اس کچی سڑک پر جا رہا ہے۔ اس کے دائیں ہاتھ میں لاٹھی ہے، سر پر ٹوپی ہے،

آنکھوں پر عینک لگائے ہوئے ہے، چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پنجاب کا باشندہ نہیں بلکہ اس کا وطن یوپی ہے۔ یہ جوان ایک مکان کے دروازے پر جا کر بلند آواز سے کہتا ہے: بابو صاحب! بابو صاحب!

دروازہ کھلتا ہے اور ایک بتیس سالہ جوان باہر آتا ہے۔ اس کا چہرہ گورے رنگ کا ہے، قد لمبا ہے، سر پر سفید پگڑی ہے، پاؤں میں سلیپر، سیاہ داڑھی ہے، اس کو دیکھ کر نو وارد آدمی بلند آواز سے کہتا ہے: بابو صاحب! السلام علیکم!

اس کے جواب میں دوسرے جوان نے کہا: وعلیکم السلام! گھر کے دروازے کے سامنے ایک چارپائی پر دونوں جوان بیٹھ گئے اور آپس میں کچھ مذہبی باتیں کرنے لگے۔ ان میں سے نو وارد آدمی مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں میں سے ہے اور دوسرا جوان اہل سنت والجماعت حنفی المذہب ہے۔ ان کی گفتگو میں متانت اور نرمی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید کو ''قادیانی'' اور اس کے مخالف کو ''مسلمان'' کے نام سے لکھا جاتا ہے اور جو گفتگو ان دونوں کے درمیان ہوئی اس کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

مسلمان: حافظ صاحب آپ اور آپ کی جماعت اپنے مخالفوں کو کیا سمجھتی ہے؟

قادیانی: حضرت خلیفہ (نام نہاد) دوم مرزا محمود نے کہا ہے کہ: ''ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں کیونکہ وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

(انوار خلافت ص ۹۰)

مسلمان: میں تو مرزا قادیانی کو نہ نبی مانتا ہوں نہ رسول۔ کسی دعویٰ میں ان کو سچا نہیں مانتا۔

قادیانی: آپ نے اب تک مرزا قادیانی کو خدا کا نبی اور رسول نہ مانا کیا آپ کے پاس اس انکار پر کوئی دلیل ہے؟

مسلمان: میرے پاس خدا کے فضل وکرم سے بہت دلائل ہیں۔ مگر اس وقت میں ایک نئی اور عجیب وغریب دلیل پیش کرتا ہوں۔

قادیانی: وہ نئی دلیل کیا ہے؟ بیان تو کیجئے۔ میں بھی سنوں۔

مسلمان: فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ: ''مجھے مراق کی بیماری ہے۔'' مراقی آدمی خدا کا نبی ورسول وملہم نہیں ہوسکتا۔

قادیانی: احمد یہ لٹریچر میں ایسا کہیں نہیں لکھا ہے۔ اگر سچے ہو تو حوالہ پیش کرو۔

مسلمان: میرے پاس بہت حوالے ہیں ذرا غور سے سنئے:

۱..... مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا: ''دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔'' (رسالہ تشحیذ الاذہان ج اوّل نمبر۲ ص۵، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، اخبار بدر قادیان ج ۲ نمبر۲۳ کالم۲ ص۵، مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵)

۲..... مرزا قادیانی نے کہا: ''میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔'' (اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر۴۰ کالم۱ ص۶، مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۱ء، کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸، مرتبہ وشائع کردہ محمد منظور الٰہی مرزائی، ملفوظات ج ۲ ص ۳۷۶)

۳..... ''حضرت اقدس (مرزا) نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۴ نمبر۴ ص ۴۵، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء)

۴..... ''حضرت (مرزا قادیانی) نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۵..... ''واضح ہو کہ حضرت (مرزا قادیانی) کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔'' (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۶ نمبر۵ ص ۲۶، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

قادیانی: ممکن ہے کہ مرض مراق سے مراد دوران سر کی بیماری ہو۔

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو مراق بھی تھا اور دوران سر کی بیماری بھی تھی۔ بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں تھیں:

۱..... ''مراق۔''

۲..... ''دوران سر۔''

۳..... ''سر درد۔''

۴..... ''کثرت پیشاب (یعنی ذیابیطس) سوسو بار پیشاب آتا تھا۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر۳، ۴ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۷۱)

۵..... ''اسہال۔'' (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج۲۵ نمبر۸ص۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۶..... ''تشنج دل۔'' (اربعین نمبر۴ضمیمہ ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۷۱)

۷..... ''کمی خواب۔''

۸..... ''حافظہ اچھا نہیں تھا۔'' (نسیم دعوت ص۱۷ حاشیہ، خزائن ج۱۹ص۴۳۹)

۹..... ''مرض ضعف دماغ کے دورے پڑتے تھے۔''

(فتح اسلام ص۲۷ حاشیہ، خزائن ج۳ص۱۷)

۱۰..... ''ہاضمہ اچھا نہیں تھا۔'' (ریویو ج۲۵ نمبر۸ص۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۱۱..... ''مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑتا تھا۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۱۳ نمبر۱۹)

۱۲..... ''مرزا صاحب دائم المریض آدمی تھے۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۷۰)

حافظ صاحب! بتلایئے کہ خدا کے کسی نبی ورسول نے کبھی خود اقرار کیا کہ مجھے مراق ہے۔ قرآن وحدیث سے جواب دیجئے۔

قادیانی: قرآن مجید کی سورۃ یٰسین آیت نمبر۳۰ میں ہے: ''**یٰحسرۃ علی العباد مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن**'' بندوں پر افسوس کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے ساتھ اس کے استہزاء کرتے۔

سورۃ المومنون آیت نمبر۷۰ میں ہے: ''**ام یقولون بہ جنۃ**'' یعنی مخالف کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے۔

قرآن مجید میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ سے پہلے نبیوں کو لوگوں نے ساحر، مسحور اور مجنون کہا۔

مسلمان: حافظ صاحب! یہ تو بتلایئے کہ قرآن مجید میں یہ بھی کہیں آیا ہے کہ خدا کے کسی نبی ورسول نے کبھی خود اقرار کیا ہو کہ (معاذ اللہ) مجھ میں جنون ہے یا یہ کہ مجھے مراق

کی بیماری ہے۔

قادیانی: قرآن مجید میں صرف اتنا آیا ہے کہ مخالفوں یعنی کافروں اور مشرکوں نے ایسا کہا۔ مگر یہ تو کسی آیت میں نہیں ہے کہ خدا کے کسی نبی ورسول نے خود ایسا ہونے کا اقرار کیا ہو۔

مسلمان: شاباش حافظ صاحب! پس یہ بات خوب یاد رکھئے کہ دشمنوں کا کہنا اور بات ہے اور کسی مدعی نبوت ورسالت کا خود تسلیم کرنا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے اور بات ہے۔ اب آپ سمجھے کہ میں نے کیا عرض کیا ہے؟

قادیانی: طب کی رو سے مراق کی تشریح کیجئے۔

مسلمان: ''یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطین سے جدا کرتا ہے اور معدہ کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے۔ مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

قادیانی: کیا مراقی آدمی نبی نہیں ہوسکتا؟ اگر نہیں ہوسکتا تو بتلایئے نبی اور مراقی میں کیا فرق ہے؟

مسلمان: حافظ صاحب بات یہ ہے کہ خدا کے نبی ورسول کو جنون، مرگی، مالیخولیا، مراق اور ہسٹیر یا جیسی دماغی مرض نہیں ہوسکتی۔ خدا کا نبی اور رسول ان مرضوں سے پاک ہوتا ہے۔ جس مدعی نبوت ورسالت میں ان مرضوں میں سے ایک مرض بھی ہو وہ اپنے دعوؤں میں جھوٹا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ پس مرزا قادیانی نہ نبی ہیں نہ رسول اور نہ ملہم۔

۱..... ''مگر یہ بات یا تو بالکل جھوٹا منصوبہ اور یا کسی مراقی عورت کا وہم تھا۔'' (کتاب البریہ ص ۲۳۸، ۲۳۹ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۴) پر مرزا قادیانی نے یسوع مسیح علیہ السلام کے آسمان پر چلا جانے کی بابت لکھا ہے۔ لہٰذا جب مراقی عورت کی بات قابل اعتبار نہیں تو مراقی آدمی کے دعوؤں کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے؟

۲..... ’’اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیر یا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔‘‘

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

’’نبی میں اجتماع توجہ بالا ارادہ ہوتا ہے جذبات پر قابو ہوتا ہے۔‘‘

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۰، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

قادیانی: میں تو قادیان سے کسی کام کے لئے امرتسر آیا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ بابو حبیب اللہ کلرک دفتر نہر سے ملوں۔ آپ تو میرے پیچھے ایسے پڑے ہیں کہ اب چھوڑتے نہیں۔

مسلمان: حافظ صاحب! اب اور سنئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی کو بھی مراق کی بیماری تھی۔

قادیانی: اگر سچے ہو تو حوالہ بتاؤ۔ کس کتاب یا کس احمدی اخبار میں لکھا ہے۔

مسلمان: مرزا قادیانی نے کہا: ’’میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔‘‘

(قادیانی اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۲۹ ص ۱۴، مورخہ ۱۰ ؍اگست ۱۹۰۱ء پر زیر عنوان ’’حضرت گورداسپور میں‘‘ کالم ۳)

قادیانی: یہ باتیں میں نے آج سنی ہیں۔ اس سے پیشتر ہمارے کسی مخالف نے مراق کی بیماری کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی محمد صاحب لدھیانوی، مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اخبار اہل حدیث وغیرہ نے ہمارے خلاف کتابیں، اخبار اور رسالے لکھے اور شائع کئے۔ مگر جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے یہ کسی نے نہ بیان کیا۔

مسلمان: بات یہ ہے کہ مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر کی مہربانی سے مجھے اخبار بدر قادیان کا فائل بابت ۱۹۰۶ء مطالعہ کے لئے ملا تھا۔ (۷ ؍جون ۱۹۰۶ء کے پرچ ج ۲ نمبر ۲۳ ص ۵ کالم نمبر ۲) میں مراق کی بیماری کا ذکر آیا ہے۔

حافظ صاحب اب اور سنئے آپ کے موجودہ (نام نہاد) خلیفہ قادیان نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

قادیانی: یہ کہاں لکھا ہے۔ حوالہ بتاؤ۔

مسلمان: ''حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔'' (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۱۱، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

قادیانی: ''حضرت صاحب کو کبھی ہسٹیریا کا دورہ نہ ہوا تھا۔''

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۹، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو ہسٹیریا کا دورہ ہوا تھا۔

قادیانی: مرض ہسٹیریا یعنی باؤ گولہ تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔

مسلمان: ''یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔'' (کتاب مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۹، طبع چہارم)

قادیانی: اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کو ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم.اے قادیانی مرزائی نے لکھا ہے کہ: ''مرزا قادیانی کو ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۵ نمبر ۱۹)

قادیانی: کتاب سیرت المہدی کی اس روایت سے صرف اس قدر معلوم ہوا کہ آپ کو ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا لیکن اس کی کیا دلیل ہے کہ مرض ہسٹیریا نبوت و رسالت کے منافی ہے؟

مسلمان:

۱..... ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، ۷، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۲..... ''ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں ہوتا۔''

(رسالہ ریویو ج ۲۸ نمبر ۹ ص ۹، بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء)

۳..... ''ان امراض (یعنی مالیخولیا، ہسٹیریا، مرگی) میں مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا اور تخیل بڑھ جاتا ہے۔'' (رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۵، اگست ۱۹۲۶ء)

قادیانی: اب میں جاتا ہوں اور جو کچھ آپ نے بیان کیا یہ میرے لئے بالکل نئی باتیں ہیں ان پر غور کروں گا۔

نزول مسیح علیہ السلام

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النّبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین.

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھ کو دین اسلام کا خادم بنایا اور مجھے خاص حافظہ وخاص ذہن عطا فرما کر تحریر وتقریر کے ذریعے دین کی خدمت کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبوں میں میری تقریریں اور تحریریں مقبول ہوئیں۔ میری پہلی تصنیف ''عمر مرزا'' کے نام سے ایک رسالہ انجمن اہل سنت والجماعت گوجرانوالہ نے جون ۱۹۲۴ء میں شائع کیا تھا۔ میری دوسری تصنیف رسالہ ''مراق مرزا'' ماہ اپریل ۱۹۲۹ء میں دفتر اہل حدیث امرتسر سے شائع ہوا۔ میری تیسری تصنیف ''مرزائیت کی تردید بطرز جدید'' نامی کتاب ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی اور لوگوں میں مقبول ہوئی۔ میری چوتھی تصنیف ''حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں'' نامی کتاب ماہ فروری ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی ہے اور پانچویں تصنیف ''بشارت احمد'' نامی جولائی ۱۹۳۳ء میں چھپ گئی ہے۔ چھٹی تصنیف رسالہ واقعات نادرہ ''نامی نومبر ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی۔ اب ساتویں ''نزول مسیح علیہ السلام'' کے نام سے ایک کتاب پیش کرتا ہوں۔ اس کتاب میں: ''**وانہ لعلم للساعۃ** (زخرف: ۶۱)'' کی تفسیر کی گئی ہے اور احادیث نبویہ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ ومفسرین رحمہم اللہ کے اقوال سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے نازل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ ناظرین میری کتابوں کو پڑھ کر میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا سچا خادم بنائے۔

حبیب اللہ

پہلا باب

آیت کریمہ ''وانه لعلم للساعة'' کی تفسیر

قرآن مجید کی آیات مقدسہ، احادیث صحیحہ نبویہ اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے دوبارہ نازل ہونے پر کچھ لکھا جاتا ہے: ''وما توفیقی الا باللہ علیه توکلت والیه انیب''

آیات قرآنی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منه یصدون. وقالوا الهتنا خیرام هوماضربوه لک الا جدلابل هم قوم خصمون. ان هوالا عبدانعمنا علیه وجعلناه مثلا لبنی اسرائیل. ولونشاء لجعلنا منکم ملائکة فی الارض یخلفون. وانه لعلم للمساعة فلا تمترن بهاوا تبعون. هذا صراط مستقیم (الزخرف:۵۷تا۶۱)'' ﴿اور جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مثال کے طور پر بیان کیا گیا۔ ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا (حضرت) ابن مریم! تیری قوم کے لوگ اس بات کو تیرے واسطے بیان نہیں کرتے مگر جھگڑنے کو۔ بلکہ وہ لوگ جھگڑالو ہیں۔ نہیں (حضرت) مسیح علیہ السلام مگر ایک بندہ کہ جس پر ہم نے انعام کیا اور ہم نے مسیح علیہ السلام ابن مریم کو قوم بنی اسرائیل کے واسطے نمونہ بنایا اور اگر ہم چاہتے تو البتہ تم میں سے فرشتے کرتے کہ زمین میں جائے نشین ہوتے: ''وانه لعلم للساعة'' اور تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم البتہ قیامت کی نشانی ہے۔ پس قیامت کے ساتھ شک مت کرو اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔﴾

نوٹ: ان آیات مقدسہ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ہی ذکر خیر ہے۔ ضمیرین جو: ''منه، هو، ماضربوه، علیه، وجعلناه'' میں آئی ہیں۔ سب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہی کی طرف پھرتی ہیں۔ پس سیاق وسباق اور قرائن کے لحاظ سے آیت مقدسہ: ''وانه لعلم للساعة'' کا صحیح ترجمہ یوں ہے: ''اور تحقیق حضرت عیسیٰ ابن مریم البتہ

قیامت کی نشانی ہے۔‘‘

اس آیت مطہرہ کی صحیح تفسیر ان شاء اللہ! آگے چل کر لکھی جائے گی۔ پہلے قادیانی تفسیر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

دوسرا باب

اقوال مرزا قادیانی

۱..... مرزا غلام احمد قادیانی نے آیت مقدسہ: ’’وانه لعلم للساعة‘‘ کے متعلق یوں گوہر افشانی کی ہے: ’’حق بات یہ ہے کہ ’’انہ‘‘ کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھرتا ہے اور آیت کے یہ معنی ہیں کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کے لئے نشان ہے۔ کیونکہ اس سے مردہ دل زندہ ہو رہے ہیں۔ قبروں میں گلے سڑے ہوئے باہر نکلتے آتے ہیں اور خشک ہڈیوں میں جان پڑتی جاتی ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۲۴، خزائن ج۳ ص۳۲۲)

۲..... ’’فاعلم انه تعالٰی قال وانه، لعلم للساعة وما قال انه سیکون علما للساعة فالاٰیة تدل علی انه علم للساعة من وجه کان حاصلا له بالفعل لا ان یکون من بعدفی وقت من اوقات والوجه الحاصل هو تولده من غیراب والتفصیل فی ذالک ان فرقة من الیهوداعنی الصدوقین کانوا کافرین بوجود القیامة فاخبر هم الله علٰی لسان بعض انبیائه ان انبامن قومهم یولد من غیراب وهذا یکون اٰیته لهم علٰی وجود القیامة فالٰی هذا اشار فی آیة وانه لعلم للساعة وکذالک فی اٰیة ولنجعله آیة للناس ای للصدوقین‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۹۰، خزائن ج۷ ص۳۱۶)

۳..... ’’سیقول الذین لایتدبرون ان عیسٰی علم للساعة وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ذالک قول سمعوا من الا باء وما تدبروه کالعقلاء مالهم لا یعلمون ان المراد من العلم تولده من غیراب علٰی طریق المعجزة کما تقدم ذکره فی الصحف السابقة‘‘

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص۴۹، خزائن ج۲۲ ص۶۷۲)

۴..... حضرت مسیح کے متعلق جو قرآن شریف میں آیا ہے کہ: ''انہ لعلم للساعۃ'' اس پر فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت رسول کریم ﷺ کے آنے کی خوشخبری دینے والا ایک پیش خیمہ تھا۔ ساعت سے مراد ہے ایک عظیم الشان امر آئندہ آنے والا یعنی مسیح کا ظہور اس بات کا نشان تھا کہ یہ اسرائیلیوں میں آخری نبی ہے اور اب خاتم النبیین اس کے بعد آئے گا۔''

(اخبار الحکم ج۵ نمبر۵ ص۱۱، مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۰۱ء، رسالہ ملفوظات احمد یعنی ڈائری ۱۹۰۱ء ص۷)

۵..... ''پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے: ''انہ لعلم للساعۃ'' جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرانا چاہئے کہ نیم ملاں خطرہ ایمان۔ اے بھلے مانسو! کیا آنحضرت ﷺ علم للساعۃ نہیں ہیں۔ جو فرماتے ہیں کہ بعثت انا والساعۃ کھاتین اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''اقتربت الساعۃ وانشق القمر'' یہ کیسی بدبودار نادانی ہے۔ جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں۔ اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے۔ اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ: ''مثلا لبنی اسرائیل'' یعنی عیسیٰ کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور ان کے لئے وہ ساعت ہوگئی۔ قرآنی محاورہ کی رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں۔ سو خبر دی گئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرت عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہوگی۔ پس وہ نشان ظہور میں آ گیا اور وہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہوگئی اور نیز اس زمانہ میں طاعون بھی ان پر سخت پڑی اور درحقیقت ان کے لئے وہ واقعہ قیامت تھا۔ جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہوگئے۔ ہزارہا طاعون سے مرگئے اور باقی ماندہ بہت ذلت کے ساتھ متفرق ہوگئے۔ قیامت کبریٰ تو تمام لوگوں کے لئے قیامت ہوگئی۔ مگر یہ خارص یہودیوں کے لئے قیامت تھی۔ اس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''انہ لعلم للساعۃ فلاتمترن بھا'' یعنی اے یہودیو! عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ قیامت کیا چیز ہے۔ اس کے مثل تمہیں دی جائے گی یعنی: ''مثلا لبنی اسرائیل'' وہ قیامت تمہارے پر آئے گی۔ اس میں شک نہ کرو۔ صاف ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جو اب تک نہیں آئی۔ اس کی نسبت غیر موزوں تھا کہ خدا کہتا کہ اس

قیامت میں شک نہ کرو اور تم اس کو دیکھو گے۔ اس زمانہ کے یہودی تو سب مر گئے اور آنے والی قیامت انہوں نے نہیں دیکھی۔ کیا خدا نے جھوٹ بولا۔ ہاں! طیطوس رومی والی قیامت دیکھی۔ سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے۔ جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی۔'' (اعجاز احمدی ص۲۰، ۲۱، خزائن ج۱۹ ص۱۲۹، ۱۳۰)

نوٹ: بڑے تعجب کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی (حمامتہ البشریٰ ص۹۰) پر آیت: ''انہ لعلم للساعۃ'' کے لفظ ''ساعۃ'' کے معنی ''قیامت'' کے کرتے ہیں اور (اعجاز احمدی ص۲۱، خزائن ج۱۹ ص۱۲۹) پر لکھتے ہیں: ''یہ کیسی بدبودار نادانی ہے۔ جو اس جگہ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں۔''

مرزا قادیانی نے سچ لکھا ہے اور اپنی نسبت شکایت کی ہے کہ ''حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔'' (ریویو ج۲ نمبر۴ ص۱۵۳ حاشیہ، نسیم دعوت ص۷۱ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۴۳۹)

مرزا قادیانی کے بیان کردہ چاروں معانی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اصل میں بات وہی ہے جو مرزا قادیانی نے اپنی نسبت خود تسلیم کی ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔ (بدر ص۵، مورخہ ۷/جون ۱۹۰۶ء، رسالہ تشحیذ الاذہان ج۱ نمبر۲ ص۵، ملفوظات ج۸ ص۴۴۵) اور اس مرض مراق میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ (ریویو ج۲۵ نمبر۸ ص۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء) حالانکہ نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔ (ریویو ج۲۶ نمبر۵ ص۳۰، مئی ۱۹۲۷ء)

تیسرا باب

سید سرور شاہ مرزائی کی تفسیر بالرائے

الف..... ''انہ لعلم للساعۃ'' اس کے یہ معنی بھی اگر کئے جائیں کہ مسیح علامت ہے قیامت کے لئے تو بھی نزول کہاں سے ثابت ہوگا اور پھر بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مسیح کی بے باپ ولادت دلیل قیامت ہے۔ ہزار ہا سال بعد ہونے والی بات دلیل کس طرح بن سکتی ہے اور ہمارے نزدیک تو اس کے معنی آسان ہیں کہ وہ مثیل مسیح ساعت کا علم ہے۔''

(ضمیمہ اخبار بدر، مورخہ ۶/اپریل ۱۹۱۱ء)

ب..... ''سورۃ زخرف میں جو آتا ہے: ''ولما ضرب ابن مریم مثلا..... الخ!'' میری یہ تحقیق ہے کہ یہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہے۔''

(الفضل قادیان کالم۳ص۲، مورخہ۴/جنوری۱۹۲۳ء)

ج..... ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) بروز مسیح و محمد ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب مسیح بن مریم کو بطور مثال کے پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا مثیل آخری زمانہ میں آئے گا تو مخالف لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو کہا جاتا ہے کہ خدا انسان میں حلول نہیں کرسکتا۔ مگر خود یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح کا بروز آئے گا۔'' (الفضل ص۵، مورخہ۴/جنوری۱۹۲۴ء)

نوٹ: سید سرور شاہ قادیانی نے جو تفسیر آیت: ''وانه لعلم للساعة'' کی یہ کی ہے کہ: ''مسیح کا مثیل آخری زمانہ میں آئے گا۔''

سو یہ مطلب اس آیت کا نہ تو حضرت رسول خدا ﷺ نے بیان فرمایا اور نہ آپ ﷺ کے کسی صحابی نے بلکہ سید سرور شاہ کے پیر و مرشد کو بھی یہ تفسیر نہ سوجھی۔

سید محمد احسن امروہی کی تفسیر بالرائے

''دوستو! یہ آیت (یعنی آیت: ''وانه لعلم للساعة..... عدو مبین'') ۲۵ پارہ سورہ زخرف میں ہے اور باتفاق تمام مفسرین کے حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کے واسطے ہے۔ اس میں کسی مفسر کو اختلاف نہیں۔ البتہ ان کے نزول ثانوی کے شان نزول میں اختلاف ہے..... اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت میں بالضرور مسیح محمدی (مرزا قادیانی) ہی کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ چونکہ اس سورۃ میں مسیح محمدی (مرزا قادیانی) کے دوبارہ آنے کا ذکر باتفاق مفسرین کے ہے۔ اسی لئے اس کے زمانہ کی طرف ایک بڑے اشارہ لطیفہ کے ساتھ نشان دہی بھی کی گئی ہے تاکہ مومن عبرت پکڑنے والے کو سورۃ کے نام سے ہی پتہ لگ جائے کہ مسیح محمدی اس وقت آئے گا کہ اس زخارف دنیوی کی ایسی کثرت اور ترقی اس آخر زمانہ میں ہوگی کہ کبھی پہلے ویسی ترقی نہ ہوئی ہوگی۔

(اخبار الحکم ص۲، مورخہ۲۸/فروری۱۹۰۹ء)

نوٹ: مرزائی کے ''مسیح محمدی'' کے الفاظ سے مرزا غلام احمد قادیانی مراد ہیں۔ جن کو وہ مسیح موعود اور مثیل مسیح مانتے ہیں۔ اوپر کا اقتباس سید محمد احسن مرزائی امروہی کی اس

تقریر کا ہے جو اس نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء کو سالانہ جلسہ پر کی تھی۔

کسی بھوکے سے پوچھا گیا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ ''چار روٹیاں'' یہی حالت ان مرزائی مولویوں کی ہے۔ جو تفسیر بالرائے کی وعید سے نہ ڈرتے ہوئے آیت: ''وانہ لعلم للساعة'' سے مرزا قادیانی کے آنے پر استدلال کرتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہی سید محمد احسن مرزائی امروہی دسمبر ۱۹۰۸ء سے کئی سال پہلے آیت مقدسہ کی تفسیریوں کر چکے ہیں کہ: ''آیت دوم میں تسلیم کیا کہ ضمیر ''انہ'' طرف قرآن مجید یا آنحضرت ﷺ کے راجع نہیں۔ حضرت عیسیٰ ہی کی طرف راجع ہے تو اس کے ظاہری معنی یہی ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مفید ہے۔ علم ''ساعة'' کو، یا حضرت عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا جو دلالت کرتا ہے اللہ کے احیاء موتیٰ پر قیامت میں دلیل و موجب علم ہے بعث و نشر قیامت کے وغیرہ وغیرہ۔'' (اعلام الناس حصہ دوم ص ۵، ۶)

دیکھئے کہ (اعلام الناس نامی کتاب حصہ دوم ص ۵) پر آیت مقدسہ: ''وانہ لعلم للساعة'' سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا یا آپ کا مردوں کو زندہ کرنا لکھا گیا ہے۔

چوتھا باب

قرآن مجید کی تفسیر کے اصول

اس زمانہ میں سرسید احمد خاں، عبداللہ چکڑالوی، مرزا غلام احمد قادیانی، میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ جماعت قادیانی، محمد علی ایم. اے امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ اور مولوی احمد الدین امرتسری نے اہل سنت والجماعت کے عقائد کے خلاف تفسیریں کی ہیں اور ایسے معنی کئے ہیں جو احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے مطابق نہیں ہیں۔ اس لئے (تفسیر ابن کثیر ج اوّل ص ۴ تا ۷، تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان ج اوّل ص ۱۶، ۱۷، ۱۸) سے ذیل میں قرآن مجید کی تفسیر کے اصول لکھے جاتے ہیں۔

۱..... قرآن کریم کی تفسیریوں ہوتی ہے کہ پہلے قرآن کو قرآن ہی سے بیان کرے۔ اس لئے کہ جو بات ایک جگہ قرآن میں مجمل آئی ہے۔ وہ دوسری جگہ تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

۲..... جو تفسیر قرآن مجید کی حضرت رسول خدا ﷺ سے ثابت ہو چکی ہے۔ وہ ہر چیز پر مقدم ہے بلکہ وہی تفسیر ساری امت پر حجت ہے۔ اس کے خلاف ہرگز کہنا یا کرنا نہ چاہئے۔ اس کی پیروی سب پر واجب ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے جو حکم دیا ہے۔ وہ قرآن سے سمجھ کر دیا ہے۔

۳..... سو جب تفسیر قرآن کی قرآن وحدیث سے ہاتھ نہ لگے تو پھر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال سے لینا چاہئے۔ اس لئے کہ انہوں نے احوال وقرائن اس وقت کے دیکھے بھالے ہیں۔ جس وقت نزول قرآن ہوا، وہ حاضر وموجود تھے۔ فہم تام، علم صحیح، عمل صالح، رکھتے تھے۔

۴..... جب تفسیر قرآن شریف کی قرآن پاک یا سنت صحیحہ یا قول صحابی میں نہ ملے تو اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ تابعین کے قول کو لیوے۔

۵..... جب قرآن کریم کی تفسیر کرے تو حتی الامکان اوّل قرآن پاک ہی سے کرے۔ پھر سنت مطہرہ سے، پھر قول صحابی رضی اللہ عنہ سے، پھر اجماع تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے، پھر لغت عرب سے، یہ پانچ مرتبے ہوئے۔ اپنی طرف سے ہرگز کوئی بات نہ کرے۔ اگرچہ اچھی ہی کیوں نہ ہو۔ رائے سے تفسیر کرنے والے کو جہنمی فرمایا ہے۔

۶..... حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جس نے کچھ کہا قرآن میں اپنی رائے سے یعنی عقل وقیاس سے یا جو بات وہ نہیں جانتا تھا تو وہ شخص اپنی جگہ آتش دوزخ میں مقرر کرے۔ اس کو ترمذی نے حسن کہا ہے۔ نسائی اور ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے۔

(ترجمان القرآن ج اوّل ص ۱۸)

مرزا قادیانی کے مقرر کردہ معیار

۱..... ''جاننا چاہئے کہ سب سے اوّل معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں..... ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں۔''

(کتاب برکات الدعا ص ۱۳، ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۶ ص ۱۷ تا ۱۹)

۲..... ’’دوسرا معیار رسول اللہ ﷺ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کریم کے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ ﷺ تھے۔ پس اگر آنحضرت ﷺ سے کوئی تفسیر ثابت ہوجائے تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلاتوقف اور بلادغدغہ قبول کرے۔ نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔‘‘

۳..... ’’تیسرا معیار صحابہ رضی اللہ عنہم کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت ﷺ کے نوروں کے حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی۔ کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔‘‘

۴..... ’’چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔‘‘

۵..... ’’پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اسقدر قائم کردیئے ہیں کہ چنداں لغت عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں۔‘‘

الحمدللہ! کہ مرزا قادیانی کے اپنی کتاب (برکات الدعا ص ۱۳، ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۶ ص ۱۸، ۱۹) پر اہل سنت کے مقرر کردہ معیاروں میں سے چار معیار تسلیم کرلئے ہیں۔ صرف تابعین رحمہم اللہ کی فرمودہ تفسیر کا ذکر نہیں کیا۔ باقی معیار اوّل، دوم، سوم، پنجم کو مانا ہے۔ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ ’’تفسیر بالرائے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ قرآن کی تفسیر کی، اور اپنے خیال میں اچھی کی، تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔‘‘ (برکات الدعاء ص ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۶ ص ۱۸، ۱۹)

پانچواں باب

احادیث نبوی ..... حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول قیامت کی نشانی

۱..... ’’حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم پر حضرت رسول خدا ﷺ نے جھانکا۔ اس حال میں کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کیا باتیں کرتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک تم اس سے پیشتر دس نشانیاں دیکھو گے۔ پس آپ ﷺ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا۔ دجال کا نکلنا، دابۃ الارض کا نکلنا، اور مغرب کی طرف سے سورج

کا نکلنا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، اور تین خسفوں کا ہونا، ایک خسف مشرق میں، ایک خسف مغرب میں، ایک عرب میں اور وہ نشانی کہ سب کے بعد ہوگی، ایک آگ ہوگی۔ جو عدن کے پرلے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو زمین حشر کی طرف ہانکے گی۔'' (مسلم شریف ج۲ص۳۹۳، کتاب الفتن وشرائط الساعۃ، مشکوۃ ص۴۷۲ کتاب الفتن باب علامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال، منتخب کنز العمال برحاشیہ، مسند احمد ج۶ص۲۴، مسند احمد ج۴ص۷، مظاہر حق ج۴ص۳۴۸، کنز العمال ج۱۴ص۲۶۱ حدیث: ۳۸۶۵۰)

۲..... ''عن ابن شهاب ان سعید رحمہ اللہ بن المسیب سمع ابوهريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتٰی لا یقبله احدحتٰی تکون السجدة والواحدة خیر من الدنیاوما فیهاثم یقول ابو هریرة رضی اللہ عنہ واقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الّا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیٰمة یکون علیهم شهیداً'' (صحیح بخاری شریف ج۱ص۴۹۰، صحیح مسلم ج۱ص۸۷، فتح الباری پارہ۱۳ص۲۸۱، عمدۃ القاری ج۷ص۴۵۱، ارشاد الساری ج۵ص۴۱۸، ۴۱۹، مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ السلام ص۴۷۹، مظاہر حق ج۴ص۳۷۶)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ تحقیق تم میں نازل ہوں گے۔ حضرت ابن مریم علیہ السلام اس حال میں کہ وہ حاکم عادل ہوں گے۔ پس صلیب کو توڑ دیں گے اور قتل کریں گے سور کو اور جنگ کو بند کردیں گے۔ (اور مسلم میں ہے کہ جزیہ رکھ دیں گے) اور بہت مال ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ بہتر ہوگا دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس پڑھ لو اگر تم چاہو (یہ آیت کہ) اور نہیں کوئی اہل کتاب میں مگر یہ کہ البتہ ضرور ایمان لاوے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے کے پہلے اور وہ ان پر دن قیامت کے گواہ ہوگا۔''

۳..... ''یحدث ابوهریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجّا اومعتمرا اولیثنیهما''

(صحیح مسلم شریف ج اوّل ص۴۰۸، کتاب الحج باب جواز التمتع فی الحج والقران)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس خدا کی قسم ہے کہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور گزرے گا ابن مریم علیہ السلام روحاء کے راستے سے حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے یا دونوں۔'' (نیز دیکھو کنز العمال ج ۱۱ص ۵۰۳، حدیث: ۳۲۳۵۲، مسند احمد ج دوم ص ۲۷۲)

۴..... ''ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا۔'' (کتاب انتباہ الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص ۴، ۵، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۴، الحاوی ج ۲ ص ۶۳، اروح المعانی تفسیر آیت خاتم النبیین ج ۲۲ ص ۳۳، التصریح ص ۲۴۴، طبع مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان)

نوٹ: اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ آنے والے ابن مریم علیہ السلام سے حدیث میں مسیح ناصری مراد نہیں ہوسکتا بلکہ کوئی اور ہے۔ کیونکہ مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ ابن مریم علیہ السلام سے مراد کوئی اور ابن مریم علیہ السلام ہے۔ جس کو بوجہ مشابہت تامہ ہونے کے ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ دو چیزوں میں مشابہت کے پائے جانے سے مشبہ کو مشبہ بہ کا نام دے دیا کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی وہ مسیح موعود ہیں۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۳۰ کا خلاصہ) تو اس کا جواب یہ ہے کہ احادیث (مندرجہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰، صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰۸، وانتباہ الاذکیا ص ۴، ۵) میں الفاظ: ''والذی نفسی بیدہ'' ﴿قسم ہے اس خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔﴾

اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے۔ نہ اس میں کوئی تاویل ہے ورنہ استثناء ہے۔ ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے؟ چنانچہ اس امر کو مرزا قادیانی ان الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ارشاد کا کب خلاف ہوسکتا ہے جو وحی الٰہی ہے اور مؤکد بہ حلف ہو اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ورنہ قسم میں کونسا فائدہ۔''

(حمامتہ البشریٰ مترجم ص ۴۱، ۴۳ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

۵..... ’’قال ابن عباس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذالک ینزل اخی عیسٰی ابن مریم من السماء علی جبل افیق اماما هادیا وحکما عادلاعلیه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بیده حربة یقتل الدجال فاذا قتل لدجال یضع الحرب اوزارها فکان السلم فلیقی الرجل الاسد فلا بهیجه ویاخذالحیة فلا تضره وتنبت الارض کنبا تها علی عهد ا دم یؤمن به اهل ارض ویکون الناس اهل ملة واحدة (روایت کیااس کواسحاق بن بشیروابن عسا کرنے نیز دیکھوحجج الکرامہ ص۴۲۳)‘‘

(کنزالعمال ج۱۴ص۶۱۹ حدیث:۳۹۷۲۶، کتاب منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند احمد ج۶ص۵۶)

نوٹ نمبر۱: اس حدیث نبوی میں ’’آسمان‘‘ کا لفظ موجود ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کا یہ قول کہ: ’’اس قوم پر سخت تعجب ہے کہ نزول مسیح سے یہی خیال کرتی ہے کہ وہ آسمان سے اترے گا اور آسمان کا لفظ اپنی طرف سے ایزاد کر دیتے ہیں اور کسی حدیث میں اس کا کوئی اثر ونشان نہیں۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۱۸ حاشیہ، خزائن ج۷ص۱۹۷ حاشیہ)

ہاں! بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔ (حمامہ البشریٰ ص۲۱، خزائن ج۷ص۲۰۲)

سراسر غلط ٹھہرا۔

چھٹا باب

تفسیر صحابہ رضی اللہ عنہم ..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر

ذیل میں آیت مقدسہ: ’’وانه لعلم للساعة‘‘ کی صحیح تفسیر جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے درج کی جاتی ہے ’’اور ناظرین پر واضح ہوگا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے سمجھنے میں اوّل نمبر والوں میں سے ہیں اور اس بارے میں ان کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۴۷، خزائن ج۳ص۲۲۵)

۱..... ’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت: ’’وانه لعلم للساعة‘‘ کے معنی یہ بیان

فرمائے کہ یہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا آنا ہے۔'' (مسند احمد ج اوّل ص ۳۱۷، ۳۱۸، ابن کثیر ج ۹ ص ۱۴۴، درمنثور ج ۶ ص ۲۰، فتح البیان ج ۸ ص ۳۱۱، ۳۱۲، ترجمان القرآن ج ۱۴ ص ۶۶، مواہب الرحمٰن پارہ: ۲۵، ص ۱۴۴، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۴۴۸)

۲..... ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت: ''وانه لعلم للساعة'' کی تفسیر یہ کی کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نازل ہوں گے۔''

(تفسیر ابن جریر ج ۲۵ ص ۴۸، ۴۹ خلاصہ)

۳..... ''محدثین مثلاً فریابی و سعید بن منصور، مسدود، عبد بن حمید، وابن ابی حاتم و طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: ''وانه لعلم للساعة'' کے معنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔'' (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

۴..... ''عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وانه لعلم للساعة قال خروج عیسٰی علیہ السلام قبل یوم القیامة'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت: ''وانه لعلم للساعة'' کے معنی یہ ہیں قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام خروج کریں گے یعنی نکلیں گے۔''

(نظام الدین مرزائی کی کتاب المسیح الموعود وامام المہدی المسعود حصہ اوّل ص ۴۰)

ان مندرجہ بالا چار تحریروں سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب تھا کہ آیت: ''وانه لعلم للساعة'' مراد قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تفسیر

۱..... ''محدث عبد بن حمید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ: ''وانه لعلم للساعة'' سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے وہ زمین میں چالیس سال رہیں گے۔'' (تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

۲..... نظام الدین مرزائی نے تسلیم کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آیت: ''وانه لعلم للساعة'' سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا لیتے ہیں۔

(کتاب المسیح الموعود والامام مہدی المسعود حصہ اوّل ص ۴۰، ۴۱)

ساتواں باب

اقوال تابعین رحمۃ اللہ علیہم

اب میں ذیل میں تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب درج کرتا ہوں:

۱..... حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔ (تفسیر ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۰، درمنثور ج ۶ ص ۲۰، ۲۱)

۲..... حضرت مجاہد نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا قیامت سے پہلے آنا علامت ہے قیامت کی۔ (ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۰، درمنثور ج ۶ ص ۲۰، ۲۱)

۳..... حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''وانہ لعلم للساعۃ'' سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آئیں گے اور قیامت سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے۔

(ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۱)

۴..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے۔ (ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۱، درمنثور ج ۶ ص ۲۰)

۵..... حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: ''وانہ لعلم للساعۃ'' سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا ہے۔ (ابن جریر جز ۲۵ ص ۹۱)

آٹھواں باب

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ

''قول صحیح یہ ہے کہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ اس لئے سیاق کلام انہیں کے ذکر میں ہے پھر مراد اس سے ان کا نزول ہے قبل قیامت کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لائے گا۔ ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے یعنی موت عیسیٰ کی کے اور دن قیامت کے ہوگا عیسیٰ ان پر گواہی دینے والا اس معنی کی مؤید دوسری قرأت ''وانہ لعلم للساعۃ'' ہے۔ یعنی وہ علامت ونشانی ودلیل ہے

قیامت کے وقوع پر، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یعنی نشانی ہے واسطے قیامت کے خروج حضرت عیسیٰ ابن مریم کا قبل روز قیامت کے اور اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ، ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ، عکرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، ضحاک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثوں سے تواتر ہوا ہے۔ اس بات پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے۔ قبل روز قیامت کے کہ وہ امام عادل وحکم مقسط ہو کر نازل ہوں گے۔''

(تفسیر ابن کثیر مع البغوی ج۹ ص۴۰۸، ترجمان القرآن ج۱۴ ص۶۲، مواہب الرحمٰن ج۲۵ ص۱۴۵)

نواں باب

مفسرین کے اقوال

اب ذیل میں حضرات مفسرین اہل سنت والجماعت کے اقوال درج کئے جاتے ہیں:

۱..... ''وانه یعنی عیسٰی علیہ السلام لعلم للساعة للعلامة من علامات القیامة کما جاء فی الحدیث انا اولی الناس بعیسٰی لیس بینی وبینه نبی وانه نازل یکسر الصیب ویقتل الخنزیر ویقاتل الناس علی الاسلام''

(تفسیر غرائب القران ج۲۵ ص۲۴)

۲..... ''والظاهر ان الضمیر فی وانه لعلم للساعة یعود علی عیسٰی اذ الظاهر فی الضمائر السابقة انها عائدة علیه وقال ابن عباس و مجاهد وقتادة والحسن والسدی والضحاک وابن زید ای وان خروجه لعلم للساعة یدل علی قربها قیامها اذخروجه شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فی آخرالزمان'' (بحرالمحیط ج۸ ص۲۵)

۳..... ''والظاهر ان الضمیر فی وانه لعلم للساعة یعود علی عیسٰی اذا الظاهر فی عائدة علیه وقراء ابن عباس وجماعة لعلم ای لعلامة للساعة یدل علی قرب میقاتها اذ خروجه شرط من اشراطها وهو نزوله من السماء فی آخرالزمان'' (النهرالماد ج۸ ص۲۴)

۴..... ''او انه ای عیسٰی علیہ السلام لعلم للساعة ای انه بنزوله شرط من اشراطها'' (روح المعانی ج۲۵ص۸۷)

۵..... ''(وانه) ای عیسٰی علیہ السلام بنزوله فی آخر الزمان (لعلم للساعة) شرط من اشراطها یعلم به قربها'' (روح البیان ج۳ص۵۸۴)

۶..... ''(وانه) ای عیسٰی علیہ السلام (لعلم للساعة) ای نزوله سبب للعلم بقرب الساعة التی نعم الخلائق کلهم بالموت فنزوله من اشراط الساعة یعلم به قربها'' (سراج منیر ج۳ص۵۷۰)

۷..... ''(وانه) ای وان عیسٰی علیہ السلام (لعلم للساعة) ای بنزوله یعلم قیامة الساعة'' (کتاب الوجیز ج۲ص۲۷۸)

۸..... ''وانه لعلم للساعة ای وان عیسٰی لشرط من اشراط الساعة والمعنی ان نزول عیسٰی من السماء علامة علی قرب الساعة''

(مراح لبید ج۲ص۲۷۸)

۹..... ''(وانه لعلم للساعة) هذه الایة التی یفهم منها ان نزول عیسٰی یدل علی قرب القیٰمة وذالک لان اکثر المفسرین علی ان الضمیر (وانه) راجع الی عیسٰی المذکور سابقا'' (التفسیر الاحمدیہ ص۶۵۲)

۱۰..... ''وانه نزول عیسٰی بن مریم علم للساعة'' (جامع البیان ج۲۵ص۹۰)

۱۱..... ''(وانه) ای عیسٰی علیہ السلام (لعلم للساعة) تعلم بنزوله والمعنی و ان نزوله علامة علی قرب الساعة'' (فتوحات الٰہیہ ج۴ص۹۵)

۱۲..... ''وان عیسٰی علیہ السلام (لعلم للساعة) ای شرط من اشراطها تعلم به فسمی اشرط علما الحصول العلم به و قراء ابن عباس لعلم وهو العلامة'' (کشاف ج۴ص۲۶۱، طبع بیروت زیر آیت لعلم للساعة)

۱۳..... ''(وانه) یعنی عیسٰی علیہ السلام (لعلم للساعة) یعنی نزوله من اشراط الساعة یعلم به قربها'' (خازن ج۶ص۱۱۶)

۱۴..... ''(وانه لعلم للساعة) وان عیسٰی ممایعلم به مجیئی الساعة و قرا

ابن عباس لعلم للساعة وهو العلامة اى وان نزوله لعلم للساعة''
(مدارک التنزیل ج۴ص۱۰۹)

۱۵..... ''(قوله وانه لعلم للساعة) اى نزوله علامة على قرب الساعة''
(الجزاء الرابعۃ حاشیۃ العالم علامۃ باللہ تعالی الشیخ احمد الصاوی المالکی علی تفسیر الجلالین ص۴۴)

۱۶..... ''(وانه) الضمير لعيسٰى علیہ السلام (لعلم) وقرى لعلم بفتح العين واللام (للساعة) فعلى الاولٰى علم يعلم بنزوله قرب الساعة وعلى الثانية علامة على الاخرىٰ'' (تاج التفاسیر ج۲ص۱۴۱)

۱۷..... ''(وانه) عيسٰى علیہ السلام (لعلم الساعة) اى علامة القيامة وقال اللہ تعالٰی وان من اهل الكتاب الّا ليؤمنن به قبل موته اى قبل موت عيسٰى بعد نزوله عند قيام الساعة فيصير الملل واحدة وهى ملة الاسلام الحنيفة'' (شرح فقہ اکبر المعروف بہ شرح ملا علی قاری ص۱۳۶)

۱۸..... ''(وانه) وان عيسٰى علیہ السلام (لعلم للساعة) اى انه بنزوله شرط من اشراطها'' (ابی السعود جز۸ص۵۲)

۱۹..... ''(وانه) وان عيسٰى علیہ السلام (لعلم للساعة) لان حدوثه اونزوله من اشراط الساعة يعلم به دنوها ولان احياء الموتٰى يدل على قدرة اللہ تعالٰی عليه'' (بیضاوی ج۲ص۲۸۴)

۲۰..... ''(وانه) يعنى عيسٰى علیہ السلام (لعلم للساعة) يعنى نزوله من اشراط الساعة يعلم به قربها'' (معالم التنزیل ج۴ص۵۰)

۲۱..... ''ان عيسٰى علیہ السلام لم يمت بل يموت فى آخرالزمان ويؤمن به كل اهل الكتاب وقد ذكر اللہ تعالٰى فى كتابه ان نزوله الى الارض من علامات الساعة قال اللہ تعالٰى وانه لعلم للساعة وقال الامام ابن كثير فى التفسيره الصحيح ان الضمير عائد الى عيسٰى فان السياق فى ذكره وان المراد نزوله قبل يوم القيامة كما قال تعالى وان من اهل الكتاب الّا ليؤمنن به قبل موته اى قبل موت عيسٰى'' (عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ج۴ص۲۰۳)

۲۲..... ''وفی التنزیل فی صفته عیسٰی صلوات الله علی نبینا وعلیه وانه لعلم للساعة وهی قرأة اکثر القراء وقرء بعضهم وانه لعلم للساعة المعنی ان ظهور عیسی و نزوله الی الارض علامة تدل علی اقترب الساعة''

(لسان العرب ج ۱۵ ص ۳۱۴)

۲۳..... ''وان عیسٰی لعلم للساعة ای شرط من اشراطها تعلم به فسمی الشرط الدال علی الشی علما لحصول العلم به و قرأ ابن عباس لعلم وهو العلامة و قری للعلم وقراء ابی الذکر وفی الحدیث ان عیسٰی ینزل علی ثنیة فی الارض المقدسة یقال لها افیق وبیده حربة وبها یقتل الدجال فیاتی بیت المقدس والناس فی صلاة الصبح والامام یؤم بهم فیتا اخرالامام فیقدمه عیسٰی ویصلی خلفه علی شریعة محمد ﷺ ثم یقتل الخنازیرویکسر الصلیب ویحزب البیع والکنائس ویقتل النصاری الامن آمن به''

(مفاتیح الغیب جز ۷ ص ۳۰۷)

۲۴..... ''(وانه لعلم للساعة) قال مجاهد والضحاک والسدی وقتادة ان المراد المسیح وان خروجه ای نزوله ممایعلم به قیام الساعة ای قربها لکونه شرطامن اشراطها لان الله سبحانه ینزله من السماء قبیل قیام الساعة''

(فتح البیان ج ۴ ص ۲۱۲)

۲۵..... ''وانه'' اور تحقیق وہ عیسیٰ علیہ السلام: ''لعلم للساعة'' البتہ علم ہے واسطے قیامت کے کہ نزدیک ہونا قیامت کا اس سے جانا جائے گا۔ اس واسطے کہ اترنا اس کا آسمان سے قیامت کے نزدیک ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔ (اہل تشیع کی تفسیر عمدۃ البیان ج ۲ ص ۴۲۲)

۲۶..... امام عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں: ''اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر دلیل اللہ تعالیٰ کا قول: ''وان من اهل الکتاب الّا لیؤمنن به قبل موته'' ہے یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اہل کتاب ان پر جمع ہوں گے اور انکار کیا معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے سے اور کہا اللہ تعالیٰ نے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں: ''وانہ لعلم للساعۃ'' اور لفظ علم کو عین کی زیر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور ضمیر بیچ ''انہ'' کے، راجع ہے طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے کہا اللہ تعالیٰ نے: ''بل رفع اللہ الیہ'' بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا۔''

(کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ج دوم بحث ۶۵ ص ۱۴۶)

۲۷..... ''(وانہ لعلم للساعۃ) فیہ نزول عیسٰی قربہا روی الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ وانہ لعلم للساعۃ قال خروج عیسٰی علیہ السلام''

(اکلیل برحاشیہ جامع البیان ص ۳۵۹)

۲۸..... ''(وانہ لعلم للساعۃ) و قری (لعلم) بالتحریک ای امارۃ دلیل علی اقتراب الساعۃ وذالک لانہ ینزل بعد خروج المسیح الدجال فیقتلہ اللہ علی یدیہ کماثبت فی الصحیح ان اللہ ماانزل داء الا انزل لہ شفاء'' (تفسیر ابن کثیر ج سوم ص ۲۳)

۲۹..... ''(وانہ لعلم للساعۃ) ای ان عیسٰی علیہ السلام مما یعلم بہ القیامۃ الکبریٰ وذلک ان نزولہ من اشراط الساعۃ'' (عرائس البیان ج ۲ ص ۳۶۲)

۳۰..... ''باب ہفتم دربیان نزول حضرت روح اللہ عیسٰی ابن مریم عبداللہ وکلمتہ علیہ السلام وایں یکے ازا شراط قریبہ قیام ساعت قال تعالٰی وان اھل الکتاب الّالیؤمنّ بہ قبل موتہ وقال تعالٰی وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترنّ بہا'' (حجج الکرامہ ص ۴۲۲)

۳۱..... ''(وانہ) ای عیسٰی (لعلم للساعۃ) تعلم بنزولہ''

(تفسیر جلالین ص ۴۰۹)

۳۲..... ''(وانہ لعلم للساعۃ) ای من اشراطھا ینزل بقربھا''

(تفسیر تبصیر الرحمان وتیسیر المنان ج ۲ ص ۲۵۷)

۳۳..... ''وانہ لعلم للساعۃ فلاتمترنّ بہا'' یعنی عیسیٰ قیامت کے لئے علم ہے کہ

ان کے سبب سے قیامت کا نزدیک اور قریب ہونا جانا جائے گا کیونکہ قیامت کی علامت میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول کرنا ہے۔ (اعظم التفاسیر حصہ ۲۵ ص ۳۱۸)

۳۴..... (اور البتہ عیسیٰ جو ہے تو قیامت کی ایک نشانی ہے) اور نیز وہ قیامت کی نشانی ہے کہ قریب قیامت کے دنیا پر اترے گا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔

(فتح المنان ج ششم ص ۲۳۴)

۳۵..... ''ثم رجع سبحانه الی ذکر عیسٰی فقال (وانه لعلم للساعة) یعنی ان نزول عیسٰی من اشراط لساعة یعلم بها قربها (فلاتمترنّ بها) ای بالساعة فلاتکذبوا بها ولا تشکوا فیها''

(تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۳۳۴ یہ تفسیر اہل تشیع کی ہے)

۳۶..... ''وانه'' اور بے شک عیسیٰ علیہ السلام: ''علم اللساعة'' علم ہے ساعت کے واسطے یعنی ان کے سبب سے جانو گے کہ قیامت نزدیک ہے۔ اس واسطے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے۔'' (تفسیر قادری ج ۲ ص ۴۰۸)

حضرات مفسرین رحمہم اللہ کے اقوال سے بھی یہی امر ثابت ہوتا ہے کہ آیت: ''وانه لعلم للساعة'' کی تفسیر یہ ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نازل ہونا بھی ہے۔

دسواں باب

قادیانی مغالطّوں کا جواب

آیت مقدسہ: ''وانه لعلم للساعة'' کی تفسیر صحیح لکھنے کے بعد اب ذیل میں مرزائیوں کے مغالطّوں کا جواب درج کیا جاتا ہے:

قادیانی: ''بعض علماء اور بعض مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ آیت: ''وانه لعلم للساعة'' مسیح کے حق میں ہے اور وہ اس کا مفہوم یہ بتاتے ہیں کہ مسیح قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے۔ بنا بریں وہ مانتے ہیں کہ ان کا نزول قیامت کے قریب ہوگا۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بات بالکل قابل تسلیم نہیں۔'' (عسل مصفی حصہ اوّل ص ۴۹۳)

مسلمان: حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: ''اگر تو سوال کرے کہ عیسیٰ کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ مسیح کے نزول پر دلیل یہ آیت ہے: ''وان من اھل الکتب الا لیؤمنن به قبل موته ''یعنی جب مسیح نازل ہوگا اور لوگ اس پر اکٹھے ہوں گے اور معتزلہ و فلاسفہ و یہود و نصاریٰ نے حضرت مسیح کے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے جانے سے انکار کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں: ''وانه لعلم للساعة ''اور قرآن کے لفظ ''علم'' کو ''عین'' اور ''لام'' کی زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور ''انه'' میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔''

(الیواقیت والجواہر ج۲ ص۱۴۶)

آیت: ''وانه لعلم للساعة'' سے حضرت مسیح ابن مریم کے نزول پر استدلال کرنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابہ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ (مسند احمد ج اوّل ص ۳۱۷، ۳۱۸) پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح روایت آئی ہے ''اور آپ کو معلوم ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کوئی معمولی انسان نہیں ہیں۔ بلکہ وہ بزرگ ہیں جن کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک سے لگا کر یہ دعا کی تھی: ''اللھم فقه فی الدین وعلمه التاویل ''یعنی اے اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دین کی سمجھ اور قرآن شریف کی حقیقی تفسیر سکھلا دے۔ جس شخص کے حق میں خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں۔ وہ کیونکر رد ہو سکتی ہے۔ لہٰذا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے معنی اور تمام لوگوں سے بڑھ کر قابل سند ہیں۔''

(عسل مصفی حصہ اوّل ص۲۲۴)

اور تابعین رحمہم اللہ میں سے حضرت مجاہد، حضرت قتادہ، حضرت ابی مالک، حضرت حسن بصری اور حضرت ضحاک رحمہم اللہ سے بھی یہی تفسیر ثابت ہے اور حافظ ابن کثیر جیسے جلیل القدر اور بزرگ مفسر (جن کو سید محمد احسن مرزائی امروہی اپنی کتاب (مسک العارف ص۲۲) پر مقتداء اہل حدیث تسلیم کرتے ہیں) بھی انہی معنوں کو مانتے ہیں اور یہ سب بزرگان دین چودھویں صدی کے مرزائی حکیم خدا بخش مصنف عسل مصفی سے زیادہ عالم اور دین دار تھے۔

قادیانی: اور ضمیر ''انه'' کی جب مسیح کی طرف پھیری جاوے تو مسیح قیامت کا علم قرار پاتا ہے اور آیت: ''وعنده علم للساعة والیه ترجعون ''ظاہر کرتی ہے کہ قیامت کا علم خدا کے ہاں ہے تو پھر مسیح خدا کے پاس ہوئے اور خدا کے پاس وہی ہوتا ہے جو

دنیا سے بالکل قطع تعلق کر کے اس بشری لوازمات سے پاک ہوتا ہے، جس کا نام موت ہے۔''
(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۴۹۳)

مسلمان: بے شک قرآن مجید کی سورۂ زخرف میں ہے: ''**وعنده علم للساعة واليه ترجعون**'' ﴿یعنی قیامت کا علم خدا کے پاس ہے اور اللہ کی طرف پھیرے جائیں گے۔﴾

اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کا علم یعنی قیامت کے آنے کا وقت اللہ ہی جانتا ہے خدا کے سوا کوئی اس وقت کو نہیں جانتا۔ حضرت مسیح کا نزول قیامت کی نشانیوں میں ایک نشانی ہے۔ حضرت مسیح کے نزول سے پتہ لگ جائے گا کہ اب قیامت قریب ہے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مسیح کو قیامت کے آنے کا علم ہے اور اس کے دن کی خبر ہے۔ جس طرح سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا قیامت کی علامتوں میں سے ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کا نازل ہونا بھی ایک علامت ہے۔

(سنن ابن ماجہ شریف ص ۲۹۹، باب خروج الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک روایت آئی ہے۔ اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شب اسراء میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور قیامت کا ذکر ہوا۔ ان تینوں نبیوں نے صاف صاف فرما دیا کہ قیامت کا علم تو خدا ہی جانتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اتنا زیادہ کیا کہ دنیا میں دجال خروج کرے گا اور فتنہ پھیلائے گا پھر میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا۔ یہ روایت مرفوعاً (مسند احمد مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۳۷۵) پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آئی ہے۔ اس حدیث شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قیامت سے پیشتر دجال کو قتل کرنے کے لئے وہی عیسیٰ نازل ہوگا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب اسراء میں آسمان میں ملا تھا۔

قادیانی: جب خود مفسرین کا اتفاق نہیں کہ مسیح علیہ السلام کی طرف ''انه'' کی ضمیر راجع ہے تو پھر اس زمانہ کے علماء کس برتے پر زور دیتے ہیں کہ ضمیر مسیح کی طرف راجع ہے۔''
(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۴۹۶)

''انه'' کی ضمیر قرآن شریف کی طرف ہے مسیح کا یہاں کوئی ذکر نہیں۔''
(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۴۹۵)

مسلمان: جب خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں مثلاً (ازالہ اوہام ص۴۲۶، حمامۃ البشریٰ ص۹۰، اعجاز احمدی ص۲۱) پر تین مختلف معنی کئے ہیں۔ (جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے) تو حکیم خدا بخش مرزائی نے اہل سنت والجماعت مفسرین پر کس طرح اعتراض کر دیا ہے۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ اسی کتاب (عسل مصفی حصہ اوّل ص۴۹۳ تا ۴۹۵، ۴۹۸، ۴۹۹) پر: ''وانہ لعلم للساعۃ'' کی ضمیر کو قرآن شریف کی طرف پھیرا گیا ہے اور پھر اسی کتاب (ص۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۹) پر ''وانہ'' کی ضمیر کو حضرت مسیح کی طرف پھیرا گیا ہے۔

سورۂ زخرف رکوع:۱، ۳، ۴ میں بے شک قرآن مجید کا ذکر خیر آیا ہے۔ مگر رکوع:۶ جہاں یہ آیت واقع ہے میں قرآن شریف کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

قادیانی: ''غیر احمدیوں کا اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ ''انہ'' کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہے وہی قیامت کے نزدیک دنیا میں تشریف لائیں گے پس وہ زندہ ہیں۔''

الجواب الاوّل: ''انہ'' کی ضمیر کا مرجع ابن مریم یا مسیح لینے سے بہت سی قباحتیں لازم آئیں گی۔ مثلاً:

۱..... اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ''ھذا صراط مستقیم'' یعنی یہ صراط مستقیم ہے اور صراط مستقیم سے ہٹنے والا شخص ضال اور گمراہ ہوتا ہے۔ پس اگر ''انہ'' کی ضمیر کا مرجع ابن مریم لیا جائے اور یہ مان لیا جائے کہ نعوذ باللہ حیات مسیح کا عقیدہ صراط مستقیم ہے تو گویا اس کا منکر ضال اور گمراہ ہوگا۔ حالانکہ غیر احمدیوں کے مسلمات کی رو سے حیات و وفات مسیح کا عقیدہ ایمان کی جزئیات میں سے نہیں اور اس کے مان لینے سے تو حضرت امام مالک، حضرت امام ابن حزم، حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلوی، حضرت محی الدین صاحب ابن عربی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابن جریر، حضرت امام جبائی وغیرہم اجمعین حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو جنہوں نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ نعوذ باللہ ضال اور گمراہ ماننا پڑے گا۔ پس ثابت ہوا کہ ''انہ'' کی ضمیر کا مرجع کچھ اور ہی ہے جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ **فافھم!**

(الفضل ج۱۴ ش۲۱ ص۸، مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء)

مسلمان: قادیانی نامہ نگار کے ان مغالطوں کا جواب ذیل میں مختصر طور پر دیا جاتا ہے: ''وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب''

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ..... حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

قادیانی نامہ نگار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ''حالانکہ آپ نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، مسند احمد، کتاب الاسماء والصفات، مستدرک حاکم، مشکوٰۃ، مرقاۃ، لمعات، مظاہر حق، فتح الباری، عمدۃ القاری، ارشاد الساری، کنز العمال، منتخب کنز العمال وغیرہ کتب حدیث اور اہل سنت کی تفسیروں مثلاً ابن کثیر و تفسیر ابن جریر و درمنثور) میں بہت سی صحیح مرفوع حدیثیں اس بارے میں آئی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم قیامت کے پہلے نازل ہوں گے۔ ان احادیث نبویہ میں کہیں مثیل مسیح کے الفاظ نہیں ہیں۔ احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، ابن مریم، عیسیٰ مسیح، روح اللہ، عیسیٰ آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کبھی نہ فرمایا کہ ایک مثیل مسیح پیدا ہوگا۔

الف..... ''قال الحسن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیھود ان عیسٰی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ'' ﴿حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کے واسطے کہ تحقیق عیسیٰ نہیں مرے اور تحقیق وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے دوبارہ تشریف لائیں گے۔﴾ (تفسیر جامع البیان ج سوم ص ۲۸۹، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۶۶، من طریق آخر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۷۶، ابن جریر فی تفسیرہ جامع البیان ج ۳ ص ۲۸۹، تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۳۶)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ عیسیٰ وفات پا گئے ہیں اور قیامت سے پہلے نہ آئیں گے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی تردید کی۔

ب..... ''الستم تعلمون ان ربنا حیی لایموت وان عیسٰی یأتی علیہ الفناء'' ﴿یعنی ہمارا رب ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا اور تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔﴾ (تفسیر ابن جریر ج سوم ص ۱۶۳، تفسیر درمنثور ج دوم ص ۳) پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ کے مقابل پر فرمایا تھا۔

ج)..... ''ان ابا هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ كيف انتم اذا نزل ابن مريم من السماء فيكم واما مكم منكم'' ﴿تحقیق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب ابن مریم آسمان سے اترے گا تم میں اور تمہارا امام، تم میں سے ہوگا۔﴾ (کتاب الاسماء والصفات ص ۳۰۱)

قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت: ''وجعلنا ابن مريم وامه آية واوينٰهما الىٰ ربوة ذات قرار ومعين'' اور سورۂ زخرف کی آیت: ''ولما ضرب ابن مريم مثلا اذا قومک منه يصدون'' میں ابن مریم سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں۔

د..... ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں لوگوں میں قریب تر ہوں عیسیٰ ابن مریم سے اور پیغمبر علاّتی بھائی ہیں۔ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا ہے۔ (صحیح بخاری ج اوّل ص ۴۸۹)

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''ليس بيني وبينه (عيسىٰ عليہ السلام) نبی وانه نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبيأض (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۸، کتاب الفتن باب خروج الدجال)

ان دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آنے والا عیسیٰ وہی مسیح ابن مریم ہے جو آپ ﷺ سے پہلے تھا اور جس کے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔

(۲) حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا قول

''ان عليا قتل صبيحة احدى و عشرين من رمضان قال فسمعت الحسن بن علی رضی اللہ عنہما يقول وهو يخطب وذكر مناقب علی رضی اللہ عنہ فقال قتل ليلة انزل القرآن وليلة اسرى بعيسىٰ وليلته قبض موسىٰ قال وصلى عليه الحسن بن علی رضی اللہ عنہما'' تحقیق حضرت علی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان کی ۲۱ کی صبح کو شہید ہوئے تھے۔ راوی حدیث نے کہا کہ میں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ وعظ کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کرتے تھے۔ پس امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس رات شہید ہوئے جس میں قرآن شریف اترا اور جس رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے

گئے اور اس رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وفات پائی۔ راوی نے کہا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ پر نماز جنازہ پڑھی۔'' (کتاب مستدرک حاکم ج۳ ص۱۴۳)

(۳) حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

اگر کوئی مرزائی کہے کہ ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور و مستند کتب میں سے ہیں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''عتیبہ'' میں شائع کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری وفات پا چکے ہیں۔ (عسل مصفی ج اوّل ص۵۱) تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزائی (کتاب اکمال المعلم شرح صحیح مسلم ج اوّل ص۲۶۵) کی عبارت تو پیش کر دیتے ہیں۔ مگر (ص ۲۶۶) کی عبارت نقل نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں یہ بھی لکھا ہے:

''وفی العتبیة قال مالک بینا الناس قیام یستمعون لاقامة الصلوٰة فتغشاهم غمامة فاذا عیسٰی قدنزل..... الخ!''

اور واضح ہو کہ کتاب ''عتیبہ'' حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں ہے۔ بلکہ امام عبدالعزیز اندلسی قرطبی کی ہے، جس کی وفات ۲۵۴ھ میں ہوئی ہے۔

(دیکھو کتاب کشف الظنون ج اوّل ص۱۰۶، ۱۰۷)

(۴) ابن حزم کا مذہب

۱..... **''(۱۲) مسالة الا ان عیسٰی ابن مریم علیہ السلام سینزل عن ابن جریج قال اخبرنا ابوالزبیر انه سمع جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ولا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الٰی یوم القیمة قال فینزل عیسٰی بن مریم فیقول امیر هم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امرأتکرمة الله هذه الامة''** (کتاب المحلی ج اوّل ص۸، ۹)

۲..... **''قد صح عن رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنقل الکواف التی نقلت بنبوة واعلامه و کتابه انه اخبرانه لا نبی بعده الاماجأت الاخبار الصحاح من نزول عیسٰی علیہ السلام الذی بعث الی بنی اسرائیل وادعی الیهود قتله وصلبه وجب الا قرار بهذه الجملة وصح ان وجود النبوة بعدہ علیہ السلام باطل''**

(کتاب الفصل فی الملل ولا هواء وانحل ج۱ ص۷۷)

۳..... ''ولکن رسول اللہ و خاتم النّبین وقول رسول ﷺ لانبی بعدی فکیف یستجیز مسلم ان یثبت بعدہ علیہ السلام نبیاً فی الارض حاشاما استثناہ رسول ﷺ فی الآثار المسندۃ الثابۃ فی نزول عیسٰی بن مریم علیہ السلام فی آخرالزمان'' (کتاب الفصل ج۴ص۱۸۰)

نوٹ: ابومحمد علی بن احمد بن سعید بن حزم حضرت عیسیٰ مریم علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے قائل ہیں۔

(۵) حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا عقیدہ

الف..... ''لیکن اٹھانا اور لے جانا عیسیٰ کا آسمان پر۔ ہمارے پیغمبر کو شب معراج میں بالاتر اس سے، اس جگہ لے گئے کہ کسی کو نہ لے گئے تھے۔''

(کتاب منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوۃ ج اوّل ص۲۴۰)

ب..... ''ونزول عیسٰی ابن مریم علیہما السلام یاد کرد آنحضرت ﷺ فرو آمدن عیسٰی از آسمان بزمین'' (کتاب اشعۃ اللمعات ج۴ص۳۴۴)

ج..... ''بہ تحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ کہ عیسٰی علیہ السلام فرو مے آید از آسمان بزمین ومے باشد تابع دین محمد ﷺ را وحکم مے کند بشریعت آنحضرت ﷺ'' (اشعۃ اللعمات ج۴ص۳۷۳)

د..... ''سوگند بخدائے تعالی کہ بقائے ذات من دردست قدرت اوست ہر آئینہ نزدیک ست کہ فرو آید از آسمان دراہل دین و ملت شما عیسٰی علیہ السلام پسر مریم علیہا السلام'' (اشعۃ اللمعات ج۴ص۳۷۳)

(۶) شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا مذہب

الف..... ''فاستفتح جبریل السماء الثانیۃ کما فعل الاولٰی وقال وقیل لہ فلما دخل اذا بعیسٰی علیہ السلام بجسد عینہ فانہ لم یمت الی الآن بل رفعہ اللہ الی ھذہ السماء واسکنہ بھاوحکمہ فیھا..... الخ!''

(فتوحات مکیہ ج سوم باب ۳۶۷ص۳۴۱)

ب..... ''(فلما توفیتنی) ولما کان التوفی ظاھر فی الاماتۃ وعیسٰی لم

یمت بل رفعه الله الی السماء فسره رضی اللہ عنہ بقوله (ای رفعتنی الیک) ‘‘
(کتاب فصوص الحکم مع شرح جامی رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۱۳)

ج..... حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ذکر میں ہے: ’’ینزل علیه عیسٰی ابن مریم بالمنارة البیضاء بشرقی دمشق مهروزتین متّکأ علی ملکین ملک عن یمینه و ملک عن یساره یقطر رأسه ماء مثل الجمان یتحدر کانما خرج من دیماس والناس فی الصلاة العصر‘‘ (فتوحات ج سوم باب ۳۶۶ ص ۳۲۷)

نوٹ: کتاب (فتوحات مکیہ ج ۲ باب ۷۳ ص ۳، ج اوّل باب ۲۴ ص ۱۸۵، ج اوّل ص ۲۲۴، ج ۱ باب ۱۰ ص ۱۳۵، ۱۴۴، ج ۲ ص ۴۹، ج ۲ ص ۱۲۵، ج سوم ص ۳۴۱، ۵۱۳، ۵۱۴) میں بھی حضرت عیسٰی ابن مریم علیہما السلام کے نزول کا ذکر موجود ہے۔

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کبھی نہیں فرمایا کہ عیسٰی ابن مریم فوت ہوگئے ہیں اور یہ بھی نہ فرمایا کہ مسیح نازل نہ ہوگا۔ بلکہ آپ سے (مسند احمد ج ششم ص ۷۵) پر روایت ہے: ’’حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا سلیمان بن داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحیٰی بن ابی کثیر قال حدثنی الحضرمی بن لاحق ان ذکوان ابا صالح اخبره ان عائشة اخبرته قالت دخل علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال مایبکیبک قلت یارسول الله ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرج الدجال وانا حیی کفیتکموه وان یخرج الدجال بعدی فان ربکم عزوجل لیس باعورانه یخرج فی یهودیة اصبهان حتٰی یاتی المدینة فینزل ناحیتها ولها یومئذ سبعة ابواب علی کل نقب منها ملکان فیخرج الیه شرا اهلها حتی الشام مدینه بفلسطین، باب لد قال ابوداؤد مرة حتٰی یأتی فلسطین باب لد فینزل عیسٰی علیہ السلام فیقتل ثم یمکث عیسٰی علیہ السلام فی الارض اربعین سنة اماماعدلا وحکما مقسطاً ‘‘ (نیز دیکھو کنز العمال ج ۱۴ ص ۳۱۳ حدیث: ۳۸۷۸۹، مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۴۱، اقامۃ البرہان ص ۵۵، درمنثور ج ۲ ص ۲۴۲)

(۸) حافظ ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ محمد بن جریر کا عقیدہ

اخبار (الفضل کالم۲ص۸ حاشیہ، مورخہ ۱۰/ستمبر ۱۹۲۶ء) پر صرف اتنی عبارت نقل کی گئی ہے: ''قدمات عیسٰی'' (ابن جریر ج۳ص۱۰۹، طبع مصر ۱۹۵۴ء ص۱۶۴)

حالانکہ (تفسیر ابن جریر ج سوم ص۱۰۱) پر اصل عبارت یوں ہے: ''حدثنا محمد بن حمید قال حدثنا مسلمة بن الفضل قال ثنی محمد بن اسحاق عن محمد بن جعفر بن الزبیر الحیی الذی لایموت وقدمات عیسٰی وصلب فی قولهم'' (از عسل مصفی حصہ اوّل ص۵۱۹)

یہاں تو صاف لکھا ہے کہ نصاریٰ کے قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گیا اور صلیب پر چڑھایا گیا۔

الف..... اب رہا حافظ ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا عقیدہ۔ سو اس کی بابت ان کی (تفسیر ابن جریر حصہ ششم ص۱۸) ملاحظہ ہو۔ جہاں انہوں نے آیت: ''وان من اهل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته'' پر بحث کی ہے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کو مانا ہے۔

ب..... ''عن ابی هریرة ان نبی الله صلی اللہ علیہ وسلم قال الا نبیاء اخوة لعلات امها تهم شتی ودینهم واحد وانی اولی الناس بعیسٰی بن مریم لا نه لم یکن بینی وبینه نبی وانه نازل فاذا ارایتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الخلق الی الحمرة والبیاض سبط الشعر کأنّ راسه یقطر وان لم یصبه بلل بین ممصرتین فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض مال ویقاتل الناس علی الاسلام حتٰی یهلک الله فی زمانه مسیح الضلالة الکذاب الدجال وتقع الامنه فی الارض فی زمانه حتٰی ترتع الاسود مع الابل والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم وتلعب الغلمان والصبیان بالحیات لایضر بعضهم بعضا ثم یلبث فی الارض ماشاء الله وربما قال اربعین سنة ثم یتوفی ویصلی علیه المسلمون ویدفونه''

(تفسیر ابن جریر حصہ۶ ص۲۲، حصہ سوم ص۲۹۱)

ج..... ''قال الحسن رحمہ اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للیھودان عیسٰی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ'' (تفسیر ابن جریر حصہ سوم ص ۲۸۹)

د..... حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الستم تعلمون ان ربنا حیی لا یموت وان عیسٰی علیہ السلام یأتی علیہ الفناء'' (تفسیر ابن جریر حصہ سوم ص ۱۶۳)

ر..... ''عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان یقراء وانہ لعلم للساعۃ قال نزول عیسٰی ابن مریم علیہما السلام'' (تفسیر ابن جریر حصہ ۲۵ ص ۹۰)

س..... ''وقولہ لیظھرہ علی الدین کلہ، یقول لیظھر دینہ الحق الذی ارسل بہ رسولہ علی کل دین سواہ وذالک عند نزول عیسٰی علیہ السلام ابن مریم وحین تصیر الملۃ واحدۃ فلایکون دین غیر الاسلام''

(تفسیر ابن جریر حصہ ۲۸ ص ۸۸)

ش..... ''قال ابو جعفر واولی ھذا لاقوال باالصحۃ عندناقول من قال معنی ذلک انی قابضک من الارض ورافعک الی التواتر الاخبار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ینزل عیسٰی بن مریم علیہما السلام فیقتل الدجال ثم یمکث فی الارض مدۃ ذکرھا اختلفت الروایۃ فی مبلغھا ثم یموت فیصلی علیہ المسلمون ویدفنونہ'' (تفسیر ابن جریر حصہ سوم ص ۲۹۱)

نوٹ: امام جیلانی معتزلی تھا اور فرقہ معتزلہ حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا منکر تھا۔

(دیکھو کتاب الیواقیت والجواہر ج ۲ بحث ۶۵ ص ۱۴۶ اور نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱)

قرآن مجید، احادیث صحیحہ نبویہ، اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ، اہل سنت واہل تشیع مفسرین کی تفسیروں سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا قیامت سے پیشتر نازل ہونا ثابت ہے۔ پس جو اس عقیدہ کا منکر ہے وہ گمراہ ہے۔

قادیانی: دوسری قباحت یہ ہے کہ آگے چل کر فرمایا: ''فلا تمترنّ بھا واتّبعون'' کہ تم آپس میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا ثبوت یکساں تعداد زمانہ کے بعد دیا جائے گا۔ گویا دعویٰ تو اس وقت منوایا جاتا ہے اور دلیل ۱۹۰۰ء سال کے بعد دینے کا وعدہ ہے۔ چہ خوب!

(الفضل قادیان ج ۱۴ نمبر ۲۱ ص ۸، مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء)

مسلمان: آیت: ''وانه لعلم للساعة'' کی تفسیر خود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس صحابی نے یہی کی ہے کہ یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول ہے۔ (مسند احمد ج۲ ص۳۱۷، ۳۱۸، تفسیر ابن جریر ج۲۵ ص۹۰، درمنثور ج۶ ص۳۰) پس حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نبی اللہ کا نزول قیامت کی نشانی ہے: ''وانه لعلم للساعة'' میں ''عین'' اور ''لام'' کو زبر کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ (الیواقیت والجواہر ج۲ بحث ۶۵ ص۱۴۶) اور قیامت کا ماننا ضروری ہے۔

قادیانی: تیسری قباحت یہ لازم آئے گی کہ اس آیت کے ساتھ والی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ولما جاء عیسٰی بالبیّنٰت'' اگر ''انه'' کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہوتا تو پھر ضمیر کے بعد دوبارہ مرجع کے نام لینے کے کیا معنی؟ اور یہ تو فصاحت وبلاغت کے بھی صریح خلاف ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ''انه'' کی ضمیر کا مرجع ابن مریم نہیں کچھ اور ہے۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے: ''وقیل ان معناه ان القرآن لدلیل للساعة لانه آخر الکتاب'' کہا گیا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ قرآن شریف قیامت کی دلیل ہے۔ کیونکہ وہ آخری کتاب ہے۔ پھر تفسیر معالم التنزیل میں بھی اس آیت کے نیچے لکھا ہے: ''قال الحسن و جماعة وانه یعنی ان القرآن لعلم للساعة'' کہ امام حسن اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ قرآن ''علم للساعة'' ہے۔ پھر تفسیر جامع البیان میں بھی اس کے ماتحت لکھا ہے: ''وقیل الضمیر للقرآن'' پس ''انه'' کا مرجع القرآن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فرمایا: ''هذا صراط مستقیم'' (الفضل ج۱۴ نمبر۲۱ ص۸، مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء)

مسلمان: ابی علی فضل بن حسن بن فضل طبرسی نے لکھا ہے: ''قوله عزوجل وانه لعلم للساعة القراته فی اشواذ قرأة ابن عباس رضی اللہ عنہ وقتادة والضحاک وانه لعلم بفتح العین واللام ای امارة وعلامة والمعنی ثم رجع سبحانه الی ذکر عیسٰی علیہ السلام فقال انه لعلم للساعة یعنی ان نزول عیسٰی علیہ السلام من اشراط الساعة یعلم بهاقر بها (فلا تمترن بها) ای بالساعة فلا تکذبوا بها ولا تشکو افیها عن ابن عباس وقتادة ومجاهد والسدی وقال ابن جریج اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبداللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینزل عیسٰی بن مریم فیقول امیرهم تعال صل بنا فیقول ان بعضکم علی

بعض امراء تکرمة من الله هذه الامة راوه مسلم فی الصحیح وفی حدیث آخر کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم وقیل ان الها فی قوله وانه یعودالی القران ومعناه ان القران لدلا لة علی قیام الساعة والبعث یعلم به ذالک عن الحسن رحمہ اللہ وقیل معناه ان القرآن لدلیل الساعة لانه آخر الکتب انزل علی آخرالانبیاء عن ابی مسلم''

(تفسیر مجمع البیان ج۲ص۳۳۴،مطبوعہ ایران)

نوٹ: تفسیر مجمع البیان کی اصل عبارت آپ نے ملاحظہ کی۔ مرزائی نامہ نگار کی لیاقت علمی ملاحظہ ہو کہ مفسر کا جو اپنا مذہب تھا۔ اس کو نقل نہیں کیا اور جو عبارت نقل کی اس کے بعد کے الفاظ: ''انزل علی آخرالانبیاء عن ابی مسلم'' بھی چھوڑ دیئے۔ الفاظ ''وقیل'' کے معنی مرزا غلام احمد نے خود یہ کئے ہیں: ''اور ایک قول ضعیف یہ بھی ہے۔''

(الحق مباحثہ دہلی ص۵۶، خزائن ج۴ص۱۸۶)

پس الفاظ ''وقیل'' آپ کے لئے مفید نہیں ہے اور یہی جواب تفسیر جامع البیان کے الفاظ: ''وقیل الضمیر للقرآن'' کے متعلق ہیں۔

قادیانی: الجواب الثانی: ''لماضرب ابن مریم مثلا'' میں مثیل مسیح مراد ہے نہ کہ اصل مسیح کیونکہ مثل کے معنی مانند، مساوی سب صفتوں میں (کریم اللغات ص۱۳۵) کے مانند و ہمتا کے ہیں۔ (منتہی الارب فی لغات العرب ج۴ص۱۶۲) پس اس آیت میں مسیح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیش گوئی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی ملعون) کی چنانچہ ہمارے ان معنوں کی تصدیق شرح عقائد کی مندرجہ ذیل سے بھی ہوتی ہے: ''**قال مقاتل بن سلیمان ومن تابعه من المفسرین فی تفسیر قوله تعالٰی (وانه لعلم للساعة) قال هوالمهدی یکون فی آخرالزمان وبعد خروجه تکون امارات الساعة**'' (دیکھو نبراس شرح عقائد ص۴۴۷ حاشیہ) علامہ ابن سلیمان اور دیگر مفسرین نے کہا ہے کہ: ''**انه لعلم للساعة**'' سے مراد مہدی ہے۔ جو آخری زمانہ میں ہوگا اور اس کے ظہور کے بعد قیامت کے نشانات ہوں گے۔ پس اس سے مراد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں نہ کہ عیسیٰ بن مریم جن کی وفات شمس النہار کی طرح واضح ہے۔''

(الفضل کالم۳ص۸، مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

مسلمان: سورۂ زخرف کی ان آیات مقدسہ میں ''مسیح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیش گوئی'' نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حضرت ''ابن مریم'' کے قیام سے پیشتر تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے۔ جن کا نام نامی اسم گرامی ''عیسیٰ'' ہے۔ صفاتی نام ''مسیح'' ہے۔ جن کو خدا نے بنی اسرائیل کے واسطے نمونہ بنایا تھا۔ جیسا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وجعلنہ مثلاً لبنی اسرائیل'' (سورۃ آل عمران:۴۹) میں اسی مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں آیا ہے: ''ورسولاً الی بنی اسرائیل'' یعنی اللہ نے اس کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ (سورۃ الصف:۶) میں آیا ہے: ''واذ قال عیسٰی ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم'' یعنی جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہوں۔ آیت مقدسہ: ''ولما ضرب ابن مریم مثلاً'' میں مثیل مسیح مراد نہیں ہے۔ بلکہ وہی نبی مسیح، عیسیٰ ابن مریم مراد ہے جس کا ذکر خیر (سورۃ المومنون:۵۰): ''وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ وآوینھما الٰی ربوۃ ذات قرار ومعین'' میں ہے۔

یہ جو کہا گیا ہے کہ ''مثل کے معنی، مانند۔ مساوی، سب صفتوں میں سو واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور یہ لکھا تھا کہ: ''اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔'' (کشتی نوح ص۴۹، خزائن ج۱۹ص۵۳) اور یہ کہ: ''اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔'' (براہین احمدیہ حاشیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ص۵۹۴) حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مثیل مسیح نہیں ہے۔ نہ اس کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے اور نہ ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مقاتل بن سلیمان کی تفسیر سراسر غلط ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین رحمہم اللہ کی تفسیر کے خلاف ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

مرزا غلام احمد قادیانی کا اعتراض

''آیت جو عام استدلال کے طریق سے مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے یہ آیت ہے: ''وما جعلنا ھم جسدالا یاکلون الطعام وما کانوا

خالدین ''یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔'' (مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام ص ۳۲۵، ۳۴۸، ۳۳۸، ۴۳۹، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۱۲، ۶۱۳، تحفہ گولڑویہ ص ۵، دافع الوساوس ص ۴۵، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۱۶، ۲۱۷ پر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ)

مرزا قادیانی کے اس اعتراض کا جواب دینے سے پیشتر میں ناظرین کی توجہ کو مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے حکیم خدا بخش لاہوری مرزائی مصنف کتاب عسل مصفی کے ایک دھوکے کی طرف منعطف کرتا ہوں۔ حکیم خدا بخش مرزائی کے دھوکے کی تردید کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا اعتراض کا جواب بھی ساتھ ہی آ جائے گا: ''**وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب**''

حکیم خدا بخش مرزائی کا دھوکہ

حکیم خدا بخش مرزائی اپنی کتاب عسل مصفی ص ۵۲۳ حصہ اوّل (مطبوعہ اگست ۱۹۱۳ء مطبع وزیر ہند امرتسر) کے باب آٹھویں کی سترھویں فصل میں بعنوان ''مسیح کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت'' پر لکھتے ہیں: ''شہادت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''**وکان یقول ان علی** رضی اللہ عنہ **بن ابی طالب رفع کما رفع عیسٰی** علیہ السلام **وسینزل عیسٰی** علیہ السلام'' وہ کہتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے جس طرح عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہ اس دنیا سے وفات پا کر اٹھائے گئے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔'' (طبقات جلد ثانی ص ۴۴، نیز دیکھو کتاب محقق ص ۱۱۹، پیغام صلح مورخہ ۱۷ر صفر ۱۳۴۰ھ ص ۹، رسالہ تشحیذ الاذہان بابت نومبر ۱۹۲۱ء ص ۲۳)

جواب: خداوند کریم کے فضل و کرم سے حکیم خدا بخش مرزائی کے اس دھوکہ اور مغالطہ کی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ یہاں غور سے سنئے:

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب (طبقات الکبریٰ ج ۲ ص ۳۹، مطبوعہ ۱۳۱۵ھ مطبع عامرہ مصر) پر ایک بزرگ حضرت سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کا مذہب یوں نقل کرتے ہیں: ''**وکان یقول ان علی بن ابی طالب** رضی اللہ عنہ **رفع کما رفع**

عیسٰی علیہ السلام وسینزل کمایُنزل عیسٰی علیہ السلام ''سیدعلی الخواص رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے۔ کہ تحقیق حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹے ابو طالب کے اٹھائے گئے جیسے حضرت عیسٰی علیہ السلام اٹھائے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نازل ہوں گے جیسے حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے۔''

مندرجہ بالا عبارت تو بتا رہی ہے کہ حضرت سید علی الخواص نامی کسی بزرگ کا قول امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔ یہ نہیں کہ یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ ان الفاظ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سید علی الخواص حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رفع اور نزول کے قائل تھے۔ خیر یہ اس بزرگ کا اپنا عقیدہ تھا۔ امام عبدالوہاب کا یہ عقیدہ نہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رفع ہوا اور وہ نازل ہوں گے۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا مذہب دیکھنا ہو تو ان کی مشہور و معروف کتاب (الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر ج ۲ بحث ۲۵) میں خوب غور سے پڑھو۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

اب میں ذیل میں حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ اس بارے میں ان کی کتاب (الیواقیت والجواھر فی بیان عقائد الاکابر ج ۲ بحث ۶۵ ص ۱۴۶) سے نقل کرتا ہوں۔ امام صاحب فرماتے ہیں: ''اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ اس کے نزول پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ''وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ''یعنی جس وقت نازل ہوگا اور لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور معتزلہ اور فلاسفر اور یہود اور نصاریٰ جو عیسٰی علیہ السلام کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کے منکر ہیں۔ اس وقت یہ سب لوگ ایمان لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ''وانہ لعلم للساعۃ ''اور عیسٰی البتہ قیامت کی نشانی ہے اور قرآن کے لفظ علم کو ''عین ''اور ''لام ''کے زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور ''انہ ''میں جو ضمیر ہے وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ''ولما ضرب ابن مریم مثلاً ''اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تحقیق مسیح علیہ السلام کا نازل ہونا قیامت کی نشانی ہے اور

حدیث میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ لوگ نماز میں ہوں گے کہ ناگہاں اللہ بھیجے گا حضرت مسیح ابن مریم کو، وہ اتریں گے دمشق کی مشرقی طرف سفید منارہ کے پاس۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے زرد رنگ کی دو چادریں پہنی ہوئی ہوں گی۔ دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوں گے۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا کتاب وسنت کے ساتھ ثابت ہوگیا۔ حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''بل رفعه الله اليه '' ﴿بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔﴾ حضرت ابو طاہر قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے جان کہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان میں جانے کی کیفیت اور اس کے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا، اس قدر ٹھہرنا یہ اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے اور ہمارے لئے اس میں بجز اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لائیں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کریں۔ پس اگر کوئی سوال کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''وما جعلنا هم جسداً لا يا كلون الطعام ''یعنی ہم نے نبیوں کا ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے پینے سے مستغنی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو زمین میں ہے۔ کیونکہ اس پر ہوا گرم وسرد غالب ہے۔ اس لئے اس کا کھانا پینا تحلیل ہوجاتا ہے۔ جب پہلی غذا ہضم ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا ہے۔ کیونکہ اس دنیا غبار آلود میں اللہ کی یہی عادت ہے۔ لیکن جس شخص کو اللہ آسمان کی طرف اٹھالے۔ اللہ اس کے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کردیتا ہے اور اس کو کھانے اور پینے سے ایسا بے پرواہ کردیتا ہے جیسے اس نے فرشتوں کو ان سے بے پرواہ کردیا ہے۔ پس اس وقت اس کا کھانا تسبیح ہوگا اور اس کا پینا تہلیل ہوگا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کے جواب میں فرمایا۔ جب کہ آپ سے یہ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کھانے پینے کے بغیر پے در پے روزے رکھتے ہیں اور ہم لوگوں کو اجازت نہیں دیتے۔ یعنی روزے وصالی کی ہم کو اجازت نہیں دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں۔ میرا رب مجھ کو کھانا دیتا

ہے اور پانی پلاتا ہے اور مرفوع حدیث میں ہے کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہوں گے۔ پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کم کردے گا اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کرلے گی اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہوجائیں گے اور دو حصے زراعت کے کم ہوجائیں گے اور تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہوجائے گی۔ پس اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یارسول اللہ! اب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے صبر نہیں کرسکتے۔ اس دن کیا کریں گے۔ فرمایا: جو چیز اہل سماء کو کفایت کرتی ہے۔ یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرنا۔ شیخ ابوطاہر نے فرمایا کہ ہم نے ایک شخص نامی خلیفہ فراط کو دیکھا ہے کہ وہ شہرابہر میں (جو مشرقی بلاد سے ہے) مقیم تھا۔ اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول رہا تھا اور اس سے اس میں کچھ ضعف نہیں آیا تھا۔ پس جب یہ بات ممکن ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے آسمانوں میں تسبیح وتہلیل کی غذا ہو تو کیا بعید ہے اور ان باتوں کا اللہ ہی عالم ہے۔''

نوٹ: اس مندرجہ بالا عبارت سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ وفات مسیح علیہ السلام کے قائل نہ تھے۔ بلکہ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل تھے۔ چنانچہ ان کے یہ الفاظ قابل غور ہیں: ''حق یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔''

(الیواقیت ج۲ص۱۴۶، بحث ۶۵)

مندرجہ بالا عبارت میں مرزا قادیانی کے اعتراض کا جواب بھی آ گیا ہے۔

واضح ہو کہ اصحاب کہف بھی تو کئی سال سوئے رہے تھے بغیر کھانے پینے کے۔ جب سو کر اٹھے تو پھر ان کو طعام کی ضرورت پڑی تھی۔ سورۃ کہف میں ہے: ''فضربنا علی اذا نھم فی الکھف سنین عدداً ثم بعثنا ھم'' اور حضرت یونس علیہ السلام نبی مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے تھے اور ان کی تسبیح یہ تھی: ''لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین''

خادم دین رسول اللہ

عاجز حبیب اللہ

حلیہ مسیح

مع

رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مرزا قادیانی کا اعتراض

۱..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔ ایسا ہی ان کے بال بھی خم دار لکھے ہیں۔ مگر آنے والے مسیح کا رنگ ہر ایک حدیث میں گندم گوں لکھا ہے اور بال سیدھے لکھے ہیں اور تمام کتاب میں یہی التزام کیا ہے کہ جہاں کہیں حضرت عیسیٰ نبی علیہ السلام کے حلیہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے تو ضرور بالالتزام اس کو احمر یعنی سرخ رنگ لکھا ہے اور اس احمر کے لفظ کو کسی جگہ چھوڑا نہیں اور جہاں کہیں آنے والے مسیح کا حلیہ لکھنا پڑا ہے تو ہر ایک جگہ بالالتزام اس کو آدم یعنی گندم گوں لکھا ہے۔ یعنی امام بخاری رحمہ اللہ نے جو لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھے ہیں۔ جس میں ان دونوں مسیحوں کا ذکر ہے۔ وہ ہمیشہ اس قاعدہ پر قائم رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی کے لئے احمر کا لفظ اختیار کیا ہے اور آنے والے مسیح کی نسبت آدم یعنی گندم گوں کا لفظ اختیار کیا ہے۔ پس اس التزام سے جس کو کسی جگہ صحیح بخاری کی حدیثوں میں ترک نہیں کیا گیا۔ بجز اس کے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیلی اور تھا اور آنے والا مسیح جو اسی امت میں سے ہوگا اور ہے۔ ورنہ اس بات کا کیا جواب ہے کہ تفریق حلیتین کا پورا التزام کیوں کیا گیا۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۲۰، خزائن ج۱۷ ص۱۱۹)

۲..... حکیم خدا بخش مرزائی لکھتا ہے: ''جب انبیاء سابقین کی ذیل میں مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے تو ان کا حلیہ یوں ذکر کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ، گھونگر والے بال اور فراخ صدر ہیں اور جب کبھی مسیح کو دجال کے ساتھ بیان کیا ہے تو اس کا حلیہ الگ ظاہر کیا ہے۔ یعنی وہ گندم گوں ہے، بال سیدھے لٹکے ہوئے اور میانہ قد ہیں جس سے صاف عیاں ہے کہ بخاری کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں دو الگ شخصوں سے مراد ہے۔ جو ایک ہی نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔''

(عسل مصفی حصہ اوّل ص۵۰۸، نیز دیکھو کتاب مسک العارف ص۳، ۴، کتاب تبلیغ ہدایت حصہ اوّل ص۳۹)

قادیانی اعتراض کا جواب

خدا کے فضل وکرم کے ساتھ ذیل میں مندرجہ بالا قادیانی اعتراض کا جواب بطریق احسن لکھا جاتا ہے۔ سب سے پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آنے والے مسیح قاتل دجال کے حلیے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

صحیحین کی حدیثیں مسیح ناصری علیہ السلام کا حلیہ

''عن ابی عالیة قال حدثنا ابن عم نبیکم ﷺ قال رایت لیلة اسریٰ بی موسیٰ رجل آدم طوالا جعدا کأنه من رجال شنؤة ورایت عیسیٰ رجلا مربوعا مربوع الخلق الی الحمرة والبیاض سبط الراس'' ﴿حضرت ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دیکھا میں نے شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو، ایک مرد ہیں گندم گوں دراز قد بدن کے سخت اور مضبوط۔ گویا کہ وہ (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام) قبیلہ شنوہ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد متوسط پیدائش مائل بسرخی وسفیدی سر کے بال سیدھے لمبے۔﴾ (صحیح بخاری شریف ج اوّل ص ۴۵۹، فتح الباری پارہ ۱۳، ص ۱۹۹، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۴۹، ارشاد الساری ج ۵ ص ۲۷۸، صحیح مسلم شریف ج اوّل ص ۹۴)

''اس حدیث نبوی سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اسرائیلی نبی کا حلیہ یوں ہے کہ متوسط پیدائش، سر کے بال لمبے اور سیدھے، رنگ مائل بسرخی وسفیدی یعنی گندم گوں اور الی الحمرة والبیاض جو فرمایا گیا اس کے معنی صاف ظاہر ہیں کہ اسمر اللون یعنی گندم گوں ہیں۔ کیونکہ جب کوئی رنگ مائل بسرخی وسفیدی ہوتا ہے اسی کو آدم یا اسمر اللون کہتے ہیں۔'' (محمد احسن مرزائی امروہی کی کتاب مسک العارف ص ۴۱)

حضرت مسیح علیہ السلام قاتل دجال کا حلیہ

''عن سالم عن ابیه قال لا واللہ ماقال النبی ﷺ لعیسیٰ احمر ولکن قال بینما انانائم اطوف بالکعبة فاذا رجل آدم سبط الشعریهادی

بین رجلین ینطف رأسه ماء او یهراق راسه ماء فقلت من هذا قالوا ابن مریم فذهبت التفت فاذا رجل احمر جسیم جعدراسه اعورعینه الیمنی کان عینه عنبة طافئة فقلت من هذا قالو اهذا الدجال واقرب الناس به شبها ابن قطن قال الزهری رحمۃ اللہ علیہ رجل من خزاعة هلک فی الجاهیلة''

﴿روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اس نے روایت کی اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اللہ کی قسم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہیں کہا کہ حضرت عیسیٰ سرخ رنگ ہے۔لیکن فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا اور میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ خانہ کعبہ کا طواف کررہا ہوں۔اس وقت ایک گندم گوں آدمی پر نظر پڑی جس کے بال کندھوں تک لٹکے ہوئے تھے۔یعنی سیدھے لمبے تھے اور دو آدمیوں کے درمیان چلتا تھا۔اس کے سر سے پانی ٹپکتا تھا یا اس کے سر پر سے پانی کے قطرات گرتے تھے۔میں نے پوچھا یہ کون ہے تو جواب ملا کہ ابن مریم علیہ السلام ہے۔پھر میں آگے چلا گیا تو پھر میری نظر ایک سرخ رنگ بھاری جسم والے پر پڑی جس کے بال گھونگر والے ہیں۔اس کی داہنی آنکھ کانی ہے۔گویا ٹینٹ نکلا ہوا ہے۔میں نے پوچھا کہ وہ کون ہے تو جواب ملا یہ دجال ہے اور اس کی شکل ابن قطن سے بہت ملتی جلتی تھی۔زہری رحمۃ اللہ علیہ راوی فرماتے ہیں کہ ابن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا جو جاہلیت میں مرگیا۔﴾

(صحیح بخاری شریف ج اوّل ص ۴۸۹، فتح الباری پارہ ۱۳ ص ۲۷۸، ۲۷۹، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۴۴۷، ارشاد الساری ج ۵ ص ۴۱۴ تا ۴۱۶، صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۶، واللفظ للبخاری)

نوٹ: اس حدیث نبوی میں بتلایا گیا کہ آنے والے مسیح علیہ السلام جو قاتل دجال ہیں گندمی رنگ کا ہے اور اس کے سر کے بال سیدھے لمبے ہیں۔امام ابوجعفر محمد ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ طبری کی تفسیر کے (پارہ سوم ص ۲۹۱ و پارہ ششم ص ۲۲) پر ہے: ''عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء اخوة لعلات امهاتهم شتی ودینهم واحد وانا اولی الناس بعیسٰی بن مریم لانه لم یکن بینی وبینه نبی وانه خلیفتی علی امتی وانه نازل فاذارأ تیموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الخلق الی الحمرة

والبیاض سبط الشعر کان رأسه یقطروان لم یصبه بلل بین ممصر تین فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویفیض المال ویقاتل الناس علی الاسلام حتی یهلک الله فی زمانه الملل کلها غیر الاسلام ویهلک الله فی زمانه مسیح الضلالة الکذاب الدجال وتقع فی الارض الامانة حتی ترتع الا سود مع الابل والنمر مع البقر والذأب مع الغنم وتلعب الغلمان والصبیان بالحیات لایضر بعضهم بعضا ثم یلبث فی الارض ماشاء الله وربما قال اربعین سنة ثم یتوفی ویصلی علیه المسلمون ویدفنونه''

دیکھئے اس روایت میں بھی آنے والے مسیح عیسیٰ بن مریم کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ متوسط پیدائش، مائل بسرخی وسفیدی یعنی گندمی رنگ اور سر کے بال سیدھے لمبے اور یہی حلیہ۔ (صحیح بخاری شریف ج اوّل ص ۴۵۹، صحیح مسلم ج اوّل ص ۹۴) پر حضرت مسیح علیہ السلام ناصری کا آیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مسیح ناصری ہی ہے۔

صحیح مسلم کی روایتیں مسیح ناصری علیہ السلام کا حلیہ

''عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی الانبیاء فاذا موسٰی ضرب من الرجال کانه من رجال شنؤة ورایت عیسٰی ابن مریم فاذا اقرب من رایت به شبها عروة بن مسعود''

(صحیح مسلم شریف ج اوّل ص ۹۵، کتاب المعلم ج ا ص ۳۱۹، مشکوٰۃ ص ۵۰۸، باب بدء الخلق وذکر الانبیاء)

''روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے روبرو انبیاء لائے گئے۔ پس ناگہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام دبلے پتلے ہیں۔ گویا کہ وہ قبیلہ شنؤۃ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہاں قریب ترین ان شخصوں کا کہ دیکھئے میں نے مناسب مشابہت میں ساتھ اس کے عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہے۔''

نوٹ: اس حدیث نبوی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مشابہت حضرت عروہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابی کے ساتھ دی گئی ہے۔ نیز مرزائیوں کے رسالہ (ریویو آف ریلیجنز ج ۲۲ نمبر۱۰ص ۱۷، بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۳ء) پر اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مشابہت دی تھی۔

آنے والے عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

''عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث فی امتی اربعین لاادری اربعین یوما اوشھرا اوعاما فیبعث اللہ عیسٰی ابن مریم کأنه عروة بن مسعود فیطلبه فیھلکه'' (صحیح مسلم شریف ج دوم ص۴۰۳، کتاب المعلم ج۶ ص۲۸۰۲، ۲۸۰۳، مشکوٰۃ ص۴۸۱، باب لاتقوم الساعة الا علی اشرار الناس)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال نکلے گا۔ پس رہے گا چالیس (عبداللہ بن عمر کا قول ہے) میں نہیں جانتا چالیس سے چالیس دن مراد ہیں یا چالیس ماہ یا چالیس برس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) پس اللہ بھیجے گا حضرت عیسیٰ ابن مریم کو گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں۔ پس وہ تلاش کریں گے دجال کو اور اس کو ہلاک کر ڈالیں گے۔''

نوٹ: اس حدیث صحیح میں آنے والے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی مشابہت حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ دی گئی ہے۔ چنانچہ مرزائیوں کے رسالہ (تشحیذ الاذہان ج ۱۵ نمبر۸ ص ۳۸، بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء) پر اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت اس ابن مریم علیہ السلام کی دی ہے جو کہ آئندہ آنے والا ہے جیسے حدیث مسلم میں آیا ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام قاتل دجال حضرت مسیح ناصری ہی ہے۔

اب مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے سوال کا جواب تحقیقی اور التزامی طور پر لکھا جاتا ہے۔

قادیانی: ابن مریم کے آنحضرت ﷺ نے دو حلیے بیان فرمائے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب بدء الخلق بخاری مجاہد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ سرخ رنگ، گھنگرالے بال، چوڑے سینے والے تھے۔ اس ابن مریم کا حلیہ جسے آپ نے اسراء کی رات میں دیکھا سرخ رنگ والے گھنگرالے بال اور چوڑا سینہ فرمایا ہے اور جس کو دجال کے پیچھے طواف کرتے دیکھا اس کا حلیہ آپ نے گندمی رنگ اور سیدھے بال بتلایا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابن مریم کے دو حلیے بتائے ہیں۔ اس لئے وہ شخص دو ہیں۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان ص ۳۴، ۳۵ خلاصہ، بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء)

مسلمان: مسیح علیہ السلام کے دو حلیوں سے جو حدیثوں میں مذکور ہیں دو شخصوں کے مسیح ہونے پر استدلال کرنا غلط ہے ورنہ اس طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہو سکتے ہیں کیونکہ معراج والی جو حدیث میں موسیٰ کا حلیہ ایک مرد گندم گوں، دراز قد جعد مذکور ہے اور ذکر الانبیاء میں جو حدیث ہے اس میں لکھا ہے کہ ایک مرد ہے مضطرب، رجل الشعر وہ بال کہ نہ بہت سیدھے ہوں اور نہ بہت گھنگرالے ہوں۔ یعنی ایک روایت میں رجل الشعر، آیا ہے اور دوسری میں جعد۔

قادیانی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آپ نے دو حلیے نہیں بتائے، بلکہ وہ حلیہ ایک ہی ہے۔ کیونکہ دونوں حدیثوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تشبیہ رجال شنوءۃ کے ساتھ دی گئی ہے۔ یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ ایک ہی ہیں۔

رہا یہ سوال کہ ایک حدیث میں حضرت موسیٰ کے لئے جعد آیا ہے اور دوسری حدیث میں رجل آدم اور ایک میں جسیم اور طوال آیا ہے۔ ان کے درمیان فتح الباری والے نے یوں تطبیق دی ہے۔ نووی نے کہا کہ جعودۃ جو صفت موسیٰ علیہ السلام میں ہے۔ اس سے جعودت جسم کی ہے یعنی جسم سخت اور مجتمع الخلق ہونا جعودت شعر مراد نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق آچکا ہے کہ آپ رجل الشعر تھے۔ (تشحیذ الاذہان ص ۳۵ تا ۳۶۷ خلاصہ، بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء)

مسلمان: جس طرح حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں حلیوں میں تطبیق دی ہے۔اسی طرح انہوں نے حلیہ مسیح علیہ السلام میں بھی تطبیق دی ہے۔ذرا غور سے سنئے کتاب (فتح الباری پارہ۱۳ص۲۷۷،نووی شرح صحیح مسلم ج اوّل ص۹۴،کتاب المعلم ج اوّل ص۳۱۷) پر لکھا ہے:''واما قوله ﷺ فی عیسٰی علیہ السلام جعد ووقع فی اکثر الروایات فی صفة سبط الراس فقال العلماء المراد بالجعد هنا جعودة الجسم وهوا جتماعه واکتنازعة ولیس المراد جعودة الشعر''

''اور آپ ﷺ کا قول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہ وہ جعد تھے اور واقع ہوا ہے اکثر روایتوں میں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بال لمبے سیدھے ہیں۔پس علماء نے کہا ہے کہ اس جگہ جعودۃ سے مراد جعودۃ جسم کی ہے۔یعنی سخت اور مجتمع الخلق ہونا اور بالوں کا گھنگریالے ہونا مراد نہیں ہے۔''

اس سے صاف معلوم ہوا کہ (صحیح بخاری شریف ج اوّل ص۴۸۱،۴۸۹) پر حضرت عیسیٰ کے لئے جو لفظ جعد آیا ہے۔اس سے مراد بالوں کا گھنگریالے ہونا نہیں ہے، بلکہ جسم کا سخت ومضبوط ہونا ہے۔

۲..... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:''صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہے۔جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۳۲،خزائن ج۱۷ص۱۱۹)

اور نیز مرزا قادیانی نے لکھا ہے:''اور بدھ نے اپنی پیش گوئی میں اس آنے والے بدھ کا نام بگوا بیتا اس لئے رکھا کہ بگوا سنسکرت زبان میں سفید کو کہتے ہیں اور حضرت مسیح چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے۔اس لئے وہ بگوا یعنی سفید رنگ تھے۔''

(مسیح ہندوستان میں ص۸۱،خزائن ج۱۵ص۸۳)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بارے میں ان ہر دو بیانوں میں تطبیق کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ سفید رنگ سے مراد دودھ کی مانند نہیں ہے اور سرخ رنگ سے مراد خون کی مانند سرخ نہیں ہے بلکہ شامی آدمی کو سرخ رنگ والا اور سفید رنگ والا بھی کہہ سکتے ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ

لو کان موسٰی وعیسٰی حیین لما وسعھما الا اتباعی کی تحقیق

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مرید وفات مسیح علیہ السلام پر ایک دلیل یہ بھی دیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ چنانچہ ذیل میں مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی کتابوں سے عبارتیں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بعد ان کا جواب بھی دیا جاتا ہے: ''وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب''

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر

''ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۹۵، خزائن ج۱۷ ص۲۹۵، ایام الصلح اردو ص۴۲، خزائن ج۱۴ ص۲۷۳، اربعین نمبر۲ ص۲۶، خزائن ج۱۷ ص۳۷۴، اتمام الحجہ ص۶، خزائن ج۸ ص۷۹، حمامۃ البشریٰ ص۱۲۷، خزائن ج۷ ص۲۵۴ کا خلاصہ مطلب)

حکیم خدا بخش مرزائی کی تحریر

حکیم خدا بخش مرزائی نے لکھا ہے: ''بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا۔'' (اپنی کتاب عسل مصفی طبع ثانی حصہ اوّل ص۲۶۸ تا ۲۷۰ پر بحوالہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر ترجمان القرآن، فصل الخطاب، الیواقیت والجواہر مدارج السالکین، زرقانی شرح مواہب اللدینہ)

جلال الدین سیکھوانی کی تحریر

تیسری حدیث جس میں حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے جو (فقہ اکبر ص۱۰۰، مطبوعہ مصر ایڈیشن اوّل) پر لکھی ہوئی ہے: ''ویقتدی بہ لیظھر متابعتہ لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم کما اشار الی ھذا المعنی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان عیسٰی حیا لما وسعہ الا اتباعی'' یعنی مسیح موعود مہدی کی

اقتداء کریں گے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیرو ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسیٰ زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ پس ان کا پیروی نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زندہ نہیں ہیں۔'' (رسالہ مباحثہ میانی ص۵۳،۵۴)

سید مصطفیٰ بہائی کی تحریر

سید مصطفیٰ بہائی لکھتا ہے: ''رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ''**لو کان عیسٰی حیالما وسعه دینی**''

(کتاب المعیار الصحیح لمعرفۃ ظہور المہدی والمسیح ص۹۱، مطبوعہ ۱۳۲۸ مطبع انوار محمدی کلکتہ)

''اگر عیسیٰ مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی۔''

جواب: واضح ہو کہ حدیث کی کتابیں دو قسم کی ہیں۔ ایک قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں محدثین نے اپنی اپنی سندوں سے آنحضرت ﷺ کی حدیثیں لکھی ہیں جس میں صحاح ستہ شریف، مسند احمد شریف، موطا امام مالک، موطا امام محمد، مستدرک حاکم، تصانیف امام بیہقی، وامام طبرانی، سنن دارمی، دلائل النبوت، ابونعیم ان کو مسندات کہتے ہیں۔ دوسری قسم کی وہ کتابیں ہیں جن کے لکھنے والوں نے پہلی قسم کی کتب حدیث سے حدیثیں نقل کی ہیں اور راوی کا نام اور حدیث کی کتاب کا حوالہ بھی لکھ دیا ہے جیسے مشکوٰۃ شریف، کتاب الترغیب والترہیب، ان کو مخرجات کہتے ہیں۔ مرزائی اور بہائی مولوی کے پیش کردہ الفاظ: ''**لو کان موسٰی وعیسٰی حیین لما وسعهما الا اتباعی**'' اور الفاظ: ''**لو کان عیسٰی حیالما وسعه الا اتباعی**'' حدیث کی کسی مسند یا مخرج میں آنحضرت ﷺ سے نہیں آئے ہیں۔

صحیح کی تعریف یہ ہے کہ ''**ماثبت بنقل عدل تام الضبط**'' جو عادل تام الضبط کی نقل سے ثابت ہو۔ یعنی جس کے راوی عادل تام الضبط ہوں۔

مرفوع اس کو کہتے ہیں: ''**ما انتهی الی النبی ﷺ**'' جس کی سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی ہو۔

متصل کی تعریف یہ ہے:''فان لم یسقط راومن الرواۃ من البین فالحدیث متصل ''یعنی اگر راویوں میں سے کوئی راوی درمیان سے نہ گیا ہوتو حدیث متصل کہلاتی ہے۔ (دیکھو جلال الدین شمس سیکھوانی مرزائی کی کتاب تنقید صحیح ص ۵۳، ۵۴، ۵۵)

صحیح مرفوع متصل کی آپ جب تعریف معلوم کر چکے تو اس کے ساتھ یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ کس حدیث کو اس وقت تک محل استدلال میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ تاوقتیکہ اس کا صحیح، مرفوع، متصل، ہونا نہ پایا جائے۔ اب میں ذیل میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حدیث کی مستند کتابوں میں حدیث نبوی ان الفاظ کے ساتھ ہے:''لو کان موسٰی حیا ما وسعہ الاتباعی '' حدیث کی مستند کتابوں میں الفاظ:''لو کان عیسٰی حیا لما وسعہ الاتباعی ''نہیں آئے ہیں۔

۱..... ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے، اس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا کہ ہم یہودیوں کی باتیں سنتے ہیں اور ہم کو اچھی لگتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دیں گے کہ ہم ان میں سے بعض لکھ لیں۔ اس وقت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم حیران ہو جیسے یہود اور نصاریٰ حیران ہیں؟ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس روشن اور صاف شریعت:''ولو کان موسٰی حیا ما وسعہ الا اتباعی ''اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ (اس روایت کو محدث امام بیہقی نے بھی اپنی کتاب شعب الایمان میں لکھا ہے) (مسند احمد شریف ص ۳۳۸، ۳۸۷ ج سوم، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰، کتاب الایمان باب الاعصام بالکتاب والسنۃ، مظاہر حق ج ا ص ۸۳ طبع کراچی)

۲..... ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توریت کا ایک نسخہ لے کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ توریت کا نسخہ ہے۔ پس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات پڑھنے لگے اور

حضرت رسول خدا ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ کیا تو آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اللہ کے غصے سے، راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھ جو رب ہے اور حضرت محمد ﷺ کے ساتھ جو نبی ہے اور اسلام کے ساتھ جو ہمارا دین ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں (حضرت) محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ اگر تمہارے واسطے حضرت موسیٰ ظاہر ہوں۔ پس تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستہ سے: ''لو کان موسٰی حیا و ادرک نبوتی لا تبعنی'' اور اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو ضرور میری اتباع کرتے۔ (سنن دارمی شریف ج۱ص۱۱۵، باب ماتیقی من تفسیر حدیث النبی ﷺ وقول غیرہ عندقولہ، مشکوٰۃ المصابیح ص۳۲، کتاب الایمان باب اعتصام باالکتاب والسنۃ)

۳..... ''عن عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب قال اتیت النبی ﷺ ومعی کتاب اصبتہ من بعض اھل الکتب فقال والذی نفس محمد بیدہ لو ان موسٰی کان حیا ما وسعہ الاان یتبعنی''

(محدث ابونعیم اصفہانی کتاب دلائل النبوت ج اوّل ص۸، کتاب خصائص الکبریٰ ج دوم ص۱۸۷)

۴..... ''محدث ابویعلی موصلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو وہ تم کو کیا خاک ہدایت دیں گے جب کہ وہ خود گمراہ ہو گئے ہیں۔ تم یا تو باطل کی تصدیق کرو گے یا سچ کو جھٹلاؤ گے۔ واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسیٰ تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا۔''

(تفسیر ابن کثیر ج۲ص۲۴۶، برحاشیہ تفسیر فتح البیان مطبوعہ مصر، تفسیر ترجمان القرآن ج۲ص۴۶۱)

۵..... ''احمد و ابن شیبہ و بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کتاب لے کر آئے جس کو انہوں نے بعض اہل کتاب سے پایا تھا۔ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کتاب پڑھی۔ پس آنحضرت ﷺ غصے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے پاس لایا ہوں صاف روشن شریعت۔ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم کو حق کی خبر دیں گے۔ پس تم اس کی تکذیب کروگے یا خبر دیں گے باطل کے ساتھ پس تم اس کی تصدیق کروگے۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔'' (کتاب عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۰۷)

غرض حدیث کی کتابوں (مثلاً مسند احمد، سنن دارمی، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شعب الایمان، دلائل النبوت، بزار، ابویعلی، ابن ابی شیبہ، مشکوٰۃ شریف) میں صحیح مرفوع متصل روایت میں الفاظ: ''لو کان موسٰی حیا ماوسعه الااتباعی'' آئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کا اسم گرامی نہیں۔

حدیث کی کسی مستند کتاب میں الفاظ: ''لو کان موسٰی وعیسٰی حیین لما وسعهما الااتباعی'' نہیں آئے ہیں۔ جس کتاب میں ایسے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ بے ثبوت ہیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے خود غرضی کی وجہ سے تحقیق سے کام نہیں لیا۔

اعتراض: (کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ص ۲۴) پر حدیث ان الفاظ میں آئی ہے: ''لو کان موسٰی وعیسٰی حیین ماوسعهما الااتباعی''

(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۲۲۹ خلاصہ)

جواب: کتاب الیواقیت والجواہر میں فتوحات مکیہ کے باب دس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کتاب (یعنی فتوحات مکیہ) میں یہ عبارت نہیں ملتی بلکہ (فتوحات مکیہ کی ج اوّل باب ۱۰ ص ۱۳۵) پر اصل عبارت یوں مرقوم ہے: ''وقد ابان ﷺ عن هذا المقام بامور منها قوله ﷺ والله لو کان موسٰی حیا ماوسعه الا ان یتبعنی وقوله فی نزول عیسٰی بن مریم فی آخر الزمان انه یؤمنا ای یحکم فینا بسنة نبینا ﷺ ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر''

مختصر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام کسی قابل سند روایت میں نہیں ملتا۔

اقوال مرزا غلام احمد قادیانی خلاف آیات قرآنی

واضح ہو کہ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، مریم، انبیاء، مؤمنون، احزاب، زخرف، حدید اور صف میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا ذکر خیر آیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے اللہ کے حکم سے معجزات دکھائے۔ آپ اللہ کے نبی و رسول تھے۔ آپ اللہ کے پیارے مقرب اور صالح بندے تھے۔ آپ اللہ کی طرف سے ایک روح تھے۔ آپ خدا کی طرف سے ایک کلمہ تھے۔ اللہ نے آپ کو دشمنوں (یعنی یہود) کے ہاتھوں سے بچایا اور اپنی طرف اٹھایا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اللہ نے آپ کو کتاب وحکمت تورات شریف اور انجیل شریف سکھائی۔ آپ نے مہد میں باتیں کیں آیت: ''وانه لعلم للساعة'' میں آپ کا قیامت سے پیشتر دوبارہ آنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ کا قیامت سے پیشتر تشریف لانا ہے۔

(دیکھو مسند احمد ج اوّل ص ۳۱۷، ۳۱۸)

اب میں بتاتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال قرآن مجید کی آیتوں کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال ایسے ہیں کہ ان کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ملتا ہے اور نہ احادیث صحیحہ نبویہ سے۔

۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اذ قالت الملئكة يامريم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسى ابن مريم وجيهاً فى الدنيا والأخرة ومن المقربين ويكلم الناس فى المهد وكهلا ومن الصالحين قالت رب انّى يكون لى ولد ولم يمسسنى بشر قال كذالك الله يخلق مايشاء اذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون ويعلمه الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل ورسولا الى بنى اسرائيل (آل عمران: ۴۵ تا ۴۹)'' ﴿جس وقت

فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنی طرف سے ایک کلمہ سے بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے دنیا اور آخرت میں آبرو والا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا اور لوگوں سے باتیں کرے گا مہد میں اور ادھیڑ عمر میں، صالح بندوں میں سے ہوگا۔ حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا اے میرے رب میرے واسطے لڑکا کیونکر ہوگا، مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا۔ کہا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ لکھنا اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھاوے گا اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف رسول کرے گا۔﴾

۲..... خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اذ قال اللہ یاعیسٰی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلٰی والدتک اذایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا واذعلمتک الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل (المائدہ:۱۱۰)''

﴿جس وقت اے عیسیٰ بیٹے مریم صدیقہ کے یاد کر میری نعمت تجھ پر اور تیری ماں پر جس وقت کہ قوت دی میں نے تجھ کو روح القدس کے ساتھ تو باتیں کرتا تھا لوگوں سے مہد میں اور ادھیڑ عمر میں اور جس وقت کہ میں نے تجھ کو لکھنا اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھائی تھیں۔﴾

نوٹ: سورۂ آل عمران اور سورۂ مائدہ کی ان آیات مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن مریم کو لکھنا اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی تھی اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت مسیح نے لکھنا اور توریت کسی یہودی استاد سے سیکھی تھی۔

اقوال مرزا قادیانی

۱..... ''یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا۔'' (کتاب نزول المسیح ص۶۰، خزائن ج۱۸ ص۴۳۸)

۲..... ''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔'' (کتاب اربعین نمبر۲ ص۱۱، خزائن ج۱۷ ص۳۵۸)

۳..... ''اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ پر کس قدر

اعتراض ہوں گے جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کو سبقاً سبقاً اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا۔'' (کتاب چشمہ مسیحی ص۱۷، خزائن ج۲۰ ص۳۵۷)

۴..... ''حضرت مسیح نے وہ کتاب سبقاً سبقاً ایک استاد سے پڑھی تھی۔ اس کے مقابل ہمارے سید و مولیٰ ہادی کامل امیّ تھے۔ آپ کا کوئی استاد بھی نہ تھا۔''

(رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء ص۵۴، کتاب منظوالٰہی ص۴۶)

۵..... ''آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰، ۲۹۱)

۶..... ''ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔'' (کتاب ایام صلح اردو ص۱۴۷، خزائن ج۱۴ ص۳۹۴)

نوٹ: قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت اور لکھنا سیکھا تھا۔

چیلنج: میں مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی صحیح حدیث نبوی سے ثابت کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لکھنا اور توریت ایک یہودی استاد سے سیکھا تھا۔

یہودیت: اللہ دتہ مرزائی جالندھری نے اپنی کتاب (تفہیمات ربانیہ طبع ۶ ص۱۷۶ ضمیمہ) پر لکھا ہے کہ یہود کی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک استاد سے سبقاً سبقاً تورات پڑھی تھی۔''

دشمن کی بات قابل اعتبار نہیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ''جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔'' (اعجاز احمدی ص۲۵، خزائن ج۱۹ ص۱۳۴)

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب اوّل

جبرائیل فرشتے کا کنواری مریم صدیقہ کے پاس آنا

۱..... (سورۂ آل عمران: ۴۵ تا ۴۹) میں ہے: ''جس وقت فرشتوں نے کہا اے مریم! تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں آبرو والا ہوگا اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہوگا اور عیسیٰ لوگوں سے کلام کرے گا مہد میں (یعنی ماں کی گود میں شیر خوارگی کی حالت میں) اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہوگا حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا کہ اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھوا نہیں۔ فرشتے جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب اللہ کچھ کام مقرر فرماتا ہے۔ پس سوائے اس کے نہیں کہ اس کو فرماتا ہے ہو، پس وہ ہو جاتا ہے اور اللہ مسیح کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل سکھا دے گا اور اللہ اس کو بنی اسرائیل کی طرف رسول کرے گا۔''

۲..... (سورۂ مریم: ۱۶ تا ۲۰) میں ہے: ''اور کتاب میں حضرت مریم صدیقہ کو یاد کر جب وہ اپنے لوگوں سے شرقی مکان میں دور چلی گئی۔ پس ان سے ورے پردہ پکڑا۔ پس ہم نے اس کی طرف اپنی روح (یعنی فرشتہ جبرائیل) کو بھیجا۔ پس اس نے اس کے واسطے تندرست آدمی کی صورت پکڑی۔ حضرت مریم صدیقہ نے فرمایا تحقیق میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ پکڑتی ہوں۔ اگر تو پرہیزگار ہے۔ فرشتے نے جواب دیا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تجھ کو ایک پاکیزہ لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دوں۔ حضرت مریم نے فرمایا میرے ہاں لڑکا کس طرح پیدا ہوگا۔ حالانکہ مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا اور میں بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔ جبرائیل فرشتے نے جواب دیا کہ اسی طرح تیرے رب نے فرمایا ہے کہ وہ میرے پر آسان ہے اور تاکہ کریں اس کو نشانی لوگوں کے واسطے اور اپنے پاس سے رحمت اور ہے امر مقرر کیا ہوا۔''

باب دوم

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

(سورۂ مریم:۲۳تا۲۶) میں ہے: ''پس دردزہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو درخت خرما کے تنے کی طرف لے گیا۔ آپ نے فرمایا اے کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بھلائی ہوتی پس مریم کو اس کے نیچے سے پکارا یہ کہ اے مریم مت غم کھا تحقیق تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور تو اپنی طرف ہلا کھجور کے تنے کو، تجھ پر کھجور تروتازہ گرائے گا۔ پس کھجور کھا اور آب سرد و شیریں پی اور (اپنے ننھے بچے عیسیٰ کو دیکھ کر) اپنی آنکھوں کو ٹھنڈی رکھ۔ پس اگر تو آدمیوں میں سے کسی کو دیکھے پس کہہ کہ میں نے رحمٰن کے واسطے روزہ نذر کیا ہے۔ پس میں آج کے دن کسی انسان سے بات نہ کروں گی۔''

باب سوم

حضرت مسیح علیہ السلام کا شیر خوارگی کی حالت میں کلام کرنا

(سورۂ مریم:۲۷تا۳۴) میں ہے: ''پس حضرت مریم صدیقہ حضرت عیسیٰ کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئے اپنی قوم میں آئی یہود نا مسعود نے کہا اے مریم! تحقیق تو عجیب چیز لائی۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بدکار عورت نہ تھی۔ پس حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام نے اپنے بچے حضرت مسیح کی طرف اشارہ کیا۔ یہود نے کہا کہ ہم کیونکر اس بچے سے کلام کریں۔ جو ابھی تیری گود میں بچہ ہے۔ حضرت عیسیٰ نے (ماں کی چھاتی چھوڑ کر لوگوں کی طرف منہ کرتے ہوئے اللہ کے حکم سے) فرمایا: ''انی عبداللہ'' تحقیق میں خدا کا پیارا بندہ ہوں۔ اللہ مجھے کتاب (انجیل شریف) عطا فرمائے گا اور مجھے نبی کرے گا اور مجھے برکت والا کرے گا جہاں کہیں میں ہوں اور اللہ مجھے حکم کرے گا نماز پڑھنے کا اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا جب تک میں زندہ رہوں اور میں اپنی ماں کے ساتھ خوش سلوک ہوں گا اور اللہ مجھے سرکش بدبخت نہیں کرے گا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں زندہ ہو کر اٹھوں گا۔ یہ ہے عیسیٰ بیٹا مریم کا۔ بات حق ہے وہ جو اس میں شک کرتے ہیں۔''

باب چہارم

حضرت مریم حضرت مسیح علیہما السلام کی جائے قرار

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ’’وجعلنا ابن مریم وامّہ آیۃ وآوینھا الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین (المومنون: ۵۰)‘‘ ﴿اور ہم نے ابن مریم (یعنی عیسیٰ) اور اس کی ماں کو نشانی بنایا اور ہم نے ان دونوں کو پناہ دی طرف بلند زمین کے، جگہ رہنے کی اور پانی جاری کئے۔﴾

نوٹ: جب حضرت عیسیٰ ماں (یعنی حضرت مریم صدیقہ) سے پیدا ہوئے اس وقت کے بادشاہ (یعنی ہیرودیس) نے نجومیوں سے سنا کہ اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔ ان کی تلاش میں پڑا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ اس ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے۔ ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا۔ جب حضرت عیسیٰ جوان ہوئے۔ اس وطن کا بادشاہ (ہیرودیس) مر چکا، تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں (یعنی مقام ناصرہ) ٹیلے پر تھا اور وہاں کا پانی خوب تھا۔ (موضح القرآن ص ۴۷۵)

باب پنجم

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

(سورۂ آل عمران: ۴۹) میں ہے: ’’حضرت مسیح نے فرمایا تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے خدا کی طرف سے نشان لے کر آیا ہوں۔ یہ کہ میں مٹی سے تمہارے واسطے جانور کی صورت کی مانند بناتا ہوں۔ پس میں اس میں پھونکتا ہوں پس خدا کے حکم کے ساتھ وہ پرندہ ہوتا ہے اور میں پیٹ کے جنے اندھے کو اور برص (کوڑھی) والے کو اچھا کرتا ہوں اور مردے کو زندہ کرتا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں اکٹھا کرتے ہو۔ تحقیق اسی میں البتہ نشانی ہے تمہارے واسطے اگر تم ایماندار ہو۔‘‘

باب ششم

حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم

۱..... (سورۂ آل عمران: ۵۰، ۵۱) میں ہے: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اور میں سچا

کرنے والا ہوں اس چیز کو جو میرے آگے ہے تورات سے اور تا کہ میں تمہارے واسطے حلال کروں بعض وہ چیز کہ حرام کی گئی ہے تم پر اور میں تمہارے خدا کی طرف سے تمہارے پاس نشان کے ساتھ آیا ہوں۔ پس خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور تمہارا پروردگار ہے۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔''

۲..... (سورۂ المائدہ:۷۲) میں ہے:''اور حضرت مسیح نے فرمایا اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ میرا پروردگار ہے اور تمہارا پروردگار ہے۔ تحقیق بات یہ ہے کہ جو کوئی شریک لائے ساتھ اللہ کے۔ پس اللہ نے اس پر بہشت حرام کی اور اس کی جگہ آگ ہے اور مشرکوں کے واسطے کوئی مددگار نہ ہوگا۔''

باب ہفتم

حضرات حواری

۱..... (سورۂ آل عمران:۵۲،۵۳) میں ہے:''پس جب حضرت مسیح نے یہودنا مسعود سے کفر دیکھا تو فرمایا کہ مجھ کو اللہ کی طرف مدد دینے والا کون ہے۔ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور تو اس بات پر گواہ رہ کہ ہم تیرے مطیع ہیں۔ اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ساتھ اس چیز کے کہ تو نے اتاری اور ہم نے تیرے پیغمبر کی پیروی کی پس ہم کو شاہدوں کے ساتھ لکھ۔''

۲..... (سورۂ المائدہ:۱۱۱) میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں:''**واذ اوحیت الی الحواریّین ان آمنوا بی وبرسولی قالوا آمنا واشهد باننا مسلمون**''﴿اور جس وقت ہم نے حواریوں کی طرف وحی بھیجی یہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ رسولوں میرے کے انہوں نے عرض کیا ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔﴾

۳..... (سورۂ الصف:۱۴) میں ہے:''اے ایماندار لوگو اللہ کے دین کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا حواریوں کو کہ کون ہے میری مدد کرنے والا طرف اللہ کے۔ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم خدا کے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک جماعت نے کفر (یعنی انکار) کیا پس ہم نے ایمان داروں کی مدد کی ان کے دشمنوں پر۔ پس مومن غالب آ گئے۔''

باب ہشتم

نزول مائدہ

(سورۂ المائدۃ:۱۱۳تا۱۱۵) میں ہے:''جس وقت حواریوں نے عرض کیا اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تیرا پروردگار کرسکتا ہے یہ کہ ہم پر اتارے مائدہ (خوان) آسمان سے حضرت مسیح نے جواب دیا کہ خدا سے ڈرو۔ اگر تم ایماندار ہو۔ حواریوں نے عرض کیا۔ ہم ارادہ کرتے ہیں یہ کہ ہم اس میں سے کھاویں اور ہمارے دل اطمینان پکڑیں اور ہم جانیں یہ کہ البتہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں۔ حضرت عیسی ابن مریم علیہما السلام نے دعا کی یا اللہ ہمارے پروردگار آسمان سے ہم پر خوان اتار ہمارے واسطے۔ ہووے عید ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے واسطے اور تیری طرف سے نشانی اور ہم کو رزق عطا فرما اور تو بہتر ہے رزق دینے والا۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تحقیق میں مائدہ تم پر اتارنے والا ہوں۔ پس اس کے بعد جو کوئی تم میں سے کفر کرے۔ پس میں اس کو وہ عذاب دوں گا کہ ایسا عذاب جہانوں میں سے کسی کو نہ دوں گا۔'' (صحیح بات یہ ہے کہ مائدہ نازل ہوا تھا۔ ابن کثیر سوم ص ۲۷۹)

باب نہم

احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی بشارت

(سورۂ صف:۶) میں ہے:''اور جس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف ماننے والا اس چیز کو کہ میرے آگے ہے تورات سے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ میرے بعد تشریف لائے گا۔ اس کا (جمالی وصفاتی) نام احمد ہوگا۔ پس جب وہ احمد رسول لوگوں کے پاس کھلے کھلے نشانات لے کر آیا۔ مخالفوں نے کہا یہ جادو ہے ظاہر۔''

باب دہم

یہود کی تدبیر اور خدا کے چار وعدے

(سورۂ آل عمران:۵۴،۵۵) میں ہے:''اور یہود نامسعود نے تدبیر کی اور خدا نے

تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے بچانے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے اور تیری پیروی کرنے والوں کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں پھر میری طرف تم سب پھر آؤ گے پھر حکم کروں گا تمہارے درمیان اس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے۔''

باب یازدہم

حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع

(سورۂ النساء: ۱۵۷تا۱۵۹) میں ہے: ''اور (یہود پر لعنت ہوئی) بسبب کہنے ان کے کہ تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو جو رسول خدا ہونے کا مدعی تھا اور یہود نے نہ مارا اس کو اور نہ اس کو پھانسی پر چڑھایا اور لیکن شبیہ ڈالا گیا واسطے ان کے۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں مگر گمان کی پیروی کرنا اور یہود نے مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ مسیح کے اس کی وفات سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ ان پر گواہی دے گا۔''

باب دوازدہم

حضرت مسیح علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے

(سورۂ الزخرف: ۵۷تا۶۱) میں ہے: ''اور جب حضرت ابن مریم (یعنی مسیح) مثال بیان کیا گیا ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ نہیں بیان کرتے اس کو تیرے واسطے مگر جھگڑا کرنے کو۔ بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو نہیں عیسیٰ مگر ایک بندہ کہ ہم نے اس پر انعام کیا اور کیا اس کو نمونہ بنی اسرائیل کے واسطے اور اگر ہم چاہتے البتہ ہم کرتے تم میں سے فرشتے کو زمین میں جانشین ہوتے اور تحقیق مسیح ابن مریم البتہ نشانی قیامت کی ہے۔ پس اس کے ساتھ شک مت لاؤ اور میری پیروی کرو یہ سیدھی راہ ہے۔''

نوٹ: ایک قرأت میں علم بھی آیا ہے۔ (الیواقیت والجواہر ج ۲ بحث ۶۵ ص ۱۴۶)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نزول قیامت کی نشانی ہے۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۳، ترمذی ج ۲ ص ۴۱، سنن ابن ماجہ ص ۲۹۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ صحابی نے آیت: ''وانه لعلم للساعة'' کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ قیامت سے پیشتر حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ہے۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۳۱۸، در منثور ج ۶ ص ۲۰، ابن جریر ج ۲۵ ص ۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا۔

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹، حدیث ۳۹۷۲۶، مسند احمد ج ۶ ص ۷۵، حج الکرامہ ص ۴۳)

ایک حدیث نبوی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح ملک شام میں نازل ہوں گے اور فلسطین میں باب لد پر دجال کو قتل کریں گے۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۷۵)

حضرت مسیح حج کریں گے۔ حضرت ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہوں گے اور سلام کریں گے اور آپ ﷺ ان کو جواب عطا فرمائیں گے۔ (حج الکرامہ ص ۴۲۹)

آخر حضرت عیسیٰ فوت ہونے کے بعد مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس دفن کئے جائیں گے۔

باب سیزدہم

حضرت مسیح علیہ السلام مثیل آدم علیہ السلام ہے

(سورۂ آل عمران: ۵۹) میں ہے: ''ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون'' ﴿تحقیق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ کے نزدیک مانند مثال حضرت آدم علیہ السلام کے ہے۔ اللہ نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو فرمایا ہو پس وہ ہو گیا۔﴾

نوٹ: نصاریٰ اس بات پر حضرت ﷺ سے بہت جھگڑے کہ عیسیٰ بندہ نہیں، اللہ کا بیٹا ہے۔ آخر کہنے لگے کہ اللہ کا بیٹا نہیں تو تم بتاؤ کہ کس کا بیٹا ہے۔ اس کے جواب میں یہ آیت اتری کہ آدم کا تو نہ ماں نہ باپ، عیسیٰ کا باپ نہ ہو تو کیا عجیب ہے۔

(موضح القرآن ص ۷۷)

باب چہاردہم

اللہ کے انعامات مسیح پر

(سورۃ المائدۃ:۱۱۰) میں ہے:''جس وقت (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمادے گا۔اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر نعمت میری تیرے پر اور تیری ماں پر جس وقت میں نے تیری مدد کی تھی۔ساتھ روح القدس کے تو لوگوں سے باتیں کرتا تھا جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور جس وقت کہ سکھائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت تو مٹی سے جانور کی صورت کی طرح بناتا تھا۔میرے حکم سے پس اس میں پھونکتا تھا۔پس وہ پرندہ ہو جاتا میرے حکم کے ساتھ اور تو اچھا کرتا تھا اور مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھی کو میرے حکم کے ساتھ اور جس وقت تو زندہ کرتا تھا مردوں کو میرے حکم کے ساتھ اور جس وقت کہ روک رکھا تھا۔میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب تو ان کے پاس معجزات لایا تھا۔پس کافروں نے کہا نہیں یہ مگر جادو ظاہر۔''

باب پانزدہم

اللہ تعالیٰ کا سوال اور حضرت عیسیٰ کی بریت

(سورۃ المائدہ:۱۱۶تا۱۱۹) میں ہے:''اور جب (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے لوگوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود پکڑو۔حضرت عیسیٰ جواب دیں گے یا اللہ تو پاک ہے۔میرے واسطے زیبا نہیں یہ کہ میں کہوں وہ چیز کہ میرے واسطے حق نہیں ہے۔اگر میں نے کہا ہوگا ان کو پس تحقیق آپ جانتے ہوں گے آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے جی میں ہے۔تحقیق آپ ہی ہیں غیبوں کے جاننے والے، میں نے ان کو نہیں کہا مگر جو کچھ کہ آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا ساتھ اس کے، یہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ میرا پروردگار ہے اور تمہارا رب ہے اور میں ان پر شاہد تھا جب تک میں ان میں رہا پس جب آپ نے مجھے اپنی طرف اٹھالیا تو آپ ہی ان لوگوں پر نگہبان (محافظ) رہے اور آپ ہر چیز پر گواہ ہیں۔اگر آپ عذاب کریں ان کو پس

تحقیق وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو بخش دیں پس آپ غالب اور دانا ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یہ دن ہے کہ سچوں کو فائدہ دے، ان کا سچ ان کے واسطے بہشت میں چلتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گے ان میں، ہمیشہ اللہ راضی ہوان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے یہ ہے مراد پانا بڑا۔''

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

معجزات حضرت عیسیٰ رسول ربانی اور اقوال مرزا قادیانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الف..... (سورۂ آل عمران:۴۹) میں ہے کہ مسیح ابن مریم نے فرمایا:''**انی قد جئتکم بآیة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً باذن اللہ وابری الا کمه والا برص واحیی الموتیٰ باذن اللہ وانبئکم بماتاکلون وماتدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لآیة لکم ان کنتم مؤمنین**'' ﴿یہ کہ تحقیق میں اپنے رب کی طرف سے نشان لے کر تمہارے پاس آیا ہوں (۱) یہ کہ میں تمہارے واسطے مٹی سے جانور کی صورت کی مانند بناتا ہوں۔ پس اس پر پھونکتا ہوں پس ہو جاتا ہے پرندہ جانور اللہ کے حکم کے ساتھ (۲) اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو (۳) اور سفید داغ والے کو (۴) اور اللہ کے حکم کے ساتھ مردے کو زندہ کرتا ہوں (۵) اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو، تحقیق اس میں البتہ تمہارے واسطے نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔﴾

ب..... (سورۂ مائدہ:۱۱۰) میں ہے:''**اذ قال اللہ یعیسٰی بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک اذایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا واذعلمتک الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل واذتخلق من الطین کھیئة الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمه والا برص باذنی واذ تخرج الموتیٰ باذنی**'' ﴿جس وقت (قیامت کے دن) اللہ فرمائے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم یاد کر میری نعمت جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کی جس

وقت میں نے تیری مدد کی تھی روح القدس کے ساتھ تو باتیں کرتا تھا لوگوں سے جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور جب سکھلائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور جس وقت تو مٹی سے جانور پرندہ کی صورت کی مانند بناتا تھا میرے حکم سے پس اس میں پھونکتا تھا۔ پس وہ ہو جاتا تھا پرندہ میرے حکم سے اور تو اچھا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے اور جس وقت تو مردے کو میرے حکم کے ساتھ زندہ کرتا تھا۔﴾

حدیث رسول ربانی

(صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۱۵) حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ صحابی سے ایک روایت نبی کریم ﷺ سے آئی ہے کہ ایک ولی اللہ بندہ آپ سے پیشتر تھا۔ جس کو مشرک وظالم بادشاہ نے پھانسی پر لٹکا کر مار دیا تھا۔ ایک ٹکڑا اس حدیث نبوی کا یوں ہے: ''وکان الغلام یبرئ الاکمہ والابرص ویداوی الناس سائر الادواء'' ﴿وہ لڑکا اندھے اور برص والے کو اچھا کرتا تھا اور ہر قسم کی بیماری سے لوگوں کے علاج کرتا تھا۔﴾

نوٹ نمبر۱: کتاب (نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۵، فیض الباری حصہ ۳ ص ۱۶۵، تفسیر ابن جریر پارہ سوم ص ۱۷۳، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۴۳، روح المعانی ج ۳ ص ۱۴۹) پر لکھا ہے کہ: ''اکمہ مادرزاد'' اندھے کو کہتے ہیں۔

نوٹ نمبر۲: اہل سنت والجماعت کی تفسیروں (مثلاً ابن کثیر، ابن جریر، غرائب القرآن، درمنثور، روح البیان، روح المعانی، بحر المحیط، الدر القیط، النہر الماد، مظہری، خازن، مدارک معالم، ترجمان القرآن، فتح البیان، حسینی، جلالین، فتوحات الٰہیہ، تفسیر کبیر، تفسیر ابی السعود، بیضاوی، سراج منیر، اکسیر اعظم، اعظم التفاسیر، فتح المنان، مراح البید) میں آیت مندرجہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ ابن مریم کے معجزات کو لکھا گیا ہے اور تسلیم کیا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اچھا کرتے تھے اور باذن الٰہی مردہ کو زندہ کرتے تھے۔

نوٹ نمبر۳: (ابن کثیر ج دوم ص ۱۴۳، ۱۴۴) پر لکھا ہے: ''قال کثیر من العلماء بعث اللہ کل نبی من الانبیاء بمایناسب اھل زمانہ فکان الغالب علی زمان موسیٰ علیہ السلام السحر و تعظیم السحرۃ فبعثہ اللہ بمعجزات بھرت الابصار

وحیرت کل سحار فلما استیقنوا انھا من عندالعظیم الجبار انقادوا للاسلام وصارو امن عباداللہ الابرار‘‘

’’واما عیسیٰ علیہ السلام فبعث فی زمن الاطباء واصحاب علم الطبیعت فجاء ھم من الآیات بما لا سبیل لاحدالیہ الا ان یکون مئوید امن الذی شرع الشریعۃ فمن این اللطبیب قدرۃ علی احیاء الجماد وعلی مداواۃ الاکمہ والابرص وبعث من ھوفی قبرہ رھین الی یوم التناد‘‘

’’وکذالک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعث فی زمان الفصحاء والیلفاء و تجاریدالشعراء فاتاھم بکتاب من اللہ عزوجل فلوا اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا بمثلہ اوبعشر سورمن مثلہ اوبسورۃ من مثلہ لم یستطیعوا ابدالوکان بعضھم لبعض ظھیرا وما ذاک الاان کلام الرب عزوجل لا یشبہ کلام الخلق ابدا‘‘

’’بہت سے علماء نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی کو نبیوں میں سے ایسے معجزات دیئے جو کہ اس زمانہ کے مناسب تھے۔ پس موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو کا غلبہ اور اس کی تعظیم تھی۔ پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسے معجزات کے ساتھ جو آنکھوں پر غالب آ گئے اور ہر ایک بڑے جادوگر کو حیرت میں ڈال دیا۔ پس جب ان کو یقین ہو گیا کہ یہ معجزات جبار عظیم کے پاس سے ہیں تو اسلام کے تابعدار ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے ہو گئے اور لیکن عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ ان کو طبیبوں اور ماہرین علم طبیعات کے زمانہ میں پس وہ ایسے معجزات لائے کہ کسی کو قدرت نہیں ہو سکتی مگر اسی کو ہو سکتی ہے جو مؤید من اللہ ہو، جمادات کے زندہ کرنے پر اور نابینوں کو بینا کرنے اور برص والے کو اچھا کرنے اور مردوں کے اٹھانے پر بھلا طبیب کو کیسے قدرت ہو سکتی ہے؟ اور اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے جب کہ بڑے بڑے فصیح اور بلیغ اور فضلاء شعراء کا غلبہ تھا۔ پس ان کے پاس اللہ سے ایسی کتاب لائے کہ اگر جن اور انس جمع ہو جائیں کہ اس جیسی کتاب یا دس سورتیں یا ایک ہی سورت لائیں تو کبھی اس کی قدرت نہیں پا سکتے۔ اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اس لئے کہ کلام الٰہی سے مخلوق کا کلام کبھی مشابہ نہیں ہو سکتا۔‘‘

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال

''اور چونکہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ نے اپنا رفیق بنایا۔ گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔''

(ازالہ اوہام ص۳۰۴ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۵)

مسمریزم

''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں۔ ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دکھاتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۳۰۵ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۵، ۲۵۶)

بقول مرزا حضرت مسیح مسمریزم کرتے تھے

''اور یہ بات اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل حاشیہ ص۳۰۸، ۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۷)

''اور یہ جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ یہ الہامی نام ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ یہ عمل الترب ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۳۱۲ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۹)

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

''اور آپ کے ہاتھ میں مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

یہودنا مسعود کی بکواس

''حسب بیان یہود مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۲۹، بابت ماہ جنوری ۱۹۳۰ء)

دشمن کا بیان قابل اعتبار نہیں

''جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔''

(اعجاز احمدی ص۲۵، خزائن ج۱۹ص۱۳۴)

مرزائیت

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ''یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی دیوانہ ہوگیا تھا۔'' (ست بچن ص۱۷۱ حاشیہ، خزائن ج۱۰ص۲۹۵)

یہودیت

''اور بہتیرے تو کہنے لگے کہ اس (یعنی یسوع) میں بدروح ہے اور دیوانہ ہے۔''

(انجیل یوحنا باب: ۱۰ درس: ۲۰، اخبار فاروق قادیان ص۱۰، مورخہ ۱۴؍اگست ۱۹۳۲ء)

عمل الترب (مسمریزم) اور مرزا قادیانی

''بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔''

(ازالہ اوہام ص۳۰۹ حاشیہ، خزائن ج۳ص۲۵۷، ۲۵۸)

محمود احمد قادیانی اور مسمریزم

''عمل مسمریزم کا یہی اصول ہے کہ توجہ ڈال کر اپنا اثر دوسرے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے۔''

(الفضل ج۱۳ نمبر۱۱۲ص۸، مورخہ ۲۱؍مئی ۱۹۲۶ء)

معجزہ اور مسمریزم میں فرق

۱..... ’’جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت کے طور پر نبیوں کے ذریعہ سے صادر ہوں ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ جاتی ہے اور دوسرے لوگوں کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہو سکتے ہیں عمل مسمریزم کہلاتے ہیں۔ پھر نجومی اور مسمریزم اقتداری پیش گوئیاں نہیں کر سکتے اور نہ آج تک کسی غیر نبی نے کیں۔ پھر نبیوں کے کاموں میں ثبوت ہستی باری تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسمریزم کے اپنے اخلاق ایسے اعلیٰ نہیں ہوتے اور نہ ہی اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باری تعالیٰ دے سکتا ہے۔ بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کر سکتا ہے مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کر سکتا ہے۔ مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہیں کر سکتا۔ بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہو جاتا ہے اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ مسمریزروں کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہیں ہوتا۔ کیا آپ کو کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کریں۔ میرے خیال ناقص میں وہ تو یہی کہا کرتے ہیں کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ میں وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی میں فرق ہے۔‘‘

(بدر قادیان ج ۶ ش ۲۴ ص ۷، مورخہ ۱۳ر جون ۱۹۰۷ء)

۲..... معجزہ اور مسمریزم میں کیا فرق ہے؟

مرزا محمود نے کہا ’’مسمریزم والا جب چاہتا ہے یہ تماشا کر سکتا ہے اور اس کو ہر ایک شخص کر سکتا ہے لیکن معجزہ ہر وقت نہیں دکھایا جا سکتا اور نہ ہر شخص دیکھا سکتا ہے۔ مسمریزم سکھلایا جا سکتا اور معجزہ انہیں سکھایا جا سکتا ہے اور علمی فرق بھی ہیں۔‘‘

(اخبار الفضل ج ۱۰ نمبر ۵ ص ۷، مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء)

۳..... مولوی نیاز محمد صاحب فتح پوری نے ’’معجزات انبیاء اور دیگر اعمال محیّرہ کا فرق‘‘ کے عنوان سے ایک مضمون خطیب میں ۱۹۱۵ء میں چھپوایا تھا جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں لکھا جاتا ہے: (۱) پہلا فرق تدرج کا ہے۔ عامل مسمریزم سے یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ بدوں تکمیل ضبط و خیال کے اپنا پورا اثر کسی معمول پر ڈال سکے اور انبیاء کے لئے یہ شرط نہیں۔ (۲) اعمال

نفسانی روحانی میں اجتماع حواس تخلیہ امور دنیا سے بے تعلقی، تشویش ظنون، تردد خاطر سے دور ہونی چاہئے۔ لیکن برخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کے ہزاروں معجزات اضطراب اور پریشانی خاطر کی حالت میں رونما ہوئے، بلکہ محاصرہ اور نرغہ اعداء میں خاص طور سے ان کا ظہور ہوا۔ (۳) جس قدر آلات و وسائل قوت نفسانی و روحانی کے بڑھانے میں آج تک معلوم ہوئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام ان میں سے کسی کے محتاج نہ تھے۔ (۴) جب کوئی عامل مسمریزم اپنا اثر کسی دوسرے پر بغرض سلب امراض پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو کسی واسطہ و رابطہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام اس کے محتاج نہ تھے۔ ان کو خدا نے یہ طاقت دی تھی کہ ادھر منہ سے کہا اور ادھر ہو گیا۔ (۵) مسمریزم کے معمول کے حواس خمسہ ظاہری بالکل مسلوب ہو جاتے ہیں لیکن برخلاف اس کے انبیاء علیہم السلام کسی امر غائب کا معائنہ کراتے تھے تو وہ شخص اپنی معمولی حالت میں رہتا تھا۔ (۶) مسمریزم کا اثر پورا ہونے میں یہ شرط ہے کہ جس پر اثر ڈالا جائے۔ اثر یا موثر کا منکر نہ ہو لیکن انبیاء علیہم السلام جو جس قدر زیادہ منکر ہوتا تھا، اسی قدر زیادہ اظہار اعجاز کرتے تھے۔ (۷) کیسا ہی زبردست عامل سحر و مسمریزم اور کیسا ہی خواص حروف کا عالم کیوں نہ ہو لیکن انبیاء علیہم السلام پر اس کے علم و عمل کا اثر نہیں ہو سکتا اور انبیاء علیہم السلام کا اثر اعجاز کوئی عامل نہیں روک سکتا۔'' (از رسالہ تشحیذ الاذہان ص۲، ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۱۵ء)

ہندو سادھو مسمریزم کرتے تھے

۴..... ایک صاحب نے سوال کیا کہ حبس دم وغیرہ کا خدا یابی سے کیا تعلق ہے؟

مرزا محمود احمد قادیانی نے کہا ''کچھ تعلق نہیں میں نے غور کیا ہے کہ جب مسلمان ہندوستان میں وارد ہوئے اور انہوں نے ہندو سادھوؤں میں دیکھا کہ وہ توجہ اور مسمریزم کرتے ہیں اور لوگوں میں ان کی وجہ سے اصل معجزات اور کرامات کے متعلق اشتباہ اور شک پیدا ہو سکتا ہے تو اس شک و اشتباہ کو دور کرنے کے لئے اولیاء امت نے جو ہندوستان میں آئے۔ اس کام کو بھی کیا تا کہ بتائیں کہ یہ کوئی کرامت نہیں۔ درحقیقت اس کا تصوف سے کوئی تعلق نہ تھا۔'' (الفضل ج ۱۰ نمبر ۵ ص ۷، مورخہ ۱۷ ؍جولائی ۱۹۲۲ء)

۵..... ''مسمریزم کسی استاد سے سیکھنا چاہئے۔'' (الفضل ص ۶، مورخہ ۲۰ ؍مارچ ۱۹۲۲ء)

۶..... ''مسمریزم ایک دنیاوی علم ہے۔ اس لئے احتیاطاً واقف کاروں نے اس علم میں

پڑنے سے منع فرمایا ہے۔'' (الفضل ج ۴ نمبر ۳ ص ۲، مورخہ ۱۵ ؍جولائی ۱۹۱۶ء)

۷..... ''مرزا قادیانی مسمریزم نہیں جانتے تھے اور نہ پسند کرتے کہ کوئی مسمریزم کرے اور اس کو مکروہ جانتے تھے۔'' (بدر قادیان ص ۳ ج ۸ نمبر ۱۷، مورخہ ۱۸ ؍فروری ۱۹۰۹ء)

مسمریزم کا عمل کرنے والا

۸..... ''جس طرح مسمریزم کا عمل کرنے والا اپنی قوت ارادی سے معمول کے حواس ظاہری کو اپنے قابو میں کر کے اس کی قوت ارادی کو سلب کر دیتا ہے اور اس طرح جو اثر چاہے معمول پر ڈال سکتا ہے۔ اسی طرح ملہم کے حواس ظاہری کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور حکمت سے اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔'' (رسالہ ریویوص ۳، بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء)

مسمریزم کسبی ہے

۹..... ''مسمریزم کسبی ہے اور یہ انبیاء کی شان کے شایان نہیں کہ وہ مسمریزم سیکھتے اور اس کی مشق کرتے پھریں اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح نے اسے باذن وحکم الٰہی شروع کیا تھا۔'' (ازالہ ص ۳۰۸، تشحیذ الاذہان ج ۸ نمبر ۶ ص ۲۸۱، ۲۸۲، بابت ماہ جون ۱۹۱۳ء)

۱۰..... ''اصل خلق طیر جو کسی رنگ میں بھی خدا تعالیٰ کی خلق کے مشابہ ہو، قرآن شریف سے ناممکن ہے اور دوسری خلق مسمریزم والی ہے۔ اس سے ایک نبی کی کوئی ایسی عظمت نہیں۔ ہاں! تیسری طرز سے وہ خالق ''طیراً باذن اللہ'' ہو سکتے ہیں اور وہ سب نبیوں کا کام ہے۔'' (تشحیذ الاذہان ج ۸ نمبر ۴ ص ۱۸۹، بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء)

مسمریزم اور علم روحانیت

۱۱..... ''ایک دفعہ ایک بہت بڑے صوفی آپ (یعنی مرزا قادیانی) کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئے وہ علم توجہ اور مسمریزم کے بڑے ماہر تھے۔ عرض کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ علم توجہ اور مسمریزم پر ایک کتاب لکھوں، مرزا قادیانی فرمانے لگے کہ صوفی صاحب اس علم سے خدا ملتا ہے؟ عرض کی نہیں، فرمایا آگے ہی لوگ لہو ولعب میں مشغول ہیں۔ اب اس نئے کھیل تماشا میں ڈال کر خدا سے غافل رکھنے کی راہیں کیوں پیدا کرتے ہیں۔''

(پیغام صلح ص ۶، مورخہ ۷ ؍ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ)

مسمریزم اچھی چیز نہیں ہے

۱۲..... جناب مولوی محمد یامین احمدی داتوی نے ایک دفعہ اپنے ایک مخالف مولوی فضل حق صاحب حنفی کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اگر آپ کے نشانات خارق عادت ثابت نہ ہوں بلکہ وہ مسمریزم اور شعبدہ بازی کے ثابت ہوں تو کیا آپ اپنی خلافت ابن مریم سے توبہ کر کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے۔''

(الحکم ص ۱۱، مورخہ ۷؍فروری ۱۹۰۲ء)

نتیجہ: یہ نکلا کہ معجزہ اور مسمریزم میں بڑا بھاری فرق ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی نسبت مرزا قادیانی کا یہ لکھنا کہ مسمریزم میں آپ بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔ سراسر جھوٹ ہے بھلا نبی اللہ کو مسمریزم جیسے شعبدے سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟ اور یہ لکھنا بھی صحیح نہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔ جس طرح کسی نبی یا ولی کی نسبت یہ کہنا ناجائز ہوگا کہ وہ باذن وحکم الٰہی شعبدہ بازی میں کمال رکھتا تھا۔ قرآن کریم کی سورۂ آل عمران وسورۂ مائدہ میں حضرت مسیح کے معجزات کا اقرار ہے۔

تقدیس حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام رسول ربانی

از طعن مرزا غلام احمد قادیانی

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اذ قالت الملائکة یٰمریم ان اللہ یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح عیسٰی بن مریم وجیهاً فی الدنیا والآخرة ومن المقربین ویکلم الناس فی المهد وکهلاً ومن الصالحین (آل عمران: ۴۵، ۴۶)'' ﴿جس وقت فرشتوں نے کہا کہ اے مریم تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے ایک کلمہ کی کہ اس کا نام مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے دنیا میں اور آخرت میں عزت والا ہے اور خدا کے مقرب بندوں میں سے ہے اور لوگوں سے باتیں کرے گا۔ جھولے میں اور ادھیڑ عمر میں اور صالح بندوں میں سے ہوگا۔﴾

نوٹ: قرآن مجید کی (سورۃ البقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، مریم، الانبیاء، مؤمنون، احزاب، زخرف، حدید، صف) میں حضرت عیسیٰ کا ذکر خیر آیا ہے اور بیان

کیا گیا ہے کہ آپ بن باپ پیدا ہوئے۔ آپ نے مہد میں باتیں کیں۔ آپ اللہ کے مقرب وصالح بندے ہیں، آپ نبی ہیں، آپ رسول ہیں، اللہ کی طرف سے ایک کلمہ ہیں، اللہ کی طرف سے ایک روح ہیں، آپ سے معجزات صادر ہوئے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے کتاب وحکمت وتورات وانجیل سکھائی۔ آپ کو یہود قتل نہ کر سکے۔ اللہ نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا اور سورۂ زخرف کی آیت: ''وانه لعلم للساعة ''میں آپ کے قیامت سے پیشتر دوبارہ آنے کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ (مسند احمد ج۱ ص۳۱۷، ۳۱۸، تفسیر ابن جریر تفسیر درمنثور ج۶ ص۲۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال

''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مگر اے مسلمانو! تمہارے نبی علیہ السلام تو ہر ایک نشہ سے پاک اور معصوم تھے۔ جیسا کہ وہ فی الحقیقت معصوم ہیں..... قرآن، انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔ پھر تم کس دستاویز سے شراب کو حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں۔''

(کشتی نوح ص۶۵ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۷۱، اخبار الحکم قادیان ص۴، مورخہ ۳۰ ؍مئی ۱۹۰۵ء)

ب..... ''یحییٰ علیہ السلام جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔'' (اخبار بدر قادیان ج۱ نمبر۲ ص۱۰، مورخہ ۷ ؍نومبر ۱۹۰۲ء)

محمود احمد قادیانی کا قول

''عرض کیا گیا حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیفات میں انجیل کی ایک یہ تعلیم بیان کی ہے کہ اتنی شراب مت پیئو کہ مست ہو جاؤ مگر انجیل میں یہ نہیں، حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے یہ انجیل سے استنباط فرمایا ہے۔ انجیل میں لکھا ہے شراب میں متوالے نہ بنو۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اتنی شراب نہ پیئو جو بدمست کر دے۔ دوسری طرف یسوع کا شراب پینا بھی انجیل سے ثابت ہے۔ عرض کیا گیا انجیل میں شیرہ انگور پینے کا ذکر ہے شراب کا نہیں فرمایا شیرہ انگور عیسائیوں کی اصطلاح ہے۔ اسی کو شراب کہتے ہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا۔

انجیل کے انگریزی تراجم میں شیرہ انگور کی جگہ وائن کا لفظ ہے۔ جو ایک قسم کی شراب کا نام ہے۔حضور نے فرمایا یسوع مسیح کا معجزہ کے طور پر شراب بنانا بھی انجیل میں لکھا ہے۔''

(اخبار الفضل ج ۱۷ نمبر ۴۷ ص ۷، مورخہ ۱۰ ؍دسمبر ۱۹۲۹ء)

جواب:

۱..... یہ تو سچ ہے کہ یورپ کے لوگوں کو شراب نے نقصان پہنچایا ہے لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (بقول مرزا قادیانی) شراب پیا کرتے تھے۔

۲..... یورپ کے لوگوں کو شراب کے علاوہ شرک وکفر، زناء کاری، تثلیث پرستی اور لحم خنزیر نے بھی نقصان پہنچایا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دامن مبارک ان تمام عیبوں سے پاک تھا۔

۳..... مرزائی لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے انجیلی یسوع کو برا کہا ہے۔ مگر (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱) پر مرزا قادیانی نے الفاظ عیسیٰ علیہ السلام لکھے ہیں لفظ یسوع نہیں لکھا ہے۔

۴..... بقول مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ اس جگہ الفاظ پیا کرتے تھے صیغہ ماضی استمراری کے ہیں اور دوام اور ہمیشگی پر دال ہیں۔

۵..... بقول مرزا قادیانی کے حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ مرزا قادیانی نے یہ نہ بتلایا کہ یہ عادت ان میں دعویٰ نبوت سے پہلے تھی یا دعویٰ رسالت کے بعد تھی اور وہ بیماری کیا تھی اور اس بیماری کا علاج کسی سے کیوں نہ کرایا؟

شریعت موسوی میں شراب کی حرمت

''اسلام سے پہلے شریعت موسوی میں شراب کی حرمت موجود تھی۔ چنانچہ بائبل بھی اس کی گواہ ہے۔ (احبار باب: ۱۰، آیت: ۸ تا ۱۱) میں لکھا ہے۔ پھر خداوند نے خطاب کر کے ہارون کو فرمایا کہ جب تم جماعت کے خیمے میں داخل ہو تو تم کوئی چیز جو نشہ کرنے والی ہو نہ پیجیئو نہ تو اور نہ تیرے بیٹے تا نہ ہو کہ تم مر جاؤ اور یہ تمہارے لئے تمہارے قرنوں میں ہمیشہ تک قانون ہے تا کہ تم حلال اور حرام اور پاک اور ناپاک میں تمیز کرو۔''

(اخبار الفضل کالم ا ج ۴ ش ۱۶ ص ۱۲، مورخہ ۲۹ ؍اگست ۱۹۱۶ء)

حضرت سلیمان نبی اللہ کا قول

''مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہو جوان کا فریب کھاتا وہ دانش مند نہیں ہے۔'' (کتاب امثال سلیمان نبی کے باب ۲۰ ویں کے درس اوّل)

حضرت عیسیٰ نے شراب منع کی

حضرت عیسیٰ نے شراب کی برائی کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا ہے: ''دنیا کی محبت گناہوں کی جڑ ہے۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں اور شراب برائی کی طرف لے جاتی ہے۔''

(اخبار پیغام صلح ص ۴، مورخہ ۲۳ ؍مئی ۱۹۳۰ء)

۲..... ''اخرج عبداللہ فی زوائدہ عن جعفر بن حرفاس ان عیسٰی بن مریم قال رأس الخطیۃ حب الدنیا والخمر مفتاح کل شر والنساء حبالۃ الشیطن (تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۷)'' ﴿جعفر بن حرفاس سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فرماتے ہیں دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ اور شراب ہر برائی کی چابی اور عورت شیطان کا پھندا ہے۔﴾

انجیل میں شراب کی ممانعت

''انجیل، وید، مشرق اور مغرب کے علماء نے بھی شراب کی برائی خیال کرتے ہوئے اس کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔'' (اخبار پیغام صلح ص ۴، مورخہ ۲۳ ؍مئی ۱۹۳۰ء)

نئے عہد نامے میں شرابی کی مذمت

''فریب نہ کھاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زناء کرنے والے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور لٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہوں گے۔'' (پولوس کا پہلا خط قرنتیوں کو باب: ۶ درس: ۹، ۱۰)

قرآن مجید کا فرمان..... شراب پینا شیطانی فعل ہے

''اور شراب پینا تو یقیناً شیطانی افعال میں سے ہے: ''انما الخمر والمیسر

والانصاب ولازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوا (۵:۹۲)‘‘

(اخبار فاروق قادیان ص۱۰، مورخہ ۲۸؍اپریل، ۷؍مئی ۱۹۳۰ء)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد

’’رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ شراب ام الخبائث ہے۔ یعنی تمام برے کاموں کے ارتکاب کی دعوت دینے والی۔‘‘

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان ج ۲۸ نمبر ۱۲ ص ۲۹ حاشیہ، بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۹ء)

شرابی لوگوں کی حالت

’’شرابی لوگ روحانی عزم شجاعت اور تمام اعلیٰ قابلیتوں کو کھو بیٹھتے ہیں۔‘‘

(رسالہ ریویوص ۳۰، بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۱ء)

شراب درحقیقت ایک سخت زہر ہے

مسٹر الگزینڈر براس ایم. ڈی. ڈی. پی. ایچ ماہر علم الاغذیہ نے شراب کے متعلق اپنی تحقیقات ان الفاظ میں بیان کی ہے: ’’اس میں کچھ شبہ باقی نہیں رہا کہ شراب درحقیقت ایک سخت زہر ہے جو باریک ریشوں کو تباہ کر دیتا ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان ص ۷، مورخہ ۶؍اکتوبر ۱۹۳۱ء)

شراب ام الخبائث ہے

’’شراب جوام الجرائم اور ام الخبائث ہے۔ اس کی یورپ میں اس قدر کثرت ہے کہ اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی۔‘‘ (اخبار الحکم قادیان ص ۲، مورخہ ۲۱؍جون ۱۹۲۵ء)

انجیل برنباس میں بریت عیسیٰ

’’تب فرشتہ نے کہا تو اس نبی کے ساتھ حاملہ ہو جا جس کو آئندہ یسوع کے نام سے پکارے گی۔ پھر اس کو شراب نشہ لانے والی چیز اور ہر ایک ناپاک گوشت سے باز رکھ۔ کیونکہ بچہ اللہ کا قدس ہے۔‘‘ (انجیل برنباس فصل اوّل آیت: ۸، ۹ ص ۲، مطبوعہ ۱۹۱۶ء حمیدیہ سٹیم پریس لاہور)

نوٹ: انجیل برنباس وہ کتاب ہے جس کو مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب (سرمہ چشم آریہ، کشف الغطاء، مسیح ہندوستان میں، تریاق القلوب، چشمہ مسیحی) میں معتبر مانا ہے۔

یہودیت..... یہود نامسعود کی بکواس

''یہودیوں نے اسے مے خوار یعنی شرابی کہا۔''

(رسالہ کسر صلیب نمبر۱ ص ۲۲، ریویو آف ریلیجنز ج۱ نمبر۸ ص ۳۰۸، بابت ماہ اگست ۱۹۰۲ء)

مرزائیت

۱..... ''یسوع کا شرابی کبابی ہونا تو خیر ہم نے مان لیا۔''

(رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۴۷، خزائن ج۲ ص ۳۷۳)

۲..... ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص ۷۱)

دشمن کی بات معتبر نہیں

''جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج۱۹ ص ۱۳۴)

انجیل متی میں دشمنوں کا قول

''اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر ایک دیو ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں کہ دیکھو ایک کھاؤ اور شرابی اور محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار پر حکمت اپنے فرزندوں کے آگے راست ٹھہری۔'' (انجیل متی باب:۱۱، درس:۱۸، ۱۹)

انجیلوں میں الفاظ انگور کا رس نہ شراب

یسوع نے کہا: ''میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کے پھل کا رس پھر نہ پیؤں گا۔ اس دن تک تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت میں نیا نہ پیوؤں۔''

(انجیل متی باب:۲۶، درس:۲۹، انجیل مرقس باب:۱۴، درس:۲۵، انجیل لوقا باب:۲۲، درس:۱۸)

نوٹ: اس جگہ انگریزی انجیل میں الفاظ ہیں: "FRUIT OF VINE"

WINE (وائن) ہے۔ اس کے معنی شراب ہیں۔ دوسرا لفظ (وائن) ہے جس کے معنی انگور ہیں۔ انجیل انگریزی میں اس مقام پر لفظ WINE نہیں ہے۔ اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ انجیل (یوحنا باب:۲) میں لکھا ہے کہ یسوع نے قانائے جلیل میں ایک شادی کے موقعہ پر پانی سے شراب بنادی تھی تو عرض یہ ہے کہ وہاں یہ نہیں لکھا ہے کہ یسوع شراب پیا کرتے تھے۔

سخت بیہودہ اور شرمناک امر

''خدا کے پاک نبی حضرت نوح علیہ السلام پر مئے نوشی کا الزام لگانا، سخت بیہودہ اور شرمناک امر ہے۔ بھلا وہ شخص جو خود نشے میں چور ہو کر اپنے آپ کو بھول جاتا ہو۔ دوسروں کی کیا اصلاح کرے گا۔'' (اخبار فاروق ص۹، مورخہ ۲۱؍اپریل، ۷؍مئی ۱۹۳۰ء میں بائبل کتاب پیدائش باب:۹ درس:۲۰ تا ۲۴ کا حوالہ دیتے ہوئے زیر عنوان، خدا کے نبیوں پر بائبل کے ناروا الزامات)

عرض حبیب

مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا کے پاک نبی حضرت عیسیٰ کی نسبت یہ لکھنا کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱) سخت بیہودہ اور شرمناک امر ہے۔ بھلا وہ شخص جو پرانی عادت میں مبتلا ہو۔ دوسروں کی کیا اصلاح کرے گا؟

جاہل مسلمان کا کام

بعض دفعہ مرزائی لوگ یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ چونکہ عیسائی پادریوں نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی نے بعض جگہ الزامی طور پر حضرت عیسیٰ کی نسبت سخت الفاظ لکھے ہیں۔ سو اس کے جواب میں مرزا قادیانی کا کلام مندرجہ (کتاب تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص ۱۰۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۴) ذیل میں لکھتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھئے۔ مرزا قادیانی نے کہا: ''بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔''

عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا

مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احادیث رسول ﷺ ربانی

۱..... ''عن حنظلة الاسلمی رحمہ اللہ قال سمعت ابوھریرة رضی اللہ عنہ یحدث عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجّااو معتمرا اولیثنّیھما (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰۸، حجج الکرامہ ص ۴۲۹)''

﴿حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور نے ارشاد فرمایا مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور ابن مریم علیہ السلام روحا کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے۔ حج کی، یا عمرہ کی، یا قرآن، کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔﴾ (نیز دیکھو کتاب المعلم ج سوم ص ۱۲۸۷)

۲..... ''عن حنظلة الاسلمی رحمہ اللہ سمع اباھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفس محمد بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجّا او معتمرا اولیثنیھما (مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۰، ۲۷۲، ۵۱۳، ۵۴۰، تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۲۴۲)''

۳..... ''عن حنظلة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسٰی ابن مریم فیقتل الخنزیر ویمحوا لصلیب وتجمع لہ الصلوة ویعطی المال حتی لایقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منھا اویعتمراء اویجمعھما قال وتلا ابوھریرة رضی اللہ عنہ وان من اھل الکتاب الالیؤمننّ بہ قبل موتہ ویوم القیامة یکون علیھم شھیدا فزعم حنظلة ان اباھریرة رضی اللہ عنہ قال یؤمن بہ قبل موتہ عیسٰی فلا ادری ھذا کلہ حدیث النبی ﷺ اوشیٔ قالہ ابوھریرة رضی اللہ عنہ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰، تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۳۵، برحاشیہ فتح البیان، درمنثور ج ۲ ص ۲۴۲، حجج الکرامہ ص ۴۲۹)''﴿حضرت حنظلہ تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی سے روایت کی ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ پس خنزیر کو قتل کریں گے اور

صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی جائے گی اور دے گا مال، یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور خراج (جزیہ) کو بند کریں گے اور روحاء میں تشریف لائیں گے۔ اس جگہ سے حج کریں گے یا عمرہ یا دونوں کو اکٹھا کریں گے۔ حضرت حنظلہ راوی نے کہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی: ''وان من اھل الکتاب الالیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا'' پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے۔ پس میں نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا کچھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔﴾

۴..... ''عن عطاء مولی ام حبیبة قال سمعت ا باهریرة رضی اللہ عنہ یقول قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لیهبطن عیسٰی ابن مریم حکما عدلا وامامامقسطا ولیسلکن فجا حاجا اومعتمرا اولیاء تین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه یقول ابوهریرة ای بنی اخی ان رأتیموه فقولوا ابوهریرة یقرئک السلام (مستدرک حاکم ج۲ ص۵۹۵، حجج الکرامه ص۴۲۹، درمنثور ج۲ ص۲۴۵، کنزالعمال ج۷ ص۲۰۲، منتخب کنز العمال برحاشیه، مسند احمد ج۶ ص۵۵، کنز العمال ج۱۴ ص۳۳۵ نمبر ۳۸۸۵۱)'' ﴿حضرت عطاء تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ضرور اترے گا۔ حضرت عیسیٰ بن مریم حاکم عادل ہوگا اور امام انصاف کرنے والا اور البتہ ضرور گزرے گا ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتا ہوا اور البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائے گا اور مجھے سلام کرے گا اور میں اسے جواب دوں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہتا ہے۔﴾

۵..... ''محدث ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔'' (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ انتباہ الاذکیا فی حیوۃ الانبیاء ص۴، ۵، الحاوی ج۲ ص۱۴۸، مجمع الزوائد ج۸ ص۲۱۴، الحاوی ج۲ ص۱۶۳، روح المعانی ج۲۲ ص۳۳)

پیش گوئی از قاضی محمد سلیمان منصور پوری

مشہور و معروف کتاب ''رحمۃ اللعالمین'' کے مصنف حضرت مولانا مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب نے اپنی کتاب (تائید الاسلام حصہ۲ص ۱۱۶، طبع دوم سن تصنیف ۱۸۹۸ء) پر تحریر فرمایا تھا: ''مرزا قادیانی کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آ کر حج وعمرہ کریں گے۔ میں نہایت جزم کے ساتھ با آواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا قادیانی کے نصیب میں نہیں میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔''

اقوال مرزا قادیانی

الف..... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اوّل اس کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوص قرآن وحدیث پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئے تا ان پر عمل کیا جائے اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئے گا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج وآیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہئے۔ اگر کچھ دیانت اور تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آ کر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا۔ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا۔ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے۔ صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو لو ہم بہر حال حج کو جائیں گے۔ ہر چہ بادا باد لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں۔ حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیش گوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہو گا۔ جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ

آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا۔ کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے۔ وہی دن ہمارے حج بھی ہوں گے۔'' (کتاب ''ایام الصلح'' اردو ص ۱۶۸، ۱۶۹، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۶، ۴۱۷)

ب..... ''ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی حج کو کیوں نہیں جاتے۔ فرمایا: یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا۔ مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا تا کہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو، ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت ﷺ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔'' (اخبار الحکم ج ۱۱ نمبر ۲۹ کالم ۳ ص ۱۰، مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج ۹ ص ۳۲۴، ۳۲۵)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶/ مئی ۱۹۰۸ء، (۱۳۲۶ھ) کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج مرزا قادیانی کو نصیب نہ ہوا۔ پس دیکھئے کہ کس طرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ مرزائی صاحبان غور کریں۔

ایک اعتراض

''حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی ایک حدیث (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰۸) میں ہے۔ جس

کے الفاظ یہ ہیں: ’’والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحا حاجاً اومعتمرا اویثنیھما ‘‘یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم فج الروحا (مکہ و مدینہ کے درمیان) سے حج کا احرام باندھیں گے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح موعود ضرور حج کریں گے۔ یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے احرام باندھنے کی جگہ بھی بتا دی جس کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ وقوعہ ضرور ہوگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود حج کریں گے۔ مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا۔ وجہ اس کی یہ بتائی گئی ہے کہ ان کے حق میں امن نہ تھا۔ لیکن حدیث شریف بتا رہی ہے کہ مرزا قادیانی اگر مسیح موعود ہوتے تو ان کے لئے ہر طرح خدا کے حکم اور پیغمبر خدا ﷺ کی خبر سے راستہ صاف اور ہر طرح امن ہوتا۔ کیا خدا قادر قیوم اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنے مسیح موعود کے لئے ہر قسم کی رکاوٹیں اٹھائے۔ وھو علٰی کل شیء قدیر!‘‘

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۳ نمبر ۹ ص ۲۰، بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء، بحوالہ اخبار اہل حدیث یکم رجون ۱۹۲۳ء)

اللہ دتہ مرزائی مولوی فاضل کا جواب ناصواب

’’ناظرین! ابھی آپ پر منکشف ہو جائے گا کہ یہ اعتراض کس پایہ کا ہے:

جواب اوّل: مولوی ثناء اللہ نے: ’’والذی نفسی بیدہ..... الخ!‘‘ کو آنحضرت ﷺ کا قول قرار دے کر لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے مسیح موعود کا یہ نشان قرار دیا ہے حالانکہ معاملہ بالکل دگرگوں ہے۔ الفاظ اس حدیث کے صراحۃً بتلاتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں۔ چنانچہ مکمل حدیث یوں ہے: ’’عن حنظلة الاسلمی قال سمعت اباھریرة رضی اللہ عنہ یحدث عن النبی ﷺ قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً اومعتمراً ویثنیھما ‘‘جس کے اس جگہ مناسب عبارت یہ معنی بھی ہیں کہ حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ سے باتیں بیان کرتے سنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مسیح ضرور فج الروحاء سے احرام حج یا عمرہ یا قرآن باندھیں گے۔ گویا حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں کئے۔ بلکہ

دیگر بیانات سے استنباط کر کے انہوں نے اپنی طرف سے بطور قیاس بیان کئے ہیں۔ پس جب یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ ہیں تو امرتسری کی بنیاد ہی سرے سے اکھڑ جاتی ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز ج ۲۳ ش ۹ ص ۲۰، بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اقول:

۱..... ''حنظلة الاسلمی رحمہ اللہ قال سمعت اباھریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا اومعتمرا اولیثنیھما (صحیح مسلم ج اوّل ص ۴۰۸)'' ﴿حضرت حنظلہ اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ وقرآن باندھیں گے۔﴾

قادیانی مولوی فاضل کی لیاقت علمی ملاحظہ ہو لکھتا ہے: ''یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے الفاظ نہیں'' پھر لکھتا ہے: ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ گویا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کئے۔'' یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ الفاظ: ''والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اپنے الفاظ نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں۔ (دیکھو صحیح بخاری ج اوّل ص ۴۹۰) پر لکھا ہے: ''ان سعید بن المسیب رحمہ اللہ سمع اباھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم (الحدیث)'' تحقیق حضرت سعید تابعی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی سے سنا کہ اس نے کہا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔''

اس حدیث نبوی کے الفاظ ہیں: ''والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم'' (صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۴۰۸) پر الفاظ ہیں: ''والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم'' پس یہ الفاظ حدیث نبوی کے ہیں۔ اب رہا کہ ''ابن مریم'' سے کیا مراد ہے تو (سورۃ المؤمنون: ۵۰): ''وجعلنا ابن مریم وامہ آیة وآوینھما الٰی ربوة ذات

قرار ومعین ''اور کیا ہم نے حضرت ابن مریم کو اور اس کی ماں کو نشانی اور ان دونوں کو پناہ دی تھی۔ایک اونچی جگہ پر جو جائے قرار تھی اور جہاں پانی جاری تھا اور (سورۃ الزخرف:۵۷): ''ولما ضرب ابن مریم مثلا'' اور جب حضرت ابن مریم مثال کے طور پر بیان کیا گیا۔ صاف ظاہر کرتی ہے کہ ''ابن مریم'' سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں۔کسی صحیح حدیث نبوی یا اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم یا تابعین رحمہم اللہ میں یہ نہیں آیا ہے کہ ایک مثیل مسیح پیدا ہوگا۔

۲..... کسی نے کہا ہے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد، مولوی اللہ دتہ جالندھری مرزائی مولوی فاضل نے (رسالہ ریویوج ۲۳ نمبر۹ ص۲۰، بابت ماہ ستمبر۱۹۲۴ء) پر صحیح مسلم شریف کی اس روایت کے حدیث نبوی ہونے سے انکار کیا ہے اور (اخبار الفضل ج۱۶ نمبر۷۳ کالم۲،۳، ص۷، مورخہ ۱۹؍مارچ ۱۹۲۹ء) میں اس روایت کو حدیث نبوی قرار دیتے ہیں۔ایک اور عجیب بات سنئے (رسالہ ریویوج ۲۳ نمبر۹ ص۲۰، بابت ماہ ستمبر۱۹۲۴ء) پر حدیث نبوی کے الفاظ ''بفج الروحاء'' کا ترجمہ ''فج الروحاء'' سے کیا ہے اور (اخبار الفضل ج۱۶ نمبر۷۳ کالم۲ ص۷، مورخہ ۱۹؍مارچ ۱۹۲۹ء) پر لکھا ہے: ''نیز عربی زبان کے لحاظ سے ''لیھلن بفج الروحاء'' کا ترجمہ ''فج الروحاء'' سے غلط ہے۔بلکہ ''فج الروحاء'' میں چاہئے۔''

۳..... ''عن حنظلة الاسلمی رحمہ اللہ انه سمع اباھریرة رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیده لیھلن ابن مریم من فج الرجاء باالحج اوالعمرة اولیثنیھما (مسند احمد شریف ج۲ ص۲۷۲، چھاپہ مصری)'' ﴿حضرت حنظلہ تابعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی سے کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ یا قرآن باندھیں گے۔﴾

۴..... ''عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیھلن عیسٰی بن مریم بفج الروحاء باالحج اوالعمرة اولیثنیھما جمیعا (مسند احمد شریف ج۲ ص۵۱۳، مسند احمد ج۲ ص۵۴۰)''

ان دونوں حدیثوں میں الفاظ ہیں: ''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال'' پس قادیانی مولوی فاضل کی تحریر سراسر غلط ثابت ہوئی۔

قادیانی: اگر بالفرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامت قرار بھی دی جائے تو اسی مسلم اور بخاری کی دوسری حدیث کو ساتھ ملانے سے نہ صرف مسیح ہی کی علامت حج کرنا بتائی گئی ہے۔ بلکہ دجال ملعون کے لئے بھی ایسا ہی حج طواف ثابت ہوتا ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۳ نمبر ۹ ص ۲۲، بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء)

مسلمان: حدیث نبوی کے الفاظ یہ ہیں: ''وانی اللیل عند الکعبة فی المنام'' اور مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا کہ میں کعبے کے پاس ہوں۔

(صحیح بخاری شریف ج اوّل ص ۴۸۹)

اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں: ''قال بینما انا نائم اطوف باالکعبة''

﴿فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کرتا تھا۔﴾

ان دونوں حدیثوں میں حضور پرنور ﷺ نے اپنا خواب مبارک بیان کیا ہے۔ اس واسطے شارحین حدیث نے اس حدیث کی تعبیر و تاویل بیان کی ہے۔ مگر (صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۴۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۰، ۲۷۲، ۵۱۳، ۲۹۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵) پر جو حدیثیں حضرت مسیح ابن مریم کے حج کے بارے میں آئی ہیں۔ ان میں حضور پرنور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا۔

قادیانی: آپ ثابت کریں کہ آپ (مرزا قادیانی) کو فارغ البالی اور مرفۂ الحالی حاصل تھی۔'' (رسالہ ریویو ج ۲۲ نمبر ۲ ص ۲۸، بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء)

مسلمان: مرزا قادیانی کے دعوے کے بعد ہزاروں لاکھوں روپے کی آمدنی ہوئی تھی۔ سنئے اور غور سے سنئے۔ مرزا قادیانی نے خود تحریر کیا ہے کہ:

۱..... ''اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔''

(نزول المسیح ص ۳۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۰)

۲..... ''ہزار ہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزار ہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔''

(اربعین نمبر ۲ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۱ حاشیہ)

۳..... ’’مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ بھی ماہوار آئیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ ص۲۲۱)

۴..... ’’اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزار ہا روپے آ چکے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آ کر دیئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا کیا ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۲ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۲۲۱)

۵..... ’’اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۴۲، خزائن ج۲۲ ص۲۵۳، ۲۵۴)

۶..... ’’اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۴۲، خزائن ج۲۲ ص۳۵۵)

قادیانی: سنئے آپ (مرزا قادیانی) کو دنیا سے تو فارغ البالی تھی۔ لیکن دین کے معاملے میں آپ فارغ البال نہ تھے۔ آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔‘‘ (ریویو آف ریلیجنز ج۲۲ ش۲ ص۲۹، بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء)

مسلمان: دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا، تقریریں کرنے والا، مخالفوں کے مقابل پر کتابیں لکھنے والا شخص حج بھی کر سکتا ہے۔ دیکھئے حنفی علماء میں سے جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب چشتی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا مولوی احمد علی صاحب قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب حنفی قادری بریلوی مرحوم اور اہل حدیث میں سے جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور اور جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (جنہوں نے ستر کے قریب کتابیں عیسائیوں، آریوں، مرزائیوں، نیچریوں اور چکڑالویوں کی تردید میں لکھی ہیں) نے دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور حج بیت اللہ کا بھی کیا ہے۔

قادیانی: مخفی نہ رہے کہ آپ (مرزا قادیانی) کے نزول کی غرض جو قرآن مجید واحادیث میں بتائی گئی ہے۔ صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے۔ اس لئے آپ پر لازم ہی یہی تھا کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے۔'' (ریویوج ۲۲ش ۲ص ۲۹، بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء)

مسلمان: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے صلیبی مذہب کو دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود اور مشرکین عرب کے عقائد کی خوب تردید کی ہے اور بیت اللہ شریف کا حج بھی کیا ہے۔ مرزا قادیانی کو حج نصیب نہ ہوا۔

قادیانی: ''قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے حضرت مرزا قادیانی کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا اظہر من الشمس ہے اور دوسری طرف سے حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے۔ اس لئے قابل قبول نہیں ہوسکتی، کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف ومعارض ہو۔ اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ہے کہ اس کو رد کرو۔''

(ریویوج ۲۲ش ۲ص ۳۴، بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء، ریویوج ۲۳ش ۴ص ۶، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ ''میں مسیح موعود ہوں۔''

(نزول المسیح ص ۴۸، خزائن ج ۱۸ص ۴۲۷)

اس کی تشریح مرزا قادیانی نے یوں کی کہ: ''مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔''

(اشتہار مورخہ ۲/اکتوبر ۱۸۹۱ء، تبلیغ رسالت ج ۲ص ۲۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ص ۲۳۰، عسل مصفی ج ۲ص ۵۲۸)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ: ''اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔'' (کشتی نوح ص ۴۹، خزائن ج ۱۹ص ۵۳)

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیۃ الدلالت، نص صریح میں اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی مثیل مسیح کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔ مثیل مسیح کے الفاظ کسی

صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک مثیل مسیح اس امت میں سے آئے گا۔ البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسیٰ، مسیح، ابن مریم، عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، اس نبی ورسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ جن پر انجیل اتری تھی، صحاح ستہ، مسند احمد، کنز العمال اور مشکوۃ وغیرہ کتب احادیث میں تیس یا اس سے زیادہ حدیثوں میں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ مگر الفاظ مسیح ابن مریم، عیسیٰ بن مریم، ابن مریم، مسیح عیسیٰ، روح اللہ عیسیٰ آئے ہیں اور یہ الفاظ ''یأتی مثیل المسیح منکم'' آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمائے جب بنیاد ہی پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہوسکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح ابن مریم وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرت علیہ السلام ان کے آنے کی خبر نہ دیتے اور مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں ہیں اور آپ کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

قادیانی: یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے۔ تمام الفاظ یہ ہیں:

''والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً اومعتمرا اولیثنیھما'' ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں کہ بعد نزول یہ واقعہ ہوگا یا آمد ثانی میں وہ حج کریں گے۔'' (الفضل ج۱۶ نمبر۷۳ کالم۱،۲ ص۷، مورخہ ۱۹/ مارچ ۱۹۲۹ء)

مسلمان: ''اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: ''کلامی یفسر بعضہ بعضا'' کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔''

(اخبار الفضل ج۱۶ نمبر۷۳ کالم۳ ص۷، مورخہ ۱۹/ مارچ ۱۹۲۹ء)

سوذرا غور سے سنئے کہ: ''عن حنظلة عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسٰی بن مریم فیقتل الخنزیر ویمحوا الصلیب وتجمع لہ الصلوٰۃ ویعطی المال حتٰی لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منھا اویعتمر ویجمعھما قال وتلا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ان من اھل الکتاب الایؤمنن بہ قبل موتہ فزعم حنظلة ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال یؤمن قبل موت عیسٰی فلا ادری ھذا کلہ حدیث النبی ﷺ اوشئ قالہ ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ'' (مسند احمد شریف ج دوم ص۲۹۰)

اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بعد نزول حج کریں گے۔

قادیانی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے راوی ہیں اور الفاظ: ''حاجا او متعمرا او لیثنیھما'' میں ''یا. یا'' کے تکرار سے اس کی محفوظیت ظاہر ہے۔

(الفضل ایضاً ص ۷ کالم ۱، مورخہ ۷/ مارچ ۱۹۲۹ء)

مسلمان: ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیجئے۔ کتاب (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۸) میں ہے: ''اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔''

قادیانی: حدیث نبوی کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مسیح موعود ''فج الروحاء'' سے احرام باندھیں گے اور یہ بات بعد نزول ''من السماء'' ہوگی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یا بعد نزول پر صراحتاً یا اشارتاً دلالت کرتا۔ نیز عربی زبان کے لحاظ سے ''لیھلن بفج الروحاء'' کا ترجمہ ''فج الروحاء'' سے غلط ہے بلکہ ''فج الروحاء'' میں، چاہئے اگر حضور علیہ السلام کا منشاء مبارک یہ ہوتا کہ ''فج الروحاء'' سے تلبیہ شروع کریں گے یا کرتے ہیں تو ''من فج الروحاء'' فرماتے۔

(الفضل کالم ۲ ج ۱۶ نمبر ۳۷ ص ۷، مورخہ ۱۹/ مارچ ۱۹۲۹ء)

مسلمان:

الف..... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ''وھذا یکون بعد نزول عیسٰی من السماء فی آخر الزمان'' (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۸)

ب..... ''احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو محو کرے گا اور نماز اس کے لئے جمع کی جائے گی اور مال دے گا۔ لیکن قبول کوئی نہیں کرے گا اور خراج اٹھا دے گا اور روحا میں اترے گا اور وہاں حج یا عمرہ کرے گا یا دونوں کو جمع کرے گا۔'' (مرزائیوں کی مشہور و معروف کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص ۶۰۶، بحوالہ تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۲۱۳، کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۸)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول فرمانے کے بعد حج کریں گے۔

ج..... دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی میں ''من فج الروحاء'' بھی آیا ہے۔ جیسا کہ (مسند احمد شریف ج۲ ص۲۷۲) پر ہے: ''عن حنظلة الاسلمی رضی اللہ عنہ انه سمع ابا هريره رضی اللہ عنہ يقول قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بيده ليهلن ابن مريم من فج الروحاء بالحج او العمرة اوليثنيهما''

قادیانی: ''حضرت خلیفۃ المسیح اوّل (نورالدین نائی) اس کی تطبیق یوں فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کشف ہے، جس میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ویسے ہی ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے۔'' (رسالہ ریویو ج۲۳ نمبر۴ ص۲، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۴ء، ریویو ج۲۲ نمبر۲ ص۳۴، بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء، الفضل ج۱۶ نمبر۳۷ ص۷، مورخہ ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء)

مسلمان: بے شک (مشکوٰۃ شریف ص۵۰۸، باب بدأالخلق و ذکر الانبیاء فصل اوّل) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بحوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی ازرق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وادی ہرشے میں حضرت یونس علیہ السلام کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا ہے۔ مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ: ''قال كأنی انظر الی موسیٰ'' (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسیٰ کی طرف) اور الفاظ: ''قال كأنی انظر الی يونس'' (فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونس کی طرف) اس پر دال ہیں۔ مگر (صحیح مسلم ج اوّل ص۴۰۸، مسند احمد ج۲ ص۲۷۲، ۲۹۰، ۵۱۳، ۵۴۰، مستدرک حاکم ج۲ ص۵۹۵، کنزالعمال ج۱۴ ص۶۱۹ نمبر۳۹۷۲۶) کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں: ''قال كأنی انظر الی عيسیٰ'' پس حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت یونس نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

قادیانی: ''آنحضرت ﷺ نے جس طرح وادی ارزقا سے گزرتے ہوئے حضرت موسیٰ کو حج کے لئے جاتے دیکھا۔ ثنیہ ہرشے میں حضرت یونس کو لبیک کہتے سنا۔ ایسا ہی حضور نے ''فج الروحاء'' سے گزرتے حضرت مسیح کو لبیک کہتے سنا اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنی بغیر کسی تاویل کے یہ ہوں گے کہ بخدا ابن مریم ''فج الروحاء'' میں حج یا عمرہ یا ہر دو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں؟ (الفضل ج۱۶ نمبر۷۳ ص۷، مورخہ ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء)

مسلمان: ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: کلامی یفسر بعضہ بعضا'' کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔'' (الفضل ج۱۶ نمبر۷۳ کالم۳ ص۷، مورخہ ۱۹/مارچ ۱۹۲۹ء) مسند احمد شریف اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں آئی ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ قادیانی مولوی کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد حج کریں گے۔ (کنزالعمال ج۱۴ ص۶۱۹ حدیث: ۳۹۷۲۶، منتخب کنزالعمال ج۶ ص۵۶، حج الکرامہ ص۴۲۳) میں حدیث نبوی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (حمامتہ البشریٰ ص۸۸، خزائن ج۷ ص۳۱۲) میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ مگر الفاظ: ''من السماء'' نقل نہیں کئے ہیں۔ اس جگہ مرزا قادیانی نے امانت سے کام نہیں لیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے: ''وما کان لنبی ان یغل'' یعنی کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ خیانت کرے۔ اس معیار قرآنی کی رو سے مرزا قادیانی اپنے دعوؤں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

قادیانی: ''فج'' کے معنی راستہ کے ہیں اور ''روحاء'' سے مراد راحت والا یعنی آرام کا راستہ مراد اسلام ہے۔ یعنی مسیح موعود اسلام کے راستہ میں کمر باندھے گا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے۔ یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی یا دونوں جمع کرے گا۔ جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔ اوّل یہ ایک آنحضرت ﷺ کا کشف ہے جو تعبیر طلب ہے..... پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مسیح ابن مریم آئے گا تو اس

پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فیوض وانوار نازل ہوں گے اور اسے علم لدنی عطا کیا جائے گا اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکے گا اور آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہوگا اور آپ کو دو بیماریاں ہوں گی۔ جیسا کہ حدیث میں ان بیماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ریویو ج ۲۲ ش ۲ ص ۳۵، ۳۶، بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء)

مسلمان: مرزائی مولوی کے الفاظ ہیں: ''جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔''

مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے: ''اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں..... اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے۔ اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا۔ یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔''

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۶، ۴۴۵)

۲..... صحیح مسلم اور مسند احمد میں حدیث نبوی میں الفاظ: ''والذی نفسی بیدہ'' آئے ہیں اور مرزا قادیانی حدیث نبوی: ''واقسم باللہ ماعلی الارض من نفس منفوسة یأتی علیها مائة سنة وهیی حیة یومئذ'' پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ''اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے۔ نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔ ورنہ قسم میں کون سا فائدہ ہے۔''

(حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۱۴ حاشیہ، خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر معمول ہیں۔ نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا باب

مسیح علیہ السلام کا نزول ہند میں نہیں بلکہ شام میں

گرمی کا موسم ہے، جون کا مہینہ ہے، موسم گرما اپنے عالم شباب میں ہے، گرمی کی بڑی شدت ہے۔ شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب ایک کوچے میں قریب دس بجے اتوار کے دن ایک مکان میں چند دوستوں کا مجمع ہے۔ ان میں مذہبی گفتگو ہو رہی ہے۔ ایک مرزائی ہے۔ اس کا مدمقابل ایک اہل سنت ہے۔ چند احباب اور بھی تشریف فرما ہیں۔ گفتگو میں سختی اور درشتی نہیں ہے بلکہ سنجیدگی اور متانت ہے۔ زیر بحث یہ مسئلہ ہے کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں ہوں گے یا ملک شام میں۔ مرزائی کا اس پر اصرار ہے کہ مسیح موعود ہندوستان میں ہوا ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی موعود و مسیح موعود ہیں۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام ملک شام میں نازل ہوں گے۔ مرزائی نے جو دلائل دعوے کے اثبات میں پیش کئے ہیں اور اہل سنت نے جو جوابات دیئے ان کو ناظرین کے دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:

<u>مرزائی:</u>

۱..... اس مہدی کے لئے جو مسیح بھی ہے مشرقی جانب مخصوص ہے: ''ان مثل عیسٰی عنداللہ کمثل آدم'' عیسیٰ کو آدم سے تشبیہ دی گئی ہے اور آدم کا نزول ہند میں ہوا ہے۔ پس عیسیٰ بھی ہند میں نازل ہوگا۔

۲..... (کنزالعمال ج۷ ص۲۰۲، باب غزوۃ الہند) میں امام نسائی نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ جو ہند میں جہاد کرے گا: ''وعصابۃ معہ عیسٰی ابن مریم'' اور ایک وہ جو ہند میں مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔

۳..... تمام مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ پیش گوئی: ''لیظھرہ علی الدین کلّہ'' کا ظہور امام مہدی مسیح موعود کے ہاتھ پر ہوگا۔ پس اس کے ظہور کے لئے وہ ملک مناسب ہے جس میں ہر مذہب کا نمونہ موجود ہو اور سب کو آزادی بھی ہو اور یہ خصوصیت محض ہند کو ہے اور

ایک صاحب نے مہدی پنجاب ہند کے اعداد یکساں بیان کئے ہیں تا کہ مناسبت ظاہر ہو۔

۴..... دجال کے ظہور کا مقام بھی مشرق ہے۔ پس اس فتنہ کا دور کرنے والا بھی مشرق ہی میں چاہئے۔

۵..... پھر ایک حدیث میں جو جواہر الاسرار محررہ ۸۴۰ھ میں ہے۔ اس میں صاف لکھا ہے: ''یخرج المهدی من قریة یقال له قده'' یعنی قادیان اور یہ دمشق کی مشرق میں بھی ہے۔

نوٹ: یہ مضمون قادیان کے رسالہ (تشحیذ الاذہان ج ۷ ش ۷ ص ۲۹۹، ۳۰۰، تشحیذ الاذہان ص ۶۴، بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء) پر ہے۔

جواب اہل سنت: مرزائی کے پیش کردہ پانچ دلائل کی تردید کرنے سے پیشتر میں چند دلائل اپنے عقیدہ کی تائید میں لکھتا ہوں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ملک شام میں ہوں گے۔ ان مندرجہ ذیل احادیث نبویہ کو غور سے سنئے:

دلیل نمبر۱: ''حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ ابن مریم دجال کو باب لد پر قتل کرے گا۔'' (سنن ترمذی شریف ج ۲ ص ۴۸، باب ماجاء فی قتل عیسٰی ابن مریم الدجال، کتاب جائزۃ الشعوذی شرح سنن ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

ب..... (صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ۴۰۱، سنن ابن ماجہ ص ۲۹۷، باب فتنۃ الدجال) پر حضرت نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان سے ایک حدیث نبوی آئی ہے۔ جس کا ایک حصہ یوں ہے: ''مسیح علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے۔ اس کو پاویں گے باب لد پر۔ پس اس کو قتل کر ڈالیں گے۔''

نوٹ نمبر۱: ''لد علاقہ فلسطین میں ایک گاؤں ہے۔'' (نووی شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، جائزۃ الشعوذی ج ۲ ص ۱۱۰، رفع العجاجۃ عن سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۲۸، مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۱۸۷، ۱۹۸، اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۵۱، مظاہر حق ج ۴ ص ۳۵۷، مجمع البحار ج ۴ ص ۴۹۰، باب لد، قاموس ج ۱ ص ۳۴۸، تاج العروس ج ۲ ص ۴۹۳، منتہی الارب ج ۴ ص ۸۰، لسان العرب ج ۴ ص ۳۹۶)

نوٹ نمبر۲: ''حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔ اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔'' (ازالہ اوہام ص ۲۲۰، خزائن ج ۳ ص ۲۰۹)

دلیل نمبر۲: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ روایت کی حضرت رسول

خداﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسیح الدجال جانب مشرق سے نکلے گا اور قصد اس کا مدینہ مطہرہ میں آنے کا ہوگا۔ یہاں تک کہ کوہ احد کے پیچھے ٹھہرے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ ملک شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں ہی وہ ہلاک ہوگا۔'' (مشکوٰۃ شریف ص ۴۷۵، باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال فصل اوّل، مرقاۃ المفاتیح ج ۵ ص ۲۰۴، اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۳۵۷، مظاہر حق ج ۴ ص ۳۶۲)

دلیل نمبر۳: ''یقتلہ اللہ تعالٰی بالشام علی عقبۃ یقال لھا عقبۃ افیق لثلاث ساعات یمضین من النھار علٰی ید عیسٰی ابن مریم'' (کتاب کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷) پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت آئی ہے۔ جس کا ایک حصہ یہ ہے: ''اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں دن کے تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔'' (عسل مصفی حصہ دوم ص ۷۶)

دلیل نمبر۴: ''عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ وذکروا الھند یغزوالھندبکم جیش یفتح اللہ علیھم حتٰی یاتوا بملوکھم مغللین بالسلاسل یغفراللہ ذنوبھم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم علیہ السلام بالشام (نعیم بن حماد)'' (کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷، کتاب حجج الکرامہ ص ۳۴۳)

دلیل نمبر۵: ''حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثناسلیمان بن داؤد قال ثناحوب بن شداد عن یحیٰی بن ابی کثیر قال حدثنی الحضرمی بن لاحق ان ذکوان اباصالح اخبرہ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرت قالت دخل علّی رسول اللہ وانا ابکی فقال لی مایبکیک قلت یارسول اللہ ذکرت الدجال فبکیت فقال رسول اللہ ﷺ ان یخرج الدجال وانا حیی کفتیکموہ وان یخرج الدجال بعدی فان ربکم عزوجل لیس باعوروانہ یخرج فی یھودیۃ اصفھان حتٰی یأتی المدینۃ ینزل ناحیتھا ولھا یومئذ سبعۃ ابواب علٰی کل نقب منھا ملکان فیخرج الیہ شرار اھلھا حتٰی الشام مدینۃ بفلسطین باب لد قال ابوداؤد مرۃ حتٰی یأتی بفلسطین باب لد فینزل عیسٰی علیہ السلام فیقتلہ ثم یمکث عیسٰی علیہ السلام فی الارض اربعین سنۃ اماماعدلا وحکما مقسطا'' (مسند احمد ج ۶ ص ۷۵، مطبوعہ مصر)

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس حال میں کہ میں رو رہی تھی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کس چیز نے تجھے رلایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دجال کا ذکر پایا۔ پس میں رو پڑی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دجال نے خروج کیا میری زندگی میں تو میں تمہاری طرف سے اس کو کافی ہوں گا اور اگر اس نے خروج کیا میرے بعد تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں۔ دجال شہر اصفہان کے یہود سے خروج کرے گا۔ یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کی طرف آئے گا اور اس کے قریب کسی جگہ ٹھہرے گا۔ اس روز مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر راستے پر دو فرشتے ہوں گے۔ پس دجال کی طرف شریر لوگ نکلیں گے۔ یہاں تک کہ دجال ملک شام میں آئے گا۔ فلسطین میں مقام لد کے دروازے پر۔ ابوداؤد نے کہا فلسطین میں آئے گا لد مقام پر۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امام ہوں گے، عادل اور حاکم ہوں گے انصاف کرنے والے۔ ﴾

<u>دلیل نمبر ۶</u>: (سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸، باب فتنۃ الدجال، رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۳۸) پر حضرت ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت مرفوعاً آئی ہے۔ جس کا ایک حصہ یوں ہے: ’’عرب میں اکثر لوگ بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک شخص ہوگا۔ ایک روز ان کا امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھانا چاہے گا۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام صبح کے وقت اتریں گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھاویں۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیں گے۔ پھر اس سے فرمائیں گے تو ہی آگے بڑھ۔ اس لئے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی۔ خیر وہ امام لوگوں کو نماز پڑھادے گا۔ جب نماز سے فارغ ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہاں پر دجال ہوگا۔ ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ، جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا گھل جائے گا جیسے نمک میں پانی گھل جاتا ہے اور دجال بھاگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماویں گے میرا ایک وار تجھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا۔ آخر باب لد کے پاس اس کو پاویں گے اور اس کو قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔‘‘

نوٹ: اس حدیث نبوی نے تو مرزا قادیانی کی مسیحیت اور باطلہ تاویلات پر پانی پھیر دیا ہے۔

دلیل نمبر ۷: حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی نے بھی فرمایا ہے کہ ملک شام ارض محشر ہے۔ اس جگہ لوگ جمع ہوں گے اور اس جگہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس جگہ اللہ تعالیٰ گمراہ جھوٹے دجال کو ہلاک کرے گا۔ (تفسیر ابن جریر ج ۷ ص ۳۱)

عرض حبیب

۱..... حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا رفع ملک شام ہی سے ہوا تھا۔ ملک شام ہی میں آپ کا نزول ہوگا۔

۲..... پہلی دفعہ یہود نامسعود نے آپ کو قتل کرنا چاہا۔ دوبارہ آپ تشریف لاکر یہود کو اور دجال کو قتل کریں گے۔

۳..... پہلی دفعہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تلوار نہیں اٹھائی۔ اب آن کر تلوار اٹھائیں گے۔ دجال کے قتل کے بعد جنگ بند ہو جائے گی۔

۴..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام نے شادی نہیں کی اب آن کر شادی کریں گے۔

(تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

۵..... پہلی دفعہ مسیح علیہ السلام کی اولاد نہ تھی اب اولاد ہوگی۔

۶..... پہلی بار حکومت وسلطنت نہ کی تھی اب حکومت کریں گے۔

(طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۲۶)

۷..... پہلی بار انجیل پر عمل کیا تھا۔ جب دوسری بار تشریف لائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں گے۔

۸..... دین اسلام پھیلائیں گے۔

۹..... پولوس کے پھیلائے ہوئے دین (موجودہ مسیحیت) کو مٹا دیں گے۔

۱۰..... بیت اللہ شریف کا حج کریں گے۔ (صحیح مسلم ومسند احمد)

۱۱..... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام کریں گے۔

(رسالہ انتباہ الاذکیا ص ۴، ۵، حجج الکرامہ ص ۴۲۹)

۱۲..... آنحضرت ﷺ کے مقبرہ شریف میں دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ (حجج الکرامہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

مرزائی کے دلائل کا جواب

الف..... سورۃ آل عمران کی آیت مقدسہ: ''ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون'' میں حضرت مسیح ناصری کی مثال حضرت آدم کی سی پیش کی گئی ہے۔ یعنی آپ بن باپ پیدا ہوئے اور حضرت آدم بن باپ وبن ماں۔ اس آیت میں کسی مثیل مسیح کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

ب..... (سنن نسائی کتاب الجہاد، باب غزوہ ہند ص ۳۹۶، کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲) کے حوالہ سے جو روایت پیش کی گئی ہے۔ اس میں لفظاً یا اشارتاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام ہند میں ہوگا۔ البتہ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۷، حجج الکرامہ ص ۳۴۳) کے حوالہ سے جو روایت میں نے بطور دلیل چہارم لکھی ہے۔ اس کے الفاظ: ''فیجدون ابن مریم باالشام'' صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ابن مریم علیہما السلام ملک شام میں ہوں گے۔

ج..... شہر لندن میں بھی ہر فرقے، ہر ملک، ہر قوم کے لوگ پائے جاتے ہیں اور وہاں مذہبی آزادی بھی ہے۔

د..... (مشکوٰۃ شریف مترجم ج ۴ ص ۱۱۸) پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت آئی ہے کہ دجال مشرق کی جانب سے ملک خراسان سے خروج کرے گا۔ مگر نصاریٰ یورپ (پادری اور فلاسفر) تو مغرب سے آئے ہیں اور یورپ ایشاء کے مغرب میں ہے۔

ہ..... کتاب جواہر الاسرار حدیث کی مستند کتاب نہیں ہے۔ البتہ محدث ابن عدی نے کامل میں یہ روایت لکھی ہے: ''یخرج المھدی من قریۃ بالیمن یقال لھا کرعۃ'' مگر اس روایت میں ایک راوی عبدالوہاب ضحاک ہے۔ جس کو ابوحاتم نے جھوٹا کہا۔ نسائی وغیرہ نے متروک کہا۔ دارقطنی نے منکر الحدیث کہا۔ (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۱)

(کتاب فصل الخطاب قلمی، غایت المقصود ج ۱ ص ۱۶۴، ۱۶۵، حجج الکرامہ ص ۳۵۸) پر بحوالہ دلائل النبوت لفظ ''کرعہ'' لکھا ہے۔ لفظ ''قدہ، کدہ، کدیہ، کدعہ'' صحیح نہیں ہے بلکہ لفظ کرعہ ہے۔ (احوال الآخرت حافظ محمد صاحب ص ۲۳)

دوسرا باب

مرزا غلام احمد قادیانی مثیل مسیح علیہ السلام نہیں

مرزا قادیانی کا دعویٰ

''وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۸۲، خزائن ج ۳ ص ۴۶۸)

''سو مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ یہی عاجز ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۸۶، خزائن ج ۳ ص ۴۷۰)

دعویٰ کی تشریح

''اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔'' (تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۱، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۱، کتاب عسل مصفی ج ۲ ص ۶۲۸ بحوالہ اشتہار مورخہ ۲ ؍اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مشابہت تامہ:

۱..... مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا: ''اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۴۹۹ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۵۹۴)

۲..... ''اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔''

(کشتی نوح ص ۴۹، خزائن ج ۱۹ ص ۵۳)

اقوال: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے مشابہت تامہ نہیں ہے اور مرزا قادیانی حضرت مسیح ناصری کے مثیل نہ تھے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل نقشہ سے ثابت ہوتا ہے:

۱..... **سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:** حضرت عیسیٰ ابن مریم باپ کے بغیر پیدا ہوئے تھے۔

(ازالہ اوہام ص ۶۶۹، خزائن ج ۳ ص ۴۶۱)

۱..... **مرزا قادیانی:** مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔

(کشف الغطاص ۱، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۹)

۲..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام نے مہد میں باتیں کیں۔

(تریاق القلوب ص۴۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱۷)

۲..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے مہد میں باتیں نہیں کیں۔

۳..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی بیوی نہیں تھی۔

(رسالہ ریویوص۱۲۴، بابت ماہ اپریل ۱۹۰۲ء)

۳..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کی شادی ہوئی تھی اور آپ کی دو بیویاں تھیں۔

۴..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح علیہ السلام کی کوئی آل (اولاد) نہ تھی۔

(تریاق القلوب ص۹۹ حاشیہ، خزائن ج۱۵ ص۳۶۳)

بودن عیسٰی بے پدر وبے فرزندان

(مواہب الرحمٰن ص۷۶، خزائن ج۱۹ ص۲۹۵)

۴..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کے ہاں کئی لڑکے اور لڑکیاں ہوئی ہیں۔

۵..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی ''عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح ص۶۵ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۷۱)

۵..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی شراب نہ پیا کرتے تھے نہ کسی بیماری کی وجہ سے نہ کسی پرانی عادت کی وجہ سے۔ (بلکہ تقویت؟)

۶..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی ''یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔'' (ست بچن ص۱۷۱ حاشیہ، خزائن ج۱۰ ص۲۹۵)

۶..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کو مرگی کی بیماری نہ تھی۔

۷..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی ''حضرت مسیح مسمریزم میں مشق کرتے تھے۔'' (ازالہ اوہام ص۳۱۲ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۹)

۷..... مرزا قادیانی: ''مرزا قادیانی کو مسمریزم نہ آتا تھا بلکہ آپ اس عمل کو قابل نفرت اور مکروہ سمجھتے تھے۔'' (ازالہ اوہام ص۳۰۹ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۸)

۸..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲/۱/۳۳ سال کی عمر میں پھانسی پر چڑھائے گئے تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص۱۲۷، خزائن ج۱۷ ص۳۱۱)

۸..... مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا تھا۔

۹..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا قادیانی ''حضرت مسیح صلیب پر مرے نہ تھے۔ البتہ بے ہوش ہو گئے تھے اور مرہم عیسیٰ سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔''

(مسیح ہندستان میں ص۵۴، ۵۶، خزائن ج۱۵ ص۵۶، ۵۷)

۹..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہ آئے تھے۔

۱۰..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: کتاب میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے۔ ''مسیح نے صلیبی واقعہ کے بعد شام سے نکل کر ملک عراق، عرب، ایران، افغانستان، پنجاب، بنارس، نیپال، کشمیر کا سفر کیا تھا۔''

(مسیح ہندوستان میں ص۵۳ خلاصہ، خزائن ج۱۵ ص۵۳، ۷۰)

۱۰..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے بٹالہ، گورداسپور، سیالکوٹ، جہلم، امرتسر، لاہور، ہوشیار پور، جالندھر، دہلی، علی گڑھ، لدھیانہ وغیرہ مقامات کا سفر کیا یا یوں کہو کہ صوبہ پنجاب اور یوپی کے باہر نہ نکلے۔ یہ مرزا قادیانی کی سیاحت ہے۔

۱۱..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: ''ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہو سکتی ہے عیسیٰ علیہ السلام سب سے اوّل نمبر پر ہیں۔'' (نصرۃ الحق ص۴۵، خزائن ج۲۱ ص۵۸)

۱۱..... مرزا قادیانی: ''لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۴، خزائن ج۲۱ ص۹۵، ۹۶)

۱۲..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مسیح ناصری نے کبھی یہ اقرار نہ کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

۱۲..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی نے اقرار کیا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

(اخبار بدر ص۵، مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء، رسالہ تشحیذ الاذہان ص۵، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

۱۳..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نبی اللہ اور رسول اللہ کے ساتھ ایسا واقعہ کبھی نہ پیش آیا تھا۔

۱۳..... مرزا قادیانی: مرزا بشیر احمد مرزائی ایم.اے نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۱۶، روایت نمبر۱۹)

۱۴..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی ذات مبارک ان تمام مرضوں سے پاک وصاف تھی۔

۱۴..... **مرزا قادیانی:** مرزا قادیانی کو دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق تھا۔ (رسالہ ریویوص ۲۶، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

۱۵..... **سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:** حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے کبھی ایسا نہ فرمایا تھا۔

۱۵..... **مرزا قادیانی:** مرزا قادیانی نے اپنی نسبت لکھا ہے کہ: ''حافظہ اچھا نہیں۔ یاد نہیں رہا۔'' (نسیم دعوت ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۹ حاشیہ)

۱۶..... **سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:** اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام توام نہیں تھا۔
(نزول المسیح ص ۱۲۷، خزائن ج ۱۸ ص ۵۰۵)

۱۶..... **مرزا قادیانی:** ''میں آدم کی طرح توام ہوں۔''
(نزول المسیح ص ۱۲۷، خزائن ج ۱۸ ص ۵۰۵)

۱۷..... **سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں محض جمالی رنگ تھا۔
(نزول المسیح ص ۱۲۷، خزائن ج ۱۸ ص ۵۰۵)

۱۷..... **مرزا قادیانی:** ''آدم کی طرح میں جمالی اور جلالی دونوں رنگ رکھتا ہوں۔''
(نزول المسیح ص ۱۲۷، خزائن ج ۱۸ ص ۵۰۵)

۱۸..... **سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:** بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔
(کتاب ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴)

۱۸..... **مرزا قادیانی:** میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔''
(ایام الصلح ص ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۴)

۱۹..... **سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:** حضرت مسیح علیہ السلام کی عمر ۱۲۰ برس ہوئی ہے۔
(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۱)

۱۹..... **مرزا قادیانی:** مرزا قادیانی کی عمر ۱۹۰۸ء میں ۶۹ برس شمسی حساب سے تھی۔
(کتاب نورالدین ص ۱۷۱، سطر ۱۹)

۲۰..... **سیدنا عیسیٰ علیہ السلام:** (پارہ اوّل قرآن مجید مع ترجمہ اردو وفوائد تفسیریہ ص ۱۸۴) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صاحب شریعت نبی ہیں۔

۲۰..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی غیر تشریعی امتی نبی ہیں۔ (حقیقت النبوۃ ص ۱۱۱)

۲۱..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے براہ راست فیضان پایا ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۳۷)

۲۱..... مرزا قادیانی: اور حضرت مسیح محمدی (یعنی مرزا قادیانی) نے حضرت محمد ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۳۷)

۲۲..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے بھی یہی نکلا کہ میں اسرائیل کی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔'' (چشمہ معرفت ص ۶۸، خزائن ج ۲۳ ص ۷۶)

۲۲..... مرزا قادیانی: مرزا قادیانی کا الہام ہے: ''قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۰۰)

۲۳..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے۔ جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بنا لیتے (یعنی زمین پر ہی بلا بستر کے لیٹ رہتے) پھر فرماتے کہ نہ تو میرا گھر ہے کہ جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو اور نہ کوئی اولاد ہے کہ جن کے مرنے کا غم ہو۔ (عسل مصفی حصہ اوّل ص ۱۹۱، ۱۹۲)

۲۳..... مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ حالت نہ تھی۔ کئی بیویاں تھیں کئی بچے تھے۔ قریباً تین لاکھ روپے کی آپ کو آمدنی ہوئی تھی۔ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱)

۲۴..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام: بقول مرزا غلام احمد قادیانی، آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ۲۲ رویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۷۸، خزائن ج ۳ ص ۲۴۱)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی سے چھ سو برس پہلے گزرے ہیں۔

(راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۴ ص ۱۶۷)

مطلب یہ نکلا کہ حضرت مسیح علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولہویں صدی میں ہوئے ہیں۔

۲۴..... مرزا قادیانی: مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۲۶۰ھ میں ہوئی تھی۔

(رسالہ ریویوص ۱۵۴، بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء)

دعویٰ مسیحیت ۱۳۰۸ھ میں کیا اور وفات ۱۳۲۶ھ میں ہوئی۔

سنت اللہ کے معنی

مع

رسالہ واقعات نادرہ

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النّبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین!

واضح ہو کہ مرزائیوں کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کرتا ہے کہ آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت نہیں ہے کہ کبھی کسی کو اس جسم کے ساتھ آسمان پر لے گیا ہو۔ (حکیم خدا بخش مرزائی کی کتاب عسل مصفی حصہ اوّل ص ۵۰۵، ۵۰۶)

اس مرزائی مصنف نے لکھا ہے کہ: ''ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ''یعنی اے رسول تمہیں معلوم رہے سنت اللہ میں ہرگز تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ پس جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کے لئے مقرر فرمایا ہے وہی مسیح علیہ السلام کے لئے ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ جو سنت دیگر انبیاء ورسل وعامۃ الناس کے لئے جاری وساری ہے۔ اس سے مسیح علیہ السلام مستثنیٰ رکھے جائیں۔'' (عسل مصفی حصہ اوّل ص ۲۸۹)

اقوال: الزامی جواب: حکیم خدا بخش مرزائی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ: ''وہ یہی عیسیٰ علیہ السلام جو برخلاف عام سنت اللہ کے خارق عادت طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے۔''
(عسل مصفی حصہ اوّل ص ۴۹۵)

پس میں پوچھتا ہوں کہ جو قانون اللہ تعالیٰ نے دیگر بنی آدم کی پیدائش کے لئے مقرر فرمایا ہے کیا وہی قانون مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے لئے ہے۔ کیا وجہ ہے کہ جو سنت دیگر انبیاء ورسل وعامۃ الناس کی پیدائش کے لئے جاری وساری ہے۔ اس سے حضرت مسیح علیہ السلام مستثنیٰ رکھے گئے ہیں؟

تحقیقی جواب: معلوم ہو کہ کسی قاعدہ کو سنت اللہ یا خدا کا قاعدہ قرار دینے کے دو طریقے ہیں، ایک نقلی اور دوسرا عقلی۔ نقلی یہ کہ قرآن شریف یا حدیث صحیح میں اسے سنت اللہ کہا ہو اور عقلی یہ کہ ہم اس کارخانہ قدرت کے انتظام کے سلسلہ پر نظر کر کے کسی امر کو سنت اللہ قرار دے لیں۔ اسے علم منطق میں استقراء کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ تام اور ناقص۔ تام اسے کہتے ہیں کہ تمام ہم قسم جزئیات پر نظر کریں اور ان میں ایک مشترک نظام پائیں اور اسے قاعدہ قرار دیں۔

ناقص یہ کہ چند جزئیات پر نظر کر کے ایک امر کو قاعدہ قرار دیں۔ استقرائے تام جو عقلاً سب جزئیات کا حصر کرے مفید یقین ہوتا ہے اور استقرائے ناقص مفید ظن ہوتا ہے۔ (مستفاد از ملاّ مبین بحث استقراء ج ۲ ص ۲۴۹) کیونکہ تمام جزئیات کا حصر نہیں ہوا اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض دیگر جزئیات جو ہمارے علم میں نہیں آئیں۔ اس نظام و قاعدہ کے ماتحت نہ ہو جو ہم نے سمجھ رکھا ہے۔ پس اس قرار داد کو قاعدہ کہنا درست نہیں کیونکہ قاعدہ وہ ہے جو جمیع جزئیات پر منطبق ہو۔ لہٰذا وہ ہمارا سمجھا ہوا قاعدہ سنت اللہ نہ رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ جس امر کو ہم نے سنت اللہ قرار دیا ہے۔ آیا اس کے متعلق خدا نے یا اس کے رسول ﷺ نے کہا ہے کہ یہ امر سنت اللہ ہے یا جو قاعدہ ہم نے اپنے استقراء سے بنایا ہے۔ وہ سب جزئیات کو دیکھ بھال کر بنایا ہے اور ہم اس کی مخلوقات کا احاطہ کر چکے ہیں اور اس کی قدرت کے اسرار کو اور اس کے نظام کو کامل طور پر سمجھ چکے ہیں۔

قرآن وحدیث کا واقف اور نظام قدرت پر صحیح نظر رکھنے والا بے شک گردن جھکا دے گا اور اس امر کو تسلیم کرے گا کہ ان قواعد کو جو ہم نے بنائے ہیں۔ خدا و رسول نے ہرگز سنت اللہ نہیں کہا اور ہمارا استقراء بالکل ناقص ہے۔ کیونکہ مخلوقات الٰہی اور اس کے عجائبات قدرت انسان کے احاطہ علم سے باہر ہیں۔ ہم کو: ''**وما یعلم جنود ربک الّاھو** (مدثر: ۲۹) ''یعنی تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور: ''**وما اوتیتم من العلم الّاقلیلا** (بنی اسرائیل: ۱۵) ''یعنی تم کو تو صرف تھوڑا سا علم عطا کیا گیا ہے، کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ آیت: ''**ولن تجد لسنة الله تبدیلا** (الفتح: ۲۶) ''اور اس کی دیگر نظائر کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ ان آیات میں سنت اللہ سے انبیاء کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب اور خذلان و ناکامی مراد ہے۔ سو اس امر کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری یہ قدیمی روش ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اس بات کے سمجھنے کا آسان طریق یہ ہے کہ یہ آیات جہاں جہاں قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں۔ طالب مشتاق ان مواضع کو نکال کر ماقبل و مابعد پر نظر کرے تو ساتھ ہی انبیاء علیہم السلام کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی ناکامی اور ان پر خدا کی مار اور پھٹکار کا ذکر موجود ہوگا۔ پس قاعدہ نظم و ارتباط قرآن حکیم اس کو مجبور کر دے گا

کہ وہ تسلیم کرے کہ اس جگہ سنت اللہ سے مراد پیغمبروں کی نصرت اور ان کے دشمنوں کی تعذیب وخذالان ہے۔ چنانچہ وہ سب مواضع علی الترتیب مع ان کے ماقبل کے نقل کر کے فیصلہ ناظرین کے فہم رساء پر چھوڑتے ہیں۔

(از کتاب شہادت القرآن حصہ اوّل ص ۳۳ تا ۳۵، از مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ)

پہلا مقام: خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: ''وان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منها واذالایلبثون خلافک الّاقلیلا سنة من قدارسلنا قبلک من رسلنا ولاتجد لسنتنا تحویلا (بنی اسرائیل: ۷۶، ۷۷)'' ﴿اور تحقیق نزدیک تھے کہ اکھاڑتے تجھ کو اس زمین سے تا کہ نکال دیوے تجھ کو اس میں سے اور اس وقت نہ رہیں گے تیرے پیچھے مگر تھوڑے، عادت ان کی کہ تحقیق بھیجا ہم نے تجھ سے پیشتر اپنے رسولوں سے اور تو نہ پاوے گا واسطے عادت جاری کے تغیر۔﴾

اس مقام پر صاف مذکور ہے کہ کفار مکہ پیغمبر ﷺ کو مکہ شریف سے نکالنا چاہتے تھے۔ اللہ نے آپ کو تسلی فرمائی کہ اگر آپ کو نکالیں گے تو خود بھی نہ رہیں گے۔ کیونکہ انتقام انبیاء از اعداء ہماری سنت قدیمہ ہے اور یہ کبھی تبدیل نہ ہوگی۔ اس آیت کے ذیل میں تفسیر کبیر میں کہا ہے: ''یعنی ان کل قوم اخرجوا نبیهم سنة الله ان یهلکهم الله'' یعنی خدا تعالیٰ کی اس سے یہ مراد ہے کہ جس کسی قوم نے اپنے نبی کو نکالا ان کے متعلق خدا کی سنت یہی ہے کہ ان کو بس ہلاک ہی کر دیوے۔

دوسرا مقام: ''البتہ اگر منافق اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور شہر میں بری خبریں اڑانے والے باز نہ رہیں گے۔ البتہ پیچھے لگا دیں گے ہم تجھ کو ان کے۔ پھر نہ ہمسایہ رہیں گے تیرے بیچ اس کے مگر تھوڑے دنوں، لعنت کئے جائیں جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور قتل کئے جائیں۔ خوب قتل کرنا۔ عادت اللہ کی بیچ ان لوگوں کے کہ گزرے پہلے اس سے اور ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا۔'' (الاحزاب: ۶۰ تا ۶۲)

تیسرا مقام: ''اور نہیں گھیرتا مکر برا مکر کرنے والوں کو۔ پس نہیں انتظار کرتے مگر عادت پہلوں کی۔ پس ہرگز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا اور ہرگز نہ

پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے پھیر دینا۔ کیا نہیں سیر کی، انہوں نے بیچ زمین کے پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے اور تھے بہت سخت ان سے قوت میں۔''

(فاطر:۴۳،۴۴)

نوٹ: تفسیر ابوالسعود میں ہے:''ای سنة الله فیهم بتعذیب مکذ بیهم'' یعنی ایسے لوگوں کے بارے میں خدا کی سنت ہے کہ مکذبین کو عذاب کرے۔

چوتھا مقام: ''کیا پس نہیں سیر کی انہوں نے زمین میں۔ پس دیکھیں کیونکر ہوا آخر کام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے زیادہ تر ان سے اور سخت تر قوت میں اور نشانیوں میں زمین میں۔ پس نہ کفایت کیا ان سے اس چیز نے کہ تھے کماتے۔ پس جب آئے ان کے پاس رسول ان کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک ان کے تھی علم سے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے کہ تھے ساتھ اس کے استہزاء کرتے۔ پس جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا کہا انہوں نے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور منکر ہوئے ہم ساتھ اس چیز کے کہ تھے ہم ساتھ اس کے شریک کرتے۔ پس نہ تھا کہ نفع کرتا ان کو ایمان ان کا جب دیکھا انہوں نے عذاب ہمارا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گزر گئی ہے اپنے بندوں کے اور زیاں پایا اس جگہ کافروں نے۔'' (المومن:۸۲تا۸۵)

پانچواں مقام:''ولو قاتلکم الذین کفروا لولّو الادبار ثم لایجدون ولیا ولا نصیرا سنة الله التی قدخلت من قبل ولن تجدلسنة الله تبدیلا (الفتح:۲۲،۲۳)''﴿اور اگر لڑیں تم سے وہ لوگ کہ کافر ہوئے۔ البتہ پھیر لیتے پیٹھ پھر نہ پاتے کوئی دوست اور نہ مدد دینے والا۔ عادت اللہ کی جو تحقیق گزری ہے اس سے پہلے اور ہرگز نہ پائے گا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا۔﴾

آیۃ اللہ: خوب یاد رکھو کہ عادات الٰہیہ جو بنی آدم سے تعلق رکھتے ہیں دو طور کے ہیں۔ ایک عادات عامہ جو روپوش اسباب ہو کر مسبب پر مؤثر ہوتی ہیں۔ دوسری عادات خاصہ جو بتوسط اسباب خاص تعلق رکھتی ہیں جو اس کی رضا اور محبت میں کھوئے جاتے ہیں اور اسی درجہ میں جب کوئی انسان پہنچ جاتا ہے تو اس سے خرق عادات کا ظہور ہوتا ہے اور اللہ

عزوجل جب کوئی کام بتوسط اسباب خاص پیدا فرماتا ہے تو اس کا نام شریعت الٰہیہ میں آیت اللہ ہے۔ جس کو معجزہ اور کرامت وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ سنت اللہ اور آیت اللہ میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں آیت اللہ کا لفظ کسی امر کے متعلق آیا ہے تو اس سے امور خارق عادات مراد ہے۔ اس کو سنت اللہ کہنا غلط ہے۔''

(از کتاب حنفیہ پاکٹ بک حصہ اوّل ص ۹۳، ۹۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات

''اے موسیٰ علیہ السلام یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی فائدے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو پھینک دے۔ پس حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی کو پھینکا۔ پس ناگہاں وہ سانپ تھا دوڑتا۔ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو پکڑ لے اور مت ڈر۔ ابھی ہم اس کو پہلی حال میں پھیر دیں گے اور اپنا ہاتھ اپنے بازو کی طرف ملا۔ نکل آئے گا سفید بغیر کسی عیب کے، نشانی دوسری تا کہ دکھلا دیں ہم تجھ کو نشانیاں اپنی بڑی میں سے۔'' (طٰہٰ: ۱۷ تا ۲۳)

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

''اور یاد کر کتاب میں حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کو جس وقت اپنے اہل سے الگ جا پڑی مشرقی جگہ میں پس ان سے پردہ کیا۔ پس ہم نے اپنی روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام فرشتے) کو بھیجا۔ پس اس نے اس کے واسطے تندرست آدمی کی صورت اختیار کی۔ حضرت مریم علیہا السلام کہنے لگی میں رحمٰن کے ساتھ پناہ پکڑتی ہوں تجھ سے اگر تو پرہیز گار بھی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام فرشتے نے جواب دیا کہ میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ دے جاؤں تجھے بشارت (یعنی خوشخبری) لڑکا پاکیزہ پیدا ہونے کی۔ حضرت مریم نے کہا میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ درحالیکہ کسی آدمی نے مجھے نہیں چھواء اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا اس طرح تیرے رب نے فرمایا ہے وہ میرے پر آسان ہے: ''ولنجعله آية للناس ورحمة منّا وكان امرمقضيا'' اور تا کہ ہم اس کو لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف مہربانی اور ہے کام مقرر کیا ہوا۔'' (مریم: ۱۶ تا ۲۱)

حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

''وجعلنا ابن مریم وامه آیة وآوینٰھما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین (المؤمنون: ۵۰) '' ﴿اور ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور اس کی ماں مریم صدیقہ علیہا السلام کو نشانی اور جگہ دی ہم نے ان دونوں کو طرف زمین بلند کے جگہ رہنے کی اور پانی جاری کیا۔﴾

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات

(آل عمران:۴۹) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ کہ تحقیق میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشان کے ساتھ آیا ہوں، یہ کہ میں تمہارے واسطے بناتا ہوں مٹی سے مانند صورت جانور کے۔ پس پھونکتا ہوں میں اس میں۔ پس وہ ہو جاتا ہے جانور اللہ کے حکم کے ساتھ اور اچھا کرتا ہوں پیٹ کے جنے اندھے کو اور سفید داغ والے کو، زندہ کرتا ہوں مردے کو ساتھ حکم اللہ کے اور تم کو خبر دیتا ہوں اس چیز کی کہ تم کھاتے ہو اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو تم اپنے گھروں میں۔ تحقیق اس میں البتہ نشانی ہے تمہارے واسطے اگر ہو تم ایمان والے۔''

مائدہ کا نزول

''حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی یا اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوان اتار، ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو اور تیری طرف سے نشانی اور رزق دے ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تحقیق میں اتارنے والا ہوں اس کو تم پر۔ پس جو کوئی کفر کرے اس کے بعد تم میں سے۔ پس تحقیق میں عذاب کروں گا اس کو۔ وہ عذاب کہ نہ عذاب کروں گا وہ کسی کو عالموں میں سے۔'' (المائدہ:۱۱۴،۱۱۵)

اصحاب کہف کا کئی سال سونا

۱..... ''کیا گمان کیا ہے تو نے یہ کہ غار اور اس کھودے ہوئے کے رہنے والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے۔'' (کہف:۹)

۲..... ''پس ہم نے ان کو غار میں سلا دیا کئی برس گنتی کے پھر ہم نے ان کو اٹھایا۔''
(کہف:۱۱،۲۲)

۳..... ''یہ نشانیوں اللہ کی سے ہے۔'' (کہف:۱۷)

۴..... ''اور وہ اپنی غار میں رہے تین سو نو برس۔'' (کہف:۲۵)

معجزہ شق القمر

''قیامت نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیویں اور کہتے ہیں جادو ہے۔ ہمیشہ کا قوی اور جھٹلایا انہوں نے اور پیروی کی اپنی خواہشوں کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہے۔'' (القمر:۱تا۳)

نوٹ:ان سات مختلف واقعات کو آیات اللہ یعنی خدا کی قدرت کے نشانات کہا گیا ہے۔

واقعات نادرہ خدا کی قدرت کے نشان اور مرزا غلام احمد رئیس قادیان

مرزا قادیانی اور ان کے مرید کہا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا رفع جسمانی سنت اللہ اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔ ذیل میں چند ایک ایسے واقعات لکھے جاتے ہیں جو قانون قدرت کے خلاف ہیں اور ان کو مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں نے نہ صرف لکھا ہے بلکہ صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ سرد ہوگئی

''ابراہیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا۔ اس لئے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔'' (حقیقت الوحی ص۵۰، خزائن ج۲۲ ص۵۲)

(۲) حضرت یونس علیہ السلام نبی مچھلی کے پیٹ میں

''اب ظاہر ہے کہ یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس علیہ السلام خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۱۴، خزائن ج۱۵ ص۱۶)

(۳) نبی نے مردہ زندہ کیا

''انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلایا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔'' (براہین احمدیہ ص ۴۳۳، ۴۳۴، خزائن ج ۱ ص ۵۱۸، ۵۱۹)

(۴) حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام بے باپ

''ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔''

(اخبار الحکم ص ۱۱، مورخہ ۲۴ رجون ۱۹۰۱ء)

(۵) حضرت مسیح علیہ السلام نے مہد میں باتیں کیں

''یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔'' (تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ ص ۲۱۷)

(۶) چاند دو ٹکڑے ہو گیا

''قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ: ''اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر ''یعنی قیامت نزدیک آ گئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادو ہے جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔''

(چشمہ معرفت ص ۴۱، ۴۲ حصہ ۲، خزائن ج ۲۳ ص ۴۱۱)

(۷) بعض نادر الوجود عورتیں

''بعض عورتیں جو بہت ہی نادر الوجود ہیں بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی

ہیں کہ ان کی منی دونوں طور قوت فاعلی وانفعالی رکھتی ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش میں آ کر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔''

(سرمہ چشم آریہ ص ۳۷، خزائن ج ۲ ص ۹۶)

(۸) بکرے نے دودھ دیا

''کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر، قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم جناب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا۔ تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ شعر یہ ہے:

مظفر گڑھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

(سرمہ چشم آریہ ص ۳۹، خزائن ج ۲ ص ۹۹)

(۹) ایک مرد نے دودھ دیا

''تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا۔ کیونکہ اس کی ماں مرگئی تھی۔'' (سرمہ چشم آریہ ص ۳۹، خزائن ج ۲ ص ۹۹)

(۱۰) اڈی میں سے پاخانہ آنا

''ان دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور غالباً قرشی نے خود اپنی اڈی میں سوراخ ہو کر اور پھر اس راہ سے مدت تک براز یعنی پاخانہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔''

(سرمہ چشم آریہ ص ۴۰، خزائن ج ۲ ص ۹۹)

(۱۱) خدا اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے

''یہ تو سچ ہے کہ جیسا کہ خدا غیر متبدل ہے اس کے صفات بھی غیر متبدل ہیں۔ اس سے کس کو انکار ہے مگر آج تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کی عمیق در عمیق اور بے حد قدرتوں کی انتہا تک پہنچ گیا ہے بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام ناپیدا کنار ہیں اور اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں داخل ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۹۶، خزائن ج۲۳ ص۱۰۴)

(۱۲) روٹی درختوں کو لگتی ہے

''جزائر ویلکینک میں پکی پکائی روٹی درختوں کو لگتی ہے۔ اسے بریڈ فروٹ کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو برٹن انسائیکلو پیڈیا، جزائر پالی نیشیا۔''

(فاروق قادیان ص۸، مورخہ ۲۷/اکتوبر ۱۹۲۴ء)

(۱۳) داڑھی والی عورت

''۹/جنوری ۱۸۹۲ء کے رسالہ نیچر میں لکھا ہے کہ ایک گھوڑے کے بال ۱۳ فٹ اور دم ۱۰ فٹ ناپے گئے۔ ایک عورت مس اوولنس کی داڑھی کے بال ساڑھے آٹھ فٹ ناپے گئے۔'' (صداقت مریمیہ ص۹۹)

''ایک عورت کی کمر تک لمبی داڑھی تھی۔ ڈریسٹرن کے ہسپتال میں ایک عورت فوت ہوئی، جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط مونچھیں تھیں۔'' (صداقت مریمیہ ص۹۸)

(۱۴) داڑھی والا بچہ

بھیرہ: ۳۰/اکتوبر بھیرہ میں ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا ہے جس کے منہ پر پیدا ہوتے ہی داڑھی ہے۔ داڑھی سے اس کی شکل عجیب سی نظر آتی ہے۔ لوگ اس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔'' (الفضل قادیان ج۱۶ نمبر۳۷ ص۱۲، مورخہ ۶/نومبر ۱۹۲۸ء)

(۱۵) تین ٹانگوں والا بچہ

''اخبار سیاست مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔ امرتسر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان کی نمائش کی جارہی ہے، جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں۔ نصف حصہ جسم میں اندری ہے۔''

(الفضل ج ۱۲ نمبر ۱۱۸ ص ۵، مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۲۵ء)

(۱۶) دانتوں والی مرغی

''نیویارک میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے۔ اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے، جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں۔''

(بدر قادیان ج ۱۱ ش ۳۲ ص ۶، مورخہ ۲۳/مئی ۱۹۱۲ء)

(۱۷) مرد کے ہاں بچہ ہونا

''چند سال گزرے ہیں کہ اخبارات نے شائع کیا کہ یورپ میں کسی جگہ ایک جوان آدمی کے پیٹ میں رسولی پیدا ہوگئی۔ جب وہ بڑھ کر زیادہ تکلیف دینے لگی تو اس پر اپریشن کیا گیا۔ چیرا دینے پر اس میں سے ثابت انسانی بچہ نکلا۔ اگرچہ زندہ نہ تھا، مگر اس کے قریباً تمام اعضاء بنے ہوئے اور پورے تھے۔''

(الفضل ج ۱۶ نمبر ۸۵ ص ۶، مورخہ ۳۰/اپریل ۱۹۲۹ء)

(۱۸) مرد کے پیٹ میں توام بچے

''بلگریڈ (سربیا) کے شفاخانہ میں ایک کاشتکار اپنی بیوی کو داخل کرانے کی غرض سے لے گیا۔ وہ حاملہ تھی جب کاشتکار کی ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی تو ڈاکٹر نے دیکھا کہ اس کاشتکار کے شکم میں ایک غیر معمولی دنبل ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو بے حد تکلیف ہے۔ اس پر عمل جراحی کیا گیا تو دنبل میں سے دو توام بچے برآمد ہوئے۔''

(فاروق قادیان ص ۴، مورخہ ۷/اکتوبر ۱۹۲۹ء)

(۱۹) بے دانت بچے

''ایک یہودی کے دو بچے ایسے پیدا ہوئے تھے کہ ان کی ساری عمر میں نہ تو بال پیدا ہوئے اور نہ ہی ان کے دانت نکلے۔'' (صداقت مریمیہ ص۵۸)

(۲۰) نو برس کی لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا

''ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لینسٹ نمبر۱۵، مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۱ء میں اس طرح لکھا ہے کہ انہوں نے ایسی عورت کو جنایا جس کو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا اور آٹھویں برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔''

(آریہ دھرم ص۵۶، خزائن ج۱۰ ص۶۴)

(۲۱) عجیب بچہ جو پیدائشی بوڑھا ہے

''لنڈن کے اخبار مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب وغریب بچہ کے حالات چھپے ہیں۔ یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزف کاہن سکنہ ۴۸ ہائی سٹریٹ ہائی گیٹ لنڈن کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے چہرے اور جسم پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک رویا ہی نہیں۔''

(فاروق قادیان ج۱۰ نمبر۳۷، ۳۸ ص۲، مورخہ ۶، ۱۳ر جنوری ۱۹۲۶ء)

(۲۲) ۱۶ سیر وزنی بچہ

''دہلی ۹ر ستمبر کل زنانہ ہسپتال میں ایک عورت کے ۱۶ سیر وزنی بچہ پیدا ہوا جو عورت کا چار جگہ سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا۔ بچہ اور اس کی ماں دونوں مر گئے۔''

(الفضل قادیان ج۱۶ نمبر۲۳ ص۱۲، مورخہ ۱۸ر ستمبر ۱۹۲۸ء)

(۲۳) دودھ دینے والا مرد

''اس کے علاوہ میں نے جموں میں ایک آدمی ایسا دیکھا تھا جس کے پستانوں سے عورتوں کی طرح دودھ نکلتا تھا۔ پھر جب ہم قرآن شریف کی طرف غور کرتے ہیں تو وہاں پر

بھی بعض امور نادرہ قسم کے پاتے ہیں۔ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں تین دن تک زندہ صحیح سالم رہنا اور پھر زندہ ہی نکل آنا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کا صحیح سالم سمندر سے پار چلے جانا اور فرعون کا اسی راستہ پر غرق ہو جانا اور شق القمر کا ہونا۔''

(فاروق قادیان ج ۱۸ نمبر ۱۹ ص ۶، ۷، مورخہ ۲۱ راگست ۱۹۳۳ء)

(۲۴) جاپانی مرغی

''ٹوکیو یکم راپریل ناگاساگا کے نزدیک ایک کسان کے پاس ایک مرغی ہے جو باتیں کرتی ہے۔ مرغی چچا، سلام، الوداع اور چند دیگر الفاظ جاپانی زبان میں بول سکتی ہے۔ (ریفارمر)'' (اخبار فاروق قادیان ج ۱۹ نمبر ۴ کالم ۳ ص ۶، مورخہ ۲۸ راپریل ۱۹۳۴ء)

(۲۵) ہنگو میں ایک عجیب الخلقت بچہ

۸ رستمبر ہنگو شہر کے ایک محلہ میں فخر بنگش خان غلام حیدر خان نے ایک ایسے لڑکے کو دیکھا جو دو دن کا تھا۔ دونوں پاؤں کی انگلیاں ایڑیوں کی جگہ تھیں اور دونوں ایڑیاں انگلیوں کی جگہ پر اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بھی الٹی تھیں۔ لوگ اس بچہ کو دیکھنے آ رہے تھے۔''

(اخبار ملاپ لاہور کالم ۳ ص ۱۵، مورخہ ۱۱ رستمبر ۱۹۴۰ء)

(۲۶) عجیب وغریب عورت

''پولینڈ میں ''ماریا زدگر سکا'' نام ایک خاتون ہے، جس کی عمر تو ۶۵ ربرس کی ہے۔ مگر وہ دیکھنے میں بیس سال کی معلوم ہوتی ہے۔ اسے شادی کئے ۳۷ سال گزر چکے ہیں۔ اب تک پولینڈ کے متعدد ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں، مگر وہ اس کے شباب جاودانی کی کوئی توجیہہ نہیں کر سکے۔ ان کا بیان ہے کہ خاتون کی جسمانی حالت اور جلد سے بڑھاپے کے آثار بالکل ظاہر نہیں ہوتے۔ ماریا اپنی عمر میں کبھی بیمار نہیں پڑی۔ اس نے نہ کبھی سگرٹ پیا ہے نہ قہوہ۔'' (اخبار مصباح قایان ج ۱۱ نمبر ۸، ۹ ص ۲۱، مورخہ ۱۵ راپریل ویکم رمئی ۱۹۳۷ء)

(۲۷) بہت سونے والی عورت

''اٹلی میں ایک لڑکی بٹینا پیری ۱۸۶۴ء میں جب کہ اس کی عمر ۱۵ سال کی تھی۔ سوئی

اور آج تک اس کی نیند نہیں کھلی۔ اس تمام عرصہ میں وہ سوئی رہی۔ درمیان میں شاذ و نادر ہی کبھی اس کی آنکھ کھلی ہوگی۔ اب اس کی عمر ۸۸ سال ہے۔ امریکہ میں ایک لڑکی ۶ سال تک متواتر سوئی رہی۔'' (اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۸، ۹ ص ۲۱، مورخہ ۱۵/اپریل و یکم مئی ۱۹۳۷ء)

(۲۸) عجیب و غریب دل

''ہنگری کے ایک سٹیشن ماسٹر کی بیوی کا دل نہ صرف الٹی جانب یعنی دائیں جانب ہے بلکہ اس کا رخ بھی الٹا ہے اور اوپر کا حصہ نچلی طرف اور نچلا حصہ اوپر کی طرف ہے۔ اس حیرت انگیز امر واقعہ کا انکشاف اس وقت ہوا جب وہ ایک دن ہسپتال میں ایکسرے معائنہ کے لئے گئی۔ کیونکہ اسے دل کا عارضہ ہوگیا تھا۔ آج تک اس قسم کی مثال دنیا بھر میں کہیں سننے میں نہیں آئی۔ ڈاکٹر بھی حیرت سے انگشت بدنداں رہ گئے۔ لیکن عورت کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اس کی صحت بہت اچھی ہے۔

(اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۶ ص ۱۷، مورخہ ۱۵/مارچ ۱۹۳۷ء)

(۲۹) حسن بابا کا حال

''حسن بابا نامی ایک شخص جو درہ دانیال کے قریب ایک گاؤں میں رہتا ہے۔ اس کی عمر ۱۲۹ سال ہے۔ اس کی جسمانی اور دماغی حالت نہایت عمدہ ہے۔ اس نے حال ہی میں ایک ۳۷ سالہ عورت فاطمہ خانم سے شادی کی ہے۔ حسن بابا کی بصارت بھی اچھی ہے اور وہ ہفتہ میں تین بار ۲۴ میل چلتا ہے۔ اس کا قول ہے کہ چلنے پھرنے ہی سے میری صحت قائم ہے۔'' (اخبار مصباح قادیان ج ۱۱ نمبر ۶ ص ۱۵، مورخہ ۱۵/مارچ ۱۹۳۷ء)

(۳۰) کھانا نہ کھانے والی عورت

''تریسانبو میں ایک ۳۸ سال کی جرمن عورت ہے، جس کے ہاں کسانی کا پیشہ ہوتا ہے۔ یہ عورت براعظم یورپ میں چودہ سال سے بے حد مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تمام مدت میں تریانے کوئی ٹھوس غذا نہیں کھائی۔ نہ دس سال سے کسی رقیق شئے کا ایک قطرہ اس کے ہونٹوں سے مس ہوا۔ مزید برآں وہ اس زمانہ میں بغیر سوئے ہوئے سب کام کاج کرتی

رہی۔ان حالات کے باوجود وہ مستعد خوش نظر اور ہشاش بشاش نظر آتی ہے۔‘‘

(رسالہ ہمدرد صحت دہلی ج ۶ نمبر ۷ ص ۴۴، بابت ماہ جنوری ۱۹۳۸ء)

(۳۱) آگ تنکے کو نہ جلاسکی

’’عناصر کی طبعی خاصیتیں چونکہ خداوند کریم نے ہی ان کو عطا فرمائی ہوئی ہیں۔وہ جس وقت چاہے ان سے واپس لے سکتا ہے اور معطل کرسکتا ہے۔چنانچہ آریہ شاستروں میں یہ لکھا ہے کہ:’’برہم نے آگ کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا۔مگر آگ اپنی پوری طاقت صرف کرنے پر بھی اس تنکے کو نہ جلاسکی۔تب آگ کو خدا کی طاقت کا پتہ لگا۔‘‘(اخبار فاروق قادیان کالم ۲ ص ۶، مورخہ ۷ راگست ۱۹۲۹ء، کین اپنشد تیسرا کھنڈ ترجمہ درشنانند آریہ مطبوعہ ۱۹۲۰ء ص ۲۱)

(۳۲) ایک لڑکے کے دو دل ہیں

’’اوٹکمنڈ میں ایک لڑکے کے دو دل ہیں۔ڈاکٹر اس کا معائنہ کرچکے ہیں اور اسے نہایت عجیب بات بتاتے ہیں۔لڑکے کو اس سے ذرہ بھی تکلیف نہیں۔‘‘

(اخبار بدر قادیان ج ۱۱ نمبر ۳۲ کالم ۳ ص ۵، مورخہ ۲۳ رمئی ۱۹۱۲ء)

(۳۳) دو عجیب وغریب لڑکیاں

’’ہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کمہار کے گھر میں دو لڑکیاں پیدا ہوئیں، جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی۔دوسرا اور چار آنکھیں مگر ٹانگیں دو تھیں۔لڑکیاں پیدا ہوتے ہی بولنے لگیں مگر ان کی زبان کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔صرف کلمہ سمجھ میں پڑتا تھا۔لوگ جوق در جوق انہیں دیکھنے آئے تو لڑکیوں نے انہیں دیکھ کر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھیں مگر ایک حرف بھی سمجھ میں نہ آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مرگئیں۔جس کی لاش غائب ہوگئی۔‘‘ (اخبار بدر قایان ج ۱۱ ش ۳۲ ص ۵، مورخہ ۲۳ رمئی ۱۹۱۲ء)

(۳۴) عجیب وغریب بکری

’’موضع کرم آباد تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمیندار کے ہاں ایک

بکری نے چھ بچے دیئے..... ۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا۔ یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا۔''

(اخبار بدر قادیان ج ۱۱ ش ۳۲ ص ۶، مورخہ ۲۳ رمئی ۱۹۱۲ء)

(۳۵) تین عجیب واقعات

۱..... ۱۹۰۸ء کو نواب معین الدین خان بہادر جاگیردار حیدرآباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گزارا جس کی چار ٹانگیں تھیں۔

۲..... ۱۹۰۹ء کو حیدرآباد دکن کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جس کے دو منہ، چار ہاتھ، چار پاؤں، چار آنکھیں تھیں۔

۳..... ۱۹۱۰ء میں دہلی میں ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کی جائے براز ندار دتھی۔ (اخبار بدر قادیان کالم ا ص ۶، مورخہ ۲۳ رمئی ۱۹۱۲ء)

(۳۶) ایک عجیب وغریب عورت

''حال ہی میں برطانیہ اعظم میں ایک عورت بعمر ایک سو بارہ سال میں فوت ہوئی ہے۔ اس کی صرف ایک لڑکی ۹ سال کی عمر کی رہ گئی ہے گویا اس کو جس وقت پہلا حمل ہوا تھا تو اس کی عمر ۱۰۳ سال کی تھی۔'' (صداقت مریمیہ ص ۷۴)

(۳۷) بڑے سر والا انسان

''تیونس میں ایک مور بعمر ۳۱ سالہ قد درمیانہ تھا۔ اس کا سر اتنا بڑا تھا کہ لوگ دور دور سے دیکھنے کے لئے جمع ہوتے رہتے تھے۔ اس کا ناک بھی بہت بڑا تھا۔ اس کا منہ اتنا بڑا تھا کہ وہ ایک تربوز کو آسانی سے کھا جاتا تھا، جس طرح عام آدمی سیب کو کھا سکتا ہے۔''

(صداقت مریمیہ ص ۱۰۰)

(۳۸) طویل القامت انسان

''اسی طرح دراز قد ۹ گزے، ہفت گزے، ۱۰ فٹے، ۹ فٹے، ۱۱ فٹے اور اسی طرح کے طویل القامت اور عظیم الجثہ انسان پیدا ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت آدم کا قد

۱۲۳ فٹ تھا اور حوا ۱۱۸ فٹ لمبی تھی۔ اس زمانہ میں بھی مختلف مقامات میں مستند لوگ گواہی دیتے ہیں کہ ۱۲ فٹ تک لمبے آدمی ان کے مشاہدے میں آئے ہیں، جو ۲۰ سیر سے زیادہ تک ایک وقت کی معمولی غذا میں گوشت کھاتے ہیں۔'' (صداقت مریمیہ ص ۱۰۱)

(۳۹) بچہ کے پیٹ میں بچہ

''اور لیگان امریکہ سے ایک عجیب وغریب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بار ایرا سٹوپی ایک تیرہ مہینے کی لڑکی ہے۔ یہ پیدائش کے وقت صحت کے لحاظ سے اچھی تھی۔ لیکن چند ماہ سے اس کا پیٹ بڑھنا شروع ہوا۔ جب پیٹ بہت بڑھ گیا تو علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بیماری نہ آئی۔ آخر ایکسرے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔ ڈاکٹروں کی حیرت کی انتہا نہ رہی دو چار ڈاکٹروں نے پورا اطمینان کر کے لڑکی کا پیٹ چاک کیا اور بچہ نکالا جس کا قد سات انچ تھا۔ اس کا چہرہ ابھی نہیں بنا تھا۔ لیکن دماغ اور ہاتھ پاؤں بن چکے تھے۔ ماہر ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ اسٹوپی کے ساتھ ایک اور بچہ کا استقرار بھی ہو گیا۔ لیکن اتفاق سے یہ نطفہ اسٹوپی کے اندر چلا گیا اور اس کی نشو ونما جگہ نہ ملنے کی وجہ سے رک گئی اور جب اسٹوپی پیدا ہوئی اور بڑھنے لگی تو اس بچہ کی نشو ونما بھی ہونے لگی۔ ہزار لوگ اس بچی اور بچی کے بچہ کو دیکھنے آ رہے ہیں۔''

(اخبار مدینہ بجنور ج ۲۷ نمبر ۴۶ کالم ۲ ص ۴، مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۳۸ء)

(۴۰) بائیس سال سے نیند نہیں آئی، جنگ کے ایک زخم خوردہ کی حالت

بورڈالپٹ (ہوائی ڈاک سے) یہاں کے ایک قریبی گاؤں میں ایم پال کرن نامی ایک ریٹائرڈ کلرک اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی عمر ۵۴ سال ہے۔ اس شخص کا سر جنگ عظیم کے دوران میں جون ۱۹۱۵ء میں مجروح ہو گیا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک یعنی کامل ۲۲ سال تک یہ شخص اب تک نہیں سویا۔ حال ہی میں امریکہ کی ایک فرم نے (جس کا کام عجوبہ روزگار چیزوں کو فراہم کرنا ہے) اسے پیشکش کی تھی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا سر فرم حاصل کر سکے۔ یہ شخص چونکہ مذہبی رجحانات رکھتا ہے اور اس کا خیال ہے کہ جسم اور روح خدا کی ملکیت ہے۔ اس لئے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ ایم کرن کا بیان ہے کہ میں

۲۴ گھنٹہ میں ۸ مرتبہ روٹی کھاتا ہوں۔ جب میں تھک جاتا ہوں اور آرام کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت چند گھنٹوں کے لئے آنکھیں بند کر لیتا ہوں اور خالی الذہن ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن اس کوشش میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکا۔

(اخبار عصر جدید کلکتہ، مورخہ ۱۰ر فروری ۱۹۳۸ء)

(۴۱) کیا انسان بائیسکل کھا سکتا ہے

دنیا نے عجیب وغریب انسان پیدا کئے ہیں۔ بعض انسانوں کے واقعات تو اس قدر حیرت انگیز ہیں کہ ان کا یقین کرنا بھی دشوار ہے۔ لندن کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں آرتھر بیولک نامی ایک ایسا عجیب وغریب شخص ہے کہ یہ تین ہفتہ کے اندر اندر فولادی کی بنی ہوئی پوری بائیسکل کھا گیا۔

اسی طرح ارتھر بیولک کا ڈیڑھ سالہ بچہ جو چیز چاہتا ہے کھا جاتا ہے۔ اس بچہ کی عمر اگرچہ ابھی بہت کم ہے۔ لیکن اس کے پورے دانت نکل آئے ہیں اور دانت نہایت مضبوط اور موتی کی طرح چمکدار ہیں۔

کچھ دن ہوئے یہ بچہ گھوڑے کے کھلونے کی دم کاٹ کر کھا گیا۔ اس کے بعد اس نے ایک بجلی کا لیمپ کھالیا۔ گرامون ریکارڈ چبا گیا۔ حال ہی میں اس نے ایک سیفٹی پن کھالی۔

پن کے کھانے کے بعد اس بچہ کو سینٹ میری ہسپتال میں لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے اس بچہ کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ پن بچہ کے معدہ میں پیوست ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ ڈاکٹروں نے بتایا کہ پن معدہ میں پیوست ہے مگر خطرہ نہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ایک چیز کو کھا جانے اور ہضم کرنے کی صلاحیت اس بچہ کو اپنے باپ سے وراثت میں ملی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایسے عجیب وغریب ہاضمہ کا بچہ صدیوں سے نہیں دیکھا گیا۔'' (اخبار مدینہ بجنور یو. پی ج ۲۷ نمبر ۴۶ ص ۴، مورخہ ۲۸ر جون ۱۹۳۸ء)

(۴۲) دودھ دینے والا مرد

''ڈاکٹر شینک نے ایک شخص کا ذکر لکھا ہے کہ جسے وہ خوب جانتے تھے وہ اپنے

شباب کے زمانہ سے پچاس سال کی عمر تک دودھ دیتا رہا۔‘‘

(رسالہ ہمدرد صحت دہلی ص۳۰، بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۷ء)

(۴۳) بغیر کان کے سننے والا لڑکا

’’پشاور (بذریعہ ڈاک) کابل کے اخبار اصلاح میں ایک خبر شائع ہوئی ہے، جس میں درج ہے کہ ہرات کے قریب عبدالرحمٰن نامی ایک شخص کا لڑکا جس کا نام نذر محمد ہے، بغیر کانوں کے سنتا ہے۔ کان کی جگہ اس کے سوراخ تک نہیں ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اس کے نتھنے کانوں کا بھی کام دیتے ہیں۔‘‘

(اخبار روزنامہ تیج دہلی کالم ۳ ص ۶، مورخہ ۱۲ر جولائی ۱۹۴۰ء)

(۴۴) گھڑیال کے پیٹ سے زندہ آدمی نکلا

’’لاہور ۲۰ر دسمبر ملتان کی ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ ایک گھڑیال کے معدہ سے ایک زندہ آدمی نکالا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب کے پانچ دریاؤں کے سنگم میں ایک گھڑیال (مگر مچھ) ایک آدمی کو ہڑپ کر گیا۔ ایک ماہی گیر حادثہ کی اطلاع پاتے ہی موقع پر پہنچا اور اس نے کسی تدبیر سے گھڑیال کو ہلاک کر کے اس کا پیٹ چاک کیا اور وہاں سے اس آدمی کو نکالا۔ یہ شخص اگرچہ بیہوش تھا، مگر بتدریج اسے ہوش آ گیا۔ ہسپتال میں اس کی حالت اچھی ہو رہی ہے۔‘‘ (الہلال کلکتہ نمبر ۴ ص ۸ ۲، مورخہ ۲۳ر دسمبر ۱۹۳۷ء)

نتیجہ: ’’غرض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں بنظر غور تأمل و تدبر کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں انسانی پیدائش کے ایسے ایسے نمونے ہمارے سامنے پیش ہوتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہم اس کے حضور میں سربسجود ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ کسی معین طریق پیدائش کو ہم قانون قدرت کی محدود تعریف دائرے میں محیط نہیں کر سکتے۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔ دن رات ہمارے سامنے نئے نئے مشاہدے پیش ہوتے رہتے ہیں۔ جب کہ وہ ذات خود وہم و قیاس سے بالاتر ہے اور اس کی قدرت بھی انسانی سمجھ کے دائرے اور وہم و قیاس سے بالاتر ہے تو اس کے قانون پر انسانی علم کہاں احاطہ کر سکتا ہے۔‘‘

(کتاب صداقت مریمیہ ص ۱، مصنفہ میاں معراج الدین عمر قادیانی)

مرزا قادیانی کی کہانی

مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النّبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ماہ دسمبر۱۹۳۲ء سے آج تک میں نے چودہ عدد کتابیں اور رسالے فرقہ مرزائیہ اور اس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں لکھے اور شائع کئے ہیں۔ اللہ کریم نے حضرت نبی کریم ﷺ کی برکت سے مجھے دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کی ہے اور خاص دماغ، خاص حافظہ اور خاص طاقت اس کار خیر کے لئے عطا کی ہے: ''ھذا من فضل ربی'' میں نے ارادہ کیا ہے کہ مرزائی لٹریچر کے حوالوں سے ایک دلچسپ رسالہ لکھوں اور اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان، شجرۂ نسب، پیدائش، بچپن، جوانی اور امراض مختصر طور پر لکھوں۔ خداوند تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ رسالہ مفید ثابت ہو:

''وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب''

مرزا قادیانی کی کہانی مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

خاندان مرزا

۱..... ''اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے۔''

(کتاب البریہ ص۱۳۴ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۶۲)

۲..... ''ایسا ہی میں بھی توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں اور اس قول کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء چینی الاصل ہوگا۔ یعنی

مغلوں میں سے اور وہ جوڑہ یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی۔ بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا۔ اوّل لڑکی اور بعدہ، میں پیدا ہوا۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص۳۳، خزائن ج۲۰ ص۳۵)

۳..... ''اور اس پیش گوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ چینی الاصل ہوگا۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۱، خزائن ج۲۲ ص۲۰۹)

۴..... ''اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا۔ ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔ اس پیش گوئی کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگر سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ مگر یہ تو یقینی اور مشہور و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں۔ یعنی چین کے رہنے والی۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۱ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۲۰۹)

۵..... ''ایک حدیث سے جو کنز العمال میں موجود ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ اہل فارس یعنی بنی فارس بنی اسحاق میں سے ہیں۔ پس اس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا، اور بنی فاطمہ کے ساتھ امّہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے۔ فاطمی بھی ہوا۔ پس گویا وہ نصف اسرائیلی ہوا، اور نصف فاطمی ہوا۔ جیسا کہ حدیثوں میں آیا ہے۔ ہاں! میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۸، خزائن ج۱۷ ص۱۱۶)

۶..... ''سوانی قرأت فی کتب سوانح ابائی وسمعت من ابی ابن ابائی کانوامن لجر ثومة المغلیة ولکن اللہ اوحی الی انھم کانوامن بنی فارس لامن الاقوام الترکیة ومع ذلک اخبرنی ربی بان بعض امھاتی کن من بنی الفاطمة ومن اھل بیت النبوة واللہ جمع فیھم نسل اسحاق و اسمٰعیل من کمال الحکمة والمصلحة'' (ضمیمہ حقیقت الوحی ص۷۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰۳)

شجرۂ نسب

۱..... ’’ہمارا شجرۂ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب، ابن مرزا عطا محمد صاحب، ابن مرزا گل محمد صاحب، ابن مرزا فیض محمد صاحب، ابن مرزا محمد قائم صاحب، ابن مرزا محمد اسلم صاحب، ابن مرزا محمد دلاور صاحب، ابن مرزا الہ دین صاحب، ابن مرزا جعفر بیگ صاحب، ابن مرزا محمد بیگ صاحب، ابن مرزا عبدالباقی صاحب، ابن مرزا محمد سلطان صاحب، ابن مرزا ہادی بیگ صاحب، مورث اعلیٰ۔‘‘

(کتاب البریہ ص۱۴۲ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۷۲، ضمیمہ حقیقت الوحی ص۷۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰۳)

شجرۂ مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کا شجرۂ نسب۔ مرزا ہادی بیگ، مغل، حاجی برلاس، مغل خان کے ذریعے یافث بن حضرت نوح تک پہنچتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی فارسی النسل یا بنی اسرائیل یا بنی اسحاق میں سے ہوتا تو چاہئے تھا کہ اس کا شجرۂ نسب حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے سام بن حضرت نوح علیہ السلام تک پہنچتا۔ مگر معاملہ برعکس ہے۔

پیدائش مرزا

عیسوی سنہ: مرزا قادیانی نے کہا: ’’میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔‘‘ (کتاب البریہ ص۱۴۶ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۷۷، اخبار بدر ص۵، مورخہ ۸؍اگست ۱۹۰۴ء، کتاب حیات النبی ج۱ ص۴۹، رسالہ ریویو ج۵ نمبر۶ ص۲۱۹، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، اخبار الحکم ص۴، مورخہ ۲۱، ۲۸؍مئی ۱۹۱۱ء)

تاریخ اور دن: ’’یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۱۸۱ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۸۱)

وقت: ''میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توام پیدا ہوا تھا۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

کیفیت ولادت: ''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔''

''تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توام کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توام پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی۔ بعدہ، میں اور بایں ہمہ میں اپنے والد کے لئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔''

(تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳)

مرزا قادیانی کی ماں کا نام

مرزا بشیر احمد ایم.اے نے لکھا ہے: ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہماری دادی صاحبہ یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی والدہ صاحبہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ دادا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہوگئی تھیں۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۸ روایت نمبر ۱۰)

(ایک اور نام بھی زبان زد خلائق ہے۔ مرتب)

مرزا قادیانی کے استاد

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب

میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا، حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔''

(کتاب البریہ ص ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱)

مرزا سلطان احمد کی پیدائش

''بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا۔ اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۵۵ نمبر ۲۸۳)

نوٹ: ''حضرت (مرزا قادیانی) ابھی گویا بچہ ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہوگئے تھے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۷ نمبر ۵۹)

بچہ کے بچہ پیدا ہوگیا یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معجزہ ہے یا کسی صحابی کی کرامت؟

مرزا غلام احمد کا بچپن

''چڑیاں پکڑنا''

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہا کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا۔

کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔‘‘

(کتاب سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۰ نمبر ۵۱)

نیز والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہ ہوتا تھا۔ تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۳۱ نمبر ۲۵۱)

میاں محمود احمد کا چڑیاں پکڑنا

’’بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے کہ ایک دفعہ میاں (مرزا محمود) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت (مرزا قادیانی) نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا: میاں! گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں۔ اس میں ایمان نہیں۔‘‘ (سیرت المہدی ص ۱۷۶ نمبر ۱۷۸)

چوری کرنا

’’بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ، گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ پس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا۔ وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۲۵ نمبر ۲۴۴)

روٹی پر راکھ

’’بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔

انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت صاحب نے کہا نہیں۔ یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا۔ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی۔ اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش رہے۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۲۵، ۲۲۷ نمبر ۲۴۵)

مرزا غلام احمد کی جوانی

باپ کی پنشن

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۳۸، ۳۹ نمبر ۴۹)

تلے ہوئے کرارے پکوڑے

''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب جب بڑی مسجد میں جاتے تھے تو گرمی کے موسم میں کنوئیں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے اور مٹی کے تازہ ٹنڈ یا تازہ آنجورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا اور میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب! اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔

کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۶۶ نمبر ۱۶۷)

مرزا قادیانی کا ہاضمہ

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کھانوں میں سے پرندہ کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ شروع شروع میں بٹیر بھی کھاتے تھے لیکن جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے اس کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ فرماتے تھے کہ اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔ مچھلی کا گوشت بھی حضرت صاحب کو پسند تھا۔ ناشتہ باقاعدہ نہیں کرتے تھے۔ ہاں! عموماً صبح کو دودھ پی لیتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا آپ کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہضم تو نہیں ہوتا تھا۔ مگر پی لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۴۵ نمبر ۵۶)

مرزا قادیانی کا حافظہ

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔''

(نسیم دعوت ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۹، رسالہ ریویوج ۲ نمبر ۴ ص ۱۵۳ حاشیہ، بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء)

مرزا قادیانی کا ازار بند

''اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۴۹ نمبر ۶۵)

مرزا قادیانی کی گرگابی

’’ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا۔آپ نے پہن لی۔مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہوکر فرماتے۔ان کی (انگریز) کوئی چیز بھی اچھی نہیں (اوران کا خود کاشتہ پودا؟) ہے۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔اس لئے آپ نے اسے اتار دیا۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص۶۰ نمبر۸۳)

مرزا غلام احمد کی بیماریاں

مرض ہسٹیریا کا دورہ

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورۂ بشیر اوّل ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہوگیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔مگر یہ دورہ خفیف تھا۔پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود کا پرانا مخلص خادم تھا۔اب فوت ہو چکا ہے) نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو۔میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔میں جب پاس

گئی تو فرمایا۔ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۳ نمبر ۱۹)

۲..... ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحبہ کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۵ نمبر ۳۶)

نوٹ نمبر۱: اس سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ مرض ہسٹیریا سے مراد باؤ گولہ ہے اور حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم کی کتاب (مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۶) پر زیر مرض ہسٹیریا لکھا ہے: ''یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔''

نوٹ نمبر۲: ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے، جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔''

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، ۷، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

نوٹ نمبر۳: ’’ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں رہتا۔‘‘

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص۹، بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء)

’’کہ نبی میں اجتماع توجہ بالا ارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔‘‘

(سالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۶ نمبر۵ ص۳۰، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

کثرت پیشاب

’’میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۷۰)

دوران سر

’’ہاں! دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرے بدن کے نیچے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۰۷، خزائن ج۲۲ ص۳۲۰)

ذیابیطس شکری

’’صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تا دو زرد رنگ چادروں کی پیش گوئی میں خلل نہ آئے۔ دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے جو مجھے لاحق ہے۔ جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۶۳، ۳۶۴، خزائن ج۲۲ ص۳۷۶، ۳۷۷)

مرزا غلام احمد قادیانی

اور

اس کی قرآن دانی

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض حال

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النّبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین!

ماہ اپریل ۱۹۳۱ء کا ذکر ہے کہ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ کر گھر کو واپس آ رہا تھا۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں قرآن شریف کی جو آیتیں لکھی ہیں، ان کی بابت یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے وہ آیتیں صحیح لکھی ہیں یا نہیں۔ ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ تاریخ تھی۔ کھانا کھا کر میں بیٹھ گیا۔ میں نے قرآن مجید کو سامنے رکھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو دیکھنا شروع کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے پچاس سے زیادہ آیتیں اپنی کتابوں میں غلط لکھی ہیں۔ پھر میں نے اس مضمون کو بعنوان ''مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی'' ماہ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے حنفی اخبار ''العدل'' گوجرانوالہ میں شائع کیا۔ مرزائی شاطر اس کا ٹھیک جواب نہ دے سکے۔ میں نے اس بات کو حنفی اور اہل حدیث علماء کی خدمت میں پیش کیا۔ علمائے اسلام بہت خوش ہوئے اور یہ ایک نیا مضمون ان سب کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

اگر کوئی مرزائی مناظر یہ کہے کہ سہو کاتب ہو گیا ہے تو عرض یہ ہے کہ ایک آیت مرزا قادیانی نے پانچ یا چھ جگہ لکھی ہے اور سب جگہ غلط لکھی ہے اور مرزا قادیانی نے خود ترجمہ کیا ہے اور پچاس سے زیادہ آیتیں غلط لکھی ہیں۔ سہو کاتب کا بہانہ غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی آیات قرآن کریم کو صحیح طور پر نہ جانتے تھے۔ یہ رسالہ تین بار شائع ہو چکا ہے۔ اب پھر شائع کیا جاتا ہے۔

خادم دین رسول اللہ ﷺ

حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اگست ۱۹۳۷ء

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱..... آیت قرآنی: ''فان لم تفعلوا ولن تفعلوا (البقرة)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وان لم تفعلوا ولن تفعلوا'' ﴿اور اگر نہ بنا سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہیں بنا سکو گے۔﴾ (براہین احمدیہ ص۲۲۰، ۳۹۵، ۵۴۶، سرمہ چشم آریہ ص۱۲ حاشیہ، نور الحق حصہ اوّل ص۱۰۹، حقیقت الوحی ص۲۳۸)

۲..... آیت قرآنی: ''قل لئن اجتمعت الانس والجن علٰی ان یأتوا بمثل هذا القرآن لایأتون بمثله''

الفاظ مرزا قادیانی: ''قل لئن اجتمعت الجن والانس علٰی ان یأتوا بمثل هذا القران لا یأتون بمثله'' یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر سب جن وانس اس بات پر متفق ہو جائیں کہ قرآن کی کوئی نظیر پیش کرنی چاہئے تو ممکن نہیں کہ کر سکیں۔'' (کرامات الصادقین ص۸، ۱۰، براہین احمدیہ ص۲۱۹، ۴۹۲، سرمہ چشم آریہ ص۱۱، جنگ مقدس ص۴، ازالہ اوہام حصہ۲ ص۹۳۶، نور الحق حصہ اوّل ص۱۰۹)

۳..... آیت قرآنی: ''ادع الٰی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن (النحل)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''جادلهم بالحکمة والموعظة الحسنة'' یعنی عیسائیوں کے ساتھ حکمت اور نیک وعظوں کے ساتھ مباحثہ کر۔ نہ سختی سے۔'' (نور الحق حصہ اوّل ص۴۷، البلاغ ص۸، ۱۰، ۲۳، تبلیغ رسالت ج۳ ص۱۹۴ حاشیہ، تبلیغ رسالت ج۷ ص۳۹)

۴..... آیت قرآنی: ''قال الذین کفروا للحق لما جاء هم هذا سحر مبین (احقاف)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ان هذا الاسحر مبین'' (براہین احمدیہ ص۱۹۶ حاشیہ)

۵..... آیت قرآنی: ''عسٰی ربکم ان یرحمکم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''عسٰی ربکم ان یرحم علیکم''

(براہین احمدیہ ص۵۰۵ حاشیہ)

۶..... آیت قرآنی: ''الم یعلموا انہ من یحاد اللہ ورسولہ فان لہ نارجھنم خالداً فیھاذالک الخزی العظیم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''الم یعلموا انہ من یحاداللہ ورسولہ یدخلہ ناراً خالداً فیھا ذالک الخزی العظیم'' (حقیقت الوحی ص۱۳۰)

۷..... آیت قرآنی: ''ولقد اتینک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم (الحجر)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''انا اتینک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم'' (براہین احمدیہ ص۴۸۸ حاشیہ)

۸..... آیت قرآنی: ''ویجعلون للہ البنات سبحانہ ولھم مایشتھون''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ویجعلون لہ البنات سبحانہ ولھم مایشتھون'' (براہین احمدیہ حاشیہ ص۴۲۸)

۹..... آیت قرآنی: ''فمن کان یرجوا لقاء ربہ''

الفاظ مرزا قادیانی: ''فمن یرجوا لقاء ربہ''

(براہین حاشیہ ص۴۲۸، ست بچن ص۱۰۰)

۱۰..... آیت قرآنی: ''وھم من خشیتہ مشفقون''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وھم من خشیۃ ربھم مشفقون''

(براہین ص۴۲۸ حاشیہ)

۱۱..... آیت قرآنی: ''لاتسجدوا لشمس ولا للقمر''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ولا تسجدوا لشمس ولا للقمر''

(براہین ص۴۲۹ حاشیہ)

۱۲..... آیت قرآنی: ''وان یسلبھم الذباب شیئاً لا یستنقذ وہ منہ ضعف الطالب والمطلوب''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وان یسلبھم الذباب شیئاً لا یستنفذ وہ ضعف الطالب والمطلوب'' (براہین ص۴۲۹ حاشیہ)

۱۳..... آیت قرآنی: ''وجعلوا للہ شرکاء الجن وخلقھم وخرقوا لہ بنین وبنات بغیر علم (الانعام)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وجعلوا للہ شرکاء الجن وخرقوا لہ بنین وبنات بغیر علم'' (براہین ص۴۲۹ حاشیہ)

۱۴..... آیت قرآنی: ''ماکان للہ ان یتخذ من ولد سبحانہ''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ماکان للہ ان یتخذولدسبحانہ''

(براہین ص۴۲۹ حاشیہ)

۱۵..... آیت قرآنی: ''ومن لا یجب داعی اللہ''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ولا یجب داعی اللہ'' (براہین احمدیہ ص۲۲۳)

۱۶..... آیت قرآنی: ''کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز''

الفاظ مرزا قادیانی: ''کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ لقوی عزیز'' (براہین ص۲۲۶)

۱۷..... آیت قرآنی: ''ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وانہ لرادک الی معاد'' (براہین احمدیہ ص۲۳۴)

۱۸..... آیت قرآنی: ''ذالک الفوز العظیم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ذالک ھوالفوز العظیم'' (براہین ص۲۳۵)

۱۹..... آیت قرآنی: ''واذا قال اللہ یٰعیسی ابن مریم ء انت قلت للناس''

الفاظ مرزا قادیانی: ''واذ قال اللہ یا عیسٰی اانت قلت للناس''

(ازالہ اوہام ص۶۰۲، مواہب الرحمٰن ص۷۳)

۲۰..... آیت قرآنی: ''لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس''

الفاظ مرزا قادیانی: قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے: ''خلق السموات والارض اکبر من خلق الناس'' (ایام الصلح اردو ص۶۱)

۲۱..... آیت قرآنی: ''قد انزل اللہ الیکم ذکراً رسولاً''

الفاظ مرزا قادیانی: ''کیا قرآن میں نہیں ہے: ''انزل ذکراً ورسولاً''

۲۲..... آیت قرآنی: ''ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام''

الفاظ مرزا قادیانی: ''یوم یأتی ربک فی ظلل من الغمام ''یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعے سے اپنا جلال ظاہر کرے گا۔''

(حقیقت الوحی ص۱۵۴)

۲۳..... آیت قرآنی: ''فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الٰی یوم القیامۃ''

الفاظ مرزا قادیانی: ''واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الٰی یوم القیامۃ'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ ص۲۳۴، تحفہ گولڑویہ ص۲۰۸، ۲۱۸، مباحثہ الحق دہلی ص۳۷)

۲۴..... آیت قرآنی: ''ومان کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ماکان اللہ ان یعذبھم وانت فیھم'' (انوار الاسلام ص۴۷)

۲۵..... آیت قرآنی: ''فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرایرہ''

(انوار الاسلام ص۳۲)

۲۶..... آیت قرآنی: ''قالواتا اللہ انک لفی ضلاک القدیم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''انک فی ضلاک القدیم'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۷۱ حاشیہ)

۲۷..... آیت قرآنی: ''وانزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وانزلنا من الانعام ثمانیة ازواج''

(الحق مباحثہ دہلی ص ۳۵)

''وانزل من الانعام'' (حمامۃ البشریٰ عربی ص ۱۷ ا ص ۴۷)

۲۸..... آیت قرآنی: ''قال امنت انه لا اله الا الذی آمنت به بنوا اسرائیل''

الفاظ مرزا قادیانی: ''آمنت بالذی آمنت به بنوا اسرائیل''

(سراج منیر حاشیہ ص ۲۹، اربعین نمبر ۳ ص ۳۵، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۸)

''امنت باالذی امنوا به بنوا اسرائیل'' (رسالہ استفتا ص ۲۲ حاشیہ)

۲۹..... آیت قرآنی: ''وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته'' (ازالہ اوہام ص ۶۲۹)

۳۰..... آیت قرآنی: ''وما ارسلنا قبلک من المرسلین''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وما ارسلنا من قبلک من المرسلین''

(ازالہ اوہام ص ۶۱۲)

۳۱..... آیت قرآنی: ''فان مع العسریسرا. ان مع العسر یسرا''

الفاظ مرزا قادیانی: اورآیت: ''ان مع العسر یسرا. ان مع العسر یسرا'' (تحفہ گولڑویہ ص ۲۲۵)

۳۲..... آیت قرآنی: ''حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج''

الفاظ مرزا قادیانی: ''حتی فتحت یاجوج وما جوج''

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۴)

۳۳..... آیت قرآنی: ''یوم تبدل الارض غیر الارض''

الفاظ مرزا قادیانی: ''یدلت الارض غیر الارض'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۸۵)

۳۴..... آیت قرآنی: ''ولا تدع مع اللہ الٰھا آخر لاالہ الا ھو کل شئی ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ولا تدع مع اللہ الھا اخر کل شئی ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون'' (براہین احمدیہ ص۴۲۸)

۳۵..... آیت قرآنی: ''وقالوامالنا لانری رجالاًکنا نعدھم من الاشرار''

الفاظ مرزا قادیانی: ''مالنا لا نری رجالاًکنا نعدھم من الاشرار''

(لیکچر سیالکوٹ ص۲۱)

۳۶..... آیت قرآنی: ''وکانوامن قبل یستفتحون علی الذین کفروا (البقرۃ)''

الفاظ مرزا قادیانی: یہ وہی ہیں جن کے حق میں قرآن شریف میں فرمایا گیا: ''وکانوا یستفتحون من قبل'' (ضرورۃ الامام ص۵)

۳۷..... آیت قرآنی: ''فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ''

الفاظ مرزا قادیانی: اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ''وقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون'' (تریاق القلوب ص۶۸)

۳۸..... آیت قرآنی: ''وھو بکل خلق علیم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''بلی وھو بکل خلق علیم'' (ازالہ اوہام ص۶۷۴)

۳۹..... آیت قرآنی: ''وجاھدوا با موالکم وانفسکم فی سبیل اللہ (توبہ) ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم (توبہ)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ان یجاھدوا فی سبیل اللہ یاموالھم وانفسھم'' (جنگ مقدس ص۱۷۶)

۴۰..... آیت قرآنی: ''قدانزلنا علیکم لباساً یواری سواتکم وریشا (الاعراف)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ونزلنا علیکم لباسا'' (حمامۃ البشریٰ مترجم ص۵۲)

''وانزلنا علیکم لباسا'' (حمامۃ البشریٰ ص۱۷ حاشیہ)

۴۱..... آیت قرآنی: ''وجعل منهم القردة والخنازیر''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وجعلنا منهم القردة والخنازیر''

(ازالہ اوہام ص۶۷۴)

۴۲..... آیت قرآنی: ''ومنکم من یتوفی ومنکم من یردالیٰ ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیاء''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ومنکم من یتوفی ومنکم من یردالی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیاء'' (الجز۱۷، سورۃ الحج، ازالہ اوہام ص۳۲۶)

۴۳..... آیت قرآنی: ''فامسکو هن فی البیوت حتی یتوفهن الموت''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ثم یتوفهن الموت'' (ازالہ اوہام ص۳۲۹)

۴۴..... آیت قرآنی: ''ولکن اعبد الله الذی یتوفکم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ولکن اعبدالذی یتوفکم'' (ازالہ اوہام ص۶۰۰)

۴۵..... آیت قرآنی: ''کل من علیها فان ویبقیٰ وجه ربک ذوالجلال والاکرام''

الفاظ مرزا قادیانی: ''کل شئی فان ویبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام'' (ازالہ اوہام ص۱۳۶)

۴۶..... آیت قرآنی: ''لایسمه الا المطهرون''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ولایمسه الا المطهرون'' (ازالہ اوہام ص۶۳۶)

۴۷..... آیت قرآنی: ''وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذی اختلفوا فیه (النحل)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین الذین اختلفوا فیه'' (ازالہ اوہام ص۶۵۴)

۴۸..... آیت قرآنی: ''قد بینا لکم الایات لعلکم تعقلون''

الفاظ مرزا قادیانی: ''قد بینا الایات لعلکم تعلقلون''

(براہین احمدیہ ص۵۲۳)

۴۹..... آیت قرآنی: ''کذالک نجزی الظالمین''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وکذالک نجزی الظالمین''

(براہین احمدیہ ص۴۲۹)

۵۰..... آیت قرآنی: ''محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار''

الفاظ مرزا قادیانی: ''محمد رسول اللہ والذین آمنوا معه اشداء''

(اخبار الحکم ص۱۱، مورخہ ۳۱؍جنوری ۱۹۰۱ء، ملفوظات احمد حصہ اوّل ص۵)

۵۱..... آیت قرآنی: ''وان الظن لایغنی من الحق شیاء''

الفاظ مرزا قادیانی: ''والظن لا یغنی من الحق شیاء''

(ازالہ اوہام ص۶۵۴)

۵۲..... آیت قرآنی: ''ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین (البقرة)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ان اللہ یحب التوابین ویحب المطھرین''

(چشمہ معرفت ص۱۶)

۵۳..... آیت قرآنی: ''اللہ الذی خلق السموات والارض وما بینھما فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش (السجدة)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استویٰ علی العرش'' (چشمہ معرفت ص۲۶۴)

۵۴..... آیت قرآنی: ''یا ایها الذین امنو ان تتقو الله یجعل لکم فرقانا''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ویجعل لکم فرقانا'' (چشمہ معرفت ضمیمہ ص۴۰)

۵۵..... آیت قرآنی: ''ان هم الا کا الا نعام بل هم اضل سبیلا''

الفاظ مرزا قادیانی: ''اولئک کالانعام بل هم اضل سبیلا''

(چشمہ معرفت ضمیمہ ص۲۶)

۵۶..... آیت قرآنی: ''ذالک ازکٰی لهم (النور)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ذالک ازکی لکم'' یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ (منظور الٰہی ص۷۵)

۵۷..... آیت قرآنی: ''ولا تقف مالیس لک به علم (بنی اسرائیل)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''لا تقف مالیس لکم به علم''

(اربعین نمبر۴ ص۲۷ حاشیہ)

۵۸..... آیت قرآنی: ''ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنهار لایٰت لاولی الباب. الذین یذکرون الله قیاماً وقعوداً وعلی جنوبهم (آل عمران)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لایات لاولی الالباب الذین یذکرون الله الیه''

(رپورٹ جلسہ سالانہ ص۷۰، ۱۸۹۷ء، کتاب منظور الٰہی ص۵۹)

۵۹..... آیت قرآنی: ''قدجاء کم من الله نورٌ وکتاب مبین (المائدة)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''قد جاء کم نور من الله''

(رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص۴۶)

۶۰..... آیت قرآنی: ''قل ان صلاتی ونسکی ومحیایی و مماتی للہ رب العالمین (الانعام)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''قل ان نسکی ومحیایی ومماتی للہ رب العالمین'' (رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۴۱، ۴۲)

۶۱..... آیت قرآنی: ''وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة (البلد)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''تواصوا بالحق وتواصوا بالمرحمه''

(رسالہ سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب ص ۴۳)

۶۲..... آیت قرآنی: ''انما المسیح عیسٰی ابن مریم رسول اللہ وکلمته القها الی مریم''

الفاظ مرزا قادیانی: ''وکلمة القها الی مریم''

(کتاب کرامات الصادقین ص ۱۸، رسالہ پیغام صلح ص ۲۶)

۶۳..... آیت قرآنی: ''اللہ اعلم حیث یجعل رسٰلته''

الفاظ مرزا قادیانی: ''ان اللہ یعلم حیث یجعل رسالة''

(پیغام صلح ص ۳۰)

۶۴..... آیت قرآنی: ''ظهر الفساد فی البر و البحر (الروم)''

الفاظ مرزا قادیانی: ''قد ظهر الفساد فی البر والبحر''

(رسالہ پیغام صلح ص ۱۸، مطبوعہ ستمبر ۱۹۰۸ء)

۶۵..... آیت قرآنی: ''یازکریا انا نبشرک بغلٰم ن اسمه یحیٰی (المریم)''

الفاظ مرزا قادیانی: خدا تعالیٰ نے جو حضرت زکریا کو بشارت دے کر فرمایا:

''ان نبشرک بغلام حلیم'' (رسالہ برکات الدعا ص ۲۴)

نوٹ: مسلمان لوگ مرزائیوں سے یہ سوال کریں کہ جو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھے ہیں وہ الفاظ قرآن مجید کی کس سورۃ، کس پارے اور کس رکوع میں ہیں۔

حضرت عیسیٰ کا رفع

اور

آمد ثانی ابن تیمیہ کی زبانی

اور

مرزا قادیانی کی کذب بیانی

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱۹۳۴ء کا ذکر ہے کہ موسم سرما میں ہفتہ کے روز شہر امرتسر کے مشرقی حصہ دروازہ مہاں سنگھ کے قریب جناب حاجی مولوی حکیم محمد علی صاحب حنفی نقشبندی کے مکان کے سامنے ایک جوان شخص (جس کی عمر ۳۶ سے کچھ زیادہ ہے۔ رنگ گورا، سر پر سفید پگڑی، پاؤں میں سیاہ سلیپر، بدن پر گرم کوٹ ہے) کھڑا ہے اور بلند آواز سے کہتا ہے:

السلام علیکم! اس کے جواب میں حکیم صاحب نے فرمایا وعلیکم السلام! بابو صاحب آج آپ بڑے بشاش نظر آتے ہیں۔ کیا بات ہے:

بابو حبیب اللہ: میں اپنے دفتر سے آیا ہوں۔ راستے میں میں نے ایک شخص سے سنا ہے کہ ماسٹر خیر الدین صاحب نے مرزائیت سے توبہ کی ہے اور اسلام قبول کیا ہے۔

حکیم صاحب: یہ بات سچ ہے۔ کل جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد ماسٹر خیر الدین صاحب نے میرے سامنے مرزائیت سے توبہ کی۔ ''الحمد للہ علیٰ ذالک!

بابو حبیب اللہ: کاش کہ اس وقت مجھے ماسٹر خیر الدین صاحب ملتے تو میں ایک نئی بات اور سناتا جو انہوں نے پیشتر نہ سنی ہے۔

اتفاق سے ماسٹر خیر الدین صاحب اس وقت اپنے کسی کام کے لئے حکیم صاحب کے پاس تشریف لائے۔

بابو حبیب اللہ: ماسٹر صاحب! مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے مرزائیت کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ہے۔ الحمد للہ!

ماسٹر خیر الدین صاحب: میں نے کل جمعہ کے روز مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں ترک مرزائیت کا اعلان کر دیا ہے۔ حکیم صاحب وہاں موجود تھے۔

بابو حبیب اللہ: میں نے ایک رسالہ ''مرزا قادیانی نبی نہ'' نامی آپ کو دیا تھا۔ کیا آپ نے اس کا مطالعہ کیا ہے؟

ماسٹر خیر الدین صاحب: میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ واللہ! بڑا دلچسپ اور عمدہ رسالہ ہے۔ اس میں آپ نے مرزائی لٹریچر سے ثابت کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اقرار کیا کہ مجھے مراق ہے۔

بابو حبیب اللہ: اب اور سنئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وفات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔

ماسٹر خیر الدین صاحب: یہ کس کتاب میں ہے؟

بابو حبیب اللہ: مرزا غلام احمد قادیانی نے (کتاب البریہ ص ۱۸۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۲۱) پر لکھا ہے: ''ایسا ہی فاضل ومحدث ومفسر ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وابن قیم رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔''

ماسٹر خیر الدین: تو کیا حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ وابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وفات مسیح کے قائل نہ تھے؟

بابو حبیب اللہ! حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''**الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح**'' اور ''**زیارۃ القبور**'' میں اور حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''**ھدایۃ المحیاری**'' اور ''قصیدہ نونیہ'' میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے رفع جسمانی (حیات) اور نزول کا اقرار کیا ہے۔

ماسٹر خیر الدین: یہ بات میں نے آج سنی ہے۔ آج سے پہلے کسی نے یہ حوالہ پیش نہیں کیا ہے۔

بابو حبیب اللہ: یہ دیکھئے میرے پاس حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''**زیارۃ القبور**'' (مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور) ہے۔ اس کے (ص ۷۵) پر حضرت مسیح کا آسمان سے نازل ہونا لکھا ہے۔ ذیل میں حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال لکھے جاتے ہیں:

حوالہ نمبر ۱: ''**وکان الروم الیونان وغیرھم مشرکین یعبدون الھیاکل العلویۃ والاصنام الارضیۃ فبعث المسیح علیہ السلام رسلہ یدعونھم الی دین اللہ تعالیٰ فذھب بعضھم فی حیاتہ فی الارض وبعضھم بعد رفعہ الی السماء فدعوھم الی دین اللہ تعالیٰ فدخل من دخل فی دین اللہ** (الجواب الصحیح ج ۱ ص ۱۱۶، طبع مجد التجاریہ)'' ﴿روم اور یونان وغیرہ میں مشرکین اشکال علویہ اور بتان زمین کو پوجتے تھے۔ پس مسیح علیہ السلام نے اپنے نائب بھیجے کہ وہ لوگوں کو دین الٰہی کی طرف دعوت دیتے تھے۔ پس بعض تو حضرت مسیح علیہ السلام کی ارضی زندگی میں گئے اور بعض مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد گئے پس وہ لوگوں کو دین الٰہی کی دعوت دیتے تھے۔ ان کی دعوت سے اللہ کے دین میں داخل ہوا۔ جس کسی نے داخل ہونا تھا۔﴾

حوالہ نمبر۲: ’’والمسیح الدجال یدعی الاھیۃ ویاتی بخوارق ولکن نفس دعواہ الاھیۃ دعوی ممتنعۃ فی نفسھا ویرسل اللہ علیہ المسیح ابن مریم فیقتلہ ویظھر کذبہ ومعہ یدل علی کذبہ من وجوہ (ج ۱ ص ۱۵۰)‘‘ ﴿مسیح الدجال دعویٰ خدائی کا کرے گا اور خارق عادات لائے گا۔ لیکن صرف دعویٰ خدائی اس کا نفس الامر میں محال ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر مسیح علیہ السلام کو بھیجے گا۔ وہ دجال کو قتل کرے گا اور اس کے جھوٹ افترا کو ظاہر کرے گا اور اس کے ساتھ ایسی چیزیں ہوں گی۔ جو اس کے کذب پر دلالت کریں گی۔ کئی وجوہ سے۔﴾

حوالہ نمبر۳: ’’وثبت ایضافی الصحیح عن النبی ﷺ انہ قال ینزل عیسٰی بن مریم من السماء علی المنارۃ البیضاء شرقی دمشق فیکسر الصلیب ویقتل الخزیر ویضع الجزیۃ ویقتل مسیح الھدیٰ عیسٰی بن مریم مسیح الضلالۃ الاعور الدجال علی بضع عشرۃ خطوۃ من باب لد (ج ۱ ص ۱۷۷)‘‘ ﴿اور صحیح میں یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ پس صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور جزیہ موقوف کرے گا اور مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم مسیح الضلالۃ کانے دجال کو باب لد سے قریب چند قدموں پر قتل کرے گا۔﴾

حوالہ نمبر۴: ’’والمسیح علیہ السلام ذھب الی انطاکیہ اثنان من اصحابہ بعد رفعہ الی السماء ولم یعزز بثالث ولا کان حبیب النجار موجوداً اذزاک (ج ۱ ص ۲۰۹)‘‘ ﴿مسیح علیہ السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے بعد دو صحابی آپ کے انطاکیہ میں گئے اور تیسرے کے ساتھ ان کی نصرت نہیں کی گئی اور نہ اس وقت حبیب النجار موجود تھے۔﴾

حوالہ نمبر۵: ’’وقد اخبران المسیح عیسٰی بن مریم مسیح الھدیٰ ینزل الی الارض علی المنارۃ البیضاء شرقی دمشق فیقتل مسیح الضلالۃ (ج ۱ ص ۳۲۴)‘‘ ﴿اور آنحضور ﷺ نے یقیناً خبر دی ہے کہ تحقیقاً مسیح ہدایت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین کی طرف سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ پس مسیح الضلالۃ (دجال) کو قتل کرے گا۔﴾

حوالہ نمبر۶: ’’ویقال ان انطاکیه اول المدائن الکبار الذین آمنوا بالمسیح علیہ السلام و ذالک بعد رفعه الی السماء (ج ۱ ص ۲۸۷)‘‘ ﴿کہا جاتا ہے کہ انطاکیہ ان بڑے شہروں میں سے پہلا شہر ہے جس کے باشندے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے اور یہ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد تھا۔﴾

حوالہ نمبر۷: ’’والمسلمون واهل الکتاب متفقون علی اثبات مسیحین مسیح هدی من ولد داؤد و مسیح ضلال یقول اهل الکتاب انه من ولد یوسف ومتفقون علی ان مسیح الهدی سوف یاتی کمایاتی مسیح الضلالة لکن المسلمون والنصاری یقولون مسیح الهدی هو عیسٰی بن مریم وان الله ارسله ثم یاتی مرة ثانیة لکن المسلمون یقولون انه ینزل قبل یوم القیامة فیقتل مسیح الضلالة ویکسر الصیب ویقتل الخنزیر ولایبقی دیناً الادین الاسلام ویؤمن به اهل الکتاب الیهود والنصاریٰ کما قال تعالٰی وان من اهل الکتاب الالیؤمنّ به قبل موته والقول الصحیح الذی علیه الجمهور قبل موت المسیح وقال تعالٰی وانه لعلم للساعة (ج ۱ ص ۳۲۹)‘‘ ﴿مسلمان اور اہل کتاب دو مسیحیوں کے وجود پر متفق ہیں۔ مسیح ہدایت داؤد کی اولاد میں سے ہے اور اس پر بھی متفق ہیں کہ مسیح ہدایت عنقریب آئے گا۔ جب کہ مسیح ضلالت آئے گا۔ لیکن مسلمان اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح ہدایت وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ہے کہ خدا نے اس کو رسول بنایا اور وہ پھر دوبارہ آئے گا اور لیکن مسلمان کہتے ہیں کہ وہ اترے گا۔ پہلے قیامت کے پس وہ مسیح ضلالت کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور کوئی دین باقی نہیں چھوڑے گا۔ سوائے دین اسلام کے اور اہل کتاب یہود اور نصاریٰ اس پر ایمان لائیں گے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’وان من اهل الکتاب الالیؤمنّ به قبل موته‘‘ یعنی کوئی اہل کتاب نہیں رہے گا سب کے سب ایمان لائیں گے پہلے موت اس کی کے) اور قول صحیح جس پر جمہور امت ہے وہ یہ ہے کہ موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے: ’’وانه لعلم للساعة‘‘ یعنی وہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہے۔﴾

حوالہ نمبر۸: ’’ولهذا اذا انزل المسیح بن مریم فی امة لم یحکم فیهم الابشرع محمد ﷺ (ج ۱ ص ۳۴۹)‘‘ ﴿اس لئے جب مسیح علیہ السلام آنحضرت ﷺ

کی امت میں نازل ہوں گے تو نہیں حکم کریں گے۔ مگر بمطابق شریعت محمدی کے۔﴾

حوالہ نمبر۹: ''قالوا قد قال اللہ علی افواہ الانبیاء المرسلین الذین تنبوا علی ولادتہ من العذراء الطاھرۃ مریم وعلی جمیع افعالہ التی فعلھا فی الارض و صعودہ الی السماء وھذہ النبوات جمیعھا عندالیھود ومقرین ومعترفین بھاو یقرونھافی کنائسھم ولم ینکروامنھا کلمۃ واحدۃ فیقال ھذا کلہ مما لاینازع فیہ المسلمون فانہ لاریب انہ ولد من مریم العذراء البتول التی لم یمسھا بشرقط وان اللہ اظھر علی یدیہ الآیات وانہ صعدالی السماء کما اخبر اللہ بذلک فی کتابہ کما تقدم ذکرہ (ج۲ ص۱۸۶)'' ﴿کہتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انبیاء مرسلین کی زبان پر فرمایا جنہوں نے مسیح کے پاکیزہ کنواری مریم کے شکم سے پیدا ہونے کی خبر دی تھی اور تمام اس کے افعال جو زمین میں کرتا رہا اور اس کا آسمان کی طرف چڑھ جانے کی خبر دی تھی اور یہ خبریں تمام یہود کے پاس موجود ہیں۔ سب کو مانتے ہیں اپنے ہیکلوں میں اقرار کرتے ہیں۔ ایک کلمہ تک کا بھی انکار نہیں کرتے، پس کہا جائے گا کہ اس امر میں مسلمانوں کو بھی کوئی تنازع نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مسیح علیہ السلام یقیناً مریم کنواری تارک الدنیا کے شکم سے جس کو کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کئے اور تحقیق وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی جیسے پہلے گزر چکا ہے۔﴾

حوالہ نمبر۱۰: ''فان بنی اسرائیل کانوا قد خذلو ابسبب تبدیلھم فلما بعث المسیح علیہ السلام بالحق کان اللہ مع من اتبع المسیح والمسیح نفسہ لم یبق معھم بل رفع الی السماء ولکن اللہ کان من اتبع با النصر والاعانۃ (ج۲ ص۲۱۲)'' ﴿پس تحقیق بنی اسرائیل رسوا ہو چکے تھے۔ بسبب تبدیل وتحریف کے پس جب اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو حق کے ساتھ بھیجا تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہوا۔ جو مسیح علیہ السلام کے پیرو ہوئے تھے اور مسیح علیہ السلام خود بھی ان کے ساتھ نہیں رہا۔ بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نصرت واعانت کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے تابعداروں کے ساتھ تھا۔﴾

حوالہ نمبر۱۱: ''ثم قال وان من اھل الکتاب الالیؤمنن بہ قبل موتہ وھذا عند اکثر العلماء معناہ قبل موت المسیح وقد قیل قبل موت

الیھودی وھو ضعیف کما قیل انه قبل موت محمد ﷺ وھوا ضعف فانه لو امن به قبل الموت لنفعه ایمانه به فان یقبل توبة العبد مالم یغرر وان قبل المرادبه الایمان الذی یکون بعد الغرغره لم یکن فی ھذا فائدة فان کل احد بعد موته یؤمن بالغیب الذی کان یحجده فلا اختصاص للمسیح به ولانه قال قبل موته ولم یقل بعد موته ولانه لافرق بین ایمانه بالمسیح بعد وبمحمد صلوات الله علیھا وسلامه والیھود الذی یموت یموت علی الیھودیة فیموت کافراً بمحمد والمسیح علیھما الصلوٰة والسلام ولانه قال وان من اھل الکتاب الالیؤمننّ به قبل موته وقوله لیؤمنن به فعل مقسم علیه وھذا انما یکون فی المستقبل ندل ذالک علی ان ھذا الایمان بعد اخبار الله بھذا ولو ارید قبل موت الکتابی لقال وان من اھل لکتاب الامن یؤمن به لم یقل لیؤمننّ به وایضافانه قال وان من اھل الکتاب وھذا یعم الیھودو النصاری فدل ذالک علٰی ان جمیع اھل الکتاب الیھود والنصاری یؤمنون المسیح قبل موت المسیح و ذالک اذانزل آمنت الیھود والنصاری بانه رسول الله لیس کاذباکمایقول الیھودی ولا ھوالله کما تقوله النصاری (ج۲ ص۲۸۳،۲۸۴)'' ﴿وان من اھل الکتاب الالیؤمننّ به قبل موته اس کی تفسیر اکثر علماء نے یہ کی ہے کہ مراد قبل موته سے حضرت مسیح کی وفات ہے اور یہودی کی موت بھی کسی نے معنی کئے ہیں اور یہ ضعیف ہے۔ جیسا کہ کسی نے موت محمد ﷺ بھی مراد لی ہے اور یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے۔ کیونکہ اگر موت سے پہلے ایمان ہوتو نفع دے سکتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے، جب بندہ غرغرہ تک نہ پہنچے اور اگر یہ کہا جائے کہ ایمان سے مراد ایمان بعد الغرغرہ ہے تو اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے کہ غرغرہ کے بعد ہر ایک امر جس کا وہ منکر ہے، اس پر ایمان لانا ہے۔ پس مسیح علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں اور ایمان سے مراد ایمان نافع ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل موتہ فرمایا ہے نہ بعد موت۔ اگر ایمان بعد غرغرہ مراد ہوتا تو بعد موتہ فرماتا کیونکہ بعد موت کے ایمان بالمسیح یا بمحمد ﷺ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہودی یہودیت پر مرتا ہے۔ اس لئے وہ کافر مرتا ہے۔ مسیح اور محمد ﷺ سے منکر ہوتا ہے اور اس آیت

میں: ''لیؤمنن بہ''، مقسم علیہ ہے۔ یعنی قسمیہ خبر دی گئی ہے اور یہ مستقبل میں ہوسکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ ایمان اس خبر کے بعد ہوگا اور اگر موت کتابی مراد ہوتی تو یوں فرماتے: ''وان من اھل الکتاب الامن یؤمن بہ'' اور ''لیومنن بہ'' نہ فرماتے اور نیز ''وان من اھل الکتاب'' یہ لفظ عام ہے۔ ہر ایک یہودی و نصرانی کو شامل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تمام اہل کتاب یہود و نصاریٰ مسیح علیہ السلام کی موت سے پیشتر مسیح علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور یہ جب ہوگا جب مسیح علیہ السلام اتریں گے۔ تمام یہود و نصاریٰ ایمان لائیں گے کہ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول ہے۔ کذاب نہیں جیسے یہودی کہتے ہیں اور نہ وہ خدا ہیں۔ جیسے نصاریٰ کہتے ہیں۔﴾

حوالہ نمبر۱۲: ''والحافظة علی ھذا العموم اولی من ان یدعی ان کل کتابی لیؤمنن بہ قبل ان یموت الکتابی فان ھذا یستلزم ایمان کل یھودی و نصرانی وھذا خلاف الواقع ھولما قال وان منھم الالیؤمنن بہ قبل موتہ ودل علی ان المراد بایمانھم قبل ان یموت ھو علم انہ ارید بالعموم من کان موجود احین نزولہ ای لا یختلف منھم احد عن الایمان بہ لا ایمان من کان منھم میتاً وھذا کما یقال انہ لا یبقی بلدا لادخلہ الدجال الامکة والمدینة ای فی المدائن الموجودة حینئذ وسبب ایمان اھل الکتاب بہ حنئیذ ظاھرفانہ یظھر لکل احدانہ رسول مئوید لیس بکذاب ولا ھو رب العالمین فاللہ تعالیٰ ذکر ایمانھم بہ اذانزل الی الارض فانہ تعالی لما ذکر رفعہ الی اللہ بقولہ انی متوفیک ورافعک الیّ ھو ینزل الی الارض قبل یوم القیامة ویموت حینئذا خبر بایمانھم بہ قبل موتہ (ج۲ ص ۲۸۴)'' ﴿اس عموم کا لحاظ زیادہ مناسب ہے۔ اس دعویٰ سے کہ ''موتہ'' سے مراد موت کتابی ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کو مستلزم ہے اور یہ خلاف واقع ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ تمام اہل کتاب ایمان لائیں گے تو ثابت ہوا کہ اس عموم سے مراد عموم ان لوگوں کا ہے جو وقت نزول موجود ہوں گے۔ کوئی بھی ایمان لانے سے اختلاف نہیں کرے گا۔ اس عموم سے مراد جو اہل کتاب فوت ہو چکے ہیں۔ وہ مراد نہیں ہوسکتے۔ یہ عموم ایسا ہے جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ: ''لایبقی بلدالادخلہ الدجال الامکة والمدینة'' پس مدائن سے مراد وہی مدائن ہوسکتے ہیں جو اس وقت

مدائن موجود ہوں گے اور اس وقت ہر ایک یہودی و نصرانی کے ایمان کا سبب ظاہر ہے۔ وہ یہ کہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا کہ مسیح علیہ السلام رسول اللہ مؤید تائید اللہ ہے نہ وہ کذاب ہیں نہ وہ خدا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ایمان کا ذکر فرمایا ہے۔ جو وقت نزول مسیح علیہ السلام کے ہوگا۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کا رفع الی السماء اس آیت میں ذکر فرمایا: ''وانی متوفیک ورافعک الیّ '' اور مسیح علیہ السلام قیامت سے پیشتر زمین پر اتریں گے اور فوت ہوں گے تو اس وقت کی خبر دی کہ سب اہل کتاب مسیح کی موت سے پیشتر ایمان لائیں گے۔﴾

حوالہ نمبر۱۳: ''فی الصحیحین عن النبی ﷺ قال یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا واماما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة وقوله تعالی وما قتلوه وماصلبوه ولکن شبه لهم و ان الذین اختلفوا فیه لفی شک منه مالهم به من علم الاتباع الظن وما قتلوه یقینا بل رفعه الله الیه وکان الله عزیزا حکیما بیان ان الله رفعه حیا وسلمه من القتل و بین انهم یؤمنون به قبل ان یموت وکذلک قوله (ومطهرک من الذین کفروا) ولومات لم یکن فرق بینه وبین غیره الفظ التوفی فی لغة العرب معانه الاستیفا والقبض و ذالک ثلاثة انواع احدها توفی النوم والثانی الموت والثالث توفی الروح والبدن جمیعاً فانه بذالک خرج عن حال اهل الارض الذین یحتاجون الی الاکل والشرب واللباس ویخرج منهم الغائط والبول والمسیح علیہ السلام توفاه الله وهو فی السماء الثانیة الی ان ینزل الی الارض لیست حاله کحالة اهل الارض فی الارض فی الاکل والشرب واللباس والنوم والغائط والبول ونحوذالک (ج۲ ص ۲۸۴، ۲۸۵)'' ﴿صحیحین میں وارد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ابن مریم اترے گا۔ حاکم، عادل، پیشوا، انصاف کرنے والا، صلیب کو توڑے گا، خنزیر کو قتل کرے گا، جزیہ موقوف کرے گا۔ (اور آیت قرآنی: ''وماقتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم وان الذین اختلفو فیه لفی شک منه مالهم به من علم الااتباع الظن وماقتلوه یقینا بل رفع الله الیه وکان الله عزیزاً حکیما'') میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو زندہ اٹھالیا اور قتل سے بچالیا اور بیان فرمایا کہ مسیح علیہ السلام

کے فوت ہونے سے پیشتر ایمان لائیں گے اور اسی طرح: ’’قولہ تعالیٰ ومطھرک من الذین کفروا‘‘ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہوتے تو تطہیر کا کوئی معنی نہیں ہے۔ اس لئے کہ وفات سے تطہیر ہر ایک نبی کی ہو سکتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں ہے اور لفظ توفی لغت عرب میں اس کے معنی پورا لینا اور قبض کرنا ہے اور یہ تین طرح ہو سکتا ہے: (۱).....قبض فی النوم (۲).....قبض فی الموت (۳).....قبض روح و بدن تمام۔ پس وہ مسیح علیہ السلام اسی قبض کے سبب سے زمین کے بسنے والوں کے حال کی طرح ان کا حال نہیں ہے۔ زمین میں بسنے والے کھانے پینے پیشاب پاخانہ کی طرف محتاج ہیں۔ پس مسیح علیہ السلام کا قبض (روح و بدن) دوسرے آسمان پر ہے تا کہ اس کے نازل ہونے تک اسی وجہ سے لوازمات بشریہ کی طرف محتاج نہیں ہے۔ جیسے زمین میں بسنے والے محتاج ہیں۔ ﴾

حوالہ نمبر۱۴: ’’واما المسلمون فامنوا بما اخبرت به الانبياء على وجهه وهو موافق لما اخبريه خاتم الرسل حيث قال فى الحديث الصحيح يوشک ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا واما ما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية واخبر فى الحديث الصحيح انه اذاخرج مسيح الضلالة الاعور الكذاب نزل عيسٰى بن مريم على المنارة البيضاء شرقى دمشق بين مهروذتين واضعايديه على منكبى ملكين فاذا رأه الدجال انماع كما ينماع الملح فى الماء فيدركه فيقتله بالحربة عند باب لدالشرقى على بضع عشرة خطوة منه وهذا تفسير قوله تعالى (وان من اهل الكتاب الا ليؤمنّ به قبل موته) اى يؤمن بالمسيح قبل ان يموت حين نزوله الى الارض حينئذ لايبقى يهودى ولا نصرانى ولا يبقى دين الادين الاسلام (ج۳ ص۳۲۵)‘‘ ﴿لیکن مسلمان صحیح طور پر اس طرح ایمان لائے جیسے کہ انبیاء علیہم السلام نے خبر دی تھی اور یہ ایمان پیغمبر علیہ السلام کے فرمان و پیش گوئی کے مطابق ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اترے گا بیچ تمہارے ابن مریم، حاکم، عادل، پیشوا، انصاف کرنے والا۔ پس صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کرے گا۔ جزیہ موقوف کرے گا اور صحیح میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس وقت مسیح دجال اور مسیح کاذب مسیح الضلالت نکلے گا تو عیسیٰ ابن مریم سفید منارہ شرقی دمشق پر اترے گا۔ درمیان دو

چادر زرد رنگ کے دو فرشتوں کے کندھوں پر دونوں ہاتھ رکھنے والا ہوگا۔ پس جب مسیح علیہ السلام کو دیکھ لے گا تو جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے۔ اسی طرح وہ گھلتا جائے گا۔ چنانچہ مسیح علیہ السلام باب لد کے نزدیک اس کو پائے گا اور برچھی سے اس کو قتل کرے گا اور یہ تفسیر ہے قول اللہ تعالیٰ کی: ''وان من اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته ''یعنی ہر ایک یہودی و نصرانی مسیح علیہ السلام کی وفات سے پہلے مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے گا۔ جس وقت مسیح علیہ السلام زمین پر اترے گا اور اس وقت کوئی یہودی و نصرانی باقی نہیں رہے گا اور نہ کوئی دین باقی رہے گا۔ سوائے دین اسلام کے۔﴾

حوالہ نمبر۱۵: ''قلت وصعود الادمی ببدنه الی السماء قد ثبت فی امر المسیح عیسٰی ابن مریم علیہ السلام فانه صعد الی السماء وسوف ینزل الی الارض وهذا مما یوافق النصاری علیه المسلمین فانهم یقولون ان المسیح صعدالی السماء ببدنه وروحه کمایقوله المسلمون ویقولون انه سوف ینزل الی الارض ایضاً کما یقوله المسلمون وکما اخبربه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاحادیث الصحیحة..... واما المسلمون وکثیر من النصاری فیقولون انه لم یصلب ولکن صعد الی السماء بلا صلب والمسلمون ومن وافقهم من النصاری یقولون انه ینزل الی الارض قبل یوم القیامة وان نزوله من اشراط الساعة کما دل علی ذالک الکتاب والسنة (ج۴ ص ۱۶۹، ۱۷۰)'' ﴿میں کہتا ہوں آدمی کا بدن کے ساتھ چڑھ جانا تحقیق ثابت ہو چکا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے بارہ میں۔ پس وہ چڑھ گیا طرف آسمان کی اور عنقریب اترے گا طرف زمین کے اور نصاریٰ بھی مسلمانوں سے اس میں موافق ہیں۔ نصاریٰ بھی کہتے ہیں کہ بدن کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا جیسے مسلمان کہتے ہیں اور عنقریب زمین پر اترے گا۔ جیسے مسلمان کہتے ہیں۔ جیسے کہ نبی کریم محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ لیکن مسلمان اور بہت سے عیسائی قائل ہیں کہ مسیح سولی نہیں دیئے گئے بلکہ آسمان پر بلا سولی چڑھ گئے اور مسلمان اور ان کے ہم خیال نصاریٰ قائل ہیں کہ مسیح علیہ السلام زمین پر اترے گا۔ پہلے قیامت کے اور نزول مسیح علیہ السلام قیامت کی علامات سے ہے۔ جیسے کہ کتاب وسنت اس پر دال ہیں۔﴾

حوالہ نمبر۱۶: ’’وقال لھم نبیھم لو کان موسی حیاثم اتبعتموہ وترکتمونی لضللتم وعیسٰی ابن مریم علیہما السلام اذا نزل من السماء انما یحکم فیھم بکتاب ربھم وسنۃ نبیھم فای حاجۃ لھم مع ھذا الی الخضر وغیرہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اخبر ھم بنزول عیسٰی من السماء حضورہ معہ المسلمین وقال کیف تھلک امۃ انا اولھا وعیسٰی فی آخرھا (زیارۃ القبور ص ۷۵)‘‘ ﴿اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم اس کی پیروی کرتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہو جاتے اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام جب اترے گا آسمان سے تو وہ مسلمانوں میں کتاب وسنت کے مطابق حکم کرے گا۔ پس کون سی اور ضرورت ہے باوجود اس کے خضر علیہ السلام وغیرہ کی طرف، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بتایا کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوں گے اور فرمایا کہ کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت جس کے ابتداء میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہو۔﴾

نوٹ: ان ۱۶ حوالوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضرت شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی حیات جسمانی اور نزول من السماء کے قائل تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ان کو وفات مسیح کا قائل قرار دینا سراسر جھوٹ اور بہتان ہے: ’’فاعتبر و ایا اولی الابصار‘‘

جھوٹ بولنا سخت گناہ ہے

۱..... ’’دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔‘‘
(نزول المسیح ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۰)

۲..... ’’ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

۳..... ’’جھوٹ ام الخبائث ہے۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۱)

۴..... ’’جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔‘‘
(تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۳۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۳۴)

۵..... ’’جھوٹے پر خدا کی لعنت..... لعنة الله علی الکاذبین‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۶..... ’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶)

۷..... ’’اے بے باک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

۸..... ’’جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶، خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

قادیانی مغالطہ اور اس کا جواب

حکیم خدا بخش مرزائی نے لکھا ہے:

الف..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کہ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ چنانچہ (مجمع البحار ج ۱ ص ۲۸۶) میں امام محمد طاہر گجراتی لکھتے ہیں۔ یعنی اکثر کا خیال ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے۔ لیکن مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو گئے ہیں: ’’والاکثران عیسٰی علیہ السلام لم یمت وقال مالک مات‘‘ (دیکھو مجمع البحار ج اوّل، مطبوعہ مطبع نول کشور)

ب..... اور (جواہر الحسان فی تفسیر القرآن، شیخ عبدالرحمٰن ثعالبی، مطبوعہ مطبع الجزائر ج اوّل ص ۲۷۲) میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی نسبت زیر آیت: ’’انی متوفیک‘‘ لکھا ہے: ’’وقال ابن عباس هی وفاة موت ونحوه مالک فی العتیبة‘‘ اور ابن عباس نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام حقیقی موت سے وفات پا گئے ہیں اور ایسا ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب عتیبہ نام میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

ج..... اور لاکمال اکمال المعلم میں جو شرح مسلم ابی عبداللہ محمد بن خلیفۃ الوشتانی المالکی کی ہے اور مطبوعہ مطبع السعادہ مصری ہے اور جس کو سلطان عبدالحفیظ سلطان مغرب نے اپنے مصارف خاص سے طبع کرایا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی یوں تصدیق کی ہے۔ دیکھو شرح مذکورہ (ص ۲۶۵): ’’وفی العتبیه قال مالک مات عیسٰی ابن مریم‘‘ ’’عتبیہ‘‘ نام کتاب میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔

د..... اور مکمل اکمال الاکمال شرح صحیح مسلم میں امام ابی عبداللہ محمد بن محمد بن یوسف انسوسی الحسن نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تصدیق کی ہے۔ دیکھوص ۲۶۵ برحاشیہ کتاب مذکورالصدر: ''وفی العتبیة قال مالک مات عیسٰی علیہ السلام'' اور ''عتبیہ'' میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔

ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور ومستند کتب میں سے ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''عتبیہ'' میں شائع کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ناصری وفات پاچکے ہیں۔''

(عسل مصفی حصہ اوّل باب ۸ فصل ۱۶ ص ۵۱۰، مطبوعہ اگست ۱۹۱۳ء مطبع وزیر ہند امرتسر)

جواب:

۱..... واضح ہو کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش شریف ۹۳ھ میں ہوئی تھی اور وفات ۱۷۹ھ میں ہوئی تھی۔ کتاب مؤطا ان کی تصنیف ہے۔ (کتاب بستان المحدثین ص ۲،۳) کتاب مؤطا میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پاچکے ہیں۔

۲..... کتاب مجمع البحار کے مصنف امام محمد گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۹۸۶ھ میں ہوئی تھی۔ (عسل مصفی ج اوّل ص ۱۰۲)

یہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے کئی سو برس بعد ہوا ہے۔ اس کتاب کی (ج اوّل ص ۲۸۶) پر نہ تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کسی تصنیف کا حوالہ دیا گیا ہے اور نہ کوئی سند لکھی گئی ہے۔

۳..... کتاب ''عتبیہ'' حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لکھی ہے۔ بلکہ ملک اندلس (سپین) کے فقیہ محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن عتبہ بن ابوسفیان قرطبی نے لکھی ہے۔ ان کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی تھی۔ (کتاب نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ج سوم ص ۵۲۴، مطبوعہ ۱۳۲۶ھ مطبع ازہریہ مصر، کتاب کشف الظنون ج اوّل ص ۱۰۶، ۱۰۷)

۴..... مرزائی مولوی (کتاب اکمال لاکمال المعلم شرح صحیح مسلم ج اوّل ص ۲۶۵) کا حوالہ تو پیش کردیتے ہیں۔ مگر (ص ۲۶۶) کا ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں حضرت عیسیٰ کے نزول کا ذکر خیر بھی ہے۔

مرزا غلام احمد رئیس قادیان

اور

اس کے بارہ نشان

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النّبین وعلی الہ واصحابہ اجمعین!

واضح ہو کہ فرقہ مرزائیہ کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲۶۰ھ میں پیدا ہوا تھا۔ (ریویوج۲۱ نمبر۵ ص۱۵۴) مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔ (مرزا بشیر احمد ایم.اے قادیانی کی کتاب سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۷) مرزا غلام احمد نے مولوی فضل الٰہی، مولوی فضل احمد، مولوی گل علی شاہ، سے قرآن مجید، چند فارسی کتابیں، صرف کی بعض کتابیں، نحو اور منطق سیکھا اور بعض طبابت کی کتابیں اپنے والد حکیم غلام مرتضٰی سے پڑھیں۔ (کتاب البریہ ص۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج۱۳ ص۱۸۰، ۱۸۱ حاشیہ) مرزا قادیانی نے مامور من اللہ، مسیح موعود، مثیل مسیح، مہدی موعود، رجل فارسی، حارث کرشن، اوتار، محدث، مجدد، امام زمان، ابن مریم سے بہتر، نبی اللہ اور رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی ۶۶ برس کی عمر پا کر ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوا تھا۔ اس کے جھوٹا ہونے پر میں مرزائی لٹریچر سے ذیل میں عجیب وغریب دلائل درج کرتا ہوں:

مراق اور مرزا قادیانی

۱..... ”فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی۔ جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو وہ دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔“ (اخبار بدر قادیان ج۲ نمبر۲۳، مورخہ ۷ رجون ۱۹۰۶ء ص۵ کالم نمبر۲، رسالہ تشحیذ الاذہان ج۱ نمبر۲ ص۵، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج۸ ص۴۴۵)

۲..... ’’میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔ پھر بھی آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔‘‘ (منظور الٰہی مرزائی کی کتاب منظور الٰہی ص ۳۴۸، اخبار الحکم قادیان ج ۵ نمبر ۴۰ ص ۶، مورخہ ۳۱؍اکتوبر ۱۹۰۱ء، ملفوظات ج ۲ ص ۳۷۶)

۳..... ’’حضرت اقدس نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔‘‘

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۴ نمبر ۴ ص ۴۵، بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء)

۴..... ’’حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔‘‘

(رسالہ ریویو ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۲، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

۵..... ’’واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔‘‘ (رسالہ ریویو ج ۲۶ نمبر ۵ ص ۸، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

۶..... ’’اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔‘‘

(کتاب اصل بیاض نورالدین حصہ اوّل ص ۲۱۱)

۷..... ’’بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔‘‘ (رسالہ ریویوص ۶، بابت ماہ اگست ۱۹۲۸ء)

۸..... ’’نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔‘‘

(رسالہ ریویوص ۳۰، بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

ہسٹیر یا (باؤ گولہ) کا دورہ

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیراحمد ایم.اے لکھتا ہے: ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیر یا کا دورہ بشیراوّل (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔ جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہوگیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتّھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کہ کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔'' (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۵نمبر۱۹)

۲..... ''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیر یا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔''

(کتاب سیرت المہدی حصہ دوم ص۳۴۰نمبر۳۷۲)

۳..... ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت موعود کو

سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھران کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا۔ کبھی ادھر کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔''

(کتاب سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۵ نمبر ۳۶)

۴..... ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔''

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج ۲۵ نمبر ۸ ص ۶، ۷)

سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب کا آنا

مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''میں ایک دائم المریض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جس کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصے بدن میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ

سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔'' (کتاب ضمیمہ اربعین نمبر۳،۴ص۴،خزائن ج۱۷ص۴۷۰)

اسہال (دست)

الف..... مرزا قادیانی نے کہا:''باجود یہ کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔مگر جس وقت پاخانہ کی بھی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔''

(کتاب منظور الٰہی ص۳۴۸،۳۴۹ پر بحوالہ اخبار الحکم ج۵ نمبر۴۰،ملفوظات ج۲ص۳۷۶)

ب..... ''یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت صاحب کو بدہضمی، اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔'' (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج۲۵ نمبر۸ص۶)

دوران سر

''ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۳۰۷،خزائن ج۲۲ص۳۲۰)

''صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔تا دو زرد رنگ چادروں کی پیش گوئی میں خلل نہ آوے۔دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس سال سے ہے جو مجھے لاحق ہے۔جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔'' (حقیقت الوحی ص۳۶۳،۳۶۴،خزائن ج۲۲ص۳۷۷)

حافظہ اچھا نہیں

''حافظ، اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔'' (کتاب نسیم دعوت ص۷۱،خزائن ج۱۹ص۴۳۹ حاشیہ،رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج۲ نمبر۴ص۱۵۳ حاشیہ،بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء)

’’میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہوتب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاددہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج۵ نمبر۳ ص۲۱)

مرزا قادیانی کی بیوی کو مراق

’’میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔‘‘

(اخبار الحکم قادیان ج۵ نمبر۲۹ کالم۳ ص۴، مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۱ء)

مرزا قادیانی کے بیٹے کو مراق

’’حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔‘‘ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج۲۵ نمبر۸ ص۱۱، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

میاں محمود احمد قادیانی کا استاد

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے فرمایا: ’’گو مثال تو ایک پاگل کی ہے۔ پھر ایسے پاگل کی جواب فوت ہو چکا ہے اور گو وہ ایک ایسے پاگل کی مثال ہے جو میرا استاد بھی ہے۔ مگر بہرحال اس سے عشق کی حالت نہایت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک میرے استاد تھے جو سکول میں پڑھایا کرتے تھے۔ بعد میں وہ نبوت کے مدعی بن گئے ہیں۔ ان کا نام مولوی یار محمد تھا۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان ج۲۲ ش۷۹ کالم۳ ص۶، مورخہ یکم ؍جنوری ۱۹۳۵ء)

نتیجہ

۱..... مرزا قادیانی ایک دائم المریض آدمی تھا۔ ۲..... اس کو مرض مراق تھا۔

۳..... ہسٹیر یا کا دورہ پڑا تھا۔ ۴..... اس کو دردسر تھا۔

۵..... دوران سر تھا۔ ۶..... کمی خواب۔

۷..... تشنج دل۔ ۸..... اسہال۔

۹..... کثرت پیشاب۔ ۱۰..... ہاضمہ خراب تھا۔

۱۱..... حافظہ خراب تھا۔ ۱۲..... مرض ضعف دماغ۔

اگر کوئی مرزائی کہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں کو ان کے مخالفوں نے مجنون، ساحر، شاعر کہا تھا تو جواب یہ ہے کہ: ''قرآن شریف یا کسی صحیح حدیث نبوی یا موقوف روایت میں یہ نہیں آیا کہ خدا کے کسی نبی ورسول نے خود اقرار کیا ہو کہ مجھے مراق کی بیماری ہے یا باؤ گولہ مرض کا دورہ پڑا تھا۔ یہ بات یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہے کہ خدا کے نبیوں اور رسولوں پر دشمنوں نے طعن کیا۔ لیکن کسی نبی اور رسول نے خود اقرار نہیں کیا۔ مرزا غلام احمد رئیس قادیان نے باوجود مدعی نبوت ورسالت ہونے کے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے اور حافظہ اچھا نہیں ہے۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ مرض مراق اور ہسٹیر یا نبوت اور رسالت کے کیوں منافی ہیں تو جواب یہ ہے کہ خدا کے رسول اور نبی کا دماغ اعلیٰ ہوتا ہے۔ حافظہ عمدہ ہوتا ہے۔ خدا کے نبی اور رسول کو مرض جنون مالیخولیا، مرگی سودا، مراق اور باؤ گولہ (ہسٹیر یا) نہیں ہوسکتا ہے، نہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مرضوں میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا ہے۔ مریض کا حافظہ اچھا نہیں رہتا ہے۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ ہسٹیر یا (باؤ گولہ) تو عورتوں کو ہوا کرتا ہے تو جواب یہ ہے کہ حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم کی کتاب (مخزن حکمت ج دوم ص ۹۶۹) پر (زیر مرض ہسٹیر یا) لکھا ہے۔ یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگر چہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

اختلافات مرزا

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱..... **قول مرزا:** اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا، نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۷۴۷، ۷۴۸، خزائن ج ۳ ص ۵۰۳)

تردید: اس تمام آیت کے اوّل آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا۔'' (نصرۃ الحق ص ۴۰، خزائن ج ۲۱ ص ۵۱)

۲..... **قول مرزا:** اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل اذ موجود ہے۔ جو خاص ماضی کے واسطے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔ (ازالہ اوہام ص ۶۰۲، خزائن ج ۳ ص ۴۲۵)

تردید: جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ اس امر کا یقین الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون '' اور جیسا کہ فرمایا ہے: ''واذ قال اللہ یا عیسٰی بن مریم أنت قلت للناس التخذونی وامی الھین من دون اللہ'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۵۹)

۳..... **قول مرزا:** دوسرے یہ کہ آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ عیسائیوں کے بگڑنے کی بابت لاعلمی ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا۔ جب کہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی۔ تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں مجھے خبر نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔''

(نصرۃ الحق ص ۴۰، خزائن ج ۲۱ ص ۵۱، ۵۲)

تردید: اور میرے پر کشفاً ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت

میں آئی اور اس نے جوش میں آ کر اور اپنی امت کو مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴، خزائن ج ۵ ص ۲۵۴)

۴..... قول مرزا: بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ، جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔'' (نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

تردید: اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو، جن کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا، جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸)

۵..... قول مرزا: اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا، بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

تردید: اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔ مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہوگئیں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ج ۵ ص ۶۸)

۶..... قول مرزا: خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحدہ لاشریک ہے۔ اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ قرآن کریم کی آیات بینات میں اس قدر اس مضمون کی تائید پائی جاتی ہے جو کسی پر مخفی نہیں..... اور صاف فرماتا ہے کہ کوئی شخص موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہوسکتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۳، ۳۱۴ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۹، ۲۶۰)

تردید: ''انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون'' تو (مرزا) جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸، براہین حصہ پنجم ص ۹۵، خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۴)

''واعطیت صفة الافناء والاحیاء من الرب الفعال'' اور مجھ (مرزا قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۶ ص ۵۵، ۵۶)

۷..... قول مرزا: ہاں! بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے۔ لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔''

(حمامتہ البشریٰ مترجم ص۱۷، خزائن ج۷ ص۱۹۷)

تردید: فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی اور اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔''

(اخبار بدر قادیان ص۵، مورخہ ۷/جون ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج۸ ص۴۴۵)

''صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔''

(ازالہ ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲)

۸..... قول مرزا: یہ ظاہر کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۲۳، خزائن ج۳ ص۴۳۶)

تردید: اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ بیدار ہمت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۹۲، خزائن ج۲۱ ص۳۶۴)

۹..... قول مرزا: وہ (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۸۶، خزائن ج۳ ص۴۱۶)

تردید: سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۱۰..... قول مرزا: مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔'' (سرمہ چشم آریہ ص۵۰، خزائن ج۲ ص۹۸)

''اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ھ میں ایک سو ستاون (۱۵۷) برس کی

عمر پا کر فوت ہوا۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹، خزائن ج۲۱ ص۱۶۳)

تردید: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات سے ہو۔ وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ماعلی الارض میں داخل ہیں۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۲۵، خزائن ج۳ ص۴۳۷)

۱۱..... قول مرزا: ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقہ یہودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲۸، خزائن ج۲۱ ص۴۰۴)

تردید: یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔‘‘ (ست بچن حاشیہ متعلقہ ص۱۶۴، خزائن ج۱۰ ص۳۰۶)

نوٹ: لغت کی کتابوں مثلاً لسان العرب، قاموس، تاج العروس، منتہی الارب، مفرادات امام راغب، مجمع البحار میں لفظ آسف کے معنی یہ نہیں لکھے ہیں کہ قوم کو تلاش کرنے والا۔ بلکہ اس کے معنی افسوس اندوہ غم وغصہ کے لکھے ہیں۔

۱۲..... قول مرزا: یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئی ٹل جائے۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

تردید: ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

۱۳..... قول مرزا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے۔ کیونکہ مسیح نبی

تھا تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔'' (توضیح المرام ص۱۷، خزائن ج۳ ص۵۹)

تردید: میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔'' (نزول المسیح ص۴۸، خزائن ج۱۸ ص۴۲۷)

۱۴..... قول مرزا: پھر حضرت ابن مریم، دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے، اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔'' (ازالہ اوہام ص۲۲۰، خزائن ج۳ ص۲۰۹)

تردید: پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا۔ لدان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے، تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔'' (ازالہ اوہام ص۷۳۰، خزائن ج۳ ص۴۹۲)

۱۵..... قول مرزا: آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۲۳۷، خزائن ج۳ ص۲۲۰)

تردید: دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے۔ جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ و بالا کر دیا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۷۲۲، خزائن ج۳ ص۴۸۸)

۱۶..... قول مرزا: ''**لہ خسف القمر المنیر وان لی خسف القمران المشرقان اتنکر**'' اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔'' (اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳)

نوٹ: قرآن مجید اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ حضور ﷺ کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ سورۃ القمر کی آیت: ''**اقتربت الساعۃ وانشق القمر**'' اور (صحیح بخاری ج دوم ص۷۲۱، ۷۲۲، صحیح مسلم، سنن ترمذی، مسند احمد) کی صحیح روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

تردید: قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔'' (چشمہ معرفت ص۴۱، خزائن ج۲۳ ص۴۱۱)

۱۷..... قول مرزا: اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار

نہیں۔ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۷۵ حاشیہ،خزائن ج۲۳ ص۸۳)

تردید: سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک ردی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے۔جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف ومبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے۔پس جب کہ بائبل محرف ومبدل ہو چکی تھی.....الخ! (چشمہ معرفت ص۲۵۵،خزائن ج۲۳ ص۲۶۶)

۱۸..... قول مرزا: بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں کہ یہ امت خیر الامم ہے،تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے؟ جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الٰہیہ کا شرف حاصل نہ ہو۔حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا مثیل نہ ہوا،تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ہوئی۔‘‘ (الحکم ص۵،مورخہ ۴؍نومبر ۱۹۰۲ء)

تردید: اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۹۷ حاشیہ،خزائن ج۲۲ ص۱۰۰)

۱۹..... قول مرزا: پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر پائے گئے۔پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔کیونکہ ایسی صورت کی نبوت،نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔‘‘ (الوصیت ص۱۱،۱۲،خزائن ج۲۰ ص۳۱۲)

تردید: پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۱ خلاصہ،خزائن ج۲۲ ص۴۰۶،۴۰۷)

۲۰..... قول مرزا: اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد

اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے۔ لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلا دیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا۔ لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا۔ جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں۔'' (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۱۸، خزائن ج ۳ ص ۳۷۸)

تردید: اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔'' (شہادت القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

۲۱..... قول مرزا: اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳)

تردید: یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ بے باپ پیدا ہوا۔ (ریویو ج انمبر ۴ ص ۱۵۹)

۲۲..... قول مرزا: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (یعنی یسوع) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

تردید: اور سچ صرف اسی قدر ہے کہ یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے۔ جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔'' (ریویو ج انمبر ۶ ص ۳۴۲)

۲۳..... قول مرزا: انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔'' (براہین احمدیہ ص ۴۳۳، خزائن ج ۱ ص ۵۱۸، ۵۱۹)

تردید: یہ سچ ہے کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے کھلے کھلے طور پر یہی ظاہر ہوتا

ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر ہرگز دنیا میں نہیں آتا اور ایسا ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۹۴۲ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۶۱۹، ۶۲۰)

۲۴..... قول مرزا: آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جو مہدی آنے والا ہے اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہوگا اور میرے خلق پر ہو گا۔ اس سے آنحضرت ﷺ کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہوگا۔''

(الحکم ج۵ نمبر۲۷ ص۷، بابت ۱۹۰۱ء، ملفوظات ج۲ ص۳۱۵)

تردید: پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔'' (حقیقت الوحی ص۲۰۸ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۲۱۷)

۲۵..... قول مرزا: اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیش گوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۴۰۲، خزائن ج۳ ص۳۰۸)

تردید: ہاں! تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۱۸۵، خزائن ج۳ ص۱۸۹)

۲۶..... قول مرزا: اگر خدا تعالیٰ کو ابتلاء خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیش گوئی کا بیان کرنا، ارادہ الٰہی ہوتا تو پھر اس طرح پر بیان کرنا چاہئے تھا کہ اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں نبی اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا۔ جس کا نام محمد ﷺ ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص۲۷۸، خزائن ج۳ ص۲۴۱)

''وہ نبی جو ہمارے نبی ﷺ سے چھ سو سال پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔'' (راز حقیقت ص۱۵ حاشیہ، خزائن ج۱۴ ص۱۶۷)

نوٹ: بقول مرزا قادیانی کے آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بائیسویں صدی میں ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ سے چھ سو برس پہلے ہوئے ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سولہویں صدی میں ہوئے ہیں۔

تردید: مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔''

(کشتی نوح ص۱۳، خزائن ج۱۹ ص۱۴)

۲۷..... قول مرزا: یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۳۲۵، خزائن ج۳ ص۲۶۵)

تردید: یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ (نور الحق ص۵۰، خزائن ج۸ ص۶۹)

۲۸..... قول مرزا: اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔''

(مسیح ہندوستان میں ص۶۸، خزائن ج۱۵ ص۷۰)

تردید: اور ظاہر ہے کہ دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی۔'' (تریاق القلوب ص۹۹، خزائن ج۱۵ ص۳۶۳)

''اور کوئی اس کی بیوی نہ تھی۔'' (ریویو ج انمبر۳ ص۱۲۴)

''وبودن عیسٰی بے پدر بے فرزند آں دلیلے بریں واقعہ بود بدلالت قطعیہ و اشارت بود سوئے قطع ایں سلسلہ''

(مواہب الرحمٰن ص۷۶، خزائن ج۱۹ ص۲۹۵)

۲۹..... قول مرزا: اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی، وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد ﷺ کی ملی۔ کیونکہ مسیح علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔'' (الحکم ج۵ کالم۲ نمبر۲۴ ص۳، مورخہ ۳۰/جون ۱۹۰۱ء)

تردید: حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت ﷺ کے ان کو حاصل ہے۔'' (اخبار قادیان ص۶۸، مورخہ ۱۸/رمضان ۱۳۲۰ھ)

۳۰..... قول مرزا: خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔''

(کرامات الصادقین ص۸، خزائن ج۷ ص۵۰)

تردید: وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۹۶، خزائن ج۲۳ ص۱۰۴)

۳۱..... قول مرزا: حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کئے۔ وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کے دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو

ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ باوجود یہ کہ اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج۱ص۱۳۲، مجموعہ اشتہارات ج۱ص۱۷۵ حاشیہ)

تردید: اور منجملہ ان شہادتوں کے جو حضرت مسیح کے صلیب سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہمیں انجیل سے ملتی ہیں۔ وہ شہادت ہے جو انجیل متی باب ۲۶ میں یعنی آیت ۳۶ تا ۴۶ تک مرقوم ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح گرفتار کئے جانے کا الہام پاکر تمام رات جناب الٰہی میں رو رو کر اور سجدے کرتے ہوئے دعا کرتے رہے اور ضرور تھا کہ ایسی تضریع کی دعا جس کے لئے مسیح کو بہت لمبا وقت دیا گیا تھا، قبول کی جاتی۔ کیونکہ مقبول کا سوال جو بے قراری کے وقت کا سوال ہو ہرگز رد نہیں ہوتا۔ لہٰذا خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس دعا کو قبول کرتا۔ یقیناً سمجھو کہ وہ دعا جو گتسمینی نام مقام میں کی گئی تھی، ضرور قبول ہوگئی تھی۔‘‘ (مسیح ہندوستان میں ص۲۸، ۲۹، خزائن ج۱۵ص۳۰، ۳۱)

۳۲..... قول مرزا: بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔‘‘

(کتاب البریہ ص۱۴۹ حاشیہ، خزائن ج۱۳ص۱۸۰)

تردید: سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔‘‘

(ایام الصلح ص۱۴۷، خزائن ج۱۴ص۳۹۴)

۳۳..... قول مرزا: کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ راہ نبوت کے دروازہ کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے۔ حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کردیا ہے۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ترجمہ ص۲۰، خزائن ج۷ص۲۰۰)

تردید: اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے۔'' (تجلیات الٰہیہ ص۲۵، خزائن ج۲۰ ص۴۱۲)

۳۴..... قول مرزا: مسیح ایک بے کس کی طرح دنیا میں چند روزہ زندگی بسر کر کے چلا گیا اور یہودیوں نے اس کی ذلت کیلئے بہت سا غلو کیا۔'' (ازالہ اوہام ص۳۸۷، خزائن ج۳ ص۳۰۰)

تردید: اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۵۳، خزائن ج۱۵ ص۵۵)

''مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے وہ مبارک ہوگا۔ سو ان سکوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایک شاہانہ عزت نہ دی گئی۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۵۲، خزائن ج۱۵ ص۵۴)

۳۵..... قول مرزا: مرزا قادیانی کے مرید سید مولوی محمد سعید صاحب طرابلسی کے الفاظ مرزا قادیانی کی کتاب (اتمام الحجہ ص۲۰، ۲۱، خزائن ج۸ ص۲۹۹ حاشیہ) پر یوں ہیں: ''اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجوں سے بڑا ہے۔ اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔''

تردید: خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین'' یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّٰی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۱۰۱ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۱۰۴)

۳۶..... قول مرزا: یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے، بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔'' (نزول المسیح ص۳۵ حاشیہ، خزائن ج۱۸ ص۴۱۳)

تردید: اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔ پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ وہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے ہیں۔ بہرحال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔'' (چشمہ معرفت حصہ دوم ص۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۹۰)

سلسلہ بہائیہ
و
فرقہ مرزائیہ

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذیل میں ایک نقشہ کے ذریعہ اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزائی مذہب، بہائی مذہب کی نقل ہے۔ غور سے پڑھئے:

۱..... بہائی: ''بابی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔''
(الفضل ص۷، مورخہ ۸ر فروری ۱۹۲۳ء)

مرزائی: ''حضرت مسیح ناصری آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے بلکہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔'' (تبلیغ ہدایت ص۳۸)

۲..... بہائی: ''نازل ہونے والا مسیح اسرائیلی نہیں ہوگا بلکہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔''
(رسالہ تنقید صحیح ص۱۲، ارشمس سکھیوانی مرزائی)

مرزائی: ''جس مسیح کا وعدہ دیا گیا ہے وہ اسی امت میں سے ہوگا۔''
(تبلیغ ہدایت ص۵۹)

۳..... بہائی: حضرت سید علی محمد باب کتاب ''بیان'' کے چوتھے باب تیسرے واحد میں لکھتے ہیں کہ: ''میں مثل یحییٰ کے ہوں اور من یظھر اللہ جل ذکرہ مثل حضرت عیسیٰ کے ہیں۔'' (حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص۷)

مرزائی: ''مجھے (مرزا قادیانی) مسیح ابن مریم ہونے کا دعوے نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوے ہے۔'' (عسل مصفی حصہ۲ ص۵۲۸)

۴..... بہائی: ''حضرت بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوے ۱۲۶۹ھ میں کیا اور آپ ۱۳۰۹ھ تک زندہ رہے۔'' (الحکم ص۴، مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۴ء)

مرزائی: ماہ جمادی الثانی ۱۳۰۸ھ میں حضرت مرزا صاحب نے بحکم الٰہی ظاہر کیا کہ قرآن وحدیث میں جس مسیح کے آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ دیا گیا ہے وہ میں ہوں۔''
(عسل مصفی حصہ۲ ص۱۳۸)

۵..... بہائی: حضرت بہاء اللہ کا یہ دعویٰ تھا کہ: ''مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔''
(کتاب الفرائید ص۷، اردو، الحکم ص۱۹، مورخہ ۱۰، ۱۷ر نومبر ۱۹۰۴ء، ادعیہ محبوب ص۲۸، الحکم ص۴، مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۴ء)

مرزائی: مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔''

(اربعین نمبر۴ص ۶، خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵، تحفہ گولڑویہ ص ۱۸، خزائن ج ۱۷ص ۱۱۶)

۶..... بہائی: حضرت بہاء اللہ بعداز دعویٰ وحی چالیس سال تک زندہ رہے۔ آپ اپنے دعویٰ پر اخیر دم تک قائم رہے۔''

(الحکم ص ۴، مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۴ء، الحکم ص ۱۹، مورخہ ۱۰، ۱۷ر نومبر ۱۹۰۴ء، کتاب الفرائد ص ۱۱۸ اردو)

مرزائی: اس (مرزا کے) دعوی اور وحی والہام پر ۲۵ سال سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے ایام بعثت سے بھی زیادہ ہیں۔ کیونکہ وہ ۲۳ برس کے تھے اور یہ ۳۰ سال کے قریب۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ص ۲۱۴)

۷..... بہائی: ''اگر نفسے کلامے راخود فرماید و بخدا وند بندہ بافتر باوجلت عظمت نسیت د ھدحق جل جلالہ بھمیں قدرت اورا اخذ فرمائد و ھلاک کند ومھلت ندھد اور او کلامش رازائیل نمائد چنان کہ در سورۃ مبارکہ حاقہ فرمودہ است ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمن ثم لقطعنا منہ الوتین (الایہ) و مقصود حق جل جلالہ ازیں آیۃ مبارکہ این است کہ اگر کلامے رابما یندو بھمیں قدرت اورا اخذ فرمانیم و عرف حیوٰۃ اور اقطع نمائم واحدے از شما مانع نتو اندشد و نفسے حاجز ایں سخط نتواند کشت وایں آیہ صریح است براینکہ ھرگز خداوند تبارک و تعالی مھلت نخواھند داد نفسے راکہ کلامے را بکذب باونسبت دھد و کتابے راکہ خود تصنیف نمودہ باشد نام اور اوحی آسمانی نھدو آیات آلھیہ خواند''

(کتاب الفرائد ص ۱۸، اردو وفارسی ص ۲۴، ۲۵)

مرزائی: مفتری علی اللہ کبھی مظفر ومنصور نہیں ہوتا بلکہ خدا تعالیٰ اس کو بہت جلد بیخ وبنیاد سے اکھاڑ کر صفحہ دنیا سے اس کا نام ونشان مٹا دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ولو تقول علیتا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین (الحاقہ) ''اور اگر تو ہماری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو ہم نے نہیں بتائی تو ہم تجھ کو اس جرم میں ماخوذ کر کے تیری رگ جان کاٹ دیں گے۔'' (عسل مصفی حصہ ۲ص ۱۹۹)

۸..... بہائی: بہاء اللہ نے قتل کو حرام لکھا ہے۔'' (حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص۲۲)

''حضرت بہاء اللہ کے مرید جہاد کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی وہ کسی غازی مہدی پر ایمان رکھتے ہیں۔''

(الحکم ص۵، مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۵ء نمبر ۱۹ ج ۱۸، الفضل، مورخہ ۱۰ راکتوبر ۱۹۲۱ء، تجلیات اردو ص ۷۶)

مرزائی:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷)

۹..... بہائی: صحیح بخاری کی حدیث میں وارد ہے کہ مسیح علیہ السلام جہاد کو موقوف کر دیں گے: ''**ویضع الحرب اوزارھا..... الخ!**'' اور جہاد شرع محمدی میں جائز ہے۔ پس ایک جائز چیز کو اٹھا دینا سوائے حاکم با اختیار کے کسی کا کام نہیں ہے۔'' (عمدۃ التنقیح ص ۸۸)

مرزائی: امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اور مسیح جنگ کو اٹھا دے گا۔'' (عسل مصفی حصہ ۳ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

۱۰..... بہائی: ''**لو کان الایمان معلقا**'' والی حدیث صاف طور پر بہاء اللہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ وہ صاف طور پر فارسی تھے۔'' (اخبار الفضل ص ۷، ۹، مورخہ ۲۵، ۲۹ راپریل ۱۹۲۴ء)

بہاء اللہ تہران کے قریب ''نور'' نامی گاؤں میں پیدا ہوئے تھے اور ایران کے کیانی بادشاہوں کی یادگار ایک خاندان ''نور'' میں آباد تھا۔ (حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۱۷)

مرزائی: جب الہام الٰہی نے حضرت مرزا صاحب کو واضح کر دیا کہ تم فارسی الاصل ہو۔ واقعی حضرت مسیح موعود حدیث: ''**لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجلا من فارس**'' کے عین مصداق ہیں۔'' (عسل مصفی حصہ ۲ ص ۴۶)

۱۱..... بہائی: حضرت بہاء اللہ کے مریدوں میں سے کئی اپنے عقائد کی وجہ سے بے رحمی سے شہید کئے گئے ہیں۔'' (الحکم ص ۵، مورخہ ۳۱ رمئی ۱۹۰۵ء)

مرزائی: ہندوستان سے باہر احمدیوں کو جان کی قربانی کے مواقع بھی پیش آئے۔ حضرت مرزا صاحب کے حلقہ بگوشوں نے کس صبر بلکہ خوشی سے اس امتحان کو قبول کیا۔

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اوران کے شاگرد مولوی عبدالرحمان خان کوامیر کے حکم سے قتل کیا گیا۔‘‘ (تبلیغ ہدایت ص۲۶۱،۲۶۲)

۱۲..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے ۱۸۹۲ء میں ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ ایران، خراسان، ہندوستان، برما، عراق، ترکی، شام، مصر میں بہائی موجود تھے۔ علاوہ ان ملکوں کے یورپ اور امریکہ کے تمام ملکوں میں بہائی موجود تھے اور آج چین وجاپان جنوبی افریقہ وآسٹریلیا بھی بچے ہوئے نہیں ہیں۔‘‘ (حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات ص۶۱)

مرزائی: اب دنیا کے ہر ایک حصہ میں احمدی موجود ہیں۔ مثلاً افریقہ میں امریکہ میں انگلستان میں مصر میں ماریشس میں چین میں آسٹریلیا میں افغانستان میں غرض ہر ایک جگہ پر احمدی موجود ہیں۔‘‘ (الفضل کالم۳ ص۸، مورخہ ۸ر فروری ۱۹۲۳ء)

۱۳..... بہائی: حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں کہ خدا نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ جو اس کے پاس سے آیا ہے۔ اس کا پوشیدہ بھید اور رمز مخزون لوگوں کے لئے کتاب اعظم اور اہل عالم کے لئے آسمان کرم ہے۔ مخلوق کے لئے وہی اس کی بڑی نشانی اور دنیا کی چیزوں میں اعلیٰ درجہ کی صفتوں کا مطلع ہے۔ اس سے وہ چیز ظاہر ہوئی جو ازل میں مخفی اور دیکھنے والوں کی نظر سے پوشیدہ تھی۔ وہ وہی شخص ہے جس کے ظہور کی خدا تعالیٰ نے اپنی اگلی پچھلی سب کتابوں میں بشارت دی ہے۔‘‘ (ترجمہ الواح مبارکہ تجلیات ص۲، اردو)

مرزائی: جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اوران کے مریدوں کی تحریریں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دعویٰ تھا کہ آپ وہ شخص ہیں۔ جس کے ظہور کی خدا تعالیٰ نے اپنی اگلی پچھلی سب کتابوں میں بشارت دی ہے۔ مثلاً کہا گیا ہے کہ آپ مسیح موعود، مہدی، رجل فارس، حارث، بدھ، کرشن اوتار، رام، زردشت کے وعدے کے مسیحا ہیں۔‘‘

(انوار خلافت ص۱۶۶ تا ۱۸۰، خلاصہ، الفضل ص۵، مورخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۲۴ء)

۱۴..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے فرمایا ہے کہ ان کے مخالفوں میں سے بعض کہتے ہیں کہ یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔‘‘ (ترجمہ تجلیات ص۳)

مرزائی: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ آپ کے مخالف مولویوں نے شور مچایا ہے کہ اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص۴۴ حاشیہ، خزائن ج۲۰ ص۳۷۶)

۱۵..... بہائی: علماء احمدیہ میں سے قاضی ظہورالدین صاحب اکمل نے (تشحیذ الاذہان بابت

ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۰ تا ۱۷، ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ تا ۲۵، ریویو بابت ماہ نومبر ۱۹۲۴ء ص ۲۶ تا ۳۲) اور مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے (ریویو بابت ماہ جنوری ۱۹۲۵ء ص ۱۷) پر لکھا ہے کہ:

''بہاء اللہ مدعی الوہیت تھا۔ حالانکہ حضرت بہاء اللہ بار بار خدا کو خالق قرار دیتے ہیں اور خود حضرت بہاء اللہ نے اس زمانہ میں تمام مخلوقات کے ہادی بننے کا دعویٰ کیا تھا۔''

(ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اپریل ۱۹۰۸ء ص ۱۲۴، ۱۳۰، ج ۷ ش ۴)

مرزائی: قاضی اکمل صاحب اور مولوی فضل دین صاحب وکیل نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے مخالف لوگوں نے کہا کہ جناب مرزا قادیانی مدعی الوہیت تھے۔

(تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۱۳ء ص ۳۸۶، نعم الوکیل ص ۸۷)

''حالانکہ حضرت مرزا قادیانی بیسیوں جگہ صرف اللہ تعالیٰ وحدہ، لاشریک کو ہی خالق ارض وسما بیان فرما چکے ہیں۔'' (نعم الوکیل ص ۹۳)

۱۶..... بہائی: ''ودیگر تلویح همیں یک آیته کافی است قوله تعالیٰ فی سورة البقر والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرة هم یوقنون یعنی آنچنان کسانے که ایمان آورده اند بانچه فرو فرستاده شده بسوئے تو از او امر نواهی از حکام الهی آنچه و بآنچه نازل و فرستاده شده قبل از تو و آنچه نازل مے شو بغیر تو یعنی درآخرزمان موقن شوندو درحق چنیں اشخاص مے فرمائے.

اولئک علی هدی من ربهم واولئک هم المفلحون و بالآخرة راچوں بحساب ابجد بیروں آمدے مے شود هزارو دویست وسی و پنج و مطابق مے آید باسنه تولد حضرت اعلے روح من فی الملک له الغداء وتولد آنحضرت بحسب ظاهر در ملک فارس درسال ۱۲۵۳ ه درعزه محرم الحرام بوده'' (کتاب بحر العرفان ص ۱۴۱)

مرزائی: ظاہر ہے کہ: ''ما انزل الیک من قبلک'' کے بعد اس (خدا) نے وبالآخرۃ کے فقرہ کو لا کر بتا دیا کہ جس طرح قبل والی وحی کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح آخری وحی کے ساتھ ایمان اور ایقان لانا ضروری ہے۔ اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت: ''والذین یؤمنون بما انزل الیک'' میں زمانہ حال اور ماضی اور مستقبل

کی وحی کا ذکر ہے کہ نہیں، الیک میں آنحضرت کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلک سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور بالاخرۃ سے مسیح موعود کی وحی جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور یہ وہم کہ بالآخرۃ مراد قیامت ہے۔ بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں۔''

(رسالہ مباحثہ لاہور ص ۲۹، نسیم پریس لاہور ناشر دارالکتب احمدیہ لاہور)

۱۷..... بہائی: وہ عورت جس کا ذکر بارھویں باب کی پہلی آیت میں ہے۔ اس کو ایسا ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا اس کا لباس شمسی ہے اور قمر اس کے پاؤں تلے ہے اور اس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج ہے۔ بابی اس کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ اس سے مراد مذہب اسلام ہے اور شمس وقمر سے مراد دو عظیم الشان سلطنتیں ہیں۔ یعنی ایران وروم کیونکہ سورج فارس کا نشان ہے اور چاند ترکی یعنی سلطان روم کا نشان ہے اور بارہ ستاروں سے مراد ۱۲ امام لئے گئے ہیں۔ پھر چھٹی آیت کے ۱۲۶۰ دنوں کو لے کر شمسی سالوں میں تبدیل کیا گیا اور اس طرح وقت ۱۸۴۴ء کے مطابق کیا گیا ہے۔ جب کہ حضرت باب ظاہر ہوئے تھے۔''

(ریویوج ۷ نمبر ۳ ص ۹۰، ۹۱، بابت ماہ مارچ ۱۹۰۸ء)

مرزائی: مکاشفات یوحنا ۱۲ میں ہے ایک عورت سورج اوڑھے ہوئے چاند اس کے پاؤں تلے اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج اور وہ ۱۶۶۰ دن تک چھوڑی گئی۔ یہ اسلام کی حالت ہے۔ سورج نبی کریم بارہ ستارے بارہ مجدد اور چاند مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور ۱۲۶۰ھ، پیدائش مسیح موعود کا سال۔'' (ریویو ریلیجنز بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۵۴)

۱۸..... بہائی: کتاب بحر العرفان میں قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیات سے علی محمد (حضرت باب) کی آمد کا اشارہ نکالا گیا ہے: ''یسئل ایان یوم القیامۃ فاذ ابرق البصر و خسف القمر وجمع الشمس والقمر'' حضرت باب (علی محمد) کا نام کھلے طور پر ان آیات مبارکہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ خسف قمر سے مراد اسلامی شریعت کا منسوخ ہونا ہے اور جمع شمس وقمر حضرت باب سید علی محمد کے نام کے قائم مقام ہے۔ اس طرح پر کہ شمس سے مراد محمد رسول ﷺ ہیں اور قمر سے مراد علی ہیں اور ان دونوں کے جمع ہونے سے مراد ایسا آدمی ہے۔ جس کا نام محمد اور علی کے الفاظ سے مرکب ہوگا۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج ۷ نمبر ۳ ص ۸۵، ۸۶، بابت ماہ مارچ ۱۹۰۸ء)

مرزائی: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ثبوت دعویٰ کے لئے ماہ رمضان میں کسوف وخسوف ہوگا۔ جس کی تائید میں اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں فرماتا ہے: ''فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفر'' سوایسا ہی ہوا۔'' (عسل مصفی حصہ۲ص۳۳۷)

۱۹..... بہائی: ہم قرآن مجید کی آیت درج کرتے ہیں۔ جس میں صاف وعدہ ہے کہ اور بھی مظاہر الٰہی دنیا میں آئیں گے۔ سورہ اعراف میں فرمایا ہے: ''یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون'' اس آیت مبارکہ میں نہایت صراحت سے مستقبل کی خبر دی ہے۔ کیونکہ لفظ یاتینکم کو نون تاکید سے مؤکد کیا ہے اور یاتینکم فرمایا ہے۔ جس کے صاف معنی ہیں کہ ضرور بالضرور آئیں گے۔ تم میں رسول تم میں سے اور میری آیات تم پر پڑھیں گے۔ پس جو پرہیز گاری اور نیکوکاری کرے گا۔ اس کو کوئی خوف نہیں ہے۔'' (کتاب الفرائد ص۳۱۴)

مرزائی: ''یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیهم ولاهم یحزنون'' اے فرزندان آدم جب کبھی تم میں رسول آئیں میری آیات تم کو پڑھ کر سنائیں۔ پس جو شخص تقویٰ اور اصلاح سے کام لے گا۔ اس پر کوئی خوف اور حزن نہ ہوگا۔ ایک وعدہ ہے قانون مستمرہ پر ذکر کر رہی ہے۔ پس رسولوں کی آمد تا قیامت غیر منقطع ہے۔'' (کتاب النبوۃ فی القرآن ص۱۵۲، باب دوم)

۲۰..... بہائی: مرزا محمود صاحب (ایرانی) بہائی نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ شرعی اور غیر شرعی۔'' (الفضل کالم ا ص۷، مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۲۴ء)

مرزائی: یہ تو صحیح ہے کہ نبوت دو قسم کی ہوتی ہے۔ شریعت والی اور بغیر شریعت کے۔'' (الفضل کالم۳ ص۸، مورخہ ۴ر جولائی ۱۹۲۴ء)

۲۱..... بہائی: ''وهکذا یهود منتظر اند که بنص صریح خداوند تبارک و تعالی اور اصحاح چهارم کتاب ملاکی ایلیائے پیغمبر یعنی الیاس که باعتقاد یهود و نصاریٰ و مسلمین بآسمان صعود نمود قبل از ظهور مسیح از آسمان نازل شود'' (کتاب الفرائد ص۳۲۰)

مرزائی: ایلیا نبی کا آسمان سے اترنا اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں آنا

بائبل میں اس طرح پر لکھا ہے کہ ایلیا نبی جو آسمان پر اٹھایا گیا۔ پھر دوبارہ وہی نبی دنیا میں آئے گا۔ ان ظاہری الفاظ پر یہودیوں نے سخت پنجہ مارا ہوا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۷۰، ۷۱، خزائن ج ۳ ص ۱۳۶)

۲۲..... بہائی: ہر چند حضرت بہاء اللہ عزاسمہ الاعلیٰ کا پبلک ادّعا ۱۸۲۳ء مطابق ۱۲۸۰ھ میں حضرت باب روحی لہ الفداء کے ظہور سے انیس سال بعد تھا۔ لیکن اس اظہار اور ادّعا کی ابتداء دارالسلام بغداد میں ہوئی تھی نہ کہ سرزمین بیت المقدس میں۔ لیکن طلعت موعود کا مشی وخرام اس زمین معہود میں جو حضرت دانیال کی ان آیات کا مصداق کامل تھا۔ وہ ۱۸۷۳ء مطابق ۱۲۹۰ھ میں ظہور حضرت باب کے ۳۰ سال بعد واقع ہوا اور یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ حضرت دانیال کی یہ تاریخ اور ان کا یہ وعدہ ورد ونزول موعود کے وسیلہ سے ارض مقدسہ کی صفائی کے لئے تھا۔‘‘ (احقاق الحق حصہ اوّل ص ۴۶)

مرزائی: دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ وہی لکھا ہے، جس میں خدا نے مجھے (مرزا) مبعوث فرمایا لکھا ہے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے۔ قائم کی جائے گی۔ ۱۲۹۰ دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ۱۳۳۵ روز تک آتا ہے۔ اس پیش گوئی میں مسیح موعود کی خبر ہے۔ ۱۲۹۰ء میں یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے شرف مکالمہ ومخاطبہ پا چکا تھا۔ پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال ۱۳۳۵ برس لکھتا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۹۹، ۲۰۰ خلاصہ، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۷، ۲۰۸)

۲۳..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔‘‘

(مفسدین کی گرفتاری ص ۲، ۴)

مرزائی: حضرت مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر ۴ ص ۷، ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۴) پر صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔‘‘ (النبوۃ فی القرآن ص ۴۷ حاشیہ، الفضل ص ۵، مورخہ ۲۷/اپریل، ۴/مئی ۱۹۱۶ء، الفضل ص ۴، مورخہ ۱۹/جولائی ۱۹۱۴ء، تشحیذ الاذہان ج ۱۰ نمبر ۲ ص ۲۳، ۲۵)

۲۴..... بہائی: حضرت بہاء اللہ نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء لکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ’’قلم اعلیٰ نظر باستدعائے آنجناب ﷺ مراتب و مقامات عصمت کبریٰ لاذکر نمود و مقصود آنکہ کل بیقین مبین بدانند کہ

خاتم الانبیاء روح ماسویہ فداہ در مقام خودشبیہ ومثل و شریک نداشتہ اولیاء صلوٰۃ اللہ علیہم بکلمہ او خلق شدہ اند ایشاں بعد از واعلم وافضل عباد بودہ اند ودرمنتھی رتبہ عبودیت قائم تقدیس ذات الھی از شبہ و مثل و تنزیہ کینونش از شریک و شبیہ بآنحضرت ثابت وظاھرامنیت مقام توحید حقیقی و تفرید معنوی وحزب قبل ازیں مقام کماھوحقہ محروم وممنوع حضرت نقطہ روح ماسویہ فداہ مے فرماید اگر حضرت خاتم بکلمہ ولائت نطق نمے فرمود ولائت خلق نمے شد''

(عصمت کبریٰ ص ۳۶، کوکب ہند آگرہ ص ۳، مورخہ ۷، ۹/اکتوبر ۱۹۲۴ء)

مرزائی: حضرت مرزا قادیانی نے آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ''جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ وہ حضرت موسیٰ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے: ''**انک لعلٰی خلق عظیم**'' **توخلق عظیم** پر ہے اور **عظیم** کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۰۸، خزائن ج ۱ ص ۶۰۶، عسل مصفی حصہ ۲ ص ۵۳۱)

۲۵..... بہائی: سب کے عقیدوں میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ہمارے پیغمبر خاتم ہیں۔ سب پیغمبروں کے ان کے بعد کوئی ظہور نئی شریعت لے کر ظاہر نہیں ہوگا۔ حالانکہ حضرت سرور کائنات کے خاتم النّبیین ہونے میں اور حدیث: ''**لانبی بعدی**'' کی سچائی میں ذرہ بھر شک نہیں۔'' (المعیار الصحیح ص ۱۳۱، ۱۳۲)

مرزائی: میں نے حمامتہ البشریٰ کو اوّل سے آخر تک پڑھا۔ اس میں کہیں بھی ان جھوٹے مولویوں کے دعویٰ کا ثبوت نہ پایا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود وہاں فرماتے ہیں کہ علماء نے جو میری نسبت یہ مشہور کر رکھا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتا۔ یہ حدیث: ''**لا نبی بعدی**'' کو نہیں مانتا۔ یہ سب ان علماء سو کا ہی افتراء ہے۔''

(ختم نبوت کی حقیقت ص ۸۳، مصنفہ عمرالدین قادیانی)

انجیل برنباس

اور

حیات مسیح

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقوال مرزا قادیانی

۱..... ''انجیل برنباس میں صریح نام آنحضرت ﷺ جو محمد ہے درج ہے۔ جس طرح نوکروں کے آنے اور بیٹے کے آنے سے مراد وہ نبی تھے جو وقتاً فوقتاً آتے گئے۔ اسی طرح اس تمثیل میں مالک باغ کے آنے سے بھی مراد ایک بڑا نبی ہے جو نوکروں اور بیٹوں سے بڑھ کر ہے۔ جس پر تیسرا درجہ قرب کا ختم ہوتا ہے وہ کون ہے۔ وہی نبی ہے، جس کا اسی انجیل متی میں فارقلیط کے لفظ سے وعدہ دیا گیا ہے اور جس کا صاف اور صریح نام محمد رسول اللہ انجیل برنباس میں موجود ہے۔'' (سرمہ چشم آریہ ص۲۳۹، ۲۴۳، خزائن ج۲ ص۲۸۷، ۲۹۳)

۲..... ''برنباس کی انجیل میں جس کو میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ حضرت عیسیٰ کے صلیب پر فوت ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔'' (کشف الغطاء ص۲۶ حاشیہ، خزائن ج۱۴ ص۲۱۱)

۳..... ''برنباس کی انجیل میں جو غالباً لندن کے کتب خانہ میں بھی ہوگی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اور نہ صلیب پر جان دی۔''

(مسیح ہندوستان میں ص۱۸، ۱۹، خزائن ج۱۵ ص۲۰، ۲۱)

۴..... ''انجیل برنباس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی ملنے سے انکار کیا گیا ہے۔''

(تریاق القلوب ص۵۰، خزائن ج۱۵ ص۲۴۰)

۵..... ''اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ (یعنی عیسائی) دلی اطمینان سے نہ کسی کتاب کو جعلی کہہ سکتے ہیں نہ اصلی ٹھہرا سکتے ہیں۔ اپنی اپنی رائیں ہیں اور سخت تعصب کی وجہ سے وہ انجیلیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں ان کو یہ لوگ جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ برنباس کی انجیل جس میں نبی آخرالزمان ﷺ کی نسبت پیش گوئی ہے۔ وہ اسی وجہ سے جعلی قرار دی گئی ہے کہ اس میں کھلے کھلے طور پر آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی موجود ہے۔ چنانچہ سیل صاحب نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو بھی لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اسی انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہوگیا تھا۔

غرض یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ (یعنی عیسائی) جس کتاب کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ جعلی ہے یا جھوٹا ہے۔ ایسی باتیں صرف دو خیال سے ہوتی ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب اناجیل کے مروجہ کے مخالف ہوتی ہے۔

(۲) دوسری یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب قرآن شریف سے کسی قدر مطابق ہوتی ہے۔'' (چشمہ مسیحی ص۶، خزائن ج۲۰ ص۳۴۱)

اقول: جناب مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں ''انجیل برنباس'' کا ذکر خیر تو کیا ہے۔ مگر جناب نے کھل کر یہ نہیں بتایا کہ اس انجیل میں کیا لکھا ہے۔ صرف اس فقرے پر ہی کفایت کی ہے کہ: ''انجیل برنباس میں حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی سے انکار کیا ہے۔''

(تریاق القلوب ص۵۰، خزائن ج۱۵ ص۲۴۰)

اب میں ذیل میں انجیل برنباس کے اردو ترجمے (مطبوعہ ۱۹۱۶ء حمید پریس سٹیم پریس لاہور) سے کچھ اقتباسات درج کرتا ہوں:

فصل: ۲۱۵

۱..... ''اور جب کہ سپاہی یہودا کے ساتھ اس جگہ کے نزدیک پہنچے جس میں یسوع تھا۔ یسوع نے ایک بھاری جماعت کا نزدیک آنا سنا۔

۲..... تب اس لئے وہ ڈر کر گھر میں چلا گیا۔

۳..... اور گیارہوں شاگرد سو رہے تھے۔

۴..... پس جب کہ اللہ نے اپنے بندہ کو خطرہ میں دیکھا۔ اپنے سفیروں جبرائیل، میخائیل، فائیل، اوریل کو حکم دیا کہ یسوع کو دنیا سے لے لیویں۔

۵..... تب پاک فرشتے آئے اور یسوع کو دکن کی طرف دیکھائی دینے والی کھڑکی سے لے لیا۔

۶..... پس وہ اس کو اٹھالے گئے اور تیسرے آسمان میں ان فرشتوں کی صحبت میں رکھ دیا جو کہ ابد تک اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔'' (انجیل برنباس فصل: ۲۱۵ ص۲۹۷)

فصل:۲۱۶

۱..... ''اور یہوداز ور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جس میں سے یسوع اٹھالیا گیا تھا۔

۲..... اور شاگرد سب کے سب سو رہے تھے۔

۳..... تب عجیب اللہ نے ایک عجیب کام کیا۔

۴..... پس یہودا بولی اور چہرے میں بدل کر یسوع کے مشابہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اعتقاد کیا کہ وہی یسوع ہے۔

۵..... لیکن اس نے ہم کو جگانے کے بعد تلاش کرنا شروع کیا تھا تا کہ دیکھے معلم کہاں ہے۔

۶..... اس لئے ہم نے تعجب کیا اور جواب میں کہا اے سید تو ہی تو ہمارا معلم ہے۔

۷..... پس تو اب ہم کو بھول گیا۔

۸..... مگر اس (یہودا) نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیا تم احمق ہو کہ یہودا اسخریوطی کو نہیں پہچانتے۔

۹..... اور اسی اثناء میں کہ وہ یہ بات کہہ رہا تھا۔ سپاہی داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ یہودا پر ڈال دیئے۔ اس لئے کہ وہ (یہودا) ہر ایک وجہ سے یسوع کے مشابہ تھا۔

۱۰..... لیکن ہم لوگوں نے جب یہودا کی بات سنی اور سپاہیوں کا گروہ دیکھا تب ہم دیوانوں کی طرح بھاگ نکلے۔

۱۱..... اور یوحنا جو کہ کتان کے لحاف میں لیٹا ہوا تھا، جاگ اٹھا اور بھاگا۔

۱۲..... اور جب ایک سپاہی نے اسے کتان کے لحاف کے ساتھ پکڑ لیا تو وہ کتان کا لحاف چھوڑ کر ننگا بھاگ نکلا۔ اس لئے کہ اللہ نے یسوع کی دعا سن لی اور گیارہ شاگردوں کو آفت سے بچا دیا۔'' (ص۲۹۷)

فصل:۲۱۷

۷۷..... ''جب کاہنوں کے سرداروں نے معہ کاتبوں اور فرسیوں کے دیکھا کہ یہودا تازیانوں کی ضرب سے نہیں مرا اور جب کہ وہ اس سے ڈرتے تھے کہ پیلاطوس

یہودا کو رہا کر دے گا۔ انہوں نے حاکم کو روپیوں کا ایک انعام دیا اور حاکم نے وہ انعام لے کر یہودا کو کاتبوں اور فریسیوں کے حوالہ کر دیا۔ گویا کہ وہ مجرم ہے جو موت کا مستحق ہے۔

۷۸..... انہوں نے یہودا کے ساتھ ہی دو چوروں پر صلیب دیئے جانے کا حکم لگایا۔

۷۹..... تب وہ لوگ یہودا کو جمجمہ پہاڑ پر لے گئے۔ جہاں کہ مجرموں کو پھانسی دینے کی انہیں عادت تھی اور وہاں اس کو ننگا کر کے صلیب پر لٹکایا۔ اس کی تحقیر میں مبالغہ کرنے کے لئے۔

۸۰..... اور یہودا نے کچھ نہیں کیا سوا اس چیخ کے کہ اے اللہ تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ مجرم تو بچ گیا اور میں ظلم سے مر رہا ہوں۔

۸۱..... میں سچ کہتا ہوں کہ یہودا کی آواز اور اس کا چہرہ اور اس کی صورت یسوع سے مشابہ ہونے میں اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ یسوع کے سب شاگردوں اور اس پر ایمان والوں نے اس کو یسوع ہی سمجھا۔'' (ص۳۰۲)

فصل:۲۱۹

۵..... ''اور وہ فرشتے جو کہ مریم پر محافظ تھے۔ تیسرے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ جہاں کہ یسوع فرشتوں کی ہمراہی میں تھا اور اس سے سب باتیں بیان کیں۔

۶..... لہٰذا یسوع نے اللہ سے منت کی کہ وہ اس کو اجازت دے کہ یہ اپنی ماں اور اپنے شاگردوں کو دیکھ آئے۔

۷..... تب اس وقت رحمٰن نے اپنے چاروں نزدیکی فرشتوں کو جو کہ جبرائیل اور میخائیل اور رافائیل اور اوریل ہیں حکم دیا کہ یہ یسوع کو اس کی ماں کے گھر اٹھا کر لے جائیں۔

۸..... اور یہ کہ متواتر تین دن کی مدت تک وہاں اس کی نگہبانی کریں۔

۹..... اور سوا ان لوگوں کے جو یسوع کی تعلیم پر ایمان لائے ہیں اور کسی کو اسے نہ دیکھنے دیں۔

۱۰..... پس یسوع روشنی سے گھبرایا ہوا اس کمرہ میں آیا۔ جس کے اندر کنواری مریم معہ اپنی دو بہنوں اور مرثا اور مریم مجدلیہ اور لعازر اور اس لکھنے والے (یعنی برنباس) اور یوحنا اور یعقوب اور بطرس کے مقیم تھی۔

۱۱..... تب یہ سب خوف سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ گویا کہ وہ مردے ہیں۔

۱۲..... پس یسوع نے اپنی ماں کو اور دوسروں کو یہ کہتے ہوئے زمین سے اٹھایا۔

۱۳..... تم نہ ڈرو اس لئے کہ میں ہی یسوع ہوں اور نہ روؤ کیونکہ میں زندہ ہوں نہ کہ مردہ۔

۱۴..... تب ان میں سے ہر ایک دیر تک یسوع کے آجانے کی وجہ سے دیوانہ سا رہا۔

۱۵..... اس لئے کہ انہوں نے پورا پورا اعتقاد کر لیا تھا کہ یسوع مر گیا ہے۔

۱۶..... پس اس وقت کنواری مریم نے روتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تو مجھ کو بتا کہ اللہ نے تیری موت کو تیرے قرابت مندوں اور دوستوں پر بدنامی کا دھبہ رکھ کر اور تیری تعلیم کو داغدار کر کے کیوں گوارا کیا؟ بحال یہ کہ خدا نے تجھ کو مردوں کے زندہ کر دینے پر قوت دی تھی۔

۱۷..... پس تحقیق ہر ایک جو کہ تجھ سے محبت رکھتا تھا۔ وہ مثل مردہ کے تھا۔'' (ص۳۰۴)

فصل: ۲۲۰

۱..... ''یسوع نے اپنی ماں سے گلے مل کر جواب دیا: اے میری ماں! تو مجھے سچا مان کیونکہ میں تجھ سے سچائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں ہرگز نہیں مرا ہوں۔

۲..... اس لئے کہ اللہ نے مجھ کو دنیا کے خاتمہ کے قریب تک محفوظ رکھا ہے۔

۳..... اور جب کہ یہ کہا چاروں فرشتوں سے خواہش کی کہ وہ ظاہر ہوں اور شہادت دیں کہ بات کیونکر تھی؟

۴..... تب جونہی فرشتے چار چمکتے ہوئے سورجوں کی مانند ظاہر ہوئے۔ یہاں تک کہ ہر ایک دوبارہ گھبراہٹ سے بے ہوش گر پڑا۔ گویا کہ وہ مردہ ہے۔

۵..... پس اس وقت یسوع نے فرشتوں کو چار چادریں کتان کی دیں تا کہ وہ ان سے اپنے تئیں ڈھانپ لیں کہ اس کی ماں اور اس کے رفیق انہیں دیکھ نہ سکیں اور صرف ان کو باتیں کرتے سننے پر قادر ہوں۔

۶..... اور اس کے بعد کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک اٹھایا انہیں یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہ یہ فرشتے اللہ کے ایلچی ہیں۔

۷..... جبرائیل جو کہ اللہ کے بھیدوں کا اعلان کرتا ہے اور میخائیل جو کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑتا ہے۔

۹..... اور رافائیل مرنے والوں کی روحیں نکالتا ہے۔

۱۰..... اور اوریل جو کہ روز اخیر (قیامت) میں لوگوں کو اللہ کی عدالت کی طرف بلائے گا۔

۱۱..... پھر چاروں فرشتوں نے کنواری سے بیان کیا کہ کیونکر اللہ نے یسوع کی جانب فرشتے بھیجے اور یہودا کی (صورت) کو بدل دیا تا کہ وہ اس عذاب کو بھگتے جس کے لئے اس نے دوسرے کو بھیجا تھا۔

۱۲..... اس وقت اس لکھنے والے (یعنی برنباس حواری) نے کہا: اے معلم کیا مجھے جائز ہے کہ تجھ سے اس وقت بھی اسی طرح سوال کروں۔ جیسے کہ اس وقت جائز تھا۔ جب کہ تو ہمارے ساتھ مقیم تھا۔

۱۳..... یسوع نے جواب دیا: برنباس تو جو چاہے دریافت کر میں تجھ کو جواب دوں گا۔

۱۴..... پس اس وقت اس لکھنے والے (یعنی برنباس حواری) نے کہا: اے معلم اگر اللہ رحیم ہے تو اس نے ہم کو یہ خیال کرنے والا بنا کر اس قدر تکلیف کیوں دی کہ تو مردہ تھا؟

۱۵..... تحقیق تیری ماں تجھ کو اس قدر روئی کہ (ص ۳۰۵) مرنے کے قریب پہنچ گئی۔

۱۶..... اور اللہ نے یہ روا رکھا کہ تجھ پر جمجمہ پہاڑ پر چوروں کے مابین قتل ہونے کا دھبہ لگے۔ حالانکہ تو اللہ کا قدوس ہے۔

۱۷..... یسوع نے جواب میں کہا کہ اے برنباس تو مجھ کو سچا مان کہ اللہ ہر خطا پر خواہ کتنی ہی ہلکی کیوں نہ ہو بڑی سزا دیا کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ گناہ سے غضبناک ہوتا ہے۔

۱۸..... پس اس لئے کہ جب کہ میری ماں اور میرے ان وفادار شاگردوں نے جو کہ میرے ساتھ تھے مجھ سے دنیاوی محبت کی نیک کردار خدا نے اس محبت پر موجودہ رنج کے ساتھ سزا دینے کا ارادہ کیا تا کہ اس پر دوزخ کی آگ کے ساتھ سزا دہی نہ کی جائے۔ پس جب کہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا۔ مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا۔ اس اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں۔ یہ خیال کر کے کہ وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تا کہ قیامت کے دن میں شیطان مجھ سے ٹھٹھا نہ کریں۔

۲۰..... اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی۔ جب کہ محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔'' (ص۳۰۶)

فصل:۲۲۱

۲۴..... ''پھر یسوع کو چاروں فرشتے ان لوگوں کی آنکھوں کے سامنے آسمان کی طرف اٹھا لے گئے۔'' (ص۳۰۸)

نوٹ: جو کہ کتاب انجیل برنباس سے اوپر لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ:

۱..... یہودا اسکریوطی حضرت مسیح علیہ السلام کا ہمشکل بنایا گیا اور صلیب پر مارا گیا۔

۲..... حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا۔

۳..... حضرت مسیح نے صریح الفاظ میں کہا کہ محمد رسول اللہ آئے گا اور لوگوں کو مسیح کے بارے میں غلطیوں سے نکالے گا۔

چنانچہ جناب محمد علی صاحب ایم.اے لاہوری اپنی کتاب (احمد مجتبیٰ ص۸۴) پر لکھتے ہیں: ''اسی انجیل برنباس میں مسیح کے زندہ آسمان پر جانے کا قصہ بھی موجود ہے۔''

مرزائیت میں یہودیت و نصرانیت

حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ شمس الاسلام بھیرہ کے ''قادیان نمبر'' کے لئے ایک دلچسپ اور نیا مضمون لکھتا ہوں۔ جب سے یہ رسالہ بھیرہ سے جاری ہوا ہے، ایسا عجیب وغریب مضمون اس رسالہ میں مجھ سے پیشتر کسی نے نہیں لکھا۔ یہ اللہ کا مجھ پر خاص فضل وکرم ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے مرزائیوں کی تردید کے لئے خاص طاقت عطا فرمائی ہے۔ خاص دماغ وذہن وحافظہ عطا کیا ہے۔ **ھذا من فضل ربی!**

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اس مضمون میں یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزائیت کے اکثر مسئلے یہودیت اور عیسویت سے ملتے جلتے ہیں:

۱..... <u>یہودیت:</u> یہودی لوگ خدا تعالیٰ کو جسمانی اور مجسم قرار دے کر عالم جسمانی کی طرح اس کا ایک جز سمجھتے ہیں اور ان کی نظر ناقص میں یہ سمایا ہوا ہے کہ بہت سی باتیں جو مخلوق پر جائز ہیں، وہ خدا پر بھی جائز ہیں اور اس کو من کل الوجوہ منزہ خیال نہیں کرتے اور ان کی توریت میں جو محرف اور مبدل ہے۔ خدا تعالیٰ کی نسبت کئی طور کی بے ادبیاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ پیدائش کے ۳۲ باب میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ یعقوب علیہ السلام سے تمام رات تک کشتی لڑتا رہا اور اس پر غالب نہ ہوا۔'' (براہین احمدیہ ص ۳۸۸ حاشیہ، خزائن ج ۱ ص ۴۶۴)

<u>خداوند خدا کی نیند:</u>

۱..... ''کیونکہ میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا اور ہر غمگین روح کو سیر کیا۔ اس پر میں جاگا اور نگاہ کی اور میری نیند مجھے میٹھی ہوئی۔'' (یرمیاہ: ۳۱ ص ۲۵، ۲۶)

۲..... ''بیدار ہو کیوں سو رہتا ہے۔ اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک مت کر۔'' (زبور ۲۳، ۲۴، رسالہ ریویو ج ۲۲ نمبر ۲ ص ۲۳، بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء)

<u>مرزائیت:</u> مرزا قادیانی کو ۳ ؍فروری ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا: ''**اصلی واصوم اسھر وانام واجعل لک انوار القدوم واعطیک ما یدوم وان اللہ مع الذین اتقوا**'' میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں اور تیرے لئے اپنے

آنے کے نور عطاء کروں گا اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔''

(الحکم ج ۷ نمبر ۵ ص ۱۶ کالم ۱، البشریٰ ج ۲ ص ۷۹، تذکرہ ص ۴۶۰، طبع سوم)

نوٹ: الفاظ: ''واجعل لک انوار القدوم واعطیک مایدوم'' صاف ظاہر کرتے ہیں کہ بقول مرزا قادیانی کے، یہاں خدا متکلم ہے اور مرزا قادیانی مخاطب ہے۔ پس الفاظ: ''اسھر وانام'' خدا کے متعلق ہیں نہ کہ مرزا قادیانی کے متعلق۔

قرآنی تعلیم: خدا تعالیٰ کے تھکنے اور نیند سے اونگھنے کی کھلی کھلی تردید قرآن مجید میں ہے۔''

۲..... یہودیت: اور بہتیرے تو کہنے لگے کہ یسوع میں بدروح ہے اور دیوانہ ہے۔'' (ریویوج ۲۲ نمبر ۲ ص ۲۲، فروری ۱۹۲۳ء)

(انجیل باب: ۱۰ درس: ۲۰، اخبار فاروق قادیان ص ۱۰، مورخہ ۱۴؍اگست ۱۹۳۲ء)

مرزائیت: ''اور ایک مرتبہ یسوع کے چاروں حقیقی بھائیوں نے اس وقت کی گورنمنٹ میں درخواست بھی دی تھی کہ یہ شخص دیوانہ ہوگیا ہے۔ اس کا کوئی بندوبست کیا جاوے۔ یعنی عدالت کے جیل خانہ میں داخل کیا جاوے تاکہ وہاں کے دستور کے موافق اس کا علاج ہو تو یہ درخواست بھی صریح اس بات پر دلیل ہے کہ یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔'' (کتاب ست بچن حاشیہ ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵)

نوٹ: انجیل متی و مرقس و لوقا و یوحنا میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ (معاذ اللہ) یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔

۳..... یہودیت: ''حسب بیان یہود مسیح سے کوئی معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔''

(رسالہ ریویوج ۲۹ نمبر ۱ ص ۲۹)

مرزائیت: ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۴..... یہودیت: ''اور بموجب بیان یہودیوں کے اس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ محض فریب اور مکر تھا۔'' (چشمہ مسیحی ص ۹، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۴)

مرزائیت: ''اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۵..... یہودیت: یہودیوں نے اسے مے خوار یعنی شرابی کہا۔''

(ریویوج انمبر۸ص۳۰۸، اگست۱۹۰۲ء)

مرزائیت: ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح ص۶۵ حاشیہ،خزائن ج۱۹ص۷۱)

''یحییٰ جو نشہ نہیں پیتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس وقت بھی منع تھی۔مسیح نے مرشد کی تقلید کیوں نہ کی۔'' (بدر قادیان ص۱۰،مورخہ ۷؍نومبر۱۹۰۲ء)

نوٹ: انجیل متی ومرقس ولوقا ویوحنا میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ یسوع مسیح شراب پیا کرتے تھے۔شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔انجیل متی کے باب۲۶ کے درس۲۹ میں انگریزی میں لفظ (VINE) ہے جس کے معنی انگور کے ہیں۔اس جگہ لفظ (WINE) نہیں ہے۔

۶..... یہودیت: ''یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا۔دیکھو یہودیوں کی تاریخ۔''

(کشتی نوح ص۱۳ حاشیہ،خزائن ج۱۹ص۱۴)

''یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ،موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور وہی قول صحیح ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ ص۱۸۷،خزائن ج۲۱ص۳۵۹)

مرزائیت: ''تیسری مشابہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے میری یہ ہے کہ وہ ظاہر نہیں ہوئے جب تک کہ حضرت موسیٰ کی وفات پر چودھویں صدی کا ظہور نہیں ہوا۔ایسا ہی میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۱۵ حاشیہ،خزائن ج۱۷ص۲۰۹)

نوٹ: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات سے چودھویں صدی میں ظاہر ہوئے تھے۔عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت مسیح سے ۱۵۷۱سال پیشتر پیدا ہوئے تھے اور ۱۴۵۱سال قبل مسیح میں فوت ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

۷..... یہودیت: ''یہود کی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح نے ایک استاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی۔'' (ضمیمہ تفہیمات ربانیہ ص۱۲)

مرزائیت: ''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا۔ جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔'' (اربعین نمبر۲ص۱۶، خزائن ج۱۷ص۳۵۸)

''یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا۔'' (نزول المسیح ص۶۰، خزائن ج۱۸ص۴۳۸)

نوٹ: سورۃ آل عمران پارہ۳ کے رکوع۱۳ میں ہے: ''ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتورۃ والانجیل'' ﴿اور اللہ سکھائے گا عیسیٰ کو لکھنا اور حکمت اور توریت اور انجیل۔﴾ قرآن مجید اور صحیح حدیث نبوی میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت پڑھی تھی۔

۸..... یہودیت: ''یہود اور نصاریٰ کی دوز بردست قومیں اس بات پر متفق ہیں کہ خود مسیح بن مریم ہی کو صلیب پر لٹکایا گیا۔'' (عسل مصفی حصہ اوّل ص۴۷۹)

''دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح صلیب دیا گیا۔''

(بدر ص۷، مورخہ۲/جون۱۹۱۸ء)

مرزائیت: ''حضرت مسیح علیہ السلام ہی پکڑے گئے اور وہی مصلوب ہوئے۔ مگر صلیب کی پوری شرائط ان پر نافذ نہیں ہوئیں۔'' (عسل مصفی حصہ اوّل ص۴۶۹)

''مسیح پر جو یہ مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور کیلیں اس کے اعضا میں ٹھوکی گئیں۔ جن سے وہ غشی کی حالت میں ہوگیا۔ یہ مصیبت درحقیقت موت سے کچھ کم نہیں تھی۔'' (ازالہ اوہام ص۳۹۲، خزائن ج۳ص۳۰۲)

۹..... یہودیت: ''یہودی فاضل جواب تک موجود ہیں اور بمبئی اور کلکتہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے ہیں۔ بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۷۰، خزائن ج۲۱ص۳۳۸ حاشیہ)

''مگر اب تو یہودیوں اور تمام عقلمندوں کے نزدیک مسیح کا آسمان پر محض ایک فسانہ اور گپ ہے۔'' (چشمہ مسیحی ص۸، خزائن ج۲۰ص۳۴۸)

مرزائیت: ''حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے۔''

(مسیح ہندوستان میں ص۱۲، خزائن ج۱۵ ص۱۴)

نوٹ: یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے منکر ہیں۔ مرزائی بھی منکر ہیں۔ یہودی فاضلوں کی طرح مرزائی مولوی ناضل بھی اپنے مخالفوں کے اس قول پر کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے بڑا ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔

مرزائیت: ''کیا یہ الفاظ جو استثنا ۲۱ باب ۲۳ آیت میں ہیں کہ اس کی لاش رات بھر درخت پر نہ لٹکی رہے۔ کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے۔ خدا کا ملعون ہے۔ صاف بتاتا ہے کہ پھانسی دیا ہی وہ جاتا ہے جو مجرم ہو۔ غیر مجرم پھانسی دیا ہی نہیں جاتا۔ اس لئے مصلوب ضرور ملعون عنداللہ ہے۔'' (اخبار فاروق قادیان ص۲۱، مورخہ ۶، ۱۳، ۲۰، ۲۷ ؍جولائی ۱۹۱۶ء)

یہودیت: ''توریت میں یہ لکھا تھا کہ جو شخص صلیب پر کھینچا جائے وہ لعنتی ہے۔ یعنی اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع نہیں ہوتا۔'' (کتاب البریہ ص۱۹۷ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۲۳۱)

ان مندرجہ بالا دس دلائل کے لکھنے کے بعد اب ذیل میں اس امر کو ثابت کیا جاتا ہے کہ مرزائی مذہب کے بعض مسائل عیسائی مذہب کے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔

۱..... عیسویت: ''ان دونوں کتابوں یعنی ملاکی نبی اور متی کی کتاب سے ظاہر ہے کہ اوّل ملاکی نبی نے باالہام ووحی الٰہی خبر دی کہ حضرت عیسیٰ کے آنے سے پہلے اوّل ایلیا یعنی حضرت الیاس آئیں گے اور حضرت عیسیٰ نے بہ وحی الٰہی لوگوں پر ظاہر کیا کہ یوحنا یعنی یحییٰ زکریا کا بیٹا وہی ایلیاء ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔'' (عسل مصفی حصہ اوّل ص۱۰۹)

مرزائیت: ''کیا اس (خدا) کو طاقت نہیں کہ ایک آدمی کی روحانی حالت کو ایک دوسرے آدمی کے مشابہ کر کے وہی نام اس کا بھی رکھ دیوے؟ کیا اس نے اسی روحانی حالت کی وجہ سے حضرت یحییٰ کا نام ایلیا نہیں رکھ دیا تھا؟'' (ازالہ اوہام ص۴۱۱، خزائن ج۳ ص۳۱۳)

نوٹ: قرآن کریم کی کسی آیت میں اور کسی صحیح حدیث نبوی میں یہ نہیں آیا ہے کہ حضرت یحییٰ حضرت الیاس نبی کے مثیل تھے اور حضرت یحییٰ نے خود بھی کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میں مثیل الیاس ہوں۔

۲..... عیسویت: ''اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے

حاملہ پائی گئی۔'' (نیا عہد نامہ انجیل متی باب اوّل درس ۱۸)

مرزائیت: ''حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴، ۲۵۵)

نوٹ: قرآن مجید کی کسی آیت اور کسی صحیح حدیث نبوی میں یوسف نجار کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

۳..... عیسویت: ''یہود اور نصاریٰ کی تاریخ متواتر سے جس پر یونانی اور رومی کتب تاریخ بھی شہادت دیتی ہیں۔ یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ برس کی عمر میں مصلوب ہوئے اور یہی چاروں انجیلوں کی نصوص صریحہ سے سمجھا جاتا ہے۔'' (کتاب البریہ ص ۲۴۲، ۲۴۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۷، ۲۷۸)

مرزائیت: ''ہر ایک کو معلوم ہے کہ واقعہ صلیب اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا تھا جب کہ آپ کی عمر صرف ۳۳ برس اور چھ مہینے کی تھی۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۱)

۴..... عیسویت: (نیو لائف آف جیزس ج اوّل ص ۴۱۰) پر ہے۔ پس اگر فرض بھی کرلیا جائے کہ قریب چھ گھنٹہ صلیب پر رہنے کے بعد یسوع جب اتارا گیا تو وہ مرا ہوا تھا۔ تب بھی نہایت ہی اغلب بات یہ ہے کہ وہ صرف ایک موت کی سی بے ہوشی تھی اور جب شفا دینے والی مرہمیں اور نہایت ہی خوشبودار دوائیاں مل کر اسے غار کی ٹھنڈی جگہ میں رکھا گیا تو اس کی بے ہوشی دور ہوئی۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۳)

مرزائیت: ''حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہوگئی تھی۔ بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آگئے اور مرہم عیسیٰ کے استعمال سے (جو آج تک صدہا طبی کتابوں میں موجود ہے جو حضرت عیسیٰ کے لئے بنائی گئی تھی) ان کے زخم بھی اچھے ہوگئے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۶، ۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۹)

۵..... عیسویت: ''خداوند یسوع مسیح ہرگز شارع نہ تھا۔ جن معنوں میں کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔ جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی

دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔''

(جے ایف لیفرائے بشپ لاہور کے الفاظ مندرجہ تتمہ حاشیہ ٹائٹل پیج متعلقہ خطبہ الہامیہ، خزائن ج ۱۶ ص ۱۴)

مرزائیت: ''حضرت مسیح ناصری الگ شریعت کے مالک نہ تھے۔ بلکہ متبع شریعت توریت ہو کر آئے تھے اور اسی کے متبع اور مفسر تھے۔'' (النبوۃ فی القرآن ص ۶۵ حاشیہ)

۶..... عیسویت: ''عیسائیوں میں سے بعض فرقے خود اس بات کے قائل ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی الیاس نبی کی طرح بروزی طور پر ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۱، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۷۲، خزائن ج ۲۱ ص ۳۴۲)

مرزائیت: ''نزول کے اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہل سنت کا سچا ہے۔ کیونکہ مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا۔ ہاں! نزول کی کیفیت بیان کرنے میں ان لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ نزول صفت بروزی تھا نہ کہ حقیقی۔'' (ضرورۃ الامام ص ۲۵، خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۶)

۷..... عیسویت: ''عیسائی تواریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدت تک عیسائیوں کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درحقیقت فوت ہو گئے ہیں اور ان کا رفع روحانی ہوا ہے۔'' (کتاب البریہ ص ۲۲۹ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۶۴)

مرزائیت: ''مسیح کا ہرگز رفع جسمانی نہیں ہوا، نہ اس رفع کا کچھ ثبوت ہے اور نہ اس کی کچھ ضرورت تھی۔ ہاں! ایک سو بیس برس کے بعد رفع روحانی ہوا ہے۔''

(کتاب البریہ ص ۲۴۱، ۲۴۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۶، ۲۷۷)

عیسویت: ''جو کوئی یسوع کے قدم بقدم چلے گا۔ وہ ضرور ناکام ہوگا۔ جیسا کہ یسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی تاریخ میں نامرادی کی کوئی مثال یسوع کی نامرادی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ یسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔''

(ایک عیسائی کا قول مندرجہ اخبار بدر ص ۱۰، مورخہ ۲۲ر مارچ ۱۹۰۶ء)

مرزائیت: ''غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ کسی اور نبی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی اور عجیب تر یہ کہ باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہو سکتی ہے۔ وہ سب سے اوّل نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں اس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا لاحاصل ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۴۵، خزائن ج ۲۱ ص ۵۸)

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

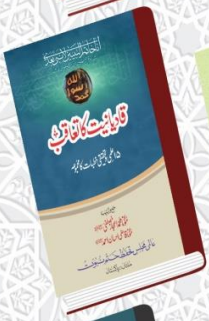

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com